شیعہ علم رجال کی سب سے قدیم کتاب

المعروف

رجال النجاشی

(فهرست أسماء مصنّفي الشيعة)

تأليف أبي العباس أحمد بن علي النّجاشي

تحقیق: سید موسی شبیری زنجانی

ترجمہ: علامہ الطاف حسین کلاچی

نظر ثانی: سید فیضیاب علی رضوی

Sabeel E Sakina

(DMF) Pakistan

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الامام الرضا علیہ السلام:

رَحِمَ اللهُ عَبْداً أَحْيا أَمْرَنا، [قال الرّاوی:] فَقُلْتُ لَهُ:
فَكَيْفَ يُحْيِي أَمْرَكُمْ؟ قالَ: يَتَعَلَّمُ عُلُومَنا وَ يُعَلِّمُها النّاسَ،
فَإِنَّ النّاسَ لَوْ عَلِمُوا مَحاسِنَ كَلامِنا لَاتَّبَعُونا.

خدا اس شخص پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔ پوچھا گیا: آپ کے امر کو کیسے زندہ کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: ہمارے علوم سیکھنا اور دوسروں کو ان کی تعلیم دینا ہمارے امر کو زندہ کرتا ہے۔ اگر لوگ ہمارے کلام کے محاسن جان جائیں تو یقیناً ہماری اتباع کرنے لگیں گے۔

(عیون اخبار الرضا، ج1، ص307)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجال نجاشیؒ

مؤلف

ابوالعباس احمد بن علی بن احمد بن عباسؒ

مترجم

الطاف حسین کلاچی

تہذیب و تکمیل

سید فیضیاب علی رضوی

maalib.org

نام کتاب	رجال نجاشی"
تحقیق	سید موسیٰ شبیری زنجانی
مترجم	الطاف حسین کلاچی
تصحیح	سید فیضیاب علی رضوی
کمپوزنگ	کاظمین گرافکس۔ کراچی
سن طباعت	اکتوبر 2019
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	850/-

نہج المعرفت

Nehj Ul Marifat Mission

SABEEL E SAKINA

All rights reserved. This book or any portion thereof may not be reproduced or used in manner whatsoever without the express written permission of the publisher except for the use of brief quotations in a book review.

ST-1/B, Block 6, Federal 'B' Area,
Karachi (75950) – Pakistan
+92 (0) 333 2000 464 +92 (0) 333 3589 401
Office No. 12, 2nd Floor, Empress Tower,
Empress Road, Lahore - Pakistan
+92 (0) 321 4664 333
www.ziaraat.com
webmaster@ziaraat.com fb.com/ziaraatdotcom
whatsapp online bookstore
+92 (0) 348 8640 778

Courtesy : Islamic Research Center

عرض ناشر

سبیل سکینہؑ اُن صدقات جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے، ادارہ سبیل سکینہؑ نے عربی اور فارسی تراجم سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی ان شاء اللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب "رجال نجاشیؒ" آپ حضرات کی خدمت میں حاضر ہے ہمیں افتخار ہے کہ ہم اردو میں پہلی بار اس کتاب کو شائع کر رہے ہیں ہمیں اُمید ہے کہ یہ کتاب اِن شاء اللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ سبیل سکینہؑ ایک خودمختار ادارہ ہے جو اپنے اوّل دن سے اپنے اخراجات کا اپنی مدد آپ کے تحت خود انتظام کرتا ہے، اور اس ادارہ کا کسی بھی مذہبی یا سیاسی تنظیم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

ادارہ سبیل سکینہؑ نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔

ایڈریس ہے:

www.Ziaraat.com / www.ShianeAli.com

ادارہ سبیل سکینہؑ تہہ دل سے فرحان زیدی صاحب (تُرابی پبلیشر کراچی) کا ممنون و مشکور ہے کہ انہوں نے اس کتاب کے سلسلہ میں ہر ممکن مرحلہ میں ساتھ دیا۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار رہوں گے۔

والسلام

ادارہ

سبیل سکینہؑ (ڈی ایم ایف) پاکستان

اسلامک کلچر اینڈ ریسرچ سینٹر بلاک 6 ایف بی ایریا کراچی پاکستان

sabeelesakina@gmail.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا
محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ الغر المیامین

معارف اسلامیہ کی معرفت کے لئے علم رجال بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے، اس علم کے ذریعے ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کا علم حاصل ہوتا ہے، جب ایک محقق شرعی احکام کا استنباط کرتا ہے تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث و سنت اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے فرمودات اور سنت کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے، اسی علم رجال کے ذریعے وہ اپنے حقیقی ہدف تک پہنچتا ہے کیونکہ علم رجال مصادر تشریع اسلامی میں قرآن مجید کے بعد دوسرا مصدر ہے۔

قم المقدسہ کا موسسہ نشر اسلامی جو حوزہ علمیہ قم کے مدرسین کی نگرانی میں کام کر رہا ہے جہاں وہ دوسرے علمی موضوعات پر کام میں مصروف ہے وہاں اس نے میدان تحقیق میں غیر معمولی کام کیا ہے، اسلامی انقلاب ایران کی کامیابی کے بعد مذکورہ موسسہ نے اسلامی ورثہ کو گھر گھر تک پہنچانے کے لئے شبانہ روز کام کیا ہے۔

علم رجال کی یہ کتاب اسی ادارہ کی محنت کا ثمر ہے، علم رجال کا یہ قدیمی نسخہ جس کی تالیف الشیخ الاجل الاقدم امام فن الرجال ابو العباس احمد بن علی النجاشی نے کی تھی اس پر تحقیقی کام سماحت آیت اللہ الحجہ المحقق السید موسیٰ شبیری زنجانی نے کی ہے، خداوند تعالیٰ ان کی سعی اور کوشش و کاوش کو دامن قبولیت میں جگہ دے۔

ادارہ نے یہ جدوجہد ان طلاب کے لئے کی ہے جو دن رات علم و معرفت کی تحصیل میں کوشاں ہیں، تمام محامد و محاسن کا مرکز وہ ذات والاصفات ہے کہ جس نے اپنی امت کے لئے ہدایت کا سامان کیا، ہم اپنی اس کاوش کو ان کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہمارے قصد و مقصد سے ہمارا خدا واقف ہے وہی ذات ہمارے لئے کافی اور وافی ہے اور وہ بہترین وکیل ہے۔

یہ مقدمہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تاریخ شہادت کے موقع پر ۸ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ میں احاطہ تحریر میں لایا گیا۔

موسسہ النشر اسلامی التابعۃ جماعت المدرسین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ

وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِهِ الطَّاهِرِیْنَ

اما بعد!

السید الشریف نے جس بات کا ذکر کیا تھا اللہ انہیں ہمیشہ باقی رکھے اور ان کی توفیقات کو دوام عطا کرے۔ ہمارے مخالفوں نے ہم سے کہا تھا، نہ تو تمہارا کوئی سلف ہے اور نہ تمہاری کوئی تصنیف ہے۔

یہ قول ان لوگوں کا ہے جن کے پاس علم نہیں ہے اور نہ احادیث سے واقفیت ہے، نہ وہ ان کی منازل اور اہل علم کے اخبار کی تاریخ کو جانتے ہیں اور نہ ان لوگوں نے کسی ایسے فرد سے ملاقات کی ہے، جو انہیں حقائق سے مطلع کرے۔

ان لوگوں کی ہم پر کوئی حجت نہیں بنتی جو نہ علم رکھتے ہیں اور نہ معرفت رکھتے ہیں، میں نے اپنی استطاعت کے مطابق مصنفین کو جمع کیا ہے، انتہا تک پہنچنا مشکل ہے کیونکہ اکثر رجال کی کتابیں زمانہ کی دست برد سے محفوظ نہیں رہ سکیں۔

میں اس سلسلہ میں معذرت کروں گا کہ کسی محدث کی کتاب موجود تھی اور میں اس کا ذکر نہ کرسکا، میں نے رجال کے اسماء کو حروف تہجی کی صورت میں پیش کیا ہے تاکہ محقق اور قاری کے لئے آسانی ہو اور وہ ان حروف کی مدد سے اپنا مطلوبہ نام تلاش کرسکے۔

میں نے اپنے سلف صالح کے متقدمین مصنفین کا ذکر کیا ہے، لیکن یہ اسماء بہت کم ہیں، میں اللہ رب العزت سے امداد چاہتا ہوں، ہمارے اصحاب جنہوں نے اس فن میں کتابیں لکھی ہیں انہیں بھی کافی اور وافی نہیں کہا جاسکتا۔

مجھے اللہ رب العزت سے امید ہے کہ وہ علماء کو توفیق دے کہ وہ اس فن کو کمال تک پہنچائیں۔

میں نے رجل کا ذکر صرف ایک طریق سے کیا ہے، طرق کثیرہ سے بچنے کی کوشش کی ہے کہ کہیں مقصود سے دور نہ ہو جاؤں۔

ابوالعباس احمد بن علی نجاشی

maablib.org

بقلم المشرفہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہِ الطَّاہِرِیۡنَ

امابعد!

شیخ الاقدم امام فن الرجال ابوالعباس احمد بن علی النجاشی کے علم رجال کی معروف فہرست ایک عظیم الشان فہرست ہے۔ شیعہ امامیہ کے لئے اصول رجال کی اہم ترین کتاب ہے اس کے فوائد عام وتام ہیں اس فن کے ماہرین نے اس کتاب سے بھرپور انداز میں استفادہ کیا ہے یہ رجال جرح وتعدیل میں عمدہ رجال ہے اس کتاب میں ہمارے متقدمین اصحاب کے رجالی احوال تفصیل کے ساتھ موجود ہیں، یہ کتاب بعض اصلاحات کے ساتھ متعدد بار طبع ہوئی ہے جب بھی یہ کتاب طبع ہوئی تو اس کے قدیمی نسخوں کو سامنے رکھ کر اسے طبع کیا گیا۔

اس لحاظ سے یہ کتاب چودہ نسخوں کی صورت میں موجود ہے ہر نسخہ اپنے مقام پر معتمد اور صحیح ہے، البتہ میں نے ضروری خیال کیا کہ کتاب کی نصوص پر تحقیق کروں تو میں نے کتب رجال کو سامنے رکھا اور احادیث کی اسانید کو دیکھا تو میں نے جہاں ضروری سمجھا وہاں وضاحت کی جہاں کہیں محدثین کے اسماء میں اشتباہ تھا تو ممکن حد تک اس اشتباہ کو دور کیا۔

میرا ارادہ تھا کہ میں اس پر حاشیہ لکھوں نسخوں کے اختلاف کو واضح کروں اور جو صحیح ہے اسے دلائل سے ثابت کروں، جہاں کہیں خطا ہے اسے بیان کروں، لیکن اس کے لئے بہت ساری جلدوں کی ضرورت تھی، اگر میں اس طرح کرتا تو پھر یہ کتاب اپنی طباعت کے مراحل جلدی طے نہ کرسکتی، اس لئے ہم نے اس اہم نسخے کو طباعت کے مراحل سے جلدی گزارا اور حاشیہ وتشریح کا کام موخر کردیا۔

ہماری بارگاہ خداوندی میں دعا ہے کہ وہ ہمیں ان امور کے لئے موفق فرمائے اور ہماری اس سعی کو قبول فرمائے وہ بہترین ملجا وماویٰ ہے، وہ مامول خیر اور مسئول اکرم ہے۔

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

قلم المشرفہ موسیٰ الشبیری الزنجانی ۹ صفر ۱۴۰۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ رجال نجاشی رحمۃ اللہ علیہ

حمد وستائش اس ذات کے لئے جو کون ومکان کا خالق ومالک ہے جس نے ہدایت انسانی کے لئے رہبر بھیجے اور اس کائنات کو اپنے نور سے منور کیا، احساس سلسلہ رہبری کے تاجدار سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ کو بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا اور آپؐ کے ذریعہ ہی سلسلہ بعثت الانبیاء کو مکمل کیا، بعثت الانبیاء کا بنیادی مقصد لوگوں تک احکام الٰہی کی تبلیغ تھا، ان میں سے کچھ احکام اجمالی نوعیت کے تھے اور کچھ کا تعلق تفصیل سے تھا، علاوہ کچھ احکام اجتماعی تھے اور کچھ انفرادی۔

یہی وجہ ہے کہ اہل بیت رسولؐ، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ نے ترویج وتبلیغ کے مسئلہ میں بھرپور کوشش کی کہ زندگی کے ہر مسئلہ اور معاملہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات صحیح طور پر امت تک پہنچیں جب اسلامی سلطنت کی حدود پھیلیں اور غیر اسلامی علاقے اسلامی سلطنت کا حصہ بن گئے تو لوگ دین اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے لگے، اس دور میں کچھ ایسے بدباطن لوگ بھی تھے جنہوں نے اپنے ذاتی مفادات کے پیش نظر حدیثیں گھڑیں اور انہیں رسولؐ کی طرف منسوب کر دیا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس زمانے میں درس وتدریس کا نظام سماعت پر ہوتا تھا، تدوین کتب کا نظام ابھی موجود نہ تھا، احادیث کے راویوں میں اچھے اور سچے لوگ بھی تھے، لیکن ان میں سے کچھ حافظے کی کمزوری میں بھی مبتلا تھے جو اس بنا پر غلطی کر جاتے تھے ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے روایت کسی غیر مستند راوی سے سنی تھی انہیں یہ خوف ہوا کہ اگر اس نے اس غیر مستند راوی کے حوالے سے حدیث بیان کی تو کوئی شخص میری روایت کو قبول نہیں کرے گا، اس خوف کے پیش نظر اس نے راوی کا نام گول مول طور پر ذکر کیا۔ تاکہ سامع اصل شخص کو نہ پہچان سکے۔

محققین نے حدیث کی خدمت میں ایک علم ایجاد کیا جس کا نام انہوں نے اسناد الرِجال " رکھا اس علم کے مخلصین نے مستند اور غیر مسند راویوں کو الگ الگ کر دیا۔

اس علم کے ذریعہ ہزاروں کھرے اور کھوٹے راویوں کی تمیز کر دی گئی۔ ثقہ اور ضعیف کا پیمانہ مقرر کر دیا گیا۔ حفاظ حدیث کو وضاعین سے جدا کر دیا گیا۔ سماوی ادیان میں یہ خصوصیت صرف دین اسلام کو حاصل ہے کہ محدثین نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کو محفوظ کر لیا حالانکہ دوسرے سماوی ادیان یہ پہلو نہیں رکھتے۔

مکتب تشیع کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت ونبوت کے وارث آپؐ کے اہل بیت اطہارؑ ہیں، امت کی رہبری کی الٰہی مسؤلیت ان ہستیوں کے پاس ہے ان میں سے وہ بارہ امام ہیں جنہیں اللہ رب العزت نے ملکہ عصمت عطا فرمایا ہے ملکہ عصمت پاکیزگی وطہارت اور عقل وفراست کی اعلیٰ ترین روحانی کیفیت کا نام ہے۔ یہ ائمہ معصومینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں۔ یہی ہستیاں دین اسلام کی حقیقی محافظ ہیں اور یہی اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حجت ہیں اور یہی اولی الامر

ہیں۔ ہم ان ہی معصومین علیہم السلام کے اقوال و فرامین پر اعتماد رکھتے ہیں حدیث کی تعریف میں ہمارے علماء نے قول معصوم، تقریر معصوم اور فعل معصوم کے جو الفاظ استعمال کیے ہیں ان کا راز یہی ہے انہیں کی حدیث کے متن وسند کو پرکھنا ہمارے لیے علم درایت کا مقصود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کلام جو کسی معصوم کی طرف منسوب نہ ہو وہ ہمارے ہاں اجماعی طور پر حدیث کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اگر کہیں ایسا استعمال مل جائے تو وہاں اس کا استعمال مجازی طور پر ہوتا ہے۔

حدیث، اثر اور خبر ہم معنی الفاظ ہیں شیخ الاسلام علامہ بہاء الدین عاملیؒ نے اپنی کتاب 'وجیزۃ' میں لفظ اثر کو لفظ حدیث کا ہم معنی قرار دیا ہے لیکن شیخ زین الدین بن علی شہید ثانیؒ نے البدایہ فی علم الدرایہ میں کہا ہے کہ لفظ اثر کا اطلاق حدیث اور خبر دونوں پر ہوتا ہے۔ بعض علماء نے لفظ اثر کو خبر کا ہم معنی قرار دیا ہے۔ ایک اور قول ہے کہ اثر اس کلام کو کہتے ہیں جس میں کسی صحابی کے قول یا فعل کو بیان کیا گیا ہو۔ لیکن مشہور قول وہی پہلا قول علامہ بہاء الدین عاملیؒ کا ہے۔ خبر کا لغوی معنی اطلاع، عبرت اور قصہ وغیرہ ہیں لیکن علماء کی اصطلاح میں یہ لفظ کبھی تو اس کلام کے لیے استعمال ہوتا ہے جو کسی غیر معصوم یعنی صحابی، تابعی یا عالم کی طرف منسوب ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اہل تاریخ کو اخباری اور علماء حدیث کو محدث کہا جاتا ہے۔ لیکن علماء کی کثرت خبر کو حدیث کے معنی میں استعمال کرتی ہے۔ اس طرح سے خبر اور حدیث مترادف الفاظ ہیں۔

حدیث کی چھان بین کے لیے علم درایت کی ضرورت مسلم ہے۔ اس علم کے ذریعے ان احادیث کو ترک کر دیا جاتا ہے جو حد اعتبار سے ساقط ہوتی ہیں۔ صرف صحیح احادیث ہیں کہ جن کے بغیر ہم معرفت الٰہی حاصل نہیں کر سکتے نہ رسول اللہؐ اور ائمہ اطہارؑ کی معرفت حاصل کر سکتے ہیں اور نہ قرآن کریم سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا وہ علم جس سے احادیث کی صحیح طور پر جانچ پڑتال ہوتی ہے وہ اس اہمیت کا حامل ہے جس کی ہم صحیح طور پر تعریف نہیں کر سکتے۔ ذخیرہ حدیث کے بارے میں اہل تشیع کا نقطہ نظر حکیمانہ ہے۔ ہمارے علماء نے احادیث پیغمبرؐ اور احادیث ائمہ علیہم السلام کے نام پر جہاں کہیں سے پایا اسے نہایت دیانت داری کے ساتھ مع اسناد و حوالہ جات کے اپنی تالیفات میں محفوظ کیا۔ اور علم درایت کے اصول و ضوابط مرتب کر کے آسانیاں پیدا کر دیں کہ وہ ان اصول و قواعد کی روشنی میں قابل اعتبار احادیث کو ناقابل اعتبار احادیث سے خود پرکھ لیں۔

اب دیکھتے ہیں کہ اس علم کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے۔

ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو تعلیمات نبویہ کی اشاعت کا موقع ظاہری صورت میں نہیں ملا تھا۔ حکومتیں ان کی مخالف تھیں صرف جو لوگ ان کے ہاں آمد و رفت رکھتے تھے تو وہ انہیں علوم شرعیہ اور علوم و معارف نبویہ کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اکثر لوگ ائمہ معصومینؑ کی احادیث کو عوام سے چھپا کر بیان کرتے تھے اسی خوف و ہراس کے عالم میں گیارہویں امام کا دور بھی گزر گیا اور امام عصرؑ کی غیبت کا زمانہ شروع ہو گیا۔ کچھ ایام تک آپؑ کے خاص نائبین موجود رہے جن کے ذریعہ سے صحیح و غیر صحیح احادیث کے درمیان تمیز کر لینا ممکن تھا جب غیبت صغریٰ کا دور ختم ہوا تو غیبت کبریٰ کا دور شروع ہو گیا تو اس دور کے سیاسی نامساعد حالات کے پیش نظر علماء شیعہ نے محسوس کیا کہ آل محمدؐ کے علوم کا ذخیرہ ضائع ہونے کو ہے تو انہوں نے غیر مرتب اور منتشر احادیث کو باقاعدگی کے ساتھ ترتیب دیا اور انہیں مبسوط کتابوں

میں جمع کیا۔اس موقع پر انہوں نے رطب دیا بس جو کچھ پایا اسے جمع کر دیا۔

اس زمانے میں چار سو مجموعہ ہائے احادیث سے تین عظیم الشان شیعہ محدثین نے چار مبسوط کتب کو مرتب کیا۔آج یہ چاروں کتابیں کتب اربعہ کے نام سے مشہور ہیں۔

علم حدیث

اجزائے حدیث:

حدیث دو حصوں پر مشتمل ہوتی ہے اس کا پہلا حصہ سند کہلاتا ہے اور دوسرا حصہ متن کہلاتا ہے۔

سند حدیث کے اس حصے کو کہا جاتا ہے جس میں راویان حدیث کا سلسلہ معصوم تک بیان کیا جاتا ہے۔

متن اصطلاح محدثین میں حدیث کے اس حصے کو کہا جاتا ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہوتا ہے۔

اقسامِ حدیث

علمائے کرام نے حدیث کی مختلف اعتبار سے تقسیم کی ہے۔اس سلسلے کی پہلی قسم میں حدیث کے راویوں کے ناموں کا بیان ہوتا ہے۔راویوں کی کمی یا زیادتی سے حدیث کی نوعیت پر قابل اعتماد یا ناقابل اعتماد ہونے کی صورت سے اس پر اثر پڑتا ہے۔

تعداد راویان کے اعتبار سے حدیث کی اقسام: اس اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ حدیث متواتر ۲۔ حدیث مستفیض ۳۔ حدیث مشہور ۴۔ حدیث غریب

① حدیث متواتر: اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے راویوں کی تعداد سلسلہ روایت کی ہر منزل میں اتنی زیادہ ہو کہ عادۃً اس قدر آدمیوں کا ایک ہی بات کے بارے میں جھوٹ بولنا ناممکن اور غیر معقول معلوم ہوتا ہو۔ان راویوں کا صادق ہونا یقینی طور پر معلوم ہوتا ہو۔راویان حدیث کی اس کثرت کو تواتر کہتے ہیں۔

تواتر کی اقسام: (۱) لفظی تواتر (۲) معنوی تواتر

تواتر لفظی: کسی حدیث کے متن کو اتنے بہت سے راویوں نے بیان کیا ہو کہ ان کی کثرت تعداد کی وجہ سے اس امر کا یقین حاصل ہو جائے کہ یہ الفاظ معصوم کے ہیں۔ایسی احادیث تقریباً ناپید ہیں جن احادیث کے بارے میں بعض لوگوں نے تواتر باللفظ کا دعویٰ کیا ہے وہ در حقیقت لفظی صورت میں حد تواتر تک نہیں پہنچیں۔

تواتر معنوی: راویانِ احادیث کی عبارتیں اگرچہ مختلف ہوں لیکن مضمون اور مفہوم کے اعتبار سے ایک ہوں۔پھر اسی مضمون اور مفہوم کو روایت کے سلسلہ کے ہر طبقے میں اتنے کثیر تعداد لوگوں نے بیان کیا ہو کہ اس مضمون و مفہوم کا معصوم کی طرف منسوب ہونا یقینی طور سے معلوم ہو حدیث متواتر مفید یقین ہوتی ہے۔

۲ حدیثِ مستفیض: یہ وہ حدیث ہے کہ جسے راویانِ حدیث کے ہر طبقہ میں تین سے زیادہ راویوں نے بیان کیا ہو۔ بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ جسے ہر طبقے میں دو سے زیادہ راویوں نے بیان کیا ہو۔

۳ حدیثِ مشہور: ایسی حدیث جو فقہاء کے درمیان شہرت رکھتی ہو کہ اس پر عمل کیا جاتا ہو۔

۴ حدیثِ غریب: ایسی حدیث جس کے سلسلۂ روایت کے کسی ایک طبقے میں یا ایک سے زائد طبقات میں صرف ایک ہی راوی ہو۔

تعریف حدیث: مذکورہ بالا دوسری، تیسری اور چوتھی احادیث کو احاد کہا جاتا ہے۔ یہ احادیث یقین کا فائدہ نہیں دیتیں بلکہ ان سے ظن کا حصول ہوتا ہے۔

اقسام حدیثِ غریب: حدیثِ غریب کی سات اقسام ہیں:

۱۔ غریب المتن: اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے متن کی روایت صرف ایک شخص نے کی ہو اس کے علاوہ کوئی اور اس کے متن سے واقف نہ ہو۔

۲۔ غریب الاسناد: ایسی حدیث جس کے متن کے مضمون کو راویوں کی ایک جماعت جانتی ہو مگر اس حدیث کی روایت میں راوی منفرد ہو۔

۳۔ غریب لفظی: وہ حدیث جس میں کوئی لفظ یا فقرہ ایسا ہو جس کے معانی عام فہم نہ ہوں۔
محققین نے اس موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی ہیں۔

۴۔ حدیث عزیز: ایسی حدیث جسے دو یا تین راویوں نے کسی ایک ایسے راوی سے نقل کیا ہو جو احادیث معصومین علیہم السلام کے جمع کرنے میں شہرت رکھتا ہو اور اس کی عدالت اور قوتِ حافظہ پر سب کا اعتماد ہو۔

۵۔ حدیث مقبول: اس حدیث کو حدیث مقبول کہا جاتا ہے جس کی صحت پر قرائن موجود ہوں۔ اسی وجہ سے علماء نے اسے قبول کیا ہو وہ قرائن جو صحت حدیث اور راوی کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔ ایک قرینہ کی موجودگی اس حدیث کو حدیثِ مقبول بنا دیتی ہے۔ وہ چار ہیں جن کی وجہ سے مقبول احادیث آحاد کے زمرے سے نکل کر یقینیات میں داخل ہو جاتی ہیں وہ قرائن اربعہ یہ ہیں:

(۱) حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو (۲) حدیث کا مضمون رسول اللہؐ اور آپؐ کے اوصیاء کے معروف طریقۂ زندگی کے مطابق ہو (۳) تیسرا قرینہ یہ ہے کہ حدیث کا مضمون شیعہ علماء کے اجماعی فیصلے کے مطابق ہو یعنی اجماعِ شیعہ کے موافق ہو (۴) حدیث کا مضمون عقل کے متفقہ فیصلوں اور اصولوں کے مطابق ہو

۶۔ حدیث مختلف: ایسی حدیث جس کا مضمون کسی دوسری ویسی ہی حدیث کے مضمون سے ظاہری طور پر مختلف ہو۔ ایسی صورت حال میں دونوں حدیثوں کے مفہوم کو تاویل کے ذریعے جمع کیا جاتا ہے۔ یا پھر دونوں میں سے ایک حدیث کو

دوسری حدیث پر ترجیح دی جاتی ہے۔ اس حدیث کی اہمیت کے پیش نظر شیخ الطائفہ حضرت علامہ طوسیؒ نے احادیث مختلف اور ان کے مفاہیم کو جمع کرنے کے طریقوں پر مشتمل اپنی کتاب "الاستبصار فی ما اختلف من الاخبار" تالیف کی۔

ک۔ حدیث معتبر: ایسی حدیث جو مختلف وجوہات میں سے ایک وجہ یا کئی وجوہ سے قابل اعتبار و قابل اعتماد ہو ان وجوہات کی تفصیل یہ ہے:

(۱) کوئی حدیث سند کے لحاظ سے صحیح، حسن یا موثق احادیث کی تعریف میں آتی ہو۔

(۲) ایسی حدیث جس کے قابل اعتماد ہونے کے بارے میں اجماع کا دعویٰ کیا گیا ہو خواہ اس کی روایت شیعہ اثنا عشری راویوں کے ذریعے ہو جیسے زرارہ بن اعین اور محمد بن مسلم وغیرہ یا کوئی حدیث ایسے قابل اعتماد راویوں کی طرف منسوب ہو جن کی طرف نسبت کا صحیح ہونا معلوم ہو جائے تو ایسی حدیث کے صحیح ہونے پر شیعہ علماء کا اجماع ہے جیسے صفوان بن یحییٰ، یونس بن عبدالرحمان وغیرہ یا کوئی حدیث ان مجموعوں میں سے ہو جن کے جمع کرنے والوں نے جمع کر کے انہیں کسی امام معصومؑ کے سامنے پیش کیا ہو اور امامؑ نے جمع کرنے والوں کی مدح فرمائی مثلاً عبیداللہ حلبی کا مجموعہ جسے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے حضور پیش کیا تھا۔

یہ بھی یاد رہے کہ خواہ وہ حدیث غیر اثنا عشری راویوں کی روایت سے ہو جیسے حفص بن غیاث اور حسین بن عبداللہ السفدی کے مجموعے یا وہ ان راویوں کی روایتوں میں شامل ہو جن کی روایتوں کے قابل قبول و قابل عمل ہونے پر شیعہ علماء کا اجماع ہو جیسے عمار ساباطی اور وہ راویان جنہیں شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب "العدۃ" میں شمار کیا ہے۔

مندرجہ بالا وجوہ ہی قابل اعتماد ہیں۔

سلسلہ روایت کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:

سلسلہ روایت کے معصوم تک اتصال یا عدمِ اتصال اور دیگر کیفیات کی بنا پر حدیث کی سات اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) **حدیث مرفوع:** ایسی حدیث جس کا سلسلہ سند معصوم تک پہنچتا ہو چاہے وہ سلسلہ سند متصل ہو یا درمیان میں کہیں سے کسی راوی کا نام ساقط ہو جانے کی وجہ سے منقطع ہو۔ اہل سنت کے محدثین حدیث مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس سلسلہ سند متصل یا منقطع طور پر پیغمبر تک پہنچتا ہو۔

(۲) **حدیث موقوف:** ایسی حدیث جس کا سلسلہ سند معصوم تک نہ پہنچتا ہو۔ بلکہ کسی راوی یا صحابی تک پہنچ کر ختم ہو جاتا ہو ان میں سے کچھ احادیث کا سلسلہ زرارہ بن اعین تک ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اہل تشیع کے نزدیک ایسی روایات کو احادیث نہیں کہا جاتا۔

(۳) **حدیث مسند:** ایسی حدیث جس کا سلسلہ سند مکمل طور پر معلوم ہو اور کسی مقام سے کسی راوی کا نام ساقط نہ ہو، کہیں

انقطاع واقع نہ ہو۔

(۴) حدیث معلق: حدیث جس کے سلسلہ کے ابتدائی حصے سے ایک یا متعدد راویوں کا ذکر ساقط ہو۔

(۵) حدیث مرسل: ایسی حدیث جس کے سلسلہ سند کے آخری حصے سے یعنی وہ حصہ جو معصوم کے قریب ہوتا ہے اس میں سے ایک یا متعدد راویوں کا ذکر ساقط ہو جیسے کسی تابعی نے اس صحابی کا نام لیے بغیر جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سنی تھی براہ راست رسول اللہ سے حدیث کی روایت کی ہو۔

(۶) حدیث منقطع: ایسی حدیث جس کے درمیانی حصے سے بہت سے راویوں کا ذکر ساقط ہو۔

(۷) حدیث معضل: ایسی حدیث جس کے درمیانی حصے سے بہت سے راویوں کا ذکر ساقط ہو۔

سلسلہ کی کیفیت کے اعتبار سے اقسام حدیث:

(۱) حدیث معنعن: اگر حدیث کا سلسلہ سند عن فلاں عن فلاں پر مشتمل ہو اور راوی کا ذکر عن کے ذریعہ سے مذکور ہو اور أَخْبَرَنِي یا حَدَّثَنِي وغیرہ کے الفاظ نہ آئے ہوں تو ایسی حدیث کو حدیث معنعن کہا جاتا ہے۔

یہ طریقہ روایت اجازہ، قرات اور سماع پر ایک ہی استعمال ہو سکتا ہے صاحب "نہایت الدرایۃ" علامہ سید حسن عاملیؒ نے لکھا ہے کہ تدلیس کا خوف نہ ہو تو فریقین کے نزدیک یہ طریقہ روایت پیغمبرؐ یا امام معصومؑ سے روایت کو متصل کرنے کے لئے کافی سمجھا جاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ راوی جس سے وہ روایت کر رہا ہے اس کا ہم عصر ہو اور دونوں کے درمیان ملاقات کا واقع ہونا ممکن ہو۔

(۲) حدیث مضمر: ایسی روایت جس میں معصوم کا ذکر صراحت کے ساتھ نہ ہو بلکہ ضمیر کا استعمال ہوا ہو ایسی حدیث کو حدیث مضمر کہا جاتا ہے جیسے صحابہ رسولؐ یا اصحاب ائمہ سے کوئی ایسے روایت بیان کرے "سَأَلْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ" میں نے آنجنابؑ سے پوچھا۔ ایسی احادیث صرف اہل تشیع کے ہاں موجود ہیں۔ علامہ سید حسن الصدر عاملی صاحب "نہایت الدرایۃ" میں لکھا ہے کہ احادیث میں اضمار کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ اصحاب اصول کی عادت یہ تھی کہ ابتدا میں وہ ایک مرتبہ امام کا نام ذکر کر دیا کرتے تھے پھر ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے وہ احادیث لکھتے جاتے تھے۔ اصحاب اصول کے جو مجموعے اس وقت موجود ہیں ان میں یہ کیفیت دیکھی جا سکتی ہے ایسی صورت میں اضمار حدیث کے ضعف کا سبب نہیں بن سکتا۔

(۳) حدیث عالی: جس حدیث کا سلسلہ سند چھوٹا اور مختصر ہو تو ایسی حدیث کو حدیث عالی کہا جاتا ہے۔ علماء متقدین و متاخرین کے نزدیک ایسی احادیث نہایت پسندیدہ رہی ہیں۔ کیونکہ ان میں سلسلہ سند مختصر ہوتا ہے راویوں کو اچھی طرح سے اور آسانی کے ساتھ پرکھا جا سکتا ہے۔ اگر راویوں کا یہ مختصر سلسلہ ایسے راویوں پر مشتمل ہو جو قابل اعتماد ہوں تو ایسی حدیث کو حدیث اعلیٰ کہا جاتا ہے۔

(۴) حدیث مسلسل: اگر کسی حدیث کے سلسلہ سند کے راوی کسی خاص صفت یا کسی خاص بات میں آپس میں اشتراک

رکھتے ہوں تو ایسی حدیث کو حدیث مسلسل کہتے ہیں جیسے ایسی حدیث جس کے تمام راویوں کے نام محمد ہوں یا سب کا لقب ایک ہو یا پھر سب کی کنیتیں ایک ہی ہوں۔علاوہ ازیں اسے بھی تسلسل کہا گیا ہے کہ تمام راویوں کے لئے اپنے شیخ سے سنی ہوئی وہ پہلی حدیث ہو یا پھر ہر راوی نے اپنے شیخ سے حدیث سنتے وقت مصافحہ کیا ہو، وغیرہ۔

تسلسل یوں بھی ہوسکتا ہے کہ ہر راوی نے حدیث بیان کرتے وقت ایک خاص کلمہ کہا مثلاً یہ کہ اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے اللہ کو گواہ بنایا یا قسم کھائی۔

اس مضمون پر مشتمل حضرت ابو محمد جعفر بن احمد بن علی قمیؒ کی کتاب "المسلسلات" ہے جس میں اس سلسلہ کی احادیث مذکور ہیں۔

(۵) شاذ و نادر حدیث: وہ حدیث جو مشہور احادیث کے خلاف ہو وہ شاذ یا نادر کہلاتی ہے یعنی ثقہ راویوں کی روایت کے خلاف ہو اگر اس کے راوی ثقہ نہیں تو وہ مردود ہے اور اگر راوی ثقہ ہیں تو اسے حفظ و ضبط کثرت تعداد اور دیگر وجوہ ترجیحات کے مطابق ترجیح دی جائے گی راجح کا نام محفوظ اور مرجوح کا نام شاذ ہے۔ اگر راوی ثقہ نہ ہو اور حدیث مخالف مشہور بھی ہو تو اس حدیث کو شاذ نہیں بلکہ منکر کہیں گے۔

(۶) حدیث مضطرب: اگر سلسلہ سند یا متن حدیث میں یا دونوں میں اختلاف واقع ہو تو ایسی حدیث کو حدیث مضطرب کہتے ہیں۔

سلسلہ سند میں اختلاف کی وضاحت یہ ہے کہ ایک ہی راوی ایک ہی حدیث کو کبھی ایک راوی سے روایت کرے اور کبھی دوسرے سے روایت کرے اور متن کے اختلاف کا یہ معنیٰ ہے کہ ایک ہی راوی ایک ہی حدیث میں کبھی کچھ کہتا ہے اور کبھی کچھ۔ یہ اختلاف اگر اس حد تک ہو کہ معنیٰ و مفہوم میں تضاد پیدا ہوتا ہو تو یہ ضعف حدیث کا سبب بنتا ہے۔

حدیث کی اقسام باعتبار راوی: (اس اعتبار سے حدیث کی پانچ اقسام ہیں)

۱۔ صحیح ۲۔ حسن ۳۔ قوی ۴۔ موثق ۵۔ ضعیف

۱۔ **حدیث صحیح:** اگر سلسلہ حدیث کے تمام راوی امامی اثناعشری، عادل اور ضابط ہوں تو ایسی حدیث کو صحیح حدیث کہا جاتا ہے۔

۲۔ **حدیث حسن:** اگر حدیث کا سلسلہ روایت تمام ایسے راویوں پر مشتمل نہ ہو جو امامی اثناعشری اور عادل و ضابط ہوں بلکہ ان میں سے ایک یا کئی راوی ایسے ہوں جن کی عدالت تو ثابت نہ ہو مگر وہ ممدوح امامی اثناعشری ہوں اور باقی دوسرے راوی ایسے ہوں جن کی عدالت ثابت ہو اور حفظ و ضبط کے ساتھ ان کا امامی اثناعشری ہونا بھی ثابت ہو۔

۳۔ **حدیث قوی:** اگر حدیث کا سلسلہ سند ایسے امامی اثناعشری راویوں پر مشتمل ہو جن کی علم رجال میں مدح کی گئی ہو اور نہ ذم تو ایسی حدیث کو حدیث قوی کہتے ہیں۔

۴۔ **حدیث موثق:** ایسی حدیث جس کے راوی امامی اثناعشری نہ ہوں مگر ہمارے علماء علم رجال نے ان کی توثیق

کردی ہو تو ایسی حدیث کا نام حدیثِ موثق ہے۔کبھی کبھی حدیث موثق کو حدیثِ قوی بھی کہا جاتا ہے۔

۵ حدیثِ ضعیف: اگر حدیث کا سلسلہ روایت ایسے راویوں پر مشتمل ہو جو مندرجہ بالا بیان کردہ چاروں اقسام میں سے کسی سے مطابقت نہ رکھتا ہو یعنی اس کے راوی نہ امامی اثناعشری اور ضابط و عادل ہوں اور نہ امامی اثناعشری ممدوح ہوں، نہ ایسے امامی اثناعشری ہوں جن کی مدح وذم کے بارے میں بھی کچھ معلوم نہ ہو اور نہ ایسے ہوں کہ امامی اثناعشری نہ ہونے کے باوجود صدق و امانت کے صفات سے موصوف ہونے کی بنا پر قابل اعتبار سمجھے گئے ہوں ایسی حدیث کو ضعیف حدیث کہا جاتا ہے۔

حدیث ضعیف کی اقسام: (اس کی دو قسمیں ہیں)

۱۔ اگر ضعیف حدیث کا مضمون کتاب اللہ کے مضامین کے موافق ہو یا شیعہ علما کا اس کے مطابق عمل مشہور ہو تو وہ حدیثِ متقبول کہلاتی ہے۔

۲۔ اگر اس کا مضمون پہلی قسم کے مطابق نہ ہو تو وہ حدیث ضعیف و مردود کہلاتی ہے۔کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث قوی اور موثق کو بھی ضعیف کہہ دیا جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان احادیث کو ضعیف کہا جاتا ہے جن میں کوئی ایک راوی مجروح ہو یا سلسلۂ سند میں تعلیق ہو یا انقطاع یا اعضال یا ارسال واقع ہوا ہو۔جہاں تک ارسال کی بات ہے اس کے بارے مین ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات ارسال کرنے والے کے بارے میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر ثقہ کی روایتوں میں کبھی ارسال سے کام نہیں لیتا یعنی وہ سلسلۂ سند کا ذکر ترک کر کے حدیث کو براہ راست معصوم کی طرف صرف اسی حالت میں منسوب کرتا ہے جب سلسلۂ سند کے تمام راویوں کے بارے میں قابل اعتماد ہونے کا اسے یقین ہوتا ہے، ایسی صورت میں اس کی مرسل احادیث صحیح کی تعریف میں داخل ہو جاتی ہیں۔

احادیث کی تصدیق و تکذیب کا بیان: احادیث متواترہ وہ احادیث ہیں جن کے معصوم سے منقول ہونے کا یقین حاصل ہوتا ہے۔ایسی احادیث کی تصدیق واجب ہے۔ایسی احادیث قطعی الصدق ہوتی ہیں اس کے بعد اخبار احاد ہیں جو حدِ تواتر تک رسائی نہیں رکھتیں ان میں احادیث صحاح کا دوسرا مرتبہ ہے جن کے بارے میں معصوم سے منقول ہونے کا ظن قوی حاصل ہوتا ہے پس احادیث صحاح مظنون الصدق ہوتی ہیں۔علماء متاخرین نے مظنون الصدق اخبار احاد پر عمل کرنا جائز قرار دیا ہے اور متقدین میں حضرت کلینیؒ اور حضرت صدوقؒ نے بھی جائز قرار دیا ہے لیکن سید مرتضیٰ، سید ابن زہرہ، قاضی ابن براج اور دوسرے فقہاء متقدین نے اخبار تدلیس احاد پر عمل کرنے کو مطلقاً ناجائز قرار دیا ہے۔لیکن متاخرین علماء کا مسلک قابل قبول معلوم ہوتا ہے۔

احادیث کے القاب

1۔ حدیثِ معلّل: ایسی حدیث جس میں پوشیدہ طور پر کوئی خرابی یا علت پائی جاتی ہے۔ظاہراً اس کا علم نہیں ہوتا

جب تک اس میں وقت کے ساتھ غور نہ کیا جائے۔ راویوں کے حالات، متن، اسناد اور دوسرے متعلقہ امور کو دیکھا جاتا ہے تب ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث معلل ہے۔ اس امر کا فیصلہ ماہرین احادیث ہی کر سکتے ہیں۔ مندرجہ بالا کیفیت صرف حدیث ضعیف میں پائی جاتی ہے۔ اگر کسی حدیث میں کوئی خرابی ہو تو وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔

۲۔ **حدیث مدرج:** ایسی حدیث کہ جس کے متن یا سند میں کسی راوی کا اپنا کلام اس طرح شامل ہو گیا ہو کہ اس کے بارے میں یہ اشتباہ پیدا ہوتا ہو کہ وہ کلام اسی کا ہے یا دوسرے کا۔ یا پھر اس کی کیفیت ایسی ہو کہ دو مختلف اسناد اور مختلف متن والی احادیث کو ایک ہی سلسلہ سند سے بیان کر دے ایسی صفت ضعیف اور غیر ضعیف دونوں اقسام میں پائی جاتی ہے۔

۳۔ **حدیث مُدَلّس:** ایسی حدیث جس میں تدلیس کی گئی ہو تدلیس کا لغوی معنی دھوکہ دینا ہے۔ حدیث ضعیف اس صفت سے متصف ہوتی ہے۔ تدلیس کی مختلف اقسام ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ راوی اپنے کسی معاصر کی طرف حدیث کے سماع کی خبر دے کہ اس نے اس سے یہ حدیث سنی ہے حالانکہ اس سے سنی نہ ہو بلکہ اس کی کتاب سے لی ہو ایسی تدلیس کا نام تدلیس الشیوخ ہے۔ اس امر کے مرتکب راوی کو مجروح راوی سمجھا جاتا ہے۔ اس کی روایت مردود ہوتی ہے۔ ہاں اگر یہ احتمال ہو کہ شاید اس نے تدلیس نہ کی ہو تو پھر اس راوی پر تدلیس کا الزام نہیں لگتا۔

تدلیس کی دوسری صورت یہ ہے کہ راوی اپنے سلسلہ سند کے راویوں میں سے کسی ایک راوی کا ذکر اس کے معروف نام یا لقب کی بجائے کسی غیر معروف نام یا لقب سے کرے تو ایسی تدلیس کو تدلیس الاسناد کہا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ صورت بھی معیوب ہے لیکن پہلی صورت اس سے زیادہ معیوب ہے۔ کیونکہ اس صورت کے معیوب ہونے کا انحصار راوی کی اپنی حیثیت اور اس کے حالات پر ہے۔

۴۔ **حدیث مقلوب:** جب کسی راوی نے اپنے سے اوپر کے کسی راوی کا نام یا اس کی ولدیت کو بدل دیا ہو یا پھر اس نے سند کے سلسلہ کو مکمل طور پر بدل دیا ہو اگر کوئی راوی ایسا کرے تو وہ کاذب شمار ہوتا ہے اور عادل نہیں رہتا ایسے راوی کی حدیث قابل قبول نہیں ہوتی۔ اس تبدیلی کا نام قلب السند ہے کبھی حدیث کے متن میں بھی قلب ہو جاتا ہے اس تبدیلی کو قلب المتن کہا جاتا ہے۔ حدیث کا مقدم حصہ موخر اور موخر حصہ مقدم بن جاتا ہے۔

۵۔ **حدیث مصحف:** ایسی حدیث جس کے سلسلہ سند یا متن کے کسی حصے میں حروف کی ایسی تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اصل لفظ تبدیل ہو کر دوسرا لفظ بن جاتا ہے جیسے سلسلہ سند میں قمر کا لفظ عمر بن جائے اور متن میں تصحیف کی مثال یہ پیش کی جاتی ہے۔ أَنَّ النَّبِيَّ احْتَجَرَ فِي الْمَسْجِدِ (پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں کھجور کی چٹائیوں کا ایک حجرہ بنایا) جس میں آپ نماز پڑھتے تھے اس حدیث لفظ احتجر میں تصحیف ہوئی اور وہ احتجم بن گیا جس کا معنی یہ ہوا کہ نبیؐ نے مسجد میں قصد لگھوائی۔

ایسا اکثر کاتبوں سے ہوتا رہا ہے۔ راویوں کے ناموں میں بھی بہت زیادہ تصحیف ہوئی ہے۔

۶۔ حدیث ناسخ: ایسی حدیث جو کسی شرعی حکم کے منسوخ ہو جانے پر دلالت کرتی ہو۔

۷۔ حدیث منسوخ: ایسی حدیث جو حکم شرعی پر مشتمل ہوتی ہے بعد میں ایک اور حکم شرعی سے وہ بدل جاتی ہے تو اسے حدیث منسوخ کہا جاتا ہے۔ ناسخ یا منسوخ ہونے کا علم یا تو معصوم کی نص سے حاصل ہوتا ہے یا اجماع مشروط سے۔ معصوم کی نص یہ ہے کہ معصوم کسی امر کی تصریح کر دیں اور اجماع مشروط سے مراد علماءِ شیعہ کا وہ اجماع ہے جس میں قول معصومؑ یقینی طور پر شامل ہو۔

۸۔ حدیث موضوع: ایسی حدیث جسے کوئی آدمی وضع کر کے پیغمبر اکرمؐ یا امام معصومؑ کی طرف منسوب کر دے تو اس کام کو وضع حدیث کہا گیا ہے۔ احادیث میں بدترین احادیث یہی موضوع احادیث ہیں۔

مندرجہ بالا القابات و اوصاف کے علاوہ کچھ اور احادیث ہیں جن کی تشریح و توضیح یہ ہے:

۱۔ المتفق والمفترق: جب ایک راوی کا نام اور اس کی ولدیت دوسرے راوی کے نام اور اس کی ولدیت سے مطابقت رکھتی ہو۔ ایسی احادیث کو المتفق والمفترق کہا گیا ہے۔ ایسی صورت میں راوی کے دادا کا نام لکھنا بیان کرنا ہوتا ہے تاکہ فرق واضح ہو جائے راوی معین ہو جائے اور اشتباہ باقی نہ رہے۔

۲۔ المؤتلف والمختلف: ایسی احادیث جن میں کسی راوی اور اس کے باپ کا نام صرف کتابت کے اعتبار سے کسی دوسرے راوی کے نام اور اس کی ولدیت سے مشابہت رکھتا ہو۔

۳۔ المتشابہ: ایسی حدیث جس میں دو راوی ایک نام کے ہوں، ان کی ولدیت کتابت کے لحاظ سے مشابہ ہو۔ لیکن پڑھنے میں ان کے الگ الگ لفظ ہوں۔

علاوہ ازیں اگر راوی اپنے ہم سن لوگوں سے روایت کرے یا پھر ایسے شیوخ سے کہ جنھوں نے ایک ہی شیخ داستاں سے سماع حدیث کیا ہو تو ایسی روایت کو روایت الاقران کہا جاتا ہے۔ اگر راوی اپنے بزرگوں سے روایت کرے تو ایسی روایت کو روایت الاصاغر عن الاکابر کہا جاتا ہے۔

جرح و تعدیل کے مسائل:

جرح کے لغوی معنی گھائل کرنا ہے لیکن علمِ درایت میں جرح کا معنیٰ یہ ہے کہ کسی راوی کے ایسے عیوب کا بیان کرنا جن سے اس کا راوی کی حیثیت سے اعتبار کم ہو جائے یا بالکل اس پر اعتماد ختم ہو جائے تو ایسے راوی کو مجروح کہا جاتا ہے۔ تعدیل راوی کی اس کیفیت کا نام ہے جس میں بطور راوی اس کی وہ خوبیاں بیان ہوتی ہیں جن سے راوی کی حیثیت سے اس کا اعتماد قائم ہوتا ہے ایسے راوی کو ممدوح، عادل اور ثقہ وغیرہ کہتے ہیں۔

۱۔ اکثر محدثینؒ کے نزدیک کسی راوی کے بارے میں جرح و تعدیل دونوں میں سے کسی ایک کے اثبات کے لئے صرف ایک ایسے شخص کا بیان کافی ہے جو خود عادل ہو کہ کسی فرد کی عدالت اس کے حالات سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

شہرت عمومی سے یا دو عادل گواہوں کی گواہی سے اس کی عدالت ثابت ہو جاتی ہے۔

۲۔ اگر کسی راوی کو ایک عادل مجروح قرار دیتا ہو اور دوسرا عادل اس کی تعدیل کرتا ہو تو اس صورت حال میں جرح کرنے والے عادل کے بیان کو ترجیح دی جائے گی۔ لیکن ایسے مقامات پر بہتر یہ ہے کہ ان امور پر اعتماد کیا جائے جن سے دونوں اطراف میں سے کسی ایک طرف کے لئے ظن قوی حاصل ہوتا ہو مثلاً یہ دیکھا جائے کہ کثرت کس طرف ہے جرح کی طرف یا تعدیل کی طرف یا پھر یہ کہ دو عادلوں میں سے زیادہ متقی کون ہے اگر وہ دونوں صفت تقویٰ میں برابر ہوں۔ تو ان کی علمی مہارت دیکھی جائے جس کی علمی مہارت زیادہ ہو اس کے بیان کو مقدم سمجھا جائے۔

۳۔ **الفاظ تعدیل** - تعدیل کے الفاظ کی تفصیل درج ذیل ہے:

عدل" ضابط" (عادل اور یاد رکھنے والا) ثقہ' (ہر طرح سے قابل اعتماد، حجۃ (دلیل وشاہد بنانے کے قابل) مذکورہ الفاظ کے علاوہ تعدیل کے لئے چھ اور الفاظ ہیں لیکن مذکورہ الفاظ کے مقابلہ میں وہ کم درجہ رکھتے ہیں' عین' وجہ' صحیح الحدیث وغیرہ ان الفاظ کے بعد یہ الفاظ ہیں حافظ' ضابط' صدوق' مشکور' مستقیم' زاہد' قریب الامر لا باس بہ، مسکون الی روایت یہ الفاظ مطلق مدح پر دلالت کرتے ہیں ان الفاظ سے اس درجہ کی تعدیل ثابت نہیں ہوتی جس درجہ کی ثقہ وغیرہ الفاظ سے تعدیل ثابت ہوتی ہے۔ صرف ان الفاظ سے راوی کی مدح ثابت ہوتی ہے۔

۴۔ **جرح کے الفاظ** - چوتھا مسئلہ یہ ہے جرح کے الفاظ کی تفصیل اور وہ یہ ہے

ضعیف مُضطرب' غالی، مرتفع القول' متہم' ساقط' لیس بشیئ' لیس ذلک ثقہ' کذوب' وضاع' کاتب خلیفہ یا والی بافساد العقیدہ وغیرہ یہ وہ الفاظ ہیں کہ جن سے راوی کا ضعیف ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ان کے بعد دوسرے مرتبہ کے وہ الفاظ ہیں کہ جن سے راوی کی مدح و مذمت کا اثبات تو ہوتا ہے اس کا قطعی طور پر ضعیف ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسے یَرْوِی عَنِ الضُّعَفَاءِ (وہ ضعیف راویوں سے روایت کرتا ہے) لا یبالی، عمن، اخذ (وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا وہ روایت کس سے اخذ کی ہے) یَعْتَمِدُ الْمَرَاسِیلِ وہ مرسل روایتوں پر اعتماد کرتا ہے۔ مخلط (خلط ملط کرنے والا ہے) مذکورہ بالا الفاظ کے علاوہ وہ الفاظ ہیں جن سے راوی کے مجروح ہونے میں تامل کیا جاتا ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں لیس بنقی الحدیث (اس کی روایت پاکیزہ وصاف نہیں ہوتی) یُعْرَفُ حَدِیثُهُ وَیُنْکَر (اس کی روایت کبھی قبول کی جاتی ہے اور کبھی رد کر دی جاتی ہے)

۵۔ اگر کسی راوی کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے حصے میں فاسق یا غیر امامی تھا بعد میں اس نے توبہ کر لی یا پھر یہ معلوم ہو کہ وہ اپنی زندگی کے پہلے حصے میں شیعہ امامی تھا مگر آخری دور حیات میں گمراہ ہو گیا۔ تو ایسے راویوں کی بیان کردہ احادیث اس وقت تک قابل اعتماد نہ ہوں گی جب تک اس بات کا علم نہ ہو جائے کہ وہ حدیث کے بیان کرنے کے وقت صالح العقیدہ تھے۔ راوی کی حیثیت اس کی حدیث کے بیان کرنے کے وقت ہوتی ہے وہ اس وقت کیا تھا

جب اس نے حدیث کا سماع دوسرے سے کیا تھا تو اس حالت کو نہیں دیکھا جاتا۔

حدیث کے حصول کے طریقے:

حدیث کے حصول کے طریقوں کی تفصیل یہ ہے۔ محدثین کی اصطلاح میں حدیث کے حاصل کرنے کے عمل کو "تحمل حدیث" کہا جاتا ہے اور حاصل کرنے کے بعد دوسروں تک پہنچانے کے عمل کو "روایت حدیث" یا "ادائے حدیث" کہا جاتا ہے تحمل حدیث کی سات صورتیں ہیں۔

۱۔ سماع: راوی اپنے شیخ کی زبان سے حدیث کا سماع کرلے چاہے شیخ نے وہ حدیث راوی کو املا کرائی ہو یا بغیر املا کے بیان کی ہو۔ شیخ نے کتاب کو دیکھ کر اسے حدیث سنائی ہو یا اپنے حافظے کے زور پر سنائی ہو یہ تمام صورتیں سماع میں داخل ہیں۔ تحمل حدیث کا یہ بہترین مرتبہ ہے، سماع کے ذریعے حدیث حاصل کرنے والا راوی جب وہی حدیث دوسرے تک پہنچاتا ہے تو وہ کہتا ہے سمعت شیخی فلاں (میں نے یہ حدیث اپنے فلاں استاد سے سنی) یا وہ کہتا ہے حدیثنی فلان، مجھے فلاں شیخ نے یہ حدیث بتائی یا پھر وہ کہتا ہے حدثنا فلاں (ہمیں فلاں استاد نے بتایا) ان کے علاوہ انبانا. اخبرنا کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں (اس نے ہمیں خبر دی)

۲۔ قرأت: دوسرا طریقہ قرأت ہے اسے عرض بھی کہتے ہیں۔ راوی اپنے شیخ کے سامنے حدیث کو پڑھتا ہے یا اس کے سامنے حدیث کو پیش کرتا ہے۔ اور شیخ حدیث اس کی تصدیق کرتا ہے۔ اس طریقے کے لئے شرط اعتبار یہ ہے کہ وہ شیخ حدیث کہ جس کے سامنے حدیث قرأت کی گئی ہو وہ حدیث یا تو خود شیخ کی لکھی ہوئی ہو یا کسی اور معتمد کے ہاتھ سے لکھی گئی ہو۔

اس طریقہ قرأت کی صورت میں حاصل کردہ حدیث کو جب راوی کسی دوسرے شخص تک پہنچائے گا تو وہ کہے گا (قرأت علیٰ فلان فاقر بہ) میں نے یہ حدیث فلاں شیخ کے سامنے پڑھی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔ اس کے علاوہ حدثنی قرأۃ علیہ کے الفاظ کا استعمال بھی ہوتا ہے۔ قرأت کا ذکر ضروری ہوتا ہے۔

اگر راوی کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص شیخ کے سامنے حدیث پڑھے اور وہ راوی سماع کرتا رہے تو اس صورت میں راوی حدیث نقل کرتے ہوئے یہ کہے گا قری علیہ و انا اسمع (یہ حدیث میرے سامنے فلاں شیخ کے سامنے پڑھی گئی اور میں سماع کرتا رہا)

۳۔ اجازہ: اگر کوئی شیخ حدیث اپنی روایت کی ہوئی احادیث کی مزید روایت کے لئے اپنے شاگرد کو اجازت دے دے، یہ اجازت زبانی طور پر بھی ہو سکتی ہے اور تحریری طور پر بھی ہو سکتی ہے۔ فقہاء و محدثین نے عموماً اس طریقے کو جائز قرار دیا ہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے ایسے شخص کے لئے بھی اجازہ جائز قرار دیا ہے جو ابھی تک سن تمیز تک نہ پہنچا ہو۔

اجازہ کے چار طریقے ہیں:

(ا) پہلا طریقہ یہ ہے کہ ایک معین شخص کے لئے معین حدیث یا معین مجموعہ کی روایت کی اجازت دی جائے مثلاً ایک شخص اپنے معین شاگرد سے کہے میں نے تمہیں فلاں حدیث یا فلاں مجموعہ احادیث کی روایت کا اجازہ دے دیا ہے۔

(ب) دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ایک شخص معین کو غیر معین مقدار حدیث کی روایت کا اجازہ دیا جائے مثلاً شیخ اپنے معین شاگرد سے کہے کہ میں نے تمہیں ان تمام احادیث کی روایت کی اجازت دی جنہیں میں نے بیان کیا ہے۔

(ج) تیسرا طریقہ یہ ہے کہ معین حدیث یا معین مجموعہ کی روایت کے لیے غیر معین اشخاص کو اجازت دی جائے مثلاً شیخ کہے یا تحریر کردے میں نے اپنے زمانے کے لوگوں کو فلاں کتاب کی روایت کی اجازت دی۔

(د) چوتھا طریقہ یہ ہے کہ غیر معین اشخاص کو غیر معین مقدار حدیث کی روایت کے لئے اجازت دے دی جائے مثلاً شیخ یہ کہے یا تحریر کرے کہ میں نے اپنے جملہ سامعین کو اجازت دی کہ وہ ان احادیث کی روایت کر سکتے ہیں جو مجھ سے سن چکے ہیں۔

مندرجہ بالا چاروں طریقوں میں سے پہلا طریقہ سب سے بہتر ہے۔ کچھ ایسے علماء بھی ہیں جنہوں نے باقی تین طریقوں کو جائز قرار نہیں دیا ہے۔

اجازہ حاصل کرنے والا اپنے شیخ کی روایت اس طرح کرے گا اجازنی روایته کذا (فلان شیخ نے مجھے اس حدیث کی روایت کے لئے اجازت دی) اس صورت میں لفظ اجازت کا ذکر ضروری ہے۔

۴۔ مناولہ: چوتھی صورت مناولہ ہے کہ شیخ حدیث اپنا مجموعہ احادیث اجازت روایت کا ذکر کیے بغیر کسی کو دے دے اس صورت قابل قبول ہونے میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔ اگر قرینہ اجازت روایت پر دلالت کرتا ہو تو اس صورت کے قابل قبول ہونے میں کوئی شک نہیں رہ جاتا ایسی صورت میں روایت کرنے والا حدثنی مناولہ کہے گا (فلاں نے مجھے یہ حدیث دے کر مطلع کیا) اگر شیخ حدیث، حدیث دیتے وقت اجازت روایت کی وضاحت کردے تو یہ اجازہ کا بہترین طریقہ ہے۔

۵۔ کتابت: پانچویں صورت کتابت ہے۔ جب شیخ حدیث اپنی روایت کردہ احادیث کسی کے لئے اپنے قلم سے لکھ دے یا کاتب سے لکھوا دے اس صورت میں یہ بھی ممکن ہے کہ کتابت کے ساتھ ساتھ اجازت روایت بھی صراحت کے ساتھ موجود ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اجازت روایت کی تصریح نہ ہو پہلی صورت کا قابل قبول ہونا تو واضح ہے اور دوسری صورت میں قرینہ کی دلالت کی شرط ہوگی۔ اس طریقے سے حدیث حاصل کرنے والا روایت کرتے ہوئے یوں کہے گا "کتب الی" (فلاں نے میرے لئے لکھا)۔

۶۔ اعلام: جب شیخ حدیث کسی سے یہ کہتا ہے کہ یہ حدیث میری روایت کی گئی ہے اس صورت میں بھی اگر

قرینہ حالیہ سے اجازت روایت معلوم ہوتی ہو تو اس کے قابل قبول ہونے میں کوئی اشکال نہیں ہے روایت کرنے والا کہے گا "اعلمنی فلان" (مجھے فلاں نے بتایا)

۸۔ وجادہ: حدیث یا مجموعہِ حدیث کا کسی شیخ حدیث کے ہاتھوں تحریر کردہ یا تالیف کیا ہوا ہونا معلوم ہو اور راوی اس حدیث یا مجموعہ احادیث کو پائے جیسے کتب اربعہ ہیں کہ محدثین ثلاثہ کی تالیفات ہیں ہم ان تالیفات کو حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ مذکورہ چھ صورتوں میں سے کسی صورت سے بھی ہمیں ان احادیث کی روایت کے لئے اجازت نہیں ملی ہے لیکن ہم یہ جانتے ہیں کہ یہ تالیفات ان بزرگوں کی ہیں اور ہم نے ان تالیفات کو پایا ہے اور اس طرح روایت کرسکتے ہیں کہ ہم نے فلاں بزرگ کی فلاں کتاب میں یہ حدیث پائی۔ اکثر علماء نے اس طریقہ روایت کو جائز قرار دیا ہے۔

کتابت حدیث کے آداب

کتابت حدیث کے کچھ قواعد ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلا قاعدہ یہ ہے کہ حدیث کے تمام الفاظ کو الگ الگ واضح صورت میں لکھا جائے، الفاظ کو اس طرح آپس میں نہ ملایا جائے کہ پڑھنے میں غلطی کا امکان ہو۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تمام الفاظ پر اعراب لگائیں جائیں تاکہ پڑھنے میں آسانی ہو اور غلطی کا امکان نہ رہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے۔ "ہماری احادیث پر زیر و زبر لگا لیا کرو کیونکہ ہم فصیح و بلیغ لوگ ہیں"۔

تیسرا قاعدہ یہ ہے کہ حدیث میں جہاں کہیں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ائمہ معصومین علیہم السلام کا ذکر آئے وہاں ان حضرات کے اسمائے گرامی کے بعد صلوۃ و سلام ضرور لکھا جائے کیونکہ ادب کا تقاضا بھی یہی ہے، اجر و ثواب کی بات بھی ہے۔ علاوہ ازیں جہاں مشائخ اور اصحاب اخبار کا ذکر آئے وہاں ان کے لئے مناسب حال دعائیہ کلمات کا لکھنا بھی آداب کتابت میں داخل ہے۔

چوتھا قاعدہ یہ ہے کہ جس مقام پر ایک راوی نے دوسرے راوی کی طرف سند کا حوالہ دیا ہو وہاں ان دونوں کے درمیان (ح) لکھ دی جاتی ہے۔ جس مقام پر قال یا بقول پیغمبرؐ یا امامؑ کے لئے استعمال ہوا ہو وہاں صرف لام پر مدّ دے دیا جائے تاکہ امتیاز پیدا ہو اور پھر "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ" یا "عَلَیْہِ السَّلَامُ" لکھ دیا جاتا ہے تاکہ قاری کو معلوم ہو جائے کہ یہ پیغمبرؐ یا امامؑ کا قول ہے۔

پانچواں قاعدہ یہ ہے کہ ایک حدیث کو لکھنے کے بعد اسے دوسری حدیث سے الگ کرنے کے لئے ایک چھوٹے سے گول دائرے کو بطور علامت استعمال کیا جاتا ہے یا اسی کوئی اور علامت استعمال کردی جاتی ہے۔

چھٹا قاعدہ یہ ہے اگر حدیث کے متن یا سند کا کوئی حصہ کتابت میں چھوٹ جائے اور بعد میں اس بات کا علم ہو جائے اگر متروک حصہ تھوڑا ہو تو اسی مقام پر سطر کے نیچے لکھ دینا چاہیئے اگر پوری سطر چھوٹ جائے تو اسے صفحے کے بالائی حصے پر

داہنی یا بائیں جانب لکھ دیں۔ اگر ایک سطر سے زیادہ حصہ چھوٹ گیا ہو تو اسے صفحہ کے نچلے حصے میں لکھ دینا چاہیے۔ اس طریقے میں صفحات کی وسعت کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے پھر اس کے مطابق ترمیم کی جاسکتی ہے۔ ہاں یہ خیال رہے کہ قاری کو معلوم ہوجائے کہ کون سا حصہ کس مقام سے ساقط ہوا ہے اور وہ کہاں لکھا ہوا ہے۔

ساتواں قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی لفظ زائد لکھا گیا ہو اور کاغذ کے پھٹنے کا خوف نہ ہو تو اسے مٹا دینا چاہیے اگر کاغذ کے پھٹنے کا خوف ہو تو زائد حصے پر اس پر اس طرح لکیر کھینچ دینی چاہیے کہ اس کا منسوخ حصہ معلوم ہوجائے جس مقام پر ایک لفظ دو مرتبہ تحریر ہوجائے تو دوسرے لفظ کو کاٹ دینا چاہیے اگر پہلا لفظ خوش خط اور صاف تر نہ ہو تو اسے کاٹ دینا چاہیے۔

چند مفید ہدایات:

علماءِ کرام نے علم حدیث کے کچھ رموز کا ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) "صح" سے مراد حدیث صحیح ہے۔

(۲) "ح" سے مراد حدیث حسن ہے۔

(۳) "ح،کصح" سے مراد حسن کالصحیح ہے۔ (ایسی حدیث جو صحیح کی طرح ہو)

(۴) "ق" سے مراد حدیث موثق ہے۔

(۵) "ل" سے مراد حدیث مرسل ہے۔

(۶) "ع" سے مراد حدیث مرفوع ہے۔

(۷) "ض" سے مراد ضعیف حدیث ہے۔

اہل بیت اطہارؑ کی احادیث:

کتب اہل بیت اطہار علیہم السلام کے علماء ومحدثین نے جو احادیث اپنے طریقے سے جمع کی ہیں ان میں سے چند شاذ ونادر کے سوا باقی سب یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہیں یا آپ کی آل اطہارؑ کی طرف منسوب ہیں یہی وہ طیب و طاہر ہستیاں ہیں جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے اور ان کی مودت قرآن مجید میں اجرت رسالت ٹھہری ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت ہے "میں تمہارے درمیان دو نہایت گراں قدر چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسری میری عزت میرے اہل بیتؑ ہیں جب تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ دونوں ایک ساتھ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گے"۔

یہ وہ حضراتؑ ہیں کہ جن کا علم براہ راست پیغمبر اکرمؐ سے ماخوذ ہے ان کا ارشاد درحقیقت نبی اکرم کا ارشاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس پورے سلسلہ میں جو اتحاد فکر ونظر ملتا ہے وہ کسی اور مکتب ومسلک میں نہیں ہے آل محمدؐ کا اتحادِ فکر ونظر اس شان کا ہے کہ کہیں بھی ان میں اختلاف نہیں ہے لہٰذا ہم یقین واطمینان کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جو کچھ آل محمدؐ نے فرمایا ہے وہی فرمان

احمد مرسل ﷺ کا ہے۔

المختصر جلیل القدر عالم علامہ شیخ حر عاملیؒ صاحب "وسائل الشیعہ" کی تحقیق کے مطابق شیعہ محدثین اور اصحاب ائمہ طاہرینؑ نے چھ ہزار چھ سو سے زائد کتابوں میں ائمہ اطہارؑ کی احادیث کو جمع کیا تھا۔ یہی بات حضرت علامہ سید حسن الصدر عاملیؒ نے اپنی کتاب "نہایت الدرایہ" میں تحریر کی ہے۔ مذکورہ کتابوں میں صرف ایک ہی کتاب "الکافی" ہے کہ جس میں اس قدر احادیث ہیں کہ وہ اہل سنت کی صحاح ستہ کی تمام احادیث کے مقابلے میں زیادہ ہیں کیونکہ "الکافی" میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث ہیں جبکہ بخاری اور مسلم کی احادیث ان کے مکررات کو حذف کرنے کے بعد تقریباً چار ہزار احادیث ہیں اور باقی چار کتابوں کی احادیث بھی مکررات کو حذف کرنے کے بعد چار ہزار سے زائد نہیں ہیں۔ مکتب اہل بیتؑ کے صرف ایک راوی ابان بن تغلبؒ نے صرف امام جعفر صادق علیہ السلام سے تیس ہزار احادیث روایت کی ہیں۔ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ہمدانی المعروف ابن عقدہ کہا کرتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ بیس ہزار احادیث مع اسناد کے یاد ہیں۔ دار قطنی نے ان ہی کے متعلق تحریر کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے لے کر ابن عقدہؒ کے زمانے تک ابن عقدہ سے زیادہ احادیث یاد رکھنے والا کوفہ میں کوئی نہیں گزرا۔ ابن عقدہ نے ایک نشست میں تین لاکھ احادیث اہل بیتؑ پر نظر رکھنے کا دعویٰ کیا تھا۔

ہمارے قدماءِ محدثین نے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث کو چار سو کتابوں میں جمع کیا تھا۔ یہی کتابیں اصول اربعہ ماہ کہلاتی ہیں۔ پھر ان کے بعد آنے والے محدثین نے ان چار سو اصول کو مختلف موضوعات کے اعتبار سے مرتب کر کے چار مفصل و مبسوط کتابوں میں جمع کیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلا نام جو زبان زد عام ہے وہ حضرت کلینیؒ کی "الکافی" ہے۔ اس کے بعد کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" ہے پھر شیخ الطائفہ جناب طوسیؒ کی دو کتابوں "تہذیب" و "استبصار" کے نام آتے ہیں۔

ان کتابوں کے بعد "مدینۃ العلم"، "خصال"، "الامالی" اور "عیون الاخبار" وغیرہ قابل ذکر ہیں لیکن پہلی چار کتابیں اصول اربعہ کہلاتی ہیں اور وہی شریعتِ اسلامیہ کا بنیادی ماخذ ہیں۔

کتب اربعہ پر ایک نظر:

الکافی: کتاب الکافی ثقۃ الاسلام شیخ ابوجعفر محمد بن یعقوب کلینیؒ کی تالیف ہے انہوں نے بیس سال کی مدت میں اس کتاب کو جمع کیا۔ آپ کی وفات ۳۲۹ھ یا ۳۲۸ھ میں واقع ہوئی۔ آپ کی رحلت بغداد میں ہوئی تھی آپ کو بعض علماء اہلسنت نے مجدد مذہب شیعہ میں شمار کیا ہے۔ علامہ ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب "جامع الاصول" میں تحریر کیا ہے کہ دوسری ہجری میں مذہب شیعہ کے مجدد حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام تھے اور تیسری صدی ہجری میں مذہب شیعہ کے مجدد شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینیؒ تھے جبکہ چوتھی صدی ہجری میں سید مرتضیٰ علم الہدیٰ مجدد تھے۔

علامہ نجاشی نے آپ کے حالات میں لکھا ہے کہ الشیخ الجلیل نے زمانہ غیبت صغریٰ میں سفراء عظام کے ساتھ زندگی بسر کی ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

(۱) ابو عمرو عثمان بن سعید الاسدیؒ (۲) ابو جعفر محمد بن عثمانؒ
(۳) الشیخ ابوالقاسم الحسین بن روح النوبختیؒ (۴) الشیخ ابوالحسن علی بن محمد السمریؒ

حضرت کلینیؒ کی وفات چوتھے سفیر کی وفات سے ایک سال پہلے یا پھر ان کی وفات کے سال پر واقع ہوئی تھی۔

کتاب "الکافی" تین اقسام پر مشتمل ہے اور وہ یہ ہیں:

الاصول، الفروع اور الروضہ

الاصول کے دو حصے ہیں اس کے پہلے حصے میں عقل، جہل، فضل علم، توحید اور معصومین پر بحث کا ذکر ہے۔ اس کے دوسرے حصے میں ایمان، کفر، دعا، فضل القران اور اسلامی سلوک کے آداب کے بیانات ہیں۔ جہاں تک فروع کی بات ہے اس کے پانچ اجزاء ہیں ان میں فقہ پر مشتمل احادیث ہیں۔ روضہ صرف ایک ہے جس میں اہل بیت اطہار کے مواعظ، خطبات اور بعض تاریخی حالات کا بیان ہے محققین کی تحقیق کے مطابق "الکافی" کی تمام احادیث صحیح نہیں ہیں۔ یہ قول "الکافی کاف لشیعتنا" صحیح نہیں ہے۔ اگر صحیح ہے تو صف اس سے مقصود اطمینان ہے، جب محدث جلیل کلینیؒ نے سفراء کرام میں سے کسی کے سامنے اپنی کتاب الکافی پیش کی تھی تو انہوں نے یہ جملہ اطمینان کے لئے کہا تھا۔

محدث جلیل کلینیؒ ایک عظیم الشان شخصیت کے مالک تھے حضرت علامہ البحرانی نے اپنی کتاب "لؤلؤ البحرین" میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ کسی بغداد کے حاکم نے جناب کلینیؒ کی قبر کو دیکھا تو اس نے قبر کے انہدام کا حکم دے دیا جب قبر کھلی تو آپ کا کفن بھی اپنی اصلی صورت میں موجود تھا وہ بوسیدہ نہیں ہوا تھا نیز آپ کے ساتھ ایک چھوٹا بچہ بھی دفن تھا جو اپنے کفن میں محفوظ تھا حاکم نے جب یہ منظر دیکھا تو بہت زیادہ متاثر ہوا اس نے آپ کی قبر پر روضہ تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

حضرت کلینیؒ کے مشائخ:

محدث جلیل الشیخ کلینیؒ کے مشائخ کی تعداد تیس ہے۔ انہوں نے اپنے بعض مشائخ سے بہت زیادہ احادیث نقل کی ہیں اور بعض سے بہت قلیل اور کچھ سے متوسط صورت میں حدیث کی نقل کی۔ آپ نے علی بن ابراہیم محمد بن یحییٰؒ، احمد بن ادریسؒ، حسن بن محمدؒ، حمید بن زیادؒ اور محمد بن اسماعیلؒ سے ۳۱۱۴ احادیث نقل کی جو کتاب الکافی کا چوتھائی حصہ بنتا ہے۔ ان کے علاوہ آپکے باقی مشائخ سے ان سے کم احادیث کا سماع کیا۔ عجیب اتفاق ہے کہ یہ تمام لوگ ثقہ ہیں۔ بعض محققین نے آپ کے ایک شیخ محمد بن اسماعیلؒ کے بارے میں اعتراضات کیے ہیں لیکن مختار قول یہ ہے کہ وہ ثقہ ہیں۔

محدث جلیل حضرت یعقوب کلینیؒ کے مشائخ کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(۱)	جناب علی بن ابراہیمؒ صاحب تفسیر قمی		۴۹۵۷
(۲)	جناب محمد یحییٰؒ عطار الاشعری	ثقہ جلیل	۳۱۱۴
(۳)	جناب حمید بن زیادؒ		۳۰۶۱

(۴)	جناب احمد بن ادریس ابو علی اشعریؒ	۱۲۰
(۵)	جناب حسین بن محمدؒ	۲۳۶
(۶)	جناب محمد بن اسماعیلؒ	۵۱۳
(۷)	جناب محمد بن جعفر رزاز کوفیؒ	مختلف موارد
(۸)	جناب احمد بن محمد بن احمد کوفی عاصمیؒ	مختلف موارد
(۹)	جناب علی بن محمد بغدادؒ	مختلف موارد
(۱۰)	جناب احمد بن مہرانؒ	مختلف موارد
(۱۱)	جناب محمد بن احمد بن صلتؒ	مختلف موارد
(۱۲)	جناب حسین ریا حسین بن علی ہاشمیؒ	مختلف موارد
(۱۳)	جناب حسین بن علی علویؒ	مختلف موارد
(۱۴)	جناب حسین بن حسن حسنیؒ	مختلف موارد
(۱۵)	جناب حسین بن حسن علویؒ	مختلف موارد
(۱۶)	جناب حسن بن خفیفؒ	مختلف موارد
(۱۷)	جناب ابو داؤدؒ	مختلف موارد
(۱۸)	جناب محمد بن عبداللہ بن جعفر حمیریؒ	مختلف موارد
(۱۹)	محمد بن یحییٰ عطارؒ	مختلف موارد
(۲۰)	احمد بن عبداللہؒ	مختلف موارد
(۲۱)	ابو عبداللہ اشعریؒ	مختلف موارد
(۲۲)	علی بن موسیٰ الکمندانیؒ (یہ شیخ صدوقؒ کے بھی استاد ہیں	مختلف موارد
(۲۳)	محمد بن علی بن معمرؒ	مختلف موارد
(۲۴)	علی بن محمد بن علی بن عباسؒ	مختلف موارد
(۲۵)	علی بن حسین مؤدبؒ	مختلف موارد
(۲۶)	سعد بن عبداللہؒ اور عبداللہ بن جعفر حمیریؒ یہ دونوں بزرگوار حضرت کلینیؒ کے بالواسطہ استاد ہیں	مختلف موارد
(۲۷)	ابو محمد القاسم بن العلاءؒ (ناحیہ مقدسہ کے وکیل تھے)	مختلف موارد

(۲۸) محمد بن عقیلؒ مختلف موارد

(۲۹) محمد بن حسنؒ صفار مختلف موارد

(۳۰) احمد بن محمد بن سعید کوفی المعروف ابن عقدہؒ مختلف موارد

حضرت کلینیؒ کا طریقہ:

ائمہ اہل بیتؑ کے اصحاب نے احادیث پر مشتمل جو ۴۰۰ کتابیں لکھیں تھیں جنہیں اصول اربع ماۃ کا نام دیا گیا ہے۔ علامہ کلینیؒ علامہ صدوقؒ اور علامہ طوسیؒ نے ان ہی اصول سے اپنی کتابیں مرتب کی تھیں حضرت کلینیؒ کا اپنی کتاب "الکافی" میں حضرت صدوقؒ اور حضرت طوسیؒ سے مختلف ہے۔[1] آپ نے متن کے ساتھ کامل طور پر سند کا استعمال کیا ہے لیکن علامہ صدوقؒ اور علامہ طوسیؒ نے سند کا استعمال بہت کم کیا ہے۔ جناب کلینیؒ کے مشایخ کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں سے بڑی کثرت ثقات پر مشتمل ہے اور باقی دو اقسام میں بڑی قسم کو انہوں نے کلمہ "عدۃ من اصحابنا" تعبیر کیا ہے تیسری قسم جو بہت مختصر ہے یہ وہ مشایخ ہیں کہ جن کی وثاقت ثابت نہیں ہے۔

من لایحضرہ الفقیہ:

کتاب من لایحضرہ الفقیہ حضرت شیخ جلیل محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی المعروف الشیخ صدوقؒ کی تالیف ہے۔ آپ کی ولادت باسعادت حضرت امام فرمان اروا حنالہٗ الفداء کی دعا کا نتیجہ ہے۔ حضرت علامہ شیخ نجاشیؒ نے حضرت شیخ صدوقؒ کے والد بزرگوار علی بن حسین بابویہ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ عراق تشریف لائے اور ابوالقاسم حسین بن روحؒ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے مسائل پوچھے پھر حضرت امام زمانہؑ کی طرف خط لکھا کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ان کے لئے بیٹے کی دعا کریں۔ امام زمانہؑ نے ان کی طرف لکھا کہ اللہ رب العزت انہیں دو عظیم الشان بیٹے عطا کرے گا امام زمانہؑ کی دعا سے اللہ نے انہیں دو بیٹے عطا کیے ایک ابو جعفر محمد علی شیخ صدوقؒ اور دوسرے ابو عبداللہؒ دونوں حضرات اکثر اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ان کی ولادت حضرت امام زمانہؑ کی دعا سے ہوئی ہے۔

حضرت شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے "کمال الدین" ص ۲۷۶ میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔

کتاب "روضات الجنات" میں مروی ہے کہ جناب علی بن الحسینؒ اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے درمیان خط و کتاب کا سلسلہ جاری رہتا تھا ایک دفعہ امامؑ نے ان کی طرف خط لکھا کہ اللہ رب العزت تمہیں دو فرزند عطا کرے گا جو صالح پارسا نمازی اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہوں گے۔ تم امام زمانہ کا انتظار کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اَفْضَلُ اَعْمَالِ اُمَّتِی اِنْتِظَارُ فَرَجِ اللّٰہِ" میری امت کا سب سے بہتر عمل زمانے کے امام کا انتظار ہے۔ امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: ہمارے

---

[1] شیخ صدوقؒ نے راویوں کے سلسلوں کی تفصیل کے ساتھ "من لایحضرہ الفقیہ" کی چوتھی جلد کے آخر میں ایک ساتھ تحریر کیا ہے اس طرح کتاب کی ضخامت کو محدود رکھا ہے۔ (رضی عفی عنہ)

شیعہ حزن وغم میں رہیں گے۔حتیٰ کہ میرے فرزند کا ظہور ہوگا اور ان کی مشکلات حل ہوں گے شیخ صدوقؒ کی ولادت ملک ایران کے شہر رَے میں ہوئی تھی۔

جناب شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ میں ترکستان یا ترکمنستان کے علاقہ ایلاق گیا وہاں میری ملاقات شریف ابوعبداللہ محمد بن حسن المعروف نعمت ہے سے ہوئی انہوں نے مجھ سے کہا کہ میں حلال وحرام کے احکام پر کتاب لکھوں، چنانچہ میں نے اس کتاب کو تحریر کیا۔

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ اور حضرت شیخ صدوقؒ:

رئیس المحدثین ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمیؒ حضرت امام مہدی عجل اللہ تعالیٰ کی دعا کی برکت سے ۳۰۶ھ شہر قم میں پیدا ہوئے۔علمی مقام ومنزلت جو آپ کو حاصل تھا وہ قم کے کسی دوسرے فرد کو حاصل نہیں تھا۔

شہر قم کے خاندانوں میں سے بنی بابویہ ایک ایسا خاندان ہے جس کی علمی شہرت اکناف واطراف میں پھیلی ہوئی ہے ۔شیخ صدوقؒ کے والد ابوالحسن علی بن حسینؒ اہل قم کے علماء ومحدثین کے راس ورئیس تھے اور ان کے فقیہ تھے حالانکہ اس زمانے میں قم میں دولاکھ محدثین موجود تھے لیکن اہل قم کی نظروں کے مرکز شیخ صدوقؒ کے والد محترم تھے وہ اپنے مسائل شرعیہ ان سے حل کراتے تھے، ان کی وفات ۳۲۹ھ کو ہوئی تھی یہ وہ سال تھا کہ جس میں ستارے کثرت کے ساتھ ٹوٹے تھے، آپ قم میں دفن ہوئے، آپ کی تصنیفات میں ایک کتاب "الرسالہ" ہے جسے آپ نے اپنے رزندار جمند ابوجعفر صدوق کے نام تحریر کیا تھا۔شیخ صدوقؒ نے اپنی کتاب "من لا یحضرہ الفقیہ" میں اس رسالہ سے بہت سی احادیث نقل کی ہیں۔ان کی شان ومنزلت کے لئے اتنا کافی ہے کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے ان کے نام خط تحریر کیا تھا۔

حضرت شیخ نجاشیؒ نے اپنی کتاب "رجال" میں تحریر کیا ہے کہ شیخ صدوقؒ کے والد ماجد علی بن حسینؒ ایک مرتبہ عراق تشریف لائے اور ابوالقاسم حسین بن روح سے ملے ان سے متعدد مسائل دریافت کیے پھر جب قم واپس گئے تو علی بن جعفر بن اسود کے توسط سے انہیں خط لکھا کہ میرا یہ خط حضرت صاحب العصر علیہ السلام تک پہنچادیں اس خط میں انہوں نے اولاد کے پیدا ہونے کی دعا کی درخواست کی تھی۔امامؑ نے ان کے خط کے جواب میں لکھا تھا کہ میں نے تمہارے لئے دعا کردی ہے اور عنقریب تمہارے ہاں دو مبارک فرزند پیدا ہوں گے چنانچہ اسی سال محمد بن علی بن حسین شیخ صدوقؒ کی ولادت ہوئی اور آپ کے بعد اور بھی اولادیں پیدا ہوئیں جناب شیخ صدوقؒ اپنے طالب علمی کے دور کی بات کرتے ہیں کہ جب مجھے محمد علی الاسود شیخ محمد بن حسن بن احمد بن ولیدؒ کے درس میں جاتے ہوئے دیکھتے اور میرا علمی شوق اور حفظ کو ملاحظہ کرتے تو فرماتے کہ "تمہارے اندر جو علم سے اتنی رغبت ہے تو یہ قابل تعجب بات نہیں ہے اس لئے کہ تم امام زمانہ کی دعا کی برکت سے پیدا ہوئے ہو۔" شیخ صدوقؒ کی ولادت جناب حسین بن روحؒ کی سفارت کے پہلے سال ہوئی تھی۔اسی سال ابوجعفر محمد بن عثمان عمریؒ کی وفات ہوئی تھی یہ وہ سفیر امام تھے جن کے توسط سے امام منتظر تک رسائی حاصل ہوتی تھی۔انہوں نے وقت وفات جناب حسین بن

روحؒ کو اپنا وصی بنایا تھا"۔

محققین نے لکھا ہے کہ جب جناب صدوقؒ کے والد کو امامؑ کی طرف سے جواب ملا تھا تو انہوں نے ایک دیلمی کنیز خریدی۔ تو اس لحاظ سے ۳۰۶ھ میں یا اس کے بعد آپ کی ولادت ہونی چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ شیخ صدوقؒ اپنے والد اور اپنے شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینیؒ کے ساتھ ساتھ زمانہ غیبت صغریٰ ہی میں سے کچھ زیادہ عرصہ رہے کیونکہ ان دونوں بزرگواروں کی وفات ۳۲۹ھ میں ہوئی تھی اور اسی سال سفراء اربع میں سے ابوالحسن علی بن محمد سمری کی وفات ہوئی تھی۔ یہاں سے ہی غیبت کبریٰ کا آغاز ہوتا ہے۔ علامہ نجاشیؒ نے اپنے "رجال" میں شیخ طوسیؒ نے اپنی کتاب "الفہرست" میں علامہ حلی نے اپنی کتاب "خلاصۃ الاقوال" جلد اول میں ان کا ذکر کیا ہے اسی طرح علامہ بحر العلوم نے اپنی کتاب "فوائد رجالیہ" میں اور شیخ عبداللہ مامقانیؒ نے "تنقیح المقال" اور علامہ سید طباطبائی نے آپ کی وثاقت وتوثیق کے بارے میں لکھا ہے۔

نجف اشرف کے بعض فضلا و علماء نے لکھا ہے کہ شیخ صدوقؒ کی نشوونما فضل وشرف کی آغوش میں ہوئی تھی۔ ان کے والد بزرگوار انہیں علوم ومعارف کی غذا کھلاتے رہے اور اپنی روحانیت کی ان پر بارش کرتے رہے اور اپنے زہد وتقویٰ اور ورع کے نور سے انکی روح کو منور کرتے رہے۔ شیخ صدوقؒ نے بیس سال سے زیادہ اپنے والد ماجد سے استفادہ کیا اس دوران آپ نے اس دور کے مروجہ علوم پر عبور حاصل کر لیا تھا۔ شہر قم علم کا مرکز تھا۔ جس میں علماء محدثین کی کثرت آباد تھی۔ شیخ صدوقؒ اسی علمی وروحانی ماحول میں رہ کر جوان ہوئے اور آپ حفظ وذکاوت کی مثالی شخصیت تھے۔ شیوخ کی مجالس میں حاضر ہوتے ان سے احادیث سنتے اور ان سے روایات لیتے۔ جناب صدوقؒ نے اہل قم میں سے سب سے زیادہ حدیث محمد بن حسن بن احمد بن ولید اور حمزہ بن محمد بن احمد بن جعفر بن محمد بن زید بن علی علیہ السلام سے سماعت کی ۳۳۹ھ میں وطن سے باہر نکلے اور مختلف شہروں کا سفر کرنے لگے ان شہروں کے علماء سے حدیث سنتے۔ اس زمانہ میں ایران پر آل زیاد اور آل بویہ کی حکومت تھی اس دور کے لوگ علم وعلماء کے بہت زیادہ قدر دان تھے اس لئے آپ جہاں جاتے علماء ادباء اور شعراء آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ آپ نے مندرجہ ذیل شہروں میں رہ کر حدیث کا سماع کیا۔

رے، مشہد مقدس، استرآباد وجرجان، نیشاپور، مروالرود، سرخس، سمرقند، بلخ،

ایلاق، فرغانہ، ہمدان، بغداد، کوفہ، مکہ ومدینہ فید،

جی ہاں جب قاری شیخ صدوقؒ کی تصانیف کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس وقت کے جید علماء خاصہ وعامہ سے مختلف علوم وفنون کے متعلق روایات اخذ کی ہیں۔ چوتھی صدی میں بغداد، کوفہ، رے، قم، نیشاپور، طوس، بخارا عظیم الشان علمی مراکز تھے آپ نے وہاں جا کر وہاں کے شیوخ سے حدیث کا سماع کیا اور وہاں کے لوگوں نے آپ سے احادیث سنیں۔ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے جن اساتذہ سے حدیث کا سماع کیا ان کی تعداد ۲۰۸ تک پہنچتی ہے۔ اسی طرح ایک کثیر تعداد نے ان سے کسب علم کیا۔

شیخ صدوق کے اساتذہ و مشائخ:

۱۔ ابراہیم بن ہارون العبسی
۲۔ ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن ابی حمزۃ بن عمارۃ الحافظ
۳۔ ابوالحسن احمد بن ثابت الدوالیبی
۴۔ ابوعلی احمد بن الحسن بن عبدربہ القطان الرازی
۵۔ ابومنصور احمد بن ابراہیم بن بکیر الخوزی
۶۔ احمد بن ابی جعفر البیہقی
۷۔ ابوعلی احمد بن الحسن بن علی بن عبدربہ
۸۔ احمد بن ابراہیم بن الولید السلمی ابومنصور
۹۔ ابوالعباس احمد بن الحسین بن عبیداللہ بن محمد بن مہران الآبی العروضی
۱۰۔ احمد بن جعفر الصمدانی
۱۱۔ ابونصر احمد بن الحسین بن احمد بن عبید الضبی
۱۲۔ ابوحامد احمد بن الحسین بن الحسن بن علی الحاکم
۱۳۔ احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم القمی
۱۴۔ ابوحامد احمد بن علی بن الحسین الثعالبی
۱۵۔ احمد بن قارون القائنی
۱۶۔ احمد بن محمد یحییٰ العطار الاشعری القمی۔ ابوعلی
۱۷۔ احمد بن محمد الاسدی
۱۸۔ احمد بن محمد ابراہیم العجلی
۱۹۔ احمد بن محمد بن الصقر الصائغ۔ ابوالحسن
۲۰۔ احمد بن محمد بن الہیثم العجلی
۲۱۔ احمد بن بن اسحاق الدینوری القاضی
۲۲۔ احمد بن محمد بن عبدالرحمن المقری
۲۳۔ احمد بن محمد بن عبدالرحمن المروزی المقری الحاکم
۲۴۔ احمد بن محمد بن الحسین البزاز الحسین
۲۵۔ احمد بن محمد بن عیسی بن احمد بن علی بن ابی طالب
۲۶۔ احمد بن محمد الشیبانی ابی طالب
۲۷۔ احمد بن محمد بن احمد بن الحسن بن الحکم ابوالعباس
۲۸۔ احمد بن محمد بن زمرۃ القزوینی
۲۹۔ احمد بن محمد بن اسحاق المعاذی نسبۃ
۳۰۔ احمد بن محمد بن احمد بن غالب
۳۱۔ احمد بن ہارون القاضی
۳۲۔ احمد بن یحییٰ المکتب
۳۳۔ اسحاق بن عیسیٰ
۳۴۔ اسماعیل بن حکم العسکری
۳۵۔ اسماعیل بن علی بن رزین
۳۶۔ اسماعیل بن منصور بن احمد القصار
۳۷۔ اسماعیل بن ابراہیم بن معز ابومعمر
۳۸۔ تمیم بن عبداللہ بن تمیم القرشی الحیری ابوالفضل
۳۹۔ جعفر بن محمد بن مسرور
۴۰۔ جعفر بن محمد بن موسی بن قولویہ القمی ابوالقاسم
۴۱۔ جعفر بن علی بن الحسن بن علی الکرخی
۴۲۔ جعفر بن علی بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن المغیرۃ کوفی
۴۳۔ جعفر بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب

۴۴۔ جعفر بن نعیم بن شاذان الحاکم ابو محمد ۴۵۔ جعفر بن احمد بن علی القفسہ الایلاقی الرازی
۴۶۔ الحسن بن ابراہیم بن ہاشم ۴۷۔ الحسن ابی علی احمد بن ادریس الاشعری القمی
۴۸۔ الحسن بن خلیل بن احمد ۴۹۔ الحسن بن حمزۃ بن علی بن الحسن بن عبداللہ بن ابی طالب
۵۰۔ الحسن بن عبداللہ بن سرور العسکری ابو احمد ۵۱۔ الحسن بن عبداللہ بن سنان الطائی۔ ابو طالب
۵۲۔ الحسن بن علی بن احمد الصائغ ۵۳۔ الحسن بن علی السکونی المزکی
۵۴۔ الحسن بن محمد السکوبی المذکر ابو القاسم ۵۵۔ الحسن بن علی بن شعیب الجوہری
۵۶۔ الحسن بن علی بن محمد بن علی بن عمرو العطار۔ ابو علی ۵۷۔ الحسن بن محمد بن سعید الہاشمی السکوفی
۵۸۔ الحسن بن محمد بن یحیی العلوی الحالی ابو محمد ۵۹۔ الحسن بن یحیی بن ضرلیس
۶۰۔ الحسین بن ابراہیم بن احمد ہشام المکتب ۶۱۔ الحسین بن ابراہیم بن ناتانہ
۶۲۔ الحسین بن ابراہیم بن بابویہ ۶۳۔ الحسین بن احمد بن قحط الرازی ابو طالب
۶۴۔ الحسین بن احمد البیہقی الحاکم ۶۵۔ حسین بن احمد علوی ابو عبداللہ
۶۶۔ حسین بن احمد بن ادریس اشعری ۶۷۔ حسین بن اسماعیل کندی ابو عبداللہ
۶۸۔ حسین بن عبداللہ بن سعید عسکری ابو محمد ۶۹۔ حسین بن عبداللہ بن سعید عسکری ابو محمد
۷۰۔ حسین بن عبداللہ بن سعید بن حسن بن اسماعیل بن حکیم عسکری ابو احمد
۷۱۔ حسین بن علی بن محمد تمی ابو علی بغدادی ۷۲۔ حسین بن علی صوفی
۷۳۔ حسین بن یحیی بجلی ابو عبداللہ ۷۴۔ حسین بن محمد بن سعید ہاشمی
۷۵۔ حمزہ بن محمد بن احمد جعفر بن محمد بن زید بن علی بن حسین
۷۶۔ خلیل بن احمد سحری ۷۷۔ خضر بن محمد بن مسروق
۷۸۔ رافع بن عبداللہ بن عبداللہ بن عبدالملک ۷۹۔ سلیمان بن احمد بن ایوب لخمی بلخی
۸۰۔ سعد بن عبداللہ ۸۱۔ صالح بن عیسیٰ عجلی
۸۲۔ طاہر بن محمد بن یونس ابو الحسن ۸۳۔ عبدالحمید بن عبدالرحمن بن حسن نیشاپوری الحاکم ابو الحسن
۸۴۔ عبدالرحمن بن محمد بن خالد برقی ۸۶۔ عبدالرحمن بن محمد بن حامد بلخی
۸۶۔ عبدالصمد بن شہید انصاری ابو اسد ۸۷۔ عبداللہ بن احمد فقیہ ابو القاسم
۸۸۔ عبداللہ بن حامد ابو محمد ۸۹۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب اصبہانی
۹۰۔ عبداللہ بن محمد الصائغ ابو القاسم ۹۱۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب بن نصر شجری ابو سعید

۹۲۔ عبداللہ بن نضر بن سمعانی تمیمی ۹۳۔ عبدالواحد بن محمد بن عبدوس عطار نیشاپوری

۹۴۔ عبدوس بن علی بن عباس جرجانی ابومحمد ۹۵۔ عتاب بن محمد ورامینی حافظ ابوالقاسم

۹۶۔ علی بن ابراہیم بن اسحاق ۹۷۔ علی بن احمد بن عبداللہ اصفہانی اسواری ابوالحسن

۹۸۔ علی بن احمد بن محمد بن اسماعیل برکی رازی ۹۹۔ علی بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن محمد بن خالد برقی

۱۰۰۔ علی بن احمد بن محمد ۱۰۱۔ علی بن احمد بن متیل ۱۰۲۔ علی بن احمد بن محمد بن عمران دقاق

۱۰۳۔ علی بن احمد مہزیار ۱۰۴۔ علی بن احمد بن محمد عمران صیاق

۱۰۵۔ علی بن احمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن جعفر صادق ۱۰۶۔ علی بن حاتم قزوینی

۱۰۷۔ علی بن حسن قزوینی ۱۰۸۔ علی بن حسن الفرج موذن ۱۰۹۔ علی بن حسین برقی

۱۱۰۔ علی بن حسین بن سفیان بن یعقوب بن حارث بن ابراہیم ہمدانی

۱۱۱۔ علی بن حسین شاذویہ مکتب موذب ۱۱۲۔ علی بن حسین بن صلت

۱۱۳۔ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی (والدگرامی شیخ) ۱۱۴۔ علی بن سہیل

۱۱۵۔ علی بن عبدالرزاق درزاق ۱۱۶۔ علی بن عبداللہ وراق

۱۱۷۔ علی بن محمد (احمد) بن خراتحت الخرقتی نسابہ ۱۱۸۔ ابوالحسن علی بن محمد بن عمرو عطار

۱۱۹۔ علی بن محمد بن موسیٰ دقاق ۱۲۰۔ علی بن عبداللہ بن احمد اسواری

۱۲۱۔ علی بن محمد بن حسن قزوینی ۱۲۲۔ علی بن محمد بن عصام ۱۲۳۔ علی بن مہرویہ قزوینی

۱۲۴۔ علی بن ہیت اللہ وراق ۱۲۵۔ علی بن عیسیٰ مجاور

۱۲۶۔ علی بن فضل بن عباس بغدادی ابوالحسن ۱۲۷۔ عمار بن حسین اسروشی۔ ابومحمد

۱۲۸۔ عمار بن اسحاق اشتر ۱۲۹۔ غیاث بن محمد حافظ ابوالقاسم

۱۳۰۔ فضل بن فضل بن عباس کندی کوفی ابوالعباس ہمدانی ۱۳۱۔ قاسم بن محمد سراج ہمدانی ابواحمد

۱۳۲۔ محمد بن ابراہیم بن احمد معاذی (مغازی) ۱۳۳۔ محمد بن ابراہیم بن اسحاق مکتب طالقانی

۱۳۴۔ محمد بن ابراہیم بن اسحاق فارسی ۱۳۵۔ محمد بن احمد تمیم سرخسی ابونصر

۱۳۶۔ محمد بن احمد بن زیادہ بن عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی بن حسینؑ

۱۳۷۔ محمد بن احمد بن حسین بن یوسف بغدادی ۱۳۸۔ محمد بن احمد بن سنان المعروف محمد سنائی

۱۳۹۔ محمد بن احمد شیبانی ۱۴۰۔ محمد بن احمد بن یونس معانی ۱۴۱۔ محمد بن احمد بن ابراہیم

۱۴۲۔ محمد بن احمد بغدادی وراق ۱۴۳۔ محمد بن احمد بن ابی عبداللہ قضاعی ۱۴۴۔ محمد بن احمد عتابی

۱۴۵۔ محمد بن احمد بن یحییٰ عطار ۱۴۶۔ محمد بن اسحاق بن احمد قمی ۱۴۷۔ محمد بن اسماعیل ابوبکر

۱۴۸۔ محمد بن بکران بن حمران نقاش ۱۴۹۔ محمد بکر بن علی بن محمد بن فضل حنفی

۱۵۰۔ محمد بن جعفر بندار فرغانی ۱۵۱۔ محمد بن جعفر بن محمد خزاعی ۱۵۲۔ محمد بن حسان

۱۵۳۔ محمد بن حسن بن احمد بن ولید قمی ۱۵۴۔ محمد بن حسن بن علی بن فضال ۱۵۵۔ محمد بن حسن بن متیل

۱۵۶۔ محمد بن حسن بن ابان ۱۵۷۔ محمد بن حسن بن اسحاق بن حسین بن اسحاق بن ابی طالب

۱۵۸۔ محمد بن حسن بن سعید ہاشمی کوفی ۱۵۹۔ محمد بن حسن بن عمر ۱۶۰۔ محمد بن حسین بن حسن دیلمی جوہری

۱۶۱۔ محمد بن حسین ۱۶۲۔ محمد بن خالد سنانی ۱۶۳۔ محمد بن سعید بن عزیز سمرقندی فقیہ

۱۶۴۔ محمد بن عبدالرحمن المقری اشترآبادی ۱۶۵۔ محمد بن علی بن اسد اسدی ۱۶۶۔ محمد بن علی بن بشار قزوینی

۱۶۷۔ محمد بن علی بن احمد بن محمد ۱۶۸۔ محمد بن علی بن شیبانی قزوینی

۱۶۹۔ ابوبکر محمد بن علی بن محمد بن حاتم نوفلی کرمانی ۱۷۰۔ محمد بن علی بن ہشام

۱۷۱۔ محمد بن علی بن مہرویہ ۱۷۲۔ محمد بن علی ماجیلویہ ۱۷۳۔ محمد بن علی قزوینی

۱۷۴۔ محمد بن علی بن شاہ فقیہ ۱۷۵۔ محمد بن علی مشاط ۱۷۶۔ محمد بن علی بن اسماعیل

۱۷۷۔ محمد بن علی بن اسود ابوجعفر ۱۷۸۔ محمد بن علی بن نصر بخاری ۱۷۹۔ محمد بن عمر حافظ بغدادی

۱۸۰۔ محمد بن عمرو بصری ۱۸۱۔ محمد بن عمرو بن عثمان بن فضل عقیلی فقیہ ۱۸۲۔ محمد بن عمیر بغدادی حافظ

۱۸۳۔ محمد بن فضل بن زیدویہ جلاب ہمدانی ۱۸۴۔ محمد بن فضل مذکر ابوسعید ۱۸۵۔ محمد بن قاسم اشترآبادی

۱۸۶۔ محمد بن محمد خزاعی ۱۸۷۔ محمد بن محمد عصام کلینی ۱۸۹۔ محمد بن موسیٰ بن متوکل

۱۹۰۔ محمد بن مظفر بن نفیس مصری فقیہ ۱۹۱۔ محمد بن یحییٰ بن عمران اشعری

۱۹۲۔ مظفر بن جعفر بن مظفر علوی سمرقندی بصری ابوطالب

۱۹۳۔ محمد بن علی بن احمد بزرگ بن عبداللہ بن منصور بن یونس

۱۹۴۔ یحییٰ بن زید بن عباس بن ولید بزاز شیرازی ۱۹۵۔ یحییٰ بن احمد بن ادریس

۱۹۶۔ ابوعلی شریف الدین صدوق ۱۹۷۔ ابوالحسن بن یونس

۱۹۸۔ ابومحمد بن عباس جرجانی ۱۹۹۔ ابوالقاسم بن محمد بن احمد بن عبدویہ سراج

۲۰۰۔ ابوالحسن بن ظاہر بن یوسف خیوفقیہ ۲۰۱۔ ابواحمد بن ہانی بن محمد بن محمود عبدی

۲۰۲۔ ابواحمد بن حسین بن احمد بن حمویہ بن عبد نیشاپوری ۲۰۳۔ ابومحمد ابوجبائی

۲۰۴۔ ابوجعفر مروزی ۲۰۵۔ ابوالحسن بن یونس ۲۰۶۔ ابوعبداللہ بن حامد

۲۰۷۔ ابو محمد بن ابی عبداللہ شافعی فرغانی ۲۰۸۔ ابو سعید بن فضل بن اسحاق ذکر نیشاپوری

تلامذہ:

۱۔ شیخ الجلیل فقیہ حسین بن علی بن موسیٰ بن بابویہ قمی

۲۔ الشیخ ثقۃ الدین حسن بن حسین بن علی بن موسیٰ بن بابویہ

۳۔ شیخ ثقہ علی بن احمد بن عباس ۴۔ شیخ ثقہ ابوالقاسم علی بن محمد خزاز صاحب "کفایۃ الاثر"

۵۔ شیخ ثقہ فاضل فقیہ ابو عبداللہ حسین بن عبید اللہ بن ابراہیم غضائری

۶۔ شیخ جلیل ابوالحسن جعر بن حسین (حسن) حسکہ قمی ۷۔ شیخ ابو جعفر محمد بن احمد بن عباس بن فاخر دوربستی

۸۔ ابوزکریا محمد بن سلیمان حمرانی (طوسی) ۹۔ شیخ ابوالبرکات علی بن حسن حوزی

۱۰۔ شیخ ابوالحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان قمی ۱۱۔ احمد بن محمد عمری

۱۲۔ شیخ جلیل محمد بن محمد بن نعمان المفیدؒ ۱۳۔ شیخ جلیل ثقہ ابو محمد ہارون بن موسیٰ تلعکبری

۱۴۔ عبدالصمد بن محمد تمیمی ۱۵۔ محمد بن طلحہ بن محمد نعالی بغدادی

۱۶۔ سید شریف ابو عبداللہ محمد بن حسن المعروف نعت ۱۷۔ علی بن محمد عمری

۱۸۔ سید شریف ابوالبرکات علی بن حسین حسینی ۱۹۔ شیخ جلیل حسن بن محمد بن حسن قمی مورخ تاریخ قم

۲۰۔ ابوبکر محمد بن احمد بن علی

علمی آثار اور طریق حدیث:

شیخ الصدوقؒ کی تقریباً ۳۰۰ کتابیں ہیں اس میں سب سے مشہور کتاب "من لایحضرہ الفقیہ" ہے۔ حضرت کلینیؒ نے کتاب الکافی میں کامل سند کا ذکر کیا ہے لیکن شیخ صدوقؒ نے اپنی اس کتاب میں سند حدیث کا ذکر نہیں کیا ہے آپ نے اس راوی کا ذکر کیا ہے کہ جس نے امامؑ سے حدیث سنی تھی مثلاً زرارہ کا نام لیا جسے روی زرارہ عن الامام ہاں نادر صورت میں سند کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں اسانید کے حذف کی بات کی ہے۔ آخری شیخہ کے عنوان سے مشائخ حدیث کا ذکر کر دیا ہے۔ [1]

یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شیخ صدوقؒ نے اپنی یہ کتاب بطور ایک حدیث کی کتاب کے نہیں لکھی تھی۔ بلکہ آپ نے مکتب تشیع کے لئے ایک عملیہ لکھا تھا۔ آپ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں اس امر کا اظہار کیا ہے پھر خود کتاب کا اسلوب بیان بھی یہی کچھ بتاتا ہے۔ شیخ صدوقؒ جب ایک حدیث لکھتے ہیں تو اس کے آگے اس کی توضیح وتشریح کر دیتے ہیں یا اس کا

[1] سابقہ حاشیہ ملاحظہ کیا جائے بظاہر لگتا ہے کہ مترجم موصوف نے "من لایحضرہ الفقیہ" کا مکمل مطالعہ نہیں کیا ورنہ یہ بات نہ لکھتے۔ (مصحح عفی عنہ)

حاشیہ و تعلیق لکھ دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایک محقق یہ خیال کرتا ہے کہ یہ ساری حدیث ہے حالانکہ ایسی بات نہیں ہوتی۔ آپ حدیث بیان کرنے کے بعد اس سے متصل اس حدیث کی تفسیر کر دیتے ہیں۔ کلام کا کچھ حصہ امام کا ہوتا ہے اور باقی حصہ شیخ صدوق کی اس حدیث سے متعلق گفتگو ہوتی ہے۔

دوسرا نقطہ یہ ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ ''الفقیہ'' کی تمام احادیث صحیح ہیں مشہور قول یہی ہے کہ اس کے اسناد میں دقت کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ آپ کے الفاظ ہیں: "حجۃ فیما بینی و بین ربی" اس کتاب کے اندر جو کچھ ہے وہ میرے اور میرے رب کے درمیان حجت ہے۔

مذکورہ قول اس امر کی وضاحت ہے کہ آپ نے اپنی اس کتاب میں صحیح احادیث کو نقل کیا ہے۔ مشہور یہ ہے کہ شیخ صدوقؒ نے امامی عادل راویوں سے احادیث نقل کی ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ جہاں کہیں علامہ کا مقصود یہ ہے کہ یہ روایت صحیح ہے تو اس گفتار سے ان کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ یہ ہمارے لئے حجت ہے۔ علاوہ ازیں شیخ صدوقؒ کا تصحیح حدیث کا طریقہ کچھ اس طرح ہے آپ نے اپنے استاد محمد بن حسن بن ولید سے وہ احادیث لی ہیں جو ان کے نزدیک صحیح تھیں۔ جو احادیث ان کے ہاں صحیح نہیں تھیں ان کے نزدیک بھی صحیح نہیں ہیں۔ بعض موارد میں آپ نے اس قاعدہ کی تصریح کی ہے۔ حضرت صدوقؒ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کتاب میں جو احادیث ہیں وہ اس نے ان کتابوں سے لی ہیں جو مشہور اور معول ہیں جیسے حریز بن عبداللہ سجستانی اور عبید اللہ بن علی حلبی وغیرہ کی کتابیں ہیں۔

جب حضرت صدوقؒ نے مشہور کتابوں سے استخراج حدیث کیا اور ان پر اصحاب حدیث نے اعتماد کیا ہے اب ہمیں اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم جناب صدوقؒ اور صاحب کتاب کے طریق صحیح سے بحث کریں۔ اب ہمیں اس امر کی ضرورت ہے کہ صاحب کتاب اور امام کے درمیان صحیح طریق کیا ہے؟ جہاں سے شیخ صدوقؒ نے روایت اخذ کی ہے۔ جی ہاں جہاں تک شیخ صدوق کا یہ فرمان ہے کہ میں نے یہ احادیث مشہور اور قابل اعتماد کتابوں سے احادیث کا استخراج کیا ہے اور پھر انہیں اپنی اس کتاب میں نقل کیا ہے۔ ان کا یہی فرمان ہمیں طریق معتبر تلاش کرنے سے بے نیاز نہیں کر دیتا ہے۔ کیونکہ کتابوں کے نسخے متعدد ہیں کسی میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے۔ کسی میں تحریف کا خوف اس لئے شہرت کتاب اور اس کے اعتماد کی بات کافی نہیں ہے جیسا کہ الکافی ایک مشہور کتاب ہے۔ لیکن پھر بھی اس کی تمام احادیث صحیح نہیں ہیں۔

حضرت شیخ صدوقؒ کی یہ کتاب ۵۹۶۳[1] احادیث پر مشتمل ہے اس میں ۲۰۵۰ احادیث مراسل میں اب مرحلہ یہ آتا ہے کہ ان مراسل احادیث کو صحیح کا درجہ کیسے ملتا ہے۔ بعض محققین نے کہا ہے کہ الفقیہ ہی جو مرسل احادیث ہیں وہ حجت اور اعتماد ہی ابوعمیر کی مرسل کی مانند ہیں۔ مزید برآں جناب صدوقؒ کا وہ قول جو آپ نے اپنی اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا

---

[1] اصل میں یہ تعداد ۵۹۲۲ ہے۔ (مصحح عفی عنہ)

ہے کہ میری یہ تمام احادیث میرے اور میرے رب کے درمیان حجت ہیں یا آپ کا یہ بیان کہ میں نیکہ ان تمام احادیث کو مشہور، معتمد اور منقول کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ اس طرح بہت سے علماء اعلام کی رائے بھی یہی ہے کہ شیخ صدوقؒ نے جہاں کہیں "قَالَ" کا کلمہ لکھا ہے تو اس سے مراد قال امام صادقؑ ہے وہ جہاں "رُوِیَ" لکھتے ہیں "رُوِیَ عَنِ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ" پہلی بات حجت ہے اور دوسری بات حجت نہیں ہے۔

حضرت امام السید الخوئیؒ نے اپنے اصولی دورات میں فرمایا ہے کہ جہاں کہیں شیخ صدوقؒ نے "قَالَ" سے حدیث شروع کی تو اس سے اس حدیث کی صحت اور حجیت لازم آتی ہے یعنی یہ حدیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی۔ [1] اور جہاں آپ نے کلمہ "قَالَ" کا استعمال نہیں کیا بلکہ "وَرُوِیَ عَنْهُ" کہا تو وہاں غور و فکر کی ضرورت ہے اگر اس حدیث کے صحیح ہونے کا علم ہو جائے تو وہ حدیث حجت ہے۔

طبقہ محدثین نے ان کی مراسیل کو صحیح شمار کیا ہے ابن عمیر کی مراسیل کی مثل قرار دیا ہے۔ علامہ حلی نے ان مراسیل کو صحیح شمار کیا ہے انہوں نے مختلف میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔ ان کے علاوہ شہید اور سید محقق داماد بھی اسی رائے میں شامل ہیں۔ شیخ صدوق کی توثیق اور تعدیل کے شواہد بہت زیادہ ہیں جن کا تذکرہ کرنے سے ہم قاصر ہیں۔

ابن ندیم نے اپنی فہرست میں شیخ صدوق کی کتابوں کا ذکر کیا ہے جن کی تعداد ۳۰۰ لکھی ہے ان میں سے مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

۱۔ دعائم الاسلام فی معرفت حلال وحرام، ۲۔ کتاب المقنع، ۳۔ کتاب الرشد، ۴۔ کتاب الفضائل،
۵۔ کتاب المواعظ والحکم، ۶۔ کتاب السلطان، ۷۔ کتاب فضائل العلویہ، ۸۔ کتاب الصادقہ،
۹۔ کتاب الخواتم، ۱۰۔ کتاب المواریث، ۱۱۔ کتاب الوصایا، ۱۲۔ کتاب غریب الحدیث النبی والامر،
۱۳۔ کتاب الحذاو الخف، ۱۴۔ کتاب حذو النعل بالنعل، ۱۵۔ کتاب فضل الحسینؑ،
۱۶۔ کتاب رسالہ فی ارکان اسلام ابی ایل المعرفت والدین، ۱۷۔ کتاب المحافل، ۱۸۔ کتاب الوضو،
۱۹۔ کتاب علل الحج، ۲۰۔ کتاب علل الشرائع، ۲۱۔ کتاب الطرائف، ۲۲۔ کتاب النوادر والاخبار،
۲۳۔ کتاب فی ابی طالبؑ، عبدالمطلبؑ، عبداللہ، آمنہ بنت وھبؑ، ۲۴۔ کتاب الملاھی، ۲۵۔ کتاب العلل،
۲۶۔ رسالہ فی الغیبت الی اہل الری المقیمین بھا وغیرھم، ۲۷۔ کتاب مدینۃ العلم، ۲۹۔ کتاب التوحید،
۳۰۔ کتاب التفسیر یہ کتاب مکمل نہ ہو سکی تھی، ۳۱۔ کتاب الرجال، ۳۲۔ المصباح لکل واحد من الائمۃ،
۳۳۔ کتاب الزہد لکل واحد من الائمۃ، ۳۴۔ کتاب الغیبت، ۳۵۔ ثواب اعمال،

---

[1] الدراسات، ۳۲۲

۳۶۔ کتاب عقاب الاعمال، ۳۷۔ معانی الاخبار، ۳۸۔ دین الامامیہ، ۳۹۔ کتاب المصباح

۴۰۔ کتاب المعراج

مذکورہ کتابوں کے علاوہ بھی شیخ صدوقؒ کی کتابیں ہیں لیکن ان تک رسائی نہیں ہو سکی۔ ان کتابوں کی جن علماء نے روایت کی ہے ان کے اسماء یہ ہیں شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان، ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ، ابوالحسین جعفر بن حسین حسکہ، ابوزکریا بن سلیمانی حرانی، جناب محقق بحرانی نے بلغہ کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے کہ جب شیخ بیہمانی سے ابن بابویہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے انہیں عادل قرار دیا اور ان کی توثیق کی۔ علمائے اسلام نے شیخ صدوقؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ رئیس المحدثین ہیں اور صدوق ہیں۔ امام العصرؑ کی توقیع میں انہیں فقیہ لکھا گیا ہے۔ کتاب المختلف میں ان کی تعدیل و توثیق کی گئی ہے۔

سید ابن طاؤسؒ نے اپنی کتاب "فلاح السائل" میں لکھا ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں کسی کو ایسا نہیں پایا کہ جس نے شیخ صدوقؒ کو کسی صحیح السند روایت میں توقف کیا ہو۔

کتاب "من لایحضرہ الفقیہ" چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ شیخ صدوقؒ نے یہ کتاب "من لایحضرہ الطبیب" کی مثال پر لکھی ہے جس کے مؤلف محمد بن زکریا رازی طبیب ہیں۔ شیخ صدوقؒ کی ایک اور کتاب "مدینۃ العلم" تھی جو دس جلدوں پر مشتمل تھی اور "الفقیہ" سے بڑی کتاب تھی افسوس ہے کہ وہ زمانہ کے ہاتھوں دست برد کا شکار ہو گئی تھی۔ الشیخ بیہمائی نے اپنی کتاب "درایۃ" میں لکھا ہے کہ ہمارے اصول پانچ کتابوں پر مشتمل ہیں۔ الکافی، مدینۃ العلم، من لایحضرہ الفقیہ، التہذیب، الاستبصار، الشیخ آقا بزرگ طہرانی نے اپنی کتاب "الذریعہ" میں لکھا ہے "کتاب مدینۃ العلم" ایک عظیم نعمت تھی جس نعمت کے پانے سے ہم محروم رہے، اے کاش وہ کتاب ہمارے پاس ہوتی تو ہم ایک بے پناہ خزانے سے مستفید ہوتے، یہ کتاب حضرت الشیخ بیہمائی کے والد کے زمانے تک موجود تھی۔ علامہ مجلسیؒ نے اس کتاب کی طلب و تلاش میں رہے زیادہ مال خرچ کیا تھا لیکن وہ کتاب نہ مل سکی تھی ہاں جناب ابن طاؤسؒ نے اپنی کتاب "فلاح السائل" میں اس کتاب کی روایات درج کی ہیں۔ حضرت شیخ جلیل صدوقؒ نے ۳۸۱ھ میں وفات پائی اور رے میں السید عبدالعظیم حسنی کے قریب دفن ہوئے۔

روایت ہے کہ ایک دفعہ سیلاب کی وجہ سے آپ کی قبر منہدم ہو گئی تھی جب آپ کی قبر کھولی گئی تو ایسا معلوم ہوا جیسے آپ محو خواب ہیں یہ واقعہ آپ کی وفات سے ۸۵۷ سال بعد کا ہے لیکن آپ کے ناخنوں کی مہندی باقی تھی۔

کتاب تہذیب و کتاب الاستبصار:

ان دونوں عظیم کتابوں کے مؤلف حضرت شیخ ابوجعفر محمد بن حسن بن علی بن حسن الطوسیؒ ہیں۔ آپ ایرانی مملکت کے صوبہ خراسان کے شہر طوس کے علمی گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ یہ ایک تاریخی اور مشہور شہر ہے اور ہمیشہ علمی مرکز رہا ہے اور اسلامی ثقافت کا محور رہا ہے جب مامون عباسی کے دور میں حضرت امام رضاؑ کا اسی شہر میں ورود مسعود ہوا تو اس شہر کی

شان دوبالا ہوگئی اطراف واکناف سے تشنگانِ تحقیق وتعلیم جمع ہونے لگے اور طوس شہر دنیا بھر کا علمی مرکز بن گیا۔ حضرت امام علی رضاؑ کی شہادت کے بعد سے لے کر آج تک یہ شہر جہاں علمی مرکز ہے وہاں زائرین امامؑ کی آمد ورفت کا بھی مرکز ہے۔ علامہ یاقوت حموی نے اپنی کتاب "معجم" میں شہر طوس کے بارے میں لکھا کہ یہ وہ شہر ہے کہ جہاں سے علوم وفنون کے اتنے امام پیدا ہوئے جنہیں شمار نہیں کیا جا سکتا۔

ماہ رمضان ۳۸۵ھ کو شیخ طوسیؒ کی اس شہر میں ولادت ہوئی۔ یہاں نشوونما پائی اور تعلیم کا آغاز بھی اسی شہر سے کیا۔ جوں ہی آپ نے عنفوان شباب کی دہلیز پر قدم رکھا تو اس وقت آپ قرأت، ادب، تفسیر، روایت، فقہ، کلام اور درایت میں عبور کر چکے تھے۔ جب آپ بغداد تشریف لائے تو اس وقت شیخ طوسیؒ کی عمر شریف ۲۳ سال تھی ان دنوں بغداد بھی علماء وفضلا کا مرکز تھا۔ جہاں بہت بڑی لائبریریاں تھیں۔ ان لائبریریوں میں سے سب سے بڑی لائبریری "بیت الحکمت تھی۔ [1]

ایسی لائبریری بہاؤ الدولہ کے وزیر ابونصر سابور بن اردشیر نے بنائی اس عظیم مذہبی انسان نے ایران، عراق، ہندوستان، چین وروم سے ہزاروں کتابیں منگوائیں اور اس لائبریری میں رکھیں۔ تقریباً یہ دس ہزار عظیم الشان آثار تھے ان میں اکثر کتابیں مشاہیر مؤلفین کے مخطوطے تھے۔ حموی نے کہا ہے: عضد الدولہ کے فرزند بہاء الدولہ کے وزیر ابونصر بن اردشیر نے کتابوں کا ایک عظیم الشان خزانہ وقف کیا ایسا علمی خزانہ دنیا میں نہ تھا۔ یہ تمام کتابیں اس دور کے عظیم الشان مشاہیر علماء اور ماہرین فنون کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تھیں۔

جناب شیخ طوسیؒ بغداد ۴۰۸ھ میں تشریف لائے اس سال ہارون بن موسیٰ التلعکبری کی وفات ہوئی۔ ان دنوں مذہب جعفری کے زعیم اور مرجع امت الشیخ مفید محمد بن محمد بن نعمانؒ تھے۔ شیخ مفیدؒ وحید اور فرید زمان تھے ان کی شہرت اطراف واکناف میں پھیلی ہوئی تھی۔ حضرت شیخ طوسیؒ نے ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا اور ان سے کسب فیض کرنے لگے اور اپنی خداداد صلاحیتوں کو مزید اجاگر کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ آپ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "تہذیب الاحکام" کا آغاز کیا تھا۔ کتاب کی تالیف کا کام جاری تھا آپ نے کتاب "الطہارت" مکمل کی تھی کہ کتاب "الصلوٰۃ" شروع کریں انہیں اپنے عظیم محسن اور مرجع جہاں استاد کی وفات کی اطلاع ملی یہ واقعہ ۳ رمضان المبارک ۴۱۳ھ کا ہے ابھی آپ کو بغداد آئے ہوئے ۵ سال ہوئے تھے مذہبی زعامت وحید عصر علم الھدیٰ السید مرتضیٰؒ کے سپرد ہوئی۔ یہ وہ شخصیت ہیں کہ جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ علم کے بحر متلاطم اور متوحد جمیع علوم تھے یہ الٰہی رجل تھے جن کا خمیر وحی کے پانی سے تیار ہوا تھا آپ نے رسالت کے چشمے سے آب نوش جان کیا تھا۔ آپ سے ہدایت ربانی کی خوشبو آتی تھی علم وحلم کا پیکر تھے زہد وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے عطر اللہ مرقدہ شیخ طوسیؒ اپنے استاد شیخ مفیدؒ کی رحلت کے بعد سید علم الھدیٰؒ کے محضر میں حاضری دینے لگے آپ نے ان کے

---

[1] بہاؤ الدولہ کے وزیر سابور بن اردشیر کی لائبریری اس وقت کے فسادات کے پیش نظر جلادی گئی تھی۔

انوار علمی سے استعداد کیا اور ان کے چشمہ علم سے اپنی علم کی پیاس کی تسکین حاصل کی۔ سید علم الھدیٰ نے شیخ طوسیؒ کا ۱۲ دینار شہریہ مقرر کر دیا تھا۔ شیخ نے ابن غضائریؒ اور ان جیسے دوسرے اساتذہ سے کسب فیض کیا لیکن سید علم الھدیٰ کا ساتھ نہ چھوڑا ہمیشہ ان سے استفادہ کے لئے حاضری دیتے تھے۔ اور ان کے نور علم سے اپنے دل و دماغ کو منور کرتے تھے۔ اور ان کے زیر سایہ وہ شجر ثمر آور و سایہ دار بنے کہ اپنے استاد سید علم الھدیٰؒ کی رحلت کے بعد امت کے مرجع اور مذہب جعفریہ کے زعیم بن گئے۔ ۵ ربیع الاول ۴۳۶ھ کا دن امت مسلمہ دنیائے اسلام کو محزون مغموم کر دیا گیا تھا کہ جس دن عالم علم ربانی مرجع اعظم زعیم ملت اسلامیہ حضرت علم الھدیٰ نے اس دنیا سے رحلت کی تھی۔

علم الھدیٰ سید مرتضیٰؒ کی رحلت کے بعد امت کی زعامت و امامت کا منصب شیخ الطائفہ کے حصے میں آیا اس وقت آپ کی عمر ۵۱ سال تھی۔ ریاست الفتویٰ، کفالت التدریس وتعلیم کی مسؤلیت شیخ الطائفہ کا مقدر ٹھہری۔ آپ کے کندھوں پر یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری تھی۔ لیکن آپ دین خداوندی کی ترویج وتبلیغ ہی کو زندگی اور آخرت کا سرمایہ سمجھتے تھے آپ نے اس عظیم ذمہ داری کو اللہ رب العالمین کی خوشنودی اور احیائے شریعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے کھلے دل کے ساتھ قبول کیا تو آپ کا نبوغ علمی چار سو پھیل گیا۔ آپ کا گھر جو بغداد کے محلہ کرخ میں تھا وہ ماویٰ الامت، مقصد الوفود، کعبۃ الافاضل، مجمع متلاشیاں دانش وحکمت بن گیا۔ طالبان فضل وفضیلت، ارباب علم وادب کسب معلومات اور حل مشکلات کے لئے ہر طرف سے شیخ الطائفہ کے پاس آنے لگے کیونکہ آپ علوم اسلامیہ کے معتبر عالم تھے علاوہ ازیں روحانیت ومعنویت کے پیکر تھے خواہشات نفسانی سے دور بہت دور تھے۔ کتاب وسنت اور درایت الحدیث میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مشکل مسائل کی گتھیاں سلجھانے میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس دور کے علوم میں آپ کا کوئی مقابل نہیں تھا۔ آسمانِ اجتہاد کے درخشندہ ستارے تھے۔

اس دور کی تمام تصنیفات وتالیفات پر آپ کی نظر تھی۔ علم کلام میں آپ کا کام رہتی دنیا تک باقی رہے گا۔ علم اصول میں فرد فرید اور رجل وحید تھے۔ جہاں تفسیر قرآن کی بات ہے آپ کی تفسیر البیان جامع علوم القرآن ہے۔ فقہ وفقاہیت میں فرید وقت اور وحید عصر تھے۔ جناب شیخ الطائفہ نے علم درایت میں وہ کارنامہ سرانجام دیا جس سے آج تک دنیا استفادہ کر رہی ہے۔ فن جرح وتعدیل اور استدلال و برہان میں آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے۔ حدیث میں آپ وہ جلالت عزت اور عظمت رکھتے تھے کہ ہر وقت آپ کے ارد گرد لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا رجال "منتہی الامال" ٹھہرا یہی وجہ ہے کہ آپ شیخ الطائفہ کا وہ لقب ملا جو کسی اور کے حصے میں نہیں آیا شیخ الطائفہ ایمان، عدالت اور تقویٰ کی اس قدر بلند و بالا منزل پر فائز تھے کہ بدر کامل کی خواہش تھی کہ وہ اسی منزل میں طلوع کرے۔ آپ کے تبحر علمی سے متاثر ہو کر خلیفہ عباسی القائم بامر اللہ نے آپ کی خدمت میں "الکلام" کی کرسی پیش کی، کرسی کی پیش کش کا آپ کے لئے یہ وہ مقام و مرتبہ تھا جو اس دور میں مملکت اسلامیہ میں کسی اور کے پاس نہیں تھا، یہ وہ شاہی اعزاز تھا جو صرف اسے حاصل تھا جس کا علمی پایہ اس زمانے کے ہر عالم سے بلند ہو۔ صرف شیخ الطائفہ کو یہ مقام حاصل تھا اس لئے انہیں یہ منصب سونپا گیا چونکہ بغداد علم کا مرکز تھا۔ دنیا بھر کے تمام دانشور

وہاں تھے۔ان دانشوروں کا ہر فرد معترف تھا کہ اگر کوئی اس وقت شجر علمی رکھتا ہے تو وہ شیخ الطائفہ ہی ہیں۔آپ کی علمی نبوغت اور عبقریت کا ہر شخص معترف تھا۔علامہ طہرانیؒ نے "النہایہ" کے مقدمہ میں آپ کی ذکاوت اور عقل و دانش کے بارے میں لکھا ہے۔وزیر سابور کا مکتبہ کرخ میں تھا جس میں مانہ قدیم کے مولفین کی خطی تالیفات تھیں جو صحیح تھیں۔یہ کتابوں کا بہت بڑا خزانہ تھا جو نذر آتش کر دیا گیا تھا۔الحمدللہ اس واقعہ سے ہمارا کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا۔اس مکتبہ کی تمام کتابوں کا اصل مواد اس واقعہ سے پہلے محفوظ کر لیا گیا تھا، یہ مکتبہ حضرت شیخ طوسیؒ کی نگرانی میں تھا۔آپ کے پاس اعاظم علماء اور اسکالر جمع تھے انہوں نے اس مکتبہ کی تمام کتابوں کا ذخیرہ تو اس واقعہ کے کئی سال پہلے اپنے پاس رکھ لیا تھا۔اسی طرح دوسرے مکتبات کی کتابوں کو بھی لکھ لیا گیا تھا۔آج ہمارے پاس جتنی کتابیں ہیں یہ انہیں اصول وغیرہ سے تالیف کی گئی ہیں۔جن میں ایک حرف زیادہ ہے اور نہ کم۔حضرت شیخ طوسیؒ چونکہ اس ملت کے زعیم تھے آپ کو اکثر لائبریریوں پر تسلط حاصل تھا۔آپ ان سب لائبریریوں سے استفادہ کر چکے تھے۔ان لائبریریوں کے علاوہ آپ کے پاس آپ کے استاد حضرت سید مرتضیٰ علم الھدیٰؒ کی وہ عظیم الشان لائبریری بھی تھی جس میں اسی ہزار کتابیں جمع تھیں۔اسی لائبریری میں روساء کی طرف سے جاری شدہ کتابی ہدایا اس کے علاوہ تھے جو اس میں موجود تھے۔ان تمام کتابوں پر آپ کو عبور حاصل تھا۔یہی وجہ ہے کہ آپ کے القابات میں سے الثمانینی بھی آپ کا لقب ہے۔آپ کا بے پناہ مطالعہ تھا۔یہ حاصل مطالعہ آپ کے حافظے میں محفوظ تھا۔اپ نے یہ دو جلیل القدر کتابیں تالیف کیں جو کتب اربعہ کا حصہ ہیں ان میں سے ایک تہذیب الاحکام اور دوسری الاستبصار ہے۔

قاضی نور اللہ شوستریؒ نے اپنی کتاب "المجالس" میں اور السید الطباطبائیؒ نے "فوائد رجالیہ" میں لکھا ہے کہ خلیفہ وقت کے دربار میں شیخ الطائفہؒ کے خلاف چغلی کھائی گئی کہ وہ صحابہ کرامؓ پر سب کرتے ہیں بطور ثبوت آپ کے دشمنوں نے آپ کی کتاب "المصباح" پیش کی جس میں زیارت عاشورہ موجود تھی جس کا یہ جملہ پیش کیا گیا:

اَللّٰهُمَّ خُصَّ أَنْتَ أَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَأْ بِهِ أَوَّلاً ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ.
اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ خَامِساً إِلَى آخِرِ الزِّيَارَةِ.

انہوں نے کہا کہ شیعہ اول، دوم، سوم، چہارم سے اولین صحابہ اور خلفائے راشدین پر اس طریقے سے (نعوذ باللہ) لعنت کرتے ہیں۔

خلیفہ نے شیخ طوسیؒ کو اپنے ہاں بلایا اور کتاب بھی منگوائی شیخ خلیفہ کے پاس پہنچے جب بات ہوئی تو جناب طوسیؒ نے فرمایا: ان لوگوں نے جو تم سے بات کی ہے وہ صحیح نہیں ہے۔بلکہ اصل بات یہ ہے۔اول سے مراد قابیل، قاتل، ہابیل ہے وہ پہلا ظالم اور قاتل ہے۔دوسرے سے مراد قیدز ہے جو ناقہ صالح کا ذبح کرنے والا ہے۔تیسرے سے مراد یحیی بن زکریا کا قاتل ہے جو بنی اسرائیل کا بدترین انسان تھا۔چوتھے سے مراد عبدالرحمن بن ملجم ہے جو امام علی علیہ السلام کا قاتل ہے۔جب خلیفہ نے بات سنی تو آپ کی بات کو قبول کیا۔آپ کے مقام میں اضافہ کیا اور سازش کرنے والوں کو بدترین سزا دی۔

مورخین نے ۴۵۱ھ کے حوادث میں لکھا ہے کہ بغداد میں جب شیعہ وسنی کے درمیان تنازع کھڑا ہوا تو طغرل بیک کے حکم سے اس عظیم الشان مکتبہ کو نذر آتش کر دیا گیا تھا اس واقعہ کے بعد شیخ الطائفہ نے بغداد کو چھوڑ کر نجف اشرف کا رخ کیا یعنی آپ اپنے استاد سید علم الھدیٰؒ کی وفات کے بعد تقریباً ۱۲ سال بغداد میں رہ گئے تھے۔

نجف اشرف کی طرف ہجرت:

جناب شیخ طوسیؒ نے نجف اشرف کی طرف ہجرت کی اور امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے جوار کو اپنا مسکن بنایا۔ اس وقت نجف اشرف میں کوئی زیادہ لوگ آباد نہیں تھے آپ نے یہاں آکر حوزہ علمیہ کی بنیاد رکھی اس کے بعد یہ علاقہ علم وعلماء کا ایک عظیم الشان شہر بن گیا جب شیخ الطائفہ منبر پر جلوگر ہوتے تو ۳۰۰ شیعہ اسکالر آپ کے منبر کے نیچے ہوتے۔ شیعہ علماء کے علاوہ دوسرے لوگوں کو شمار نہیں کیا جاسکتا تھا۔

حضرت علامہ السید محمد صادق بحر العلوم کا کہنا ہے کہ جب شیخ نے بغداد میں اپنی زندگی خطرے میں دیکھی تو فوراً آپ نے روضہ امیر المومنین امام علی علیہ السلام کا رخ کیا اور وہاں شیعہ امامیہ کے لئے ایک عظیم الشان علمی یونیورسٹی کی داغ بیل ڈالی، ہر طرف سے طلباء علماء نے اس حوزہ علمیہ کا رخ کیا۔ جس کی مرکزیت مستضعفین جہاں کا سہارا اور متکبرین جہاں کے لئے موت ہے حضرت علامہ نجاشیؒ نے آپ کے بارے میں لکھا ہے۔ "ابو جعفر ہمارے اجلّہ اصحاب میں سے ہیں۔ ثقہ، عین اور ہمارے استاد ابو عبداللہ کے شاگرد ہیں۔" (جناب نجاشیؒ اور شیخ الطائفہ ہم عصر تھے اور ہم درس بھی تھے) انہوں نے کثرت کے ساتھ تالیفات کی تعیین (ان کتابوں کا ذکر رجال نجاشیؒ میں مذکور ہے دیکھیں رجال نجاشیؒ)"

شیخ الطائفہؒ کے مشائخ واساتذہ:

۱۔ الشیخ ابو عبداللہ احمد بن عبدالواحد بن احمد ابزار المعروف بن حاشر یا ابن عبدون

۲۔ الشیخ احمد بن محمد بن موسیٰ المعروف ابن الصلت الہوازی

۳۔ الشیخ ابو عبداللہ الحسین بن عبیداللہ "ابن الغضائری" ۴۔ الشیخ ابو الحسین علی بن احمد بن محمد بن ابی جید القمی

۵۔ شیخ الامت، استاد ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمان المعروف شیخ مفیدؒ شیخ الطائفہ نے اپنے ان پانچ اساتذہ سے حدیث کثرت کے ساتھ سماعت کی اپنی کتب میں ان مذکورہ شیوخ کی روایات جمع کیں۔ ان کے علاوہ آپ نے جن مشائخ سے حدیث کا سماع کیا ان کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱۔ ابو حازم نیشاپوری ۲۔ ابو الحسن صفار (ابن صفار) ۳۔ ابو الحسین بن سوار المغربی

۴۔ الشیخ ابو طالب بن غرور (احمد بن محمد بن جراح کے حالات ان کا ذکر ہے)

۵۔ قاضی ابو طیب الطبری الحویزی ۶۔ ابو عبداللہ برادر سروۃ ۷۔ ابو عبداللہ بن فارسی

۸۔ ابو علی بن شاذان الحکم ۹۔ ابو منصور شکری ۱۰۔ احمد بن ابراہیم قزوینی

۱۱۔احمد بن محمد جرجانی
۱۲۔ابوالحسین وابوالعباس احمد بن علی نجاشی
۱۴۔جعفر بن محمد الدوریشتی
۱۵۔الشریف ابومحمد حسن بن احمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام [1]
۱۶۔ابوعلی حسن بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن اشناس المعروف ابن الحمامی بزاز
۱۷۔ابومحمد حسن بن محمد بن یحییٰ بن داؤد لغام المعروف ابن قحام السامرائی
۱۸۔ابوالحسین حبش المقری
۱۹۔ابوعبداللہ الحسین بن ابراہیم قزوینی
۲۰۔ابوعبداللہ حسین بن ابراہیم بن علی قمی المعروف ابن خیاط
۲۱۔حسین بن ابومحمد ہارون بن موسیٰ التلعکبری
۲۲۔ابومحمد عبدالحمید بن محمد المقری نیشاپوری
۲۳۔ابوعمرو عبدالواحد بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن مہدی
۲۴۔ابوالحسین علی بن احمد بن عمر بن حفص المقری المعروف ابن الحمامی المقری
۲۵۔السید مرتضیٰ علم الہدیٰ ابوالقاسم علی بن الحسین بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
۲۶۔ابوالقاسم علی بن شبل بن اسد وکیل
۲۷۔القاضی ابوالقاسم علی تنوخی ابن قاضی ابی علی محسن
۲۸۔ابوالحسین علی بن محمد بن عبداللہ بن بشران المعروف ابن بشران المعدل
۲۹۔محمد بن احمد بن ابوالفواس حافظ
۳۰۔ابوزکریا محمد بن سلیمان الحرانی یا الحمدانی
۳۱۔محمد بن سنانی (عامی)
۳۲۔ابوعبداللہ محمد بن علی بن حموی بصری
۳۳۔محمد بن علی بن خشیش بن نصر بن جعفر تمیمی
۳۴۔ابوالحسن محمد بن محمد بن محمد بن مخلد
۳۵۔السید ابوالفتح ہلال بن محمد بن جعفر حفار

شیخ الطائفہ کے تلامذہ:

۱۔آدم بن یونس بن ابوالمہاجر النسفی یا نسیفی
۲۔ابوبکر احمد بن حسین بن احمد الخزاعی نیشاپوری
۳۔ابوطالب اسحاق بن محمد بن حسن بن حسین بن محمد بن علی بن حسین بن بابویہ قمی
۴۔ابوابراہیم اسماعیل برادر اسحاق بن محمد (م مذکورہ)
۵۔ابوالخیر برکت بن محمد بن برکت الاسدی
۶۔ابوالصلاح التقی بن نجم الدین حلبی
۷۔ابوابراہیم السید الثقہ جعفر بن علی بن جعفر حسینی
۸۔شمس الاسلام الفقیہ الثقہ الحسن بن الحسین بن بابویہ قمی المعروف حسکا

---

[1] حضرت محمد بن حنفیہؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

۹۔ ابو محمد حسن بن عبد العزیز بن حسن الجہانی یا الجبھانی

۱۰۔ ابو علی حسن ابن شیخ الطائفہ محمد بن حسن طوسیؒ (المولف)

۱۱۔ موفق الدین حسین بن فتح الواعظ الجرجانی

۱۲۔ محی الدین ابو عبد اللہ حسین بن مظفر بن علی بن حسین الہمدانی نزیل قزوین

۱۳۔ السید عماد الدین ابو الصمصام یا ابو الوضاح۔ ذو الفقار بن محمد ابن معبد حسینی المروزی

۱۴۔ السید ابو محمد زین بن علی بن حسین ہاشمی

۱۵۔ السید زین بن الداعی الحسینی

۱۶۔ الشیخ الفقیہ المشہور سعد الدین ابن البرّاج

۱۷۔ الشیخ ابو الحسن سلیمان بن حسن بن سلیمان الصہرشتی

۱۸۔ الشیخ الفاضل المحدث شہر آشوب السروی [1]

۱۹۔ الشیخ الفقیہ صاعد بن ربیعہ بن ابی غانم

۲۰۔ الشیخ عبد الجبار بن عبد اللہ بن علی المقری الرازی المعروف المفید

۲۱۔ الشیخ ابو عبد اللہ عبد الرحمن بن احمد الحسینی الخزاعی نیشاپوری المعروف المفید ثانی

۲۲۔ عبد العزیز بن ابی کامل طرابلسی صاحب المہذب والجواہر وغیرہ

۲۳۔ الشیخ الفقیہ الثقہ موفق الدین ابو القاسم عبید اللہ بن الحسن بن حسین بن بابویہ

۲۴۔ الشیخ الثقہ علی بن عبد الصمد تمیمی سبزواری

۲۵۔ الامیر الفاضل غازی بن احمد بن ابی منصور السامانی

۲۶۔ الشیخ الفقیہ علی بن الکردی بن عکبر بن الکردی الفارسی نزیل حلب

۲۷۔ الشیخ جمال الدین محمد ابی القاسم الطبری الاملی

۲۸۔ الشیخ ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن شہریار الخازن الغروی

۲۹۔ الشیخ محمد بن حسن بن علی الفتال صاحب "روضۃ الواعظین"

۳۰۔ محمد بن شہریار ابو عبد اللہ [2]

۳۱۔ الشیخ ابو صلت محمد بن عبد القادر بن محمد

۳۲۔ الشیخ ابو الفتح محمد بن علی الکراجکی (علی ماقیل)

۳۳۔ الشیخ ابو جعفر محمد بن علی بن حسن حلبی

۳۴۔ الشیخ الفقیہ ابو عبد اللہ محمد ہبۃ اللہ الوراق الطرابلسی

۳۵۔ السید مرتضیٰ ابو الحسن المطہر بن ابی القاسم علی بن ابی فضل محمد بن حسن الدیباجی

۳۶۔ السید المجتبی بن ابی زید بن کیا یکی حسنی جرجانی

۳۷۔ العالم الفاضل الوزیر السعید ذو المعالی زین الکفاۃ ابو سعید منصور بن حسین الآبی

---

[1] یہ معالم العلماء اور المناقب کے مولف محمد بن علی کے دادا ہیں۔

[2] یہ بزرگوار روضہ امیر المومنینؑ کے خزانچی تھے اور شیخ الطائفہ کے داماد تھے۔

۳۸۔السید المحدث ابوابراہیم ناصرین الرضا بن محمد بن عبداللہ علوی حسینی

۳۹۔الشیخ الحسن بن مہدی السلیقی [۱]

۴۰۔الشیخ محمد بن عبدالواحد زربی [۲]

شیخ الطائفہ کی تالیفات:

۱۔کتاب تہذیب الاحکام

۲۔کتاب الاستبصار فیما اختلف من الاخبار

۳۔النہایہ فی مجرد الفقہ والفتاوی

۴۔کتاب المفصح فی الامامت یا الافصاح فی الامامت

۵۔تلخیص الشافی فی الامامت

۶۔العدۃ فی الاصول الفقہ

۷۔کتاب الرجال [۳]

۸۔الفہرست [۴]

۹۔الخلاف فی الاحکام [۵]

۱۰۔المبسوط فی لفقہ [۶]

۱۱۔تفسیر التبیان

۱۲۔ریاضت العقول [۷]

۱۳۔کتاب الجمل والعقود فی العبادات

۱۴۔کتاب الایجاز فی الفرائض

۱۵۔تمہید الاحوال [۸]

۱۶۔مسئلہ تحریم الفقاع

۱۷۔مسائل جنلائیہ [۹]

۱۸۔المسائل الرجبیہ فی تفسیرای من القران

۱۹۔المسائل الدمشقیہ

۲۰۔المسائل الرازیہ فی الوعید

۲۱۔المسائل فی الفرق بین النبی والامام

۲۲۔کتاب النقض علی ابن شاذان فی مسئلہ الغار

۲۳۔مختصر فی العمل یوم ولیلہ فی العبادات

۲۴۔مناسک الحج فی مجرد العمل والادعیہ

۲۵۔مصباح المتہجد وسلاح المتعبد

۲۶۔کتاب الاقتصاد فیما یجب علی العباد

---

[۱] یہ آپ کے وہ خاص تلمیذ تھے جنہیں آپ نے اپنے غسل اور تجہیز کی سولیت دی تھی۔

[۲] یہ مذکورہ فاضل کے معاون تھے۔

[۳] راویان احادیث نبیؐ وآئمہ معصومینؑ

[۴] یہ کتاب کتب شیعہ، اصول، آئمہ مصنفین، اصحاب اصول الکتب پر مشتمل ہے۔

[۵] جسے مسائل الخلاف کہا جاتا ہے۔

[۶] یہ ۸۰ کتابوں پر مشتمل ہے ایک قول ہے کہ اس میں ستر کتابیں ہیں۔

[۷] اس میں ایک اور کتاب کی شرح ہے کہ جس کا نام مقدمہ المدخل الی علم الکلام ہے۔

[۸] یہ کتاب جمل العلم والعمل کی تشریح ہے اس کتاب کے مولف آپ کے استاد سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ہیں۔

[۹] اس میں فقہ کے ۲۴ مسائل ہیں۔

۲۷۔ المسائل الالیساسیہ [1]
۲۸۔ مختصر فی اخبار المختار بن ابی عبید
۲۹۔ کتاب الغیبت فی غیبت الامام الحجت المہدی المنتظرؑ
۳۰۔ کتاب ہدایت المسترشد وبصیرۃ المتجد
۳۱۔ کتاب اختیار الرجال
۳۲۔ کتاب المجالس فی الاخبار (الامالی فی الحدیث)
۳۳۔ کتاب مقتل الحسینؑ
۳۴۔ کتاب اصول
۳۵۔ کتاب ما یعلل وما لا یعلل فی علم الکلام
۳۶۔ مسئلہ فی العمل بخبر الواحد وحجتہ
۳۷۔ مسائل الحلبیہ
۳۸۔ انس الوحید، مجموعہ
۳۹۔ مختصر المصباح فی عمل السنۃ
۴۰۔ المسائل الحائریہ فی الفقہ (۳۰۰ مسائل)
۴۱۔ شرح الشرح فی الاصول [2]
۴۲۔ مالا یسع المکلف الاخلال بہ فی علم الکلام
۴۳۔ مسئلہ فی الاحوال
۴۴۔ سالہ فی وجوب الجزیہ علی الیہود والمنتمین الی الجبابرۃ
۴۵۔ المسائل القمیہ

تہذیب الاحکام او الاستبصار پر ایک نگاہ

شیخ الطائفہ کی کتاب تہذیب الاحکام آپ کے استاد حضرت شیخ مفیدؒ کی کتاب المقنعہ کی شرح ہے۔ شیخ طوسیؒ پہلے دو قوسوں کے درمیان المقنعہ کی عبارت دیتے ہیں پھر اس کی شرح کر کے اس پر استدلال پیش کرتے ہیں لیکن بعد میں آپ نے احادیث کو بیان کیا ہے آپ نے اپنی کتاب "الشیعہ" کے شروع میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میں نے صرف احادیث کے بیان پر اکتفا کیا ہے کہ کہیں کتاب کی غرض وغایت کا بیان رہ نہ جائے۔ اس بنا پر کتاب "تہذیب" صرف حدیث کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک فقہی استدلالی حدیثی کتاب ہے۔

کتاب "تہذیب" شیخ الطائفہ کی وہ عظیم الشان کتاب ہے جو آپ نے ۲۵ یا ۲۶ سال کی عمر میں تالیف وتصنیف کی تھی اور یہ آپ کی پہلی کتاب ہے۔

جب اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الطائفہ نے اس کتاب کا کچھ حصہ اپنے استاد شیخ مفیدؒ کی زندگی میں تحریر کیا تھا اور باقی کتاب آپ نے ان کی رحلت کے بعد لکھی۔ کتاب کی ابتدا سے کتاب الصلوٰۃ کے آخر تک جہاں آپ اپنے استاد کی کتاب کی عبارت کی بات کرتے ہیں تو وہاں لکھتے ہیں "قال الشیخ ایدہ اللہ تعالیٰ" شیخ مفید ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آپ نے استاد کی وفات کے بعد کتاب کا جو حصہ لکھا اس میں استاد کی بات کو "قال الشیخ" سے تعبیر کیا۔ یہ کتاب نجف

---

[1] اس میں مختلف فنون پر مشتمل سو مسائل ہیں۔

[2] آپ کے شاگرد حسن بن مہدی سلیقی نے کہا شیخ الطائفہ اس کتاب کی تکمیل نہ کر سکے تھے کیونکہ ان کی وفات ہو گئی تھی ایسی کتاب کسی اور نہیں لکھی جیسے آپ نے لکھی تھی۔

۳۸۔ السید المحدث ابو ابراہیم ناصر بن الرضا بن محمد بن عبداللہ علوی حسینی

۳۹۔ الشیخ الحسن بن مہدی السلیقی [۱]

۴۰۔ الشیخ محمد بن عبدالواحد زربی [۲]

شیخ الطائفہ کی تالیفات:

۱۔ کتاب تہذیب الاحکام

۲۔ کتاب الاستبصار فیما اختلف من الاخبار

۳۔ النہایہ فی مجرد الفقہ والفتاوئ

۴۔ کتاب المفصح فی الامامت یا الافصاح فی الامامت

۵۔ تلخیص الشافی فی الامامت

۶۔ العدۃ فی الاصول الفقہ

۷۔ کتاب الرجال [۳]

۸۔ الفہرست [۴]

۹۔ الخلاف فی الاحکام [۵]

۱۰۔ المبسوط فی الفقہ [۶]

۱۱۔ تفسیر التبیان

۱۲۔ ریاضت العقول [۷]

۱۳۔ کتاب الجمل والعقود فی العبادات

۱۴۔ کتاب الایجاز فی الفرائض

۱۵۔ تمہید الاحوال [۸]

۱۶۔ مسئلہ تحریم الفقاع

۱۷۔ مسائل جنلائیہ [۹]

۱۸۔ المسائل الرجبیہ فی تفسیر ای من القران

۱۹۔ المسائل الدمشقیہ

۲۰۔ المسائل الرازیہ فی الوعید

۲۱۔ المسائل فی الفرق بین النبی والامام

۲۲۔ کتاب النقض علی ابن شاذان فی مسئلہ الغار

۲۳۔ مختصر فی العمل یوم ولیلہ فی العبادات

۲۴۔ مناسک الحج فی مجرد العمل والادعیہ

۲۵۔ مصباح المتہجد وسلاح المتعبد

۲۶۔ کتاب الاقتصاد فیما یجب علی العباد

---

[۱] یہ آپ کے وہ خاص تمیذ تھے جنہیں آپ نے اپنے غسل اور تجہیز کی سوالت دی تھی۔

[۲] یہ مذکورہ فاضل کے معاون تھے۔

[۳] راویان احادیث نبیؐ وآئمہ معصومینؑ

[۴] یہ کتاب کتب شیعہ، اصول، آئمہ مصنفین، اصحاب اصول الکتب پر مشتمل ہے۔

[۵] جسے مسائل الخلاف کہا جاتا ہے۔

[۶] یہ ۸۰ کتابوں پر مشتمل ہے ایک قول ہے کہ اس میں ستر کتابیں ہیں۔

[۷] اس میں ایک اور کتاب کی شرح ہے کہ جس کا نام مقدمہ المدخل الی علم الکلام ہے۔

[۸] یہ کتاب جمل العلم والعمل کی تشریح ہے اس کتاب کے مولف آپ کے استاد سید مرتضیٰ علم الہدیٰ ہیں۔

[۹] اس میں فقہ کے ۲۴ مسائل ہیں۔

۲۷۔ المسائل الالیاسیہ [1]
۲۸۔ مختصر فی اخبار المختار بن ابی عبید
۲۹۔ کتاب الغیبت فی غیبت الامام الحجت المدی المنتظرؑ
۳۰۔ کتاب ہدایت السر شد و بصیرۃ المتجد
۳۱۔ کتاب اختیار الرجال
۳۲۔ کتاب المجالس فی الاخبار (الامالی فی الحدیث)
۳۳۔ کتاب مقتل الحسینؑ
۳۴۔ کتاب اصول
۳۵۔ کتاب ما یعلل و مالا یعلل فی علم الکلام
۳۶۔ مسئلہ فی العمل بخبر الواحد وحجتہ
۳۷۔ مسائل الحلبیہ
۳۸۔ انس الوحید، مجموعہ
۳۹۔ مختصر الصباح فی عمل السنتہ
۴۰۔ المسائل الحائریہ فی الفقہ (۳۰۰ مسائل)
۴۱۔ شرح الشرح فی الاصول [2]
۴۲۔ مالیسع المکلف الاخلال بہ فی علم الکلام
۴۳۔ مسئلہ فی الاحوال
۴۴۔ سالہ فی وجوب الجزیہ علی الیہود والمنتمین الی الجبابرۃ
۴۵۔ المسائل القمیہ

تہذیب الاحکام اور الاستبصار پر ایک نگاہ

شیخ الطائفہ کی کتاب تہذیب الاحکام آپ کے استاد حضرت شیخ مفیدؒ کی کتاب المقنعہ کی شرح ہے۔ شیخ طوسیؒ پہلے دو قوسوں کے درمیان المقنعہ کی عبارت دیتے ہیں پھر اس کی شرح کر کے اس پر استدلال پیش کرتے ہیں لیکن بعد میں آپ نے احادیث کو بیان کیا ہے آپ نے اپنی کتاب "الشیخہ" کے شروع میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ میں نے صرف احادیث کے بیان پر اکتفا کیا ہے کہ کہیں کتاب کی غرض و غایت کا بیان رہ نہ جائے۔ اس بنا پر کتاب "تہذیب" صرف حدیث کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک فقہی استدلالی حدیثی کتاب ہے۔

کتاب "تہذیب" شیخ الطائفہ کی وہ عظیم الشان کتاب ہے جو آپ نے ۲۵ یا ۲۶ سال کی عمر میں تالیف وتصنیف کی تھی اور یہ آپ کی پہلی کتاب ہے۔

جب اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ شیخ الطائفہ نے اس کتاب کا کچھ حصہ اپنے استاد شیخ مفیدؒ کی زندگی میں تحریر کیا تھا اور باقی کتاب آپ نے ان کی رحلت کے بعد لکھی۔ کتاب کی ابتداء سے کتاب الصلوۃ کے آخر تک جہاں آپ اپنے استاد کی کتاب کی عبارت کی بات کرتے ہیں تو وہاں لکھتے ہیں "قال الشیخ ایدہ اللہ تعالیٰ" شیخ مفید ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ آپ نے استاد کی وفات کے بعد کتاب کا جو حصہ لکھا اس میں استاد کی بات کو "قال الشیخ" سے تعبیر کیا۔ یہ کتاب نجف

---

[1] اس میں مختلف فنون پر مشتمل سو مسائل ہیں۔

[2] آپ کے شاگرد حسن بن مہدی سلیقی نے کہا شیخ الطائفہ اس کتاب کی تکمیل نہ کر سکے تھے کیونکہ ان کی وفات ہو گئی تھی ایسی کتاب کسی اور نے نہیں لکھی جیسے آپ نے لکھی تھی۔

اشرف میں دس جلدوں میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کی احادیث کی تعداد ۱۳۵۹۰ ہے۔

شیخ الطائفہ کی دوسری مشہور زمانہ کتاب "الاستبصار" ہے۔ اس کتاب کی تالیف کا سبب یہ ہے کہ کتب تشیع کے راویان کی ایک جماعت نے جو احادیث بیان کی تھیں ان میں اختلاف اور تعارض موجود تھا اس اختلاف اور تعارض کو دور کرنے کے لئے یہ کتاب تالیف کی گئی یہ کتاب احادیث متعارضہ اور ان کے جمع کرنے کے طریقوں پر مشتمل ہے اس لئے اس کتاب کا نام "الاستبصار فی ما اختلف من الاخبار" ہے۔

یہ کتاب نجف اشرف میں طبع ہوئی یہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔

شیخ الطائفہ میں اس کتاب میں ۵۵۱۱ احادیث جمع کیں۔ کتاب کے آخر میں خود شیخ الطائفہؒ نے لکھا ہے کہ میں نے یہ تمام احادیث بغیر کسی کمی بیشی کے جمع کی ہیں۔

اب ہم ان دونوں کتابوں پر ترتیب وار گفتگو کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۱۔ شیخ الطائفہؒ کا طریقہ:

مذکورہ دونوں کتابوں میں شیخ الطائفہ کا حدیث نقل کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔ کبھی آپ مکمل سند نقل کرتے ہیں اور کبھی سند کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں آپ نے صاحب "کافی" کی طرح تمام سند بھی نقل نہیں کی اس لئے آپ کو شیخہ لکھنے کی ضرورت پڑی تہذیب کے آخر میں جو شیخہ ہے وہ الاستبصار کے شیخہ کے مطابق ہے۔

۲۔ دونوں کتابوں کی احادیث کی صحت:

بعض علماء نے تہذیبین کی تمام احادیث کو صحیح کہا ہے۔

حضرت فیض کاشانی نے اپنی کتاب "الوافی" میں لکھا ہے کہ کتاب "تہذیب" اور کتاب "الاستبصار" کی تمام احادیث صحیح ہیں کیونکہ شیخ الطائفہؒ نے تمام احادیث معتمد اصول سے نقل کی ہیں۔ حضرت کاشانی نے شیخ طوسیؒ کی کتاب "عدۃ الاصول" کا حوالہ دیا ہے لیکن عدۃ الاصول کی یہ عبارت اس امر کی وضاحت نہیں کرتی اس لئے ان تمام احادیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ استثناء باقی ہے۔ خود شیخ اس کتاب کی احادیث کے تمام مجموعہ کو صحیح نہیں مانتے تو پھر یہ تمام احادیث ہمارے نزدیک صحیح کیسے ہو سکتی ہیں۔ ہر روایت کے لئے درایت کے قوانین ہیں۔ ان کی مطابقت ضروری ہے۔

ابھی ہم نے کتب اربع اور محمدون ثلاثہ کا ذکر کیا ہے۔ ان کتابوں کی حیثیت مکتب تشیع کے نزدیک وہی ہے جو صحاح ستہ کی اہل سنت کے نزدیک ہے فرق صرف یہ ہے کہ اہل سنت کا فیصلہ ہے کہ صحاح ستہ کی تمام احادیث صحیح ہیں۔ لیکن شیعہ علماء کا موقف ہے کہ کتب اربع کی تمام احادیث صحیح نہیں ہیں۔ ہر حدیث کو علم درایت کی روشنی میں جانچنا اور پرکھنا ضروری ہے۔

کتب اربع کی جامع علماء کرام میں سے ہر ایک کا نام محمد ہے پھر ان سب کی کنیت بھی ایک ہے وہ ابوجعفر ہے۔ اب ہم محمدون ثلاثہ اوا خر اور ان کی کتابوں کا ذکر کرتے ہیں۔

محمدون ثلاثہ اواخر اور ان کی تاریخی کتابیں:

جس طرح متقدمین میں احادیث جمع کرنے والے تین بزرگ ہیں اور ان سب کے نام محمد ہیں اس طرح متاخرین محدثین تین ہے ہر ایک کا نام محمد ہے۔ اس لئے ان تینوں بزرگواروں کو "محمدون ثلاثہ اواخر" کہا جاتا ہے۔ ان بزرگواروں کا ذکر مختصر ذکر ان کی کتابوں کے ذیل میں پیش کیا جاتا ہے ان صاحبان کی کتابیں جامعیت کے اعتبار سے نہایت بلند مرتبے پر فائز ہیں۔

بحارالانوار: اس عظیم الشان کتاب کا پورا نام "بحارالانوار فی الاحادیث المرویہ عن النبی و الائمہؑ من آلہ الاطہار" ہے۔ یہ کتاب ۲۶ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ مضامین احادیث کے اعتبار سے نہایت جامع ہے۔ اس شاہکار کتاب کے مؤلف حضرت علامہ شیخ محمد باقر مجلسی ابن علامہ محمد تقی مجلسیؒ ہیں۔ علامہ مجلسی کی ولادت باسعادت ۱۰۳۷ھ یا ۱۰۳۸ھ میں ہوئی تھی۔ آپ نے اس دنیا سے رحلت کی تو اس وقت آپ کی عمر ۷۳ سال تھی۔ تاریخ وفات ۲۷ رمضان ۱۱۱۱ھ ہے۔ آپ کی تصنیفات مختلف فنون اسلامیہ پر مشتمل ہیں۔

جناب علامہ مجلسیؒ محدث جلیل الشیخ حر صاحب وسائل کے معاصر ہیں۔ ان میں سے ایک بزرگوار نے "بحار" تالیف کی اور دوسرے نے "الوسائل" یہ دونوں کتابیں اعجاز خداوندی ہیں۔ "بحار" وہ کتاب ہے کہ جسے دائرہ معارف اسلامیہ کا نام دیا گیا ہے یہ کتاب فقہ، اصول، تفسیر، تاریخ علم فلکیات اور فلسفہ وغیرہ پر مشتمل ہے اس کتاب کی تقسیم کچھ اس طرح سے کی جاسکتی ہے۔ آٹھ جلدیں تاریخ اہل بیتؑ پر مشتمل ہیں۔ پانچ جلدیں شریعت کے مختلف احکام میں محدود ہیں اور باقی جلدیں دوسرے مختلف علوم پر مشتمل ہیں۔

کتاب "بحارالانوار" وہ عظیم علمی سرمایہ ہے جسے معجزہ ہی کہا جاسکتا ہے۔ ورنہ اتنا بڑا علمی کام انسانوں کی بس کی بات نہیں ہے۔ تاریخ کے اس عظیم سپوت کی اس کتاب تالیف کرنے کی غرض وغایت اہل بیت اطہارؑ کے علمی ورثہ کی حفاظت تھی انہوں نے اس عظیم میراث کو محفوظ کرلیا ہے۔ اور صاحبان تحقیق کے سامنے رکھ دیا ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعے صحیح روایت کو ضعیف سے جدا کریں۔ آپ کا یہ کام ایک سمندر کی طرح ہے جو جواہر اور پتھروں کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جوہر شناس غوطہ لگا کر جواہر تلاش اٹھالیتا ہے اور پتھروں کو چھوڑ دیتا ہے۔

کتاب وسائل الشیعہ: یہ عظیم الشان کتاب چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل تھی بعد میں ۲۰ جلدوں میں طبع ہوئی۔ موسسہ اہل بیت ایران نے اس کتاب کو ۳۰ جلدوں میں طبع کرایا۔ اس کتاب کے مؤلف علامہ شیخ محمد بن حسن بن علی بن حسینؒ ہیں۔ آپ کو حر عاملیؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی ولادت جبل عامل کے قریہ مشغر میں ہوئی تھی۔ آپ کی ولادت کی تاریخ ۸ رجب ۱۰۳۳ھ ہے جناب حر عاملیؒ نے اس کتاب کو ابواب میں تقسیم کیا ہے اس میں بہت سے ابواب قائم کیے۔ اس طرح آپ نے کتاب الطہارت کو متعدد ابواب میں تقسیم کیا۔

آپ کو اس کتاب کی تالیف اور تبویب میں بیس سال لگے۔ یہ کتاب بھی اپنے دور کا زندہ معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا۔ جب جناب حر آملی اپنی اس کتاب وسائل پر کام کر رہے تھے تو آپ نے کتب اربعہ کو سامنے رکھا اس کے علاوہ دوسرے مصادر کی طرف بھی رجوع کیا جن کی تعداد ۱۸۰ بنتی ہے۔ وسائل میں ابواب الطہارت کتب اربعہ، کتاب علی بن جعفر، خصال، نہج البلاغہ، عیون اخبار الرضا، الاختصاص ثواب الاعمال وغیرہ جیسے مصادر کا حاصل مطالعہ ہے۔ علامہ حر آملی نے جو احادیث وسائل میں جمع نہیں کی تھیں تو انہیں علامہ مرزا حسن نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب "مستدرک الوسائل" میں جمع کر دیا۔

کتاب الوافی: کتاب "الوافی" حدیث کی ایک بہت بڑی کتاب ہے جس کے مولف حضرت علامہ فیض کاشانی ہیں جن کا پورا نام جناب محمد بن محسنؒ ہے۔ یہ بزرگ جامع علوم وفنون تھے یہ تقریباً دو سو کتابوں کے مصنف ہیں، کتاب الوافی کے علاوہ کتاب المحجۃ البیضاء اور "تفسیر صافی" ان کی معرکۃ الارا کتابیں ہیں۔ کتاب الوافی ۱۴ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہیں۔

آپ نے ۱۰۹۱ھ میں وفات پائی وقت وفات ان کی عمر ۸۴ سال تھی۔

کچھ کتب رجالیہ کے بارے میں: ہم نے آغاز میں ذکر کیا ہے کہ ائمہ طاہرینؑ کے اصحاب نے آئمہ طاہرینؑ سے جو احادیث سماعت کی تھیں انہیں اپنے پاس جمع کر لیا تھا جسے اصول اربع ماۃ کہا جاتا ہے۔

ان کے بعد محمدون ثلاثہ میدان عمل میں آئے انہوں نے اصول اربع ماۃ میں سے کتب اربع تالیف کی تھیں۔ ان ہی تالیفات کے ساتھ ساتھ علم الرجال تالیف ہوا تا کہ راویانِ احادیث کے حالات معلوم کر کے ان پر جرح وتعدیل کا نظام قائم کر کے صحیح حدیث پر عمل کیا جا سکے۔ اس باب میں کسی عالم نے اصحاب نبیؐ اور حضرت امام علیؑ کے اصحاب کے حالات نقل کیے۔ بعض علماء نے راویان احادیث کے مثالب، مناقب کا ذکر کیا۔ بعض بزرگوں نے اصحاب معصومینؑ کے طبقات کا ذکر کیا۔ فن رجال میں سب سے پہلے ماہر علم رجال عبداللہ بن ابی رافع کاتب امیر المومنین امام علی علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب تالیف کی تھی۔ جس میں انہوں نے ان اصحاب نبی کا ذکر کیا جنہوں نے حضرت امام علی کا جنگوں میں ساتھ دیا تھا۔ پھر ان کے بعد رجال الکشیؒ، نجاشی اور شیخ طوسیؒ سامنے آئے۔ ان بزرگواروں نے رجال تالیف کیے۔ جو اپنی مثال آپ ہیں۔

اب ہم ان میں سے ہر ایک رجال کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں۔

رجال الکشی: الشیخ الجلیل محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی [1] نے رجال تالیف کیا تھا جو رجال الکشی کے نام سے معروف ہے۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے یہ شیخ الجلیلؒ حضرت شیخ الکلینیؒ کے معاصر تھے اور ان کے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

یہ بزرگوار ثقہ، عین تھے لیکن انہوں نے ضعفاء سے روایات لی ہیں۔

محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشیؒ حضرت العیاشیؒ کے شاگرد تھے۔ علامہ نجاشیؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ الکشی العیاشی کے

---

[1] "کش" ماوراء النہر کے شہروں میں سے ایک شہر کا نام ہے۔ جو سمرقند سے کچھ فاصلے پر ہے۔

صاحب تھے حضرت العیاشی اپنے زمانے کے ایک جلیل القدر عالم تھے جو اپنے وقت کے مرجع جہان تھے۔

حضرت الشیخ الکشیؒ نے اپنے رجال میں جو روایات جمع کی ہیں وہ مدح وذم دونوں کیفیات پر مشتمل ہیں انہوں نے کہیں کسی راوی کے ثقہ یا ضعیف ہونے کی بات نہیں کی ہے۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنی اس کتاب میں پہلے راوی کے نام کا ذکر کرتے ہیں اس کے بعد اس کی روایت کا ذکر کرتے ہیں یا پھر زیادہ سے زیادہ وہ کچھ ذکر کرتے ہیں جو اس کے بارے میں کہا گیا ہے۔ وہ تمام راویوں کا ذکر نہیں کرتے صرف ان کا ذکر کرتے ہیں جن کی روایات ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے جن راویوں کا ذکر کیا ہے وہ بہت تھوڑے ہیں۔ رجال الکشی میں صرف ۵۲۰ راویوں کا ذکر ہے۔

مشہور یہ ہے کہ اصل رجال الکشی موجود نہیں ہے۔ اس وقت ہمارے پاس جو رجال موجود ہے وہ ہے جسے الشیخ طوسیؒ نے ترتیب دیا تھا۔ اب اس کتاب رجال کا نام "اختیار معرفت الرجال" ہے، اس رجال کا اصل نام "معرفت الرجال" تھا حضرت شیخ طوسیؒ نے اپنی محنت سے رجال کشی کو ترتیب دے کر اس کا نام "اختیار معرفت الرجال" رکھا۔ شیخ الطائفہ نے رجال الکشی کی اصلاح اس لئے کی تھی کیونکہ اس میں رجال عامہ کا ذکر بھی تھا۔ آپ نے صرف رجال شیعہ کا ذکر کر کے اسے اس کا نام "اختیار معرفت الرجال" رکھ دیا۔

اس بات کا احتمال بھی ہے کہ رجال الکشی زوائد اور فاضل باتوں پر مشتمل تھا الشیخ نے زوائد سے اسے پاک کر دیا تھا، رجال الکشی کئی مرتبہ طباعت کے مراحل سے گزری۔

رجال الشیخ الطوسیؒ: شیخ طوسیؒ کی ایک کتاب علم رجال پر مشتمل ہے جس کے ابتداء میں نبی کریم ﷺ، حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام اور باقی آئمہ طاہرین علیہم السلام کے اصحاب کے نام ہیں۔ آخر میں آپ نے ان راویوں کے نام درج کیے جنہوں نے معصومین علیہم السلام سے روایات اخذ نہیں کی تھیں اس کتاب میں شیخ کا طریقہ یہ رہا ہے کہ جب آپ نے کسی راوی کے نام کا ذکر کیا تو اس پر جرح وتعدیل کی بحث نہیں کی کہ وہ ثقہ ہے یا ضعیف ہے البتہ بہت کم مقامات پر یہ بحث کی ہے، اس بنیاد پر یہ فائدہ ہوا کہ اس سے راوی کے طبقہ کا علم ہوتا ہے اس کے ساتھ اس کے بارے میں یہ معلومات بھی ہوتی ہیں کہ وہ کہاں کا باشندہ ہے اور وہ کس امام کا صحابی ہے۔

جناب شیخ الطائفہ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ میں نے پہلے رسول اللہ ﷺ یا آئمہ معصومین علیہم السلام کے اصحاب کے نام لکھے ہیں، پھر ان کے نام لکھے ہیں جنہوں نے معصومین علیہم السلام سے روایت نہیں کی تھی اور ان کے معاصر تھے یا پھر وہ جو ان کے معاصر نہیں تھے۔ جناب شیخ کی یہ بات ہمارا مقصود نہیں ہے ہمارا مقصود یہ ہے کہ حضرت طوسیؒ بعض اوقات ایک شخص کا دو مرتبہ نام لکھتے ہیں ایک مرتبہ اس باب میں اس کا نام لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی پھر اس باب میں ان کا نام لکھتے ہیں کہ جنہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نہیں کی ہے اور یہی حال قاسم بن محمد جوہری، فضالہ بن ایوب اور محمد بن عیسیٰ العبیدی وغیرہ کا ہے۔

شیخ طوسیؒ کی کتاب الفہرست: شیخ طوسیؒ کی دوسری کتاب کا نام "الفہرست" ہے اس کتاب میں ان شخصیات کے اسماء ہیں جو مولفین اور مصنفین ہیں "رجال طوسیؒ" اور "فہرست" کے درمیان فرق واضح ہے پہلی کتاب اصحاب نبیؐ اور ائمہ علیہم السلام کے حالات پر مشتمل ہے چاہے ان کی کتاب ہے یا نہیں ہے۔ البتہ "الفہرست" میں ان شخصیات کا ذکر ہے جن کی کوئی کتاب ہے جس شخصیت کی کتاب نہیں ہے ان کا اس کتاب میں ذکر نہیں ہے۔ اس کتاب میں صرف شیعہ مصنفین کا ذکر ہے۔ جناب شیخ الطائفہ نے اکثر مصنفین کی روایت جناب شیخ مفیدؒ، حسین بن عبداللہ الغضائری اور احمد بن عبدون وغیرہ سے کی ہے یہ تمام بزرگوار ثقہ ہیں۔ اس لئے شیخ الطائفہ اکثر مقامات پر لکھتے ہیں۔ مجھے ایک جماعت نے خبر دی ہے ان میں سے شیخ مفیدؒ، حسین بن عبیداللہ الغضائریؒ اور ابن عبدونؒ ہیں۔

محدث جلیل حضرت نجاشیؒ اور ان کی کتاب رجال: محدث جلیل حضرت الشیخ احمد بن علی بن احمد بن عباس نجاشی اسدیؒ کوفہ کے رہنے والے تھے ۳۷۲ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو نجاشی اور ابن کوفی کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ فن علم رجال میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی مشہور زمانہ کتاب "اسماء مصنفی الشیعہ" شیعہ علم رجال کے منابع اور مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ جسے "رجال نجاشیؒ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی کنیت ابوالحسین اور ابوالعباس ہے۔

علامہ نجاشیؒ نے اپنے نسب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیسویں پشت عدنان تک پہنچایا ہے۔ آپ نے اپنے حالات میں یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے دادا عبداللہ منصور دوانیقی کی طرف سے اہواز کے والی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف خط لکھا تھا۔ جس کے جواب میں امامؑ نے رسالہ اہوازیہ ان کے لئے لکھا۔ حضرت نجاشیؒ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی ابھی آپ نے اپنی عمر کی ۱۳ بہاریں دیکھی تھیں کہ علم حدیث سے آشنائی حاصل کر لی تھی۔ آپ نے قرأت وقرانیات کی تعلیم صاحب مسجد لولوی سے حاصل کی۔ کتاب "الکافی" استاد احمد بن احمد کوفیؒ کے ہاں پڑھی، علامہ نجاشیؒ نے اپنی بیشتر زندگی بغداد میں گزاری آپ صرف چند مرتبہ بغداد سے باہر تشریف لے گئے تھے۔ ۴۰۰ھ میں آپ نجف اشرف آئے اور یہاں کچھ عرصہ امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے حرم کے جوار میں بسر کیا نیز متعدد مرتبہ اپنے اصل وطن کوفہ میں بھی آئے، آپ جب نجف اشرف میں تھے تو بہ غرض زیارت سامرا بھی آئے۔ حضرت نجاشیؒ شیخ طوسیؒ کے معاصر تھے کچھ عرصہ ان کے ہم درس بھی رہے ایک ہی استاد کے پاس پڑھتے رہے۔ شیخ طوسیؒ نے ان کی مدح میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔

حضرت شیخ نجاشیؒ کے آثار: کتاب "رجال نجاشیؒ" یہ آپ کی اہم ترین تالیف ہے ایک ہزار سال گزرنے کے باوجود ابھی تک اہل تشیع کے رجال منابع میں اسے ایک بنیادی حیثیت حاصل ہے کیونکہ سیکڑوں شیعہ علماء کی تالیفات اور راویوں کے وثوق وعدم وثوق کا معیار اسے ہی سمجھا جاتا ہے حضرت نجاشیؒ نے اپنا رجال شیخ طوسیؒ کے طریقے پر لکھی تھی اس میں آپ نے ان شخصیات کا ذکر کیا ہے، جن کی تالیفات وتصنیفات تھیں۔ آپ نے اس کتاب کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ میں نے یہ کتاب اپنے مخالفین کی زبانوں کو بند کرنے کے لئے لکھی ہے، کیونکہ وہ طعنہ دیتے تھے کہ شیعوں کے مصنفین اور ان کی کتابیں

نہیں ہیں آپ نے اپنی اس کتاب میں حروف تہجی کے مطابق مصنفین کا ذکر کیا ہے۔آپ نے اپنی کتاب کی ابتدا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ذکر کیا کہ جن کی تالیفات تھیں، آپ نے ان اصحاب کو طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے ان اصحاب کی تعداد دس سے کم ہے۔

آپ نے اس طبقہِ اولیٰ کے ذکر کے بعد حضرت امام محمد باقرؑ اور ان کے بعد آنے والے ائمہ معصومینؑ کے اصحاب کا ذکر کیا ہے۔حضرت شیخ نجاشیؒ نے اپنی کتاب کے آغاز میں کسی کے ثقہ یا ضعیف ہونے کی بات نہیں کی لیکن بعد میں اکثر مقامات پر جرح وتعدیل کے قوانین کو استعمال کیا۔یہ کتاب فن رجال کی ایک عظیم الشان کتاب ہے۔علماءِ رجال نے کہا ہے کہ اگر کہیں شیخ طوسیؒ اور شیخ نجاشیؒ کے درمیان کسی کے ثقہ اور غیر ثقہ ہونے کا جھگڑا ہو جائے تو اس صورت میں شیخ نجاشیؒ کے کلام کو مقدم سمجھا جائے گا۔اس بات سے اس کتاب کی ارجحیت اور اہمیت ثابت ہو جاتی ہے۔جب ایک قاری رجال نجاشی کا مطالعہ کرتا ہے تو اسے انساب، اخبار، قبائل کے بارے میں بہت سی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں بعض اوقات آپ راوی کے حالات بیان کرتے ہیں تو اس کے خاندان کے تمام افراد پر بحث کرتے ہیں اس کے اجداد، بھائی، ماموں، سب کے اس طرح حالات بیان کرتے ہیں جیسے یہ ان میں سے ایک ہوں۔ایسے یہ کیوں نہ ہو کیونکہ آپ کوفہ کے رہنے والے تھے اور اکثر راویوں کا تعلق کوفہ سے تھا شیخ نجاشی کا خاندان کوفہ کا ایک معروف اور بڑا خاندان تھا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شیخ طوسیؒ نے کتاب "الرجال" اور کتاب "الفہرست" ان سے پہلے تالیف کر دی تھیں تو شیخ نجاشیؒ نے علمِ رجال پر کتاب لکھنے کی ضرورت کیوں محسوس کی تھی؟ خود شیخ نجاشیؒ نے اپنے" رجال" میں شیخ طوسیؒ کی دونوں کتابوں کا حوالہ دیا ہے کہ شیخ الطائفہ نے کتاب "الرجال" اور کتاب "الفہرست" پر کام کیا ہے۔

آیت اللہ بروجردیؒ نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ شیخ کی کتاب "الفہرست" میں مولفین کا ذکر ہے ان کی تصحیح کے لئے علامہ نجاشیؒ نے رجال نجاشی [1] پر قلم اٹھایا۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کتاب "الفہرست" میں صرف مؤلفین کے ناموں کا ذکر ہے تفصیل نہیں ہے۔شیخ نجاشی نے تفصیل کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام کیا ہے جو واقعی مفصل ہے۔

حضرت نجاشی کی دوسری تالیفات:

۱۔کتاب انساب نی نضر بن معین اور ان کے حالات ۲۔مختصر الانوار و مواضع النجوم

۳۔تفسیر نجاشی ۴۔اخبار بنی سنسن

حضرت شیخ نجاشی کا طریقہ: حضرت شیخ نجاشیؒ نے موثق اور معتبر افراد سے روایت کی ہے ضعیف اور مطعون افراد

---

[1] مقدمہ رجال کشی

سے روایت نہیں کی ہے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب رجال میں اکثر مقامات میں لکھا ہے کہ فلاں موضوع سے متعلق ضعیف اور ملعون افراد سے میں نے روایات اخذ کرنے سے گریز کیا ہے۔ شیخ نجاشیؒ کی احتیاط اس قدر تھی کہ آپ ضعیف افراد سے روایت سننا ہی گوارا نہ کرتے تھے۔ اس نقطے نے رجال نجاشی کے منقولات کی شان کو دوبالا کردیا ہے۔ اور یہی بات انسان کو علامہ نجاشی کی روایات کے بارے میں اطمینان بخشتی ہے۔ محدث قمیؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ نجاشی علم رجال کے جلیل القدر عالم تھے۔ ہمارے بزرگ علماء میں رجال کی تنظیم وتالیف اور جرح وتعدیل میں کوئی بھی نجاشی تک نہیں پہنچ سکا تمام علماء نے ان پر اعتماد کیا ہے۔

علامہ کے اساتذہ ومشائخ:

۱۔ حضرت الشیخ مفیدؒ ۲۔ حضرت شیخ صدوقؒ ۳۔ حضرت سید مرتضیٰ علم الھدیٰؒ

۴۔ حضرت سید رضیؒ ۵۔ حضرت ابوعبداللہ الحسین بن عبداللہ ابن الغضائری رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ احمد بن محمد بن موسیٰ المعروف ابن صلت اھوازی رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ احمد بن عبدالواحد بن احمد بزاز المعروف ابن عبدون یا ابن حاشر

۸۔ احمد بن علی بن عیاش سیرافی المعروف ابن نوح سیرانی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ ابواسحاق ابراہیم بن مخلدؒ ۱۰۔ القاضی ابوعبداللہ جعفیؒ ۱۱۔ ابوالحسین بن محمد بن ابی سعید رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ حسن بن احمد بن ابراہیم ۱۳۔ حسن بن احمد بن محمد المعروف ابن ھیثم عجلی

۱۴۔ حسن بن محمد بن یحیی فحام ۱۵۔ حسین بن احمد بن موسیٰ

۱۶۔ حسین بن جعفر بن محمد مخزومی المعروف ابن خمری رحمۃ اللہ علیہ ۱۷۔ سلامہ بن ذکا ابوالخیر موصلی رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ عباس بن عمر بن عباس ابن ابی مروان رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۔ عبدالواحد بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ عبدالسلام بن حسین ادیب رحمۃ اللہ علیہ ۲۱۔ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ المعروف ابومحمد حذاء دعجلی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ عثمان بن حاتم منتاب تغلبی رحمۃ اللہ علیہ ۲۳۔ عثمان بن احمد واسطی رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ محمد بن علی بن شاذانی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ ۲۵۔ محمد بن علی بن شاذانی قزوینی رحمۃ اللہ علیہ

۲۶۔ محمد بن علی بن یعقوب المعروف ابوالفرج قنائی کاتبؒ

ہم نے حضرت شیخ نجاشیؒ کے حالات وواقعات اور ان کی معرکتہ الآرا کتاب "رجال نجاشی" کا مختصر تعارف پیش کیا ہے۔ اب مختصر صورت میں ان "کتب رجال" کا ذکر کرتے ہیں جنہیں کتب اربعہ سے مرتب کیا گیا تھا جو مذکورہ کتب رجال کی طرح منظر عام پر آئیں وہ درج ذیل ہیں:

علامہ البرقی وعلامہ ابن غضائری کے رجال

رجال البرقی: یہ کتاب رجال محمد بن خالد البرقی یا اُن کے بیٹے احمد برقی یا کسی اور برقی کی کتاب ہے جو ان دونوں کا غیر ہے۔ بعض علماء متاخرین نے آخری احتمال کو اختیار کیا ہے۔[1]

اس کتاب میں صرف راویوں کے طبقات کی بحث ہے جرح و تعدیل کی بات نہیں ہے یہ رجال شیخ طوسیؒ کی مثال ہے۔ یہ کتاب رجال ابن داؤد کے ساتھ طبع ہوئی تھی۔

رجال ابن الغضائریؒ: ابن غضائری وہ احمد بن حسین بن عبید اللہ الغضائریؒ ہیں یہ بزرگوار شیخ طوسیؒ اور شیخ نجاشیؒ کے ہم درس تھے۔ یہ تینوں بزرگوار احمد کے والد کے شاگرد تھے۔ یعنی حسین بن عبداللہ الغضائری کے شاگرد تھے۔

جناب شیخ طوسیؒ نے "فہرست" کے مقدمہ میں لکھا ہے، احمد بن حسین غضائریؒ کی دو کتابیں ہیں ایک وہ ہے جس میں مصنفات کا ذکر ہے اور دوسری وہ ہے جس میں اصول کا تذکرہ ہے۔ ان دونوں کتابوں کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے کسی نے ان کتابوں کو اپنے ہاں نہیں لکھا یہ دونوں کتابیں گم ہو گئی تھیں، لیکن علامہ حلیؒ اور سید ابن طاؤسؒ نے مذکورہ کتابوں کی روایت کی ہے۔ یہ بات قابل تعجب ہے جب شیخ طوسیؒ نے نفی کی ہے کہ یہ کتابیں گم ہو گئی ہے تو پھر یہ کتابیں علامہ حلیؒ اور سید ابن طاؤسؒ تک کیسے پہنچ سکتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ ان دونوں کتابوں کے طریقہ کا کسی کو علم ہی نہیں ہے، ابن غضائری کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے اکثر راویوں کو مقدوح قرار دیا ہے۔ بہت کم ہیں جو ان کی قدح سے بچ گئے ہوں۔ اب ایسی کتاب پر گفتگو کرنا غیر ضروری ہے جو دستیاب ہی نہیں ہے اور جس کا طریق بھی مجہول ہے۔

کچھ اور کتب رجال: چار مشہور زمانہ رجالی کتابوں کا ذکر ہو چکا ہے یعنی الکشی، النجاشی، الطوسی، اور الفہرست، یہ چاروں کتابیں اصول رجالیہ کے نام سے معروف ہیں۔

یہ اصل اور قابل اعتماد رجال ہیں ان کے بعد جتنے رجال ہیں وہ ان مذکورہ رجال سے ماخوذ ہیں۔ ان مذکورہ کتب رجال کے بعد علامہ حلی کا رجال اہم ترین ہے جسے "خلاصۃ الاقوال" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

علامہ نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حصے میں قابل اعتماد راوی کا ذکر کیا ہے اور دوسرے حصے میں ضعفاء کا ذکر کیا ہے جن کی روایات نا قابل اعتماد ہیں۔

متاخرین رجالی کتابوں میں سے ایک کتاب رجال ابن داؤد ہے۔ انہوں نے کتب اربعہ (کتب رجال) پر اعتماد کیا ہے۔ اس کے علاوہ کتب رجال اور ان کے مولفین کی فہرست یہ ہے۔

۱۔ رجال مرزا احمد اشتر آبادی المعروف "منہج المقال" ۲۔ رجال السید بحر العلوم المعروف "الفوائد الرجالیہ"

---

[1] شیخ محمد تقی شوستری نے قاموس الرجال ج ۱ ص ۱۳ میں اس کا حوالہ دیا ہے۔

۳۔رجال الشیخ عنایت اللہ القہپائی المعروف "مجمع الرجال"

۴۔رجال الشیخ ابوعلی الحائری المعروف "منتہی المقال"　　۵۔رجال السید مصطفیٰ التفریشی المعروف "نقد الرجال"

۶۔رجال الشیخ محمد اردبیلی المعروف "جامع الرواۃ"　　۷۔رجال الشیخ محمد طہٰ نجف المعروف "اتقان المقال"

۸۔رجال الشیخ عبداللہ المامقانی المعروف "تنقیح المقال"

مذکورہ بعض کتابوں کے مصنفین نے شیخ طوسیؒ، شیخ نجاشیؒ، شیخ الکشیؒ اور علامہ حلیؒ کے کلمات کو جمع کیا ہے، بعض دوسرے علماء نے علمائے رجال کے متعارض اقوال پر بحث کی ہے۔

موجودہ زمانے کا عظیم الشان رجال ابوالقاسم الخوئی کا رجال "معجم الرجال الحدیث" ہے اس رجال کی خصوصیات درج ذیل ہیں:

① سید الخوئیؒ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں فوائد رجالیہ پر آسان اسلوب میں واضح اور مبسوط بحث کی ہے، یہ صورت صرف اس کتاب ہی کی نہیں ہے بلکہ علم رجال پر ہر مؤلف نے اس پہلو پر بحث کی ہے یا اس نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں یا اس کے خاتمہ پر بات کی ہے۔

② یہ رجال نجاشی، الکشی، الطوسی، علامہ حلی، ابن داؤد اور برقی کے کلمات پر مشتمل ہے، آپ نے مذکورہ کتابوں کی نص کو اپنی اس کتاب میں نقل کیا ہے۔

"معجم الرجال والحدیث" وہ عظیم الشان کتاب ہے اس کا مطالعہ مذکورہ کتابوں کے مطالعہ سے بے نیاز کردیتا ہے۔

③ کبھی ایک راوی کا ذکر متعدد روایات میں آتا ہے یا مختلف رجالی کتابوں میں متعدد عنوانوں کے ساتھ آتا ہے، جیسے احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری کا ذکر ہے، کبھی اس کا ذکر روایات میں احمد کے عنوان سے کبھی احمد بن محمد کے عنوان سے اور کبھی احمد بن محمد بن عیسیٰ کے عنوان سے اور کبھی احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری کے عنوان سے آتا ہے، آپ حروف تہجی کے حساب سے اس کا ہر عنوان سے ذکر کرتے ہیں ایک ہی شخص چاہے وہ پانچ عنوان سے آتا ہے یا چھ سے آپ ہر عنوان کے ساتھ اس کا ذکر کرتے ہیں، علاوہ ازیں آپ اس امر کا اشارہ بھی کرتے ہیں کہ یہ عنوان دوسرے عنوان کے ساتھ متحد ہے یا ان کے متحد ہونے میں احتمال ہے، آپ جب احمد بن محمد بن عیسیٰ کا ۱۰ نمبر کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری جن کا نمبر ۱۱ یا ۱۲ ہے اس کے ساتھ متحد ہے۔

جب آپ کسی راوی کے حالات کا ذکر کرتے ہیں تو جو کچھ شیخ نجاشیؒ نے اس کے بارے میں لکھا ہے سید الخوئی وہی اس کے عنوان کے تحت لکھ دیتے ہیں جہاں تک روایات کا ذکر کرتے ہیں تو وہاں ان کے حصار کا ذکر بھی کرتے ہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ نے اپنے اس رجال میں مذکورہ چار رجالوں کی روایات پر اکتفاء کیا ہے۔

امام الخوئی نے جب کسی راوی کا ذکر کیا اگر اس کی روایات قلیل تھیں تو اس کی روایات اس کے حالات کے ساتھ

ذکر کر دیا، اگر راوی کی روایات زیادہ تھیں تو ان روایات کا ذکر خاص جلد اول میں کر دیا۔

۴۔ حضرت آیت اللہ ابو القاسم خوئی کسی راوی کا ذکر کرتے ہیں تو اس راوی نے جس راوی سے روایت کی ہے اس راوی کا نام لکھتے ہیں اور اس راوی سے جس جس نے روایت کی ہے اس کا ذکر بھی کرتے ہیں، یعنی جب آپ نے احمد بن محمد بن عیسیٰ کا ذکر کیا تو اس نے جتنی شخصیات سے روایت کی ان کا نام لکھا اور جن لوگوں نے اُس سے روایت اخذ کیں ان کا نام بھی لکھا اس لحاظ سے ہر بات مشخص ہو جاتی ہے اور ایک محقق آسانی کے ساتھ اپنے ہدف پر پہنچ جاتا ہے۔

امام خوئی سے پہلے علامہ اردبیلی نے بھی یہی کام کیا تھا کہ آپ نے کتاب "جامع الرواۃ" میں راوی اور مروی عنہٗ کا ذکر کیا تھا اور نہایت اختصار کے ساتھ کام کیا لیکن امام الخوئی نے استقصاً سے کام لیا ہے، علامہ اردبیلی نے مصادر کا نمبر دے کر ذکر نہیں کیا ہے، لیکن سید الخوئی نے مصادر کا نمبر وار ذکر کیا ہے۔

۵۔ آپ نے نسخوں کے اختلاف کے موارد کی طرف اشارہ کیا ہے "کافی" یا کسی اور کتاب جس کا کتب اربعہ سے ہے راوی کا نام اختلاف کے ساتھ آیا تو وہاں نسخہ کے اختلاف کی طرف اشارہ کر دیا۔

۶۔ آپ نے ہر راوی کی وثاقت یا ضعف پر استدلالی بحث کی ہے اور بحث کے بعد اپنا فیصلہ دیا ہے، ہاں اگر کسی راوی کے حق میں توثیق یا تضعیف وارد نہیں تھی تو وہاں سکوت اختیار کیا یعنی وہ مجہول الحال ہے اور وہ ضعیف کے حکم میں ہے، جب کسی راوی کا ذکر تفسیر قمی یا کامل الزیارات کی اسانید میں آتا ہے تو اس کی وثاقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

مذکورہ کتاب کی اہم ترین خصوصیات یہی ہیں کہ جن کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں کر دیا گیا ہے۔

مکتب تشیع اور تدوین حدیث پر ایک نظر

تدوین حدیث کے اعتبار سے چار طبقات ہیں:

طبقہ اولیٰ کی شخصیات

۱۔ حضرت ابو رافعؓ ۲۔ حضرت ابو عبد اللہ سلمان فارسیؓ

۳۔ حضرت ابو ذر غفاریؓ ۴۔ حضرت اصبغ بن نباتہؓ

۵۔ حضرت عبید اللہ بن ابی رافعؓ ۶۔ حضرت حرث بن عبد اللہؓ

۷۔ حضرت ربیعہ بن سمیعؓ ۸۔ حضرت سُلیم بن قیس ہلالیؓ

۹۔ حضرت علی بن ابی رافعؓ ۱۰۔ حضرت میثم تمارؓ

۱۱۔ حضرت محمد بن قیس بجلیؓ ۱۲۔ حضرت یعلیٰ بن مرہؓ

طبقہ ثانیہ کی شخصیات

دوسرے طبقے کے قائد و امام حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہیں آپؑ کی کتاب صحیفہ کاملہ ہے جو زبور آل محمدؐ کے لقب سے مشہور ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت زید شہید علیہ السلام صحیفہ کاملہ کے راویوں میں سے ہیں نیز:

۱۔ حضرت جابر بن یزید جعفیؒ ۲۔ حضرت حسین بن ثورؒ ۳۔ زیاد بن منذر ابو الجارودؒ

طبقہ ثالثہ

اس طبقہ میں دس وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت امام زین العابدین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے احادیث کا سماع کیا تھا، ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ ابو بصیر یحییٰ بن قاسمؒ
۲۔ عبد المومنؒ متوفی (۱۴۷ھ)
۳۔ زرارہ بن اعینؒ متوفی (۱۵۰ھ)
۴۔ محمد بن مسلم تائیؒ متوفی (۱۵۰ھ)
۵۔ بسام صیرفی
۶۔ ابو عبیدہ حذاء
۷۔ زکریا بن عبد اللہؒ
۸۔ حجدر بن مغیرہ طائیؒ
۹۔ معاویہ بن عمار
۱۰۔ حجر بن زائدہ حضرمی
۱۱۔ حطب الزہری
۱۲۔ عبد اللہ بن میمون

طبقہ رابعہ

اس طبقہ میں وہ راویان حدیث ہیں جنہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کر کے کتابیں تالیف کیں تھیں۔

حضرت علامہ طبرسی نے اپنی کتاب اعلام الوریٰ میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے چار ہزار مشہور علماء نے علم کو اخذ کیا تھا پھر ان لوگوں نے چار سو کتابیں تالیف کیں تھیں جنہیں اصول رابعہ مائۃ کہا جاتا ہے، یہی کتابیں کتب اربعہ کی اساس ہیں ان کا ذکر مقدمہ کے گذشتہ صفحات میں موجود ہے۔

علم رجال کی معرکۃ الآرا کتاب "رجال نجاشی" آپ کے سامنے ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے ہم ان عظیم الشان شخصیات کی زندگیوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں جنہوں نے الٰہی امانت کی حفاظت کی اور اپنی کوشش اور کاوش سے اس امانت کو ہم تک پہنچایا ہے۔

الحمد للہ ملک پاکستان میں اب کچھ ایسے ادارے وجود میں آ گئے ہیں جنہوں نے تالیف وتصنیف تراجم وتحقیق کا کام سنبھال لیا ہے روزانہ عربی فارسی زبان پر مشتمل کتابیں اردو زبان میں چھپ کر منظر عام پر آ رہی ہیں یہ کتاب اسی کاوش کا نتیجہ ہے۔ کچھ عرصہ پہلے "ادارہ سبیل سکینہؑ پاکستان" کے ایک فرد نے میری توجہ اس کتاب کی طرف مبذول کی تھی تو بندہ نے اس پر کام کر کے ادارہ مذکورہ کے حوالے کر دی، اس ادارے کے روح رواں سید احمد علی رضوی و دیگر صاحبان نے اپنے ادارہ کے ممبران کے تعاون سے اس کتاب کو طبع کر کے ملت کے لئے روحانی غذا کا اہتمام کیا خداوند تعالیٰ ان کی سعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ (الٰہی آمین)

چونکہ یہ ایک فنی کتاب ہے جو علم حدیث علم رجال پر مشتمل ہے جب تک علم حدیث اور علم رجال کی اصطلاحات کی تشریح وتوضیح نہ ہو تو اس وقت کتاب سمجھ نہیں آتی اس لئے اس کتاب پر مقدمہ لکھ دیا ہے اور اس میں ضروری باتوں کی طرف اشارہ کر دیا ہے میں نے اس مقدمہ کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ تنقیح المقال حضرت علامہ مامقانی
۲۔ دروس قواعد رجالیہ (علامہ باقر ایروانی عراق)
۳۔ من لا یحضرہ الفقیہ (شیخ صدوق)
۴۔ الکافی (حضرت الکلینی)
۵۔ تہذیب والاستبصار (شیخ طوسیؒ)
۶۔ عیون الرضا (شیخ صدوق)
۷۔ رسالہ علم الحدیث (علی حسنین شیفتہ)

آخر میں علماء اعلام اور محققین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کتاب میں کہیں کوئی خطا نظر آئے تو اس کی اصلاح کر دیں کیونکہ انسانی خطا سے خالی نہیں ہے۔

حدیث ہے کہ تین آوازیں اللہ رب العزت کے عرش تک پہنچتی ہیں:

ان تین آوازوں میں سے ایک علماء اسلام کے قلم کی آواز ہے جب وہ قرطاس پر دین خداوندی کو لکھتے ہیں اور امت تک پہنچاتے ہیں۔ اُن علماءِ اعلام کا ایک خادم ہوں ایک طالب علم کی حیثیت سے اپنی اس سعی کو اپنی مغفرت کے لئے پیش کرتا ہوں۔

دعا ہے کہ ادارہ سبیل سکینہؑ (ڈی ایم ایف) پاکستان کو خدا حتعال ترقی عطا فرمائے اور اس ادارے کے مسئولین اور معاونین کے رزق مال اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

والسلام

طالب دعا

الطاف حسین کلاچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

علم الرجال وہ واحد علم ہے جو تمام رائج ادیان میں صرف مسلمانوں میں پایا جاتا ہے، اس کا اجراء اسی ضرورت سے ہوا کہ افعال واقوال وتقریر کا اظہار جو رسول اللہؐ اور آپؐ کے خانوادہ نے کیا، قابضین اقتدار اور منافقین نے اس کے متوازی اپنے غلط افعال واہداف کو تحفظ دینے کے لئے بزدل اور لالچی افراد کو اس کام پر لگا دیا کہ وہ ان کی اور ان کے پیشواؤں کی عزت وقار میں اضافہ کے لئے حدیثیں گھڑ ھیں اور اس طرح دینی اقدار کو مسخ کریں۔

اس قبیح کام کی روک تھام کے لئے سب سے پہلا انتباہ رسول اللہؐ نے کیا تھا جب آپؐ نے فرمایا تھا:

"میری زندگی میں میرے اوپر جھوٹی حدیثیں گڑھی جانے لگی ہیں"

وقت گزرنے کے ساتھ کچھ باشعور افراد نے اس کام کا بیڑا اٹھایا کہ راویانِ حدیث کی چھان بین کی جائے اور اس بنیاد پر احادیث کی درجہ بندی کی جائے، البتہ یہ ایک دشوار کام تھا کیونکہ راویوں کے حالات کے بارے میں کوئی مبسوط تاریخ مرتب نہیں کی گئی تھی پھر بھی رجال پر کام کرنے والوں نے جتنا کچھ اکٹھا کرلیا وہ حیرت انگیز ہے۔

البتہ ہر تحقیق کرنے والے کے ذرائع مختلف تھے چنانچہ ایک ہی راوی کے بارے میں علم رجال کی دو مختلف کتابوں میں متضاد بیان بھی ملتے ہیں تو اب تحقیق کرنے والا کس پر بھروسہ کرے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا حل بتایا تھا کہ میری جو حدیث قرآن کے مطابق ہو اس پر عمل کرو اور جو اس سے مخالف ہو اسے دیوار پر دے مارو۔ دوسری بات یہ ہوئی کہ راویوں کے مسالک کا فرق محدثین کو اپنی کتابیں مرتب کرنے میں آڑے نہیں آیا، لیکن دیگر محققین یا ناقدین نے یہ موقف اپنایا کہ فلاں راوی صادق تھا لیکن رافضی تھا یا یہ کہ فلاں راوی ثقہ ہے لیکن کمزور عقیدہ کا پیروکار ہے، اس لئے ضعیف ہے، یہ صورتحال اسلام کے دونوں بڑے فرقوں کی کتابوں میں پائی جاتی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں پانچویں صدی ہجری تک کے راویوں یا ناقلینِ حدیث کے مختصر حالات تحریر کیے گئے ہیں جو ابو العباس احمد بن علی نجاشی کی تحقیق کا ثمرہ ہے اس سے قدیم کتاب رجال کشی ہے جس کے حوالے مذکورہ کتاب میں ملتے ہیں، نیز رجال پر دیگر کام کرنے والے محمد بن حسن بن علی ابو عبداللہ محاربی، محمد بن عبدالعزیز، محمد ابن یعقوب کلینی، ابوجعفر محمد بن حسن طوسی وغیرہ ہیں اور موجودہ دور کے سید ابو القاسم خوئی ہیں۔

شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ (پیدائش ۳۸۵ھ وفات ۴۶۰ھ) نے ۶۴۲۹ راویوں کے کوائف قلم بند کیے ہیں انہوں نے اپنی کتاب ۴۲۳ھ مطابق ۱۰۳۲ء اور ۴۳۶ھ مطابق ۱۰۴۴ء میں مرتب مرتب کی تھی، ان کی کتاب میں "الفہرست" کے حوالے ملتے ہیں، اس کا مطلب ہے کہ "الفہرست" ان سے پہلے مرتب کی گئی تھی۔

حجت الاسلام سید ابوالقاسم الخوئی جن کی پیدائش ۱۹ر نومبر ۱۸۹۹ء اور وفات ۸ راگست ۱۹۹۲ء میں واقع ہوئی، انہوں نے شاید اس عنوان سے سب سے ضخیم کام انجام دیا کہ ان کی تحقیق ۲۴ رجلدوں پر مشتمل ہے۔

اہل سنت میں رجال پر کام کرنے والے دو بڑے نام ہیں ایک شہاب الدین ابوالفضل احمد بن علی ابن حجر عسقلانی اور دوسرے عبداللہ ممقانی۔ ابن حجر (ولادت قاہرہ ۱۲ رشعبان ۷۷۳ھ وفات ۲۸ رذالحجہ ۸۵۲ھ) نے ۷ جلدوں پر لسان المیزان مرتب کی تھی جس کے کل صفحات ۳۲۰۷ رہیں، یہ شافعی المذہب تھے۔ عبداللہ ممقانی نے کتاب تنقیح المقال میں سولہ ہزار راویوں کا ذکر کیا ہے، ان کی پیدائش ۱۵ رربیع الاول ۱۲۹۰ھ مطابق ۱۳ رمئی ۱۸۷۳ء ہوئی اور وفات ۱۶ رشوال ۱۳۵۱ھ مطابق ۱۲ رفروری ۱۹۳۳ء ہوئی، غالباً اسی لئے انہیں علم الرجال پر بہت سی پرانی کتابیں دیکھنے کا موقع ملا، چنانچہ کثیر تعداد میں راویوں کے کوائف قلم بند کیے۔

رجال نجاشی کی طرف دوبارہ آتے ہیں اس کتاب میں راویوں کے کوائف بیان کرتے ہوئے ان کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے تحریر کیے گئے ہیں جن کی تعداد ۱۲۶۹ ہے ان میں صرف دو محدثات کا تذکرہ ملتا ہے، ایک علیہ بنت علی بن حسین اور دوسری کلثوم بنت سُلیمؒ۔

راویوں میں سب سے زیادہ تعداد 'محمد' نام کے راویوں کی ہے یعنی ۱۹۴ جبکہ "علی" ۸۲، "حسن" ۵۶، "حسین" ۴۲ ہیں۔

تمام محدثین جن کا اس کتاب میں تذکرہ کیا گیا ہے صاحب کتاب ہیں بلکہ بعض تو ایسے ہیں جو متعدد کتابوں کے مولف یا مصنف ہیں، نیز ان میں سے اکثر نے یکساں موضوعات پر قلم اٹھایا ہے ان میں سب سے زیادہ 'نوادر' کے موضوع پر طبع آزمائی کی گئی ہے۔

لطف کی بات ہے کہ زیر نظر کتاب میں جن راویوں کو غلو سے متہم کیا گیا ہے انہوں نے ہی غلو کرنے والوں کی رد میں کتابیں لکھی ہیں جیسے محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ اور محمد بن اورمہ۔

اصل کتابیں دستیاب ہوتیں تو واضح ہو جاتا کہ یہ کتابیں رد میں ہیں یا جواب رد میں، لیکن عنوان سے رد ہی ظاہر ہوتا ہے یہ اچھی بات ہے کہ عربی کی کتابوں میں عموماً ناموں پر اعراب لگا دیئے جاتے ہیں جیسا کہ اس کتاب میں بھی کیا گیا ہے۔ نتیجتاً راوی کا نام صحیح تلفظ سے لیا جا سکتا ہے جیسے 'مُعَتِّم' کی 'ن' پر پیش ہے اور 'ی' پر زیر، اسی طرح 'حمید' کے 'ح' پر پیش ہے اور 'ی' پر زبر۔ یا 'اَعْیَن' کے 'الف' پر اور 'ی' پر زبر ہے۔ وغیرہ۔ یہ ایک مختصر جائزہ تھا ورنہ اس موضوع پر لکھنے کے لئے بہت کچھ ہے لیکن کم علمی اور عدیم الفرصتی آڑے آ رہی ہے۔

والسلام

انجینئر سید فیضیاب علی رضوی

فہرست کتاب

عرض ناشر 3
حرف آغاز 4
بقلم مشرفہ 6
مقدمہ 7
تقریظ 56

طبقہ اول

حضرت ابو رافع رحمۃ اللہ علیہ 116
حضرت علی بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ 119
محدث حضرت ربیعہ بن سمیع رحمۃ اللہ علیہ 120
محدث حضرت سلیم بن قیس الھلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ 120
حضرت اصبغ بن نباتہ مجاشعی رحمۃ اللہ علیہ 121
جناب عبید اللہ بن حر جعفی رحمۃ اللہ علیہ 121

باب الالف

حضرت ابان بن تغلب بن رباح رحمۃ اللہ علیہ 122
حضرت ابان بن عثمان الاحمر بجلی رحمۃ اللہ علیہ 125
حضرت ابان بن عبد الملک ثقفی رحمۃ اللہ علیہ 126
حضرت ابان بن عمر الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 126
حضرت ابان بن محمد البجلی رحمۃ اللہ علیہ 126

باب ابراہیم

حضرت ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 127

حضرت ابراہیم بن صالح انماطی رحمۃ اللہ علیہ 127

حضرت ابراہیم بن سلمان بن ابی داحہ رحمۃ اللہ علیہ 127

حضرت ابراہیم بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ 128

حضرت ابراہیم بن رجا الجحدری رحمۃ اللہ علیہ 128

حضرت ابراہیم بن مہزیار رحمۃ اللہ علیہ 128

حضرت ابراہیم بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ 129

حضرت ابراہیم بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 129

حضرت ابراہیم بن سلیمان بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ 132

حضرت ابراہیم بن اسحاق ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 132

حضرت ابراہیم بن ابی حفص رحمۃ اللہ علیہ 133

حضرت ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 133

حضرت ابراہیم بن نُعیم العبدی رحمۃ اللہ علیہ 133

حضرت ابراہیم بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 134

حضرت ابراہیم بن عمر الیمانی الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ 134

حضرت ابراہیم بن عبد الحمید السدی رحمۃ اللہ علیہ 134

حضرت ابراہیم بن نصرؒ رحمۃ اللہ علیہ 135

حضرت ابراہیم بن ابی الکرام الجعفری رحمۃ اللہ علیہ 135

حضرت ابراہیم بن ابی بکر محمد رحمۃ اللہ علیہ 135

حضرت ابراہیم بن مہزم رحمۃ اللہ علیہ 136

حضرت ابراہیم بن ابی البلاد رحمۃ اللہ علیہ 136

حضرت ابراہیم بن قُتیبہ رحمۃ اللہ علیہ 137

حضرت ابراہیم رجاء الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ 137

حضرت ابراہیم بن بشر رحمۃ اللہ علیہ 137

حضرت ابراہیم بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ 138

حضرت ابراہیم بن صالح انماطی اسدی رحمۃ اللہ علیہ 138

حضرت ابراہیم بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ 138

حضرت ابراہیم بن حمّاد رحمۃ اللہ علیہ 138

حضرت ابراہیم بن یزید نابینا رحمۃ اللہ علیہ 139

حضرت ابراہیم بن خالد عطار رحمۃ اللہ علیہ 139

حضرت ابراہیم بن محمد اشعری رحمۃ اللہ علیہ 139

محدث حضرت ابراہیم بن ابو محمد خراسانی رحمۃ اللہ علیہ 140

حضرت ابراہیم بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ 140

حضرت ابراہیم موسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ 140

باب اسماعیل

محدث حضرت اسماعیل بن ابی خالد محمد رحمۃ اللہ علیہ 141

حضرت اسماعیل بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ 141

حضرت اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام 141

حضرت اسماعیل بن مہران رحمۃ اللہ علیہ 142

حضرت اسماعیل بن عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ 143

حضرت اسماعیل بن ابی زیاد السکی رحمۃ اللہ علیہ 143

محدث حضرت اسماعیل بن آدم رحمۃ اللہ علیہ 143

حضرت اسماعیل بن حکم رافعی رحمۃ اللہ علیہ 144

حضرت اسماعیل بن زید طحان رحمۃ اللہ علیہ 144

حضرت اسماعیل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ 144

حضرت اسماعیل بن سہل دہقان رحمۃ اللہ علیہ 145
حضرت اسماعیل بن بکر رحمۃ اللہ علیہ 145
محدث حضرت اسماعیل بن یسار ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 145
حضرت اسماعیل بن دینار رحمۃ اللہ علیہ 146
حضرت اسماعیل بن محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 146
حضرت اسماعیل القصیر رحمۃ اللہ علیہ 146
حضرت اسماعیل بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ 147
جناب اسماعیل بن علی العمی بصری رحمۃ اللہ علیہ 147
حضرت اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ علیہ 147
حضرت اسماعیل بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 147
حضرت اسماعیل بن شعیب العریشی رحمۃ اللہ علیہ 148
حضرت اسماعیل بن محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ 148
حضرت اسماعیل بن علی بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 149
جناب اسماعیل بن علی بن علی رحمۃ اللہ علیہ 150
جناب اسماعیل بن ابان رحمۃ اللہ علیہ 150
جناب اسماعیل بن جابر الخثعمی رحمۃ اللہ علیہ 150

باب الحسن والحسین

جلیل حضرت حسن بن علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ 151
حضرت حسن بن علی بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 154
حضرت حسن بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ 155
جناب حسن بن محمد بن سہل نوفلی رحمۃ اللہ علیہ 155
حضرت حسن بن راشد الطفاوی رحمۃ اللہ علیہ 155
جناب حسین بن یزید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 156

جناب حسین بن ابی سعید ہاشم رحمۃ اللہ علیہ 156
جناب حسین بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ 157
حضرت حسن بن علی بن زیاد الوشاء بجلی رحمۃ اللہ علیہ 157
حضرت حسن بن علی بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ 158
حضرت حسن بن علی بقاح رحمۃ اللہ علیہ 158
حضرت حسن بن حسین لؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ 159
حضرت حسن بن محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ 159
حضرت حسن بن موسیٰ خشاب رحمۃ اللہ علیہ 161
حضرت حسین بن عبید اللہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ 161
جناب الحسن بن خرزاذ رحمۃ اللہ علیہ 164
جناب الحسین بن اشکیب رحمۃ اللہ علیہ 164
جناب حسن بن طیب رحمۃ اللہ علیہ 165
جناب حسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 165
جناب حسن بن علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ 165
جناب حسن بن جعفر بن حسن رحمۃ اللہ علیہ 166
جناب حسن بن عطیہ الحناط رحمۃ اللہ علیہ 166
جناب حسن بن رباط البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 166
حضرت حسن بن حسین بن حسن الجحدری الکندی رحمۃ اللہ علیہ 167
حضرت حسن بن زیاد العطار رحمۃ اللہ علیہ 167
حضرت حسن بن السری رحمۃ اللہ علیہ 167
جناب حسن بن قدامہ الکنانی الختلی رحمۃ اللہ علیہ 168
جناب حسین (حسن) بن زیدان الصرمی رحمۃ اللہ علیہ 168
جناب حسن بن علی بن ابی عقیل رحمۃ اللہ علیہ 168
حضرت حسن بن محمد بن احمد الصفار البصری رحمۃ اللہ علیہ 169

جناب حسن بن الہناوندی رحمۃ اللہ علیہ 169

جناب الحسن بن متیل رحمۃ اللہ علیہ 169

جناب حسن بن علی ابو محمد الحجال رحمۃ اللہ علیہ 170

حضرت حسن بن محمد الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ 170

حضرت حسن بن علی ابی المغیرہ الزبیدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 170

جناب حسن بن صالح الاحول کوفی رحمۃ اللہ علیہ 171

حضرت الحسن بن علی بن سُبرَۃ رحمۃ اللہ علیہ 171

جناب حسن بن جہم رحمۃ اللہ علیہ 171

حضرت حسن بن زبرقان رحمۃ اللہ علیہ 172

حضرت حسن بن حسین العرنی نجار رحمۃ اللہ علیہ 172

حضرت حسن بن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ 172

جناب حسن بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ 173

جناب حسن بن حسین السکونی رحمۃ اللہ علیہ 173

جناب حسین بن زید رحمۃ اللہ علیہ 173

جناب الحسین بن علوان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ 173

حضرت حسین بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ 174

جناب الحسین بن احمد المنقری تمیمی رحمۃ اللہ علیہ 174

حضرت حسین بن عثمان بن شریک رحمۃ اللہ علیہ 175

حضرت حسین بن نُعیم الصحاف رحمۃ اللہ علیہ 175

حضرت حسین بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 176

جناب حسین بن عثمان الاحمسی بجلی رحمۃ اللہ علیہ 176

حضرت حسین بن مختار رحمۃ اللہ علیہ 176

حضرت حسین بن حماد رحمۃ اللہ علیہ 177

حضرت حسین بن ثویر رحمۃ اللہ علیہ 177

حضرت حسین بن ابی غُندَر کوفی رحمۃ اللہ علیہ 177
حضرت حسین بن مہران رحمۃ اللہ علیہ 178
حضرت حسین بن عمر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 178
حضرت حسین بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ 178
حضرت حسین بن سیف رحمۃ اللہ علیہ 179
حضرت حسین بن محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ 179
جناب حسن بن موفق کوفی رحمۃ اللہ علیہ 179
جناب حسن بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ 180
جناب حسین بن عبیداللہ بن حُمران ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ 180
جناب حسن بن علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ 180
جناب حسن بن سعید رحمۃ اللہ علیہ، جناب حسین بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 181
حضرت حسن بن عباس رحمۃ اللہ علیہ 183
جناب الحسن بن خالد رحمۃ اللہ علیہ 183
جناب الحسن بن ظریف رحمۃ اللہ علیہ 183
حضرت حسن بن ابی عثمان رحمۃ اللہ علیہ 184
حضرت حسن بن عنبسہ صوفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 184
حضرت حسن بن علی زیتونی رحمۃ اللہ علیہ 184
حضرت حسن بن محمد بن جمہور العمی رحمۃ اللہ علیہ 185
جناب حسن بن احمد بن ریذویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ 185
حسن بن عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ 185
حضرت حسن بن علی بن عبداللہ بن مُغیرہ بجلی رحمۃ اللہ علیہ 185
حضرت حسن بن موسیٰ ابومحمد نوبختی رحمۃ اللہ علیہ 186
حضرت حسن بن محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 187
حضرت حسن بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 187

جناب حسن بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 188
جناب حسن بن احمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ 188
جناب حسین بن شاذویہ رحمۃ اللہ علیہ 188
حضرت حسین بن محمد بن علی ازدی رحمۃ اللہ علیہ 189
حضرت حسین بن علی ابوعبداللہ المصری رحمۃ اللہ علیہ 189
جناب حسین بن محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 189
جناب حسین بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ 190
جناب حسین بن عنبسہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ 190
جناب حسین بن حمدان رحمۃ اللہ علیہ 190
جناب حسین بن محمد بن فرزدق رحمۃ اللہ علیہ 191
حضرت حسین بن خالویہ رحمۃ اللہ علیہ 191
حضرت حسین بن علی سفیان رحمۃ اللہ علیہ 191
جناب حسین بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 192
جناب حسین بن علی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 192
جناب حسین بن احمد بن مُغیرہ رحمۃ اللہ علیہ 192
حضرت حسین بن عبیداللہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 193
جناب حسین بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 193
جناب حسین بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 194

باب اسحاق

جناب اسحاق بن عمار رحمۃ اللہ علیہ 195
جناب اسحاق بن جَریر رحمۃ اللہ علیہ 195
جناب اسحاق بن بشر رحمۃ اللہ علیہ 196
جناب اسحاق بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 196

جناب اسحاق بن غالب اسدی رضوان اللہ علیہ 196
جناب اسحاق بن عبداللہ رضوان اللہ علیہ 197
جناب اسحاق بن جُندَب رضوان اللہ علیہ 197
جناب اسحاق بن آدم رضوان اللہ علیہ 197
جناب اسحاق بن محمد بن احمد رضوان اللہ علیہ 198
جناب اسحاق بن حسن رضوان اللہ علیہ 198

باب احمد

احمد بن حسن بن اسماعیل رضوان اللہ علیہ 199
جناب احمد بن محمد بن عمرو رضوان اللہ علیہ 199
جناب احمد بن ابی بشر السراج رضوان اللہ علیہ 200
جناب احمد بن محمد بن خالد رضوان اللہ علیہ 200
جناب احمد بن حسین بن سعید رضوان اللہ علیہ 202
جناب احمد بن صبیح رضوان اللہ علیہ 203
جناب احمد بن حسن بن الحسین اللؤلؤی رضوان اللہ علیہ 203
جناب احمد بن حسن القزاز البصری رضوان اللہ علیہ 203
جناب احمد بن محمد بن مُسلَمہ رُتانی البغدادی رضوان اللہ علیہ 204
جناب احمد بن معروف قمی رضوان اللہ علیہ 204
جناب احمد بن محمد بن ربیع رضوان اللہ علیہ 204
جناب احمد بن محمد بن عبیداللہ اشعری قمی رضوان اللہ علیہ 205
محدث جناب احمد بن عمرو بن منہال رضوان اللہ علیہ 205
جناب احمد بن محمد بن سیار رضوان اللہ علیہ 205
جناب احمد بن حسین بن عبدالملک ازدی رضوان اللہ علیہ 206
جناب احمد بن حسن بن علی رضوان اللہ علیہ 206

جناب احمد بن یحییٰ بن حکیم اودی صوفی رحمۃ اللہ علیہ 207

جناب احمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 207

جناب احمد بن عبدوس خلجی رحمۃ اللہ علیہ 207

جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 207

جناب احمد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ 209

جناب احمد بن حسین بن عمر رحمۃ اللہ علیہ 209

جناب احمد بن محمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 210

جناب احمد بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 210

جناب احمد بن ابراہیم بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ 211

جناب احمد بن علی بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ 211

جناب احمد بن عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 211

جناب احمد بن محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 212

جناب احمد بن محمد بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ 212

جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 213

جناب احمد بن علی بن عباس رحمۃ اللہ علیہ 213

جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 214

جناب احمد بن عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ 214

جناب احمد بن عبد رحمۃ اللہ علیہ 214

جناب احمد بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ 215

جناب احمد بن علّویہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ 215

حضرت احمد بن ابی زاہر رحمۃ اللہ علیہ 215

جناب احمد بن میثم رحمۃ اللہ علیہ 216

جناب احمد بن وهیب رحمۃ اللہ علیہ 216

جناب احمد بن فضل الخزاعی رحمۃ اللہ علیہ 216

جناب احمد بن محمد ابو بشر السرّاج رحمۃ اللہ علیہ............ 216
جناب احمد بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ............ 216
جناب احمد بن محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ............ 217
احمد بن بکر بن جناح ابو الحسین رحمۃ اللہ علیہ............ 217
جناب احمد بن محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ............ 217
جناب احمد بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ............ 218
جناب احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ............ 218
جناب احمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ............ 219
جناب احمد بن حسن بن سعید رحمۃ اللہ علیہ............ 219
جناب احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ............ 219
جناب احمد بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ............ 219
جناب احمد بن ابراہیم بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ............ 220
جناب احمد بن الحسن الاسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ............ 221
جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ............ 221
جناب احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ............ 221
جناب احمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ............ 223
جناب احمد بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ............ 223
جناب احمد بن محمد بن عمار رحمۃ اللہ علیہ............ 223
احمد بن علی الفائدی رحمۃ اللہ علیہ............ 223
جناب احمد بن محمد ابو عبد اللہ آملی طبری رحمۃ اللہ علیہ............ 224
جناب احمد بن ابراہیم بن المعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ............ 224
جناب احمد بن علی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ............ 225
جناب احمد بن اصفہبد رحمۃ اللہ علیہ............ 225
جناب احمد بن اسماعیل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ............ 225

جناب احمد بن رزق غمشانی بجلی رحمۃ اللہ علیہ 226
جناب احمد بن نصر خزاز رحمۃ اللہ علیہ 226
جناب احمد بن عمر بن ابی شعبہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ 227
جناب احمد بن عائذ رحمۃ اللہ علیہ 227
جناب احمد بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ 227
جناب احمد بن عمر الحلال رحمۃ اللہ علیہ 228
جناب احمد بن رباح رحمۃ اللہ علیہ 228
جناب احمد بن عامر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 228
جناب احمد بن سلیمان الحجال رحمۃ اللہ علیہ 229
جناب احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 229
جلیل حضرت احمد بن علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 230

باب ایّوب

جناب ایوب بن نوح رحمۃ اللہ علیہ 231
حضرت ایوب بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ 232
حضرت ایوب بن حُرِ جُعفی رحمۃ اللہ علیہ 232

باب ادریس

جناب ادریس بن زیاد الکفرتوثی رحمۃ اللہ علیہ 233
جناب ادریس بن فضل رحمۃ اللہ علیہ 233
جناب ادریس بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 233

باب آدم

جناب آدم بن متوکل رحمۃ اللہ علیہ 234
آدم بن حسین نخاس رحمۃ اللہ علیہ 234

آدم بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 234

باب اُمَیَّہ

جناب اُمَیَّہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ 235
جناب امیہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ 235

باب الواحد

جناب اسود بن رزین رحمۃ اللہ علیہ 236
جناب اسد بن مُعَلّٰی رحمۃ اللہ علیہ 236
جناب آدم بن حُر رحمۃ اللہ علیہ 236
جناب اسباط بن سالم رحمۃ اللہ علیہ 236
جناب انس بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ 237
جناب ارطاۃ بن حبیب اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 237
جناب اَصرم بن حَوشب بجلی رحمۃ اللہ علیہ 238
جناب الیاس بن عمرو بجلی رحمۃ اللہ علیہ 238

باب البا

جناب بکر بن محمد بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ 239
جناب بکر بن جناح رحمۃ اللہ علیہ 239
جناب بکر بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ 240
جناب بکر بن صالح الرازی رحمۃ اللہ علیہ 240
جناب بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 240
جناب بکر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 241
جناب بکر بن محمد بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ 241

باب بسطام

جناب بسطام بن سابور زیات رحمۃ اللہ علیہ 242
جناب بسطام بن حُصین رحمۃ اللہ علیہ 242
جناب بسطام بن مُرّہ رحمۃ اللہ علیہ 243
جناب بسطام بن صابور رحمۃ اللہ علیہ 243

باب بشر

جناب بشر بن سلیمان نخعی رحمۃ اللہ علیہ 244
جناب بشر بن مسلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ 244
جناب بشر بن سلام رحمۃ اللہ علیہ 244

باب الواحد

جناب بُرید بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ 245
بسّام بن عبداللہ الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ 245
جناب بیان الجزری رحمۃ اللہ علیہ 245
جناب بشار بن یسار ضبیعی رحمۃ اللہ علیہ 246
جناب برد الاسکاف رحمۃ اللہ علیہ 246
جناب بُریہ العبادی رحمۃ اللہ علیہ 247
جناب براء بن محمد کوفی رحمۃ اللہ علیہ 247
جناب بندار بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 247

باب التا

جناب تلید بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 248

باب الثاء

جناب ثابت بن ابی صفیہ رحمۃ اللہ علیہ 249
جناب ثابت بن شریح رحمۃ اللہ علیہ 250
جناب ثابت بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ 250
جناب ثابت بن جریر رحمۃ اللہ علیہ 251
جناب ثُبیت بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 251
جناب ثُبیت رحمۃ اللہ علیہ 251
جناب ثعلبہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ 251
جناب ثُویر بن ابی فاختہ رحمۃ اللہ علیہ 252

باب الجیم

جناب جعفر بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ 253
جناب جعفر بن محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ 253
جناب جعفر بن عبداللہ راس المذری رحمۃ اللہ علیہ 254
جناب جعفر محمد بن یونس رحمۃ اللہ علیہ 254
جناب جعفر بن اسماعیل المنقری رحمۃ اللہ علیہ 255
جناب جعفر بن مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ 255
جناب جعفر بن احمد بن ایوب سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ 255
جناب جعفر بن محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 256
جناب جعفر بن سلیمان قمی رحمۃ اللہ علیہ 256
جناب جعفر بن محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ 256
جناب جعفر بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 257
جناب جعفر بن احمد بن یوسف الاودی رحمۃ اللہ علیہ 257

جناب جعفر بن احمد بن وندک رازی رحمۃ اللہ علیہ 257

جناب جعفر بن حسین بن علی بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ 258

جناب جعفر بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 258

جناب جعفر بن ورقاء رحمۃ اللہ علیہ 259

جناب جعفر بن عثمان بن شریک رحمۃ اللہ علیہ 259

جناب جعفر اودی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 259

جناب جعفر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ 260

جناب جعفر بن مازن الکاہلی الطحان رحمۃ اللہ علیہ 260

جناب جعفر بن محمد السنجاری رحمۃ اللہ علیہ 260

جناب جعفر بن علی بن حسان رحمۃ اللہ علیہ 260

جناب جعفر بن عبدالرحمٰن الکاہلی رحمۃ اللہ علیہ 261

جناب جعفر بن یحییٰ بن علاء الرازی رحمۃ اللہ علیہ 261

جناب جمیل بن درّاج رحمۃ اللہ علیہ 261

جناب جمیل بن صالح الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 262

جناب جَبلہ بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ 263

جناب جلبہ بن حیان رحمۃ اللہ علیہ 263

جناب جابر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 263

جناب جُہم بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ 265

جناب جارود بن منذر رحمۃ اللہ علیہ 265

جناب جراح المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 265

جناب جَحدر بن مُغیرہ رحمۃ اللہ علیہ 266

جناب جفیر بن الحکم العبدی رحمۃ اللہ علیہ 266

جناب جُہیم بن ابی جہم رحمۃ اللہ علیہ 266

باب الحأ

جناب حُمید بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ 267
جناب حُمید بن مُثنّیٰ رحمۃ اللہ علیہ 267
جناب حُمید بن شعیب سبیعی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ 268
جناب حُمید بن راشد رحمۃ اللہ علیہ 268
جناب حُمید بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ 268
جناب حفص بن بختری رحمۃ اللہ علیہ 269
جناب حفص بن علاء رحمۃ اللہ علیہ 269
جناب حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ 269
جناب حفص بن سالم رحمۃ اللہ علیہ 270
جناب حفص بن سوقہ العمری رحمۃ اللہ علیہ 270
جناب حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ 271
جناب حکم بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ 271
جناب حَکَم بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ 272
جناب حکم بن سعد اسدی ناشری رحمۃ اللہ علیہ 272
جناب حکم بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ 272
جناب حکم بن ایمن حنّاط رحمۃ اللہ علیہ 273
جناب حکم القتات رحمۃ اللہ علیہ 273
جناب حمران بن السعانی رحمۃ اللہ علیہ 273
جناب حمران بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 274
جناب حمران بن اسحاق خراسانی رحمۃ اللہ علیہ 274
جناب حمران بن الحلب قمی رحمۃ اللہ علیہ 274
حارث بن عبداللہ تغلبی رحمۃ اللہ علیہ 275

جناب حارث بن المغیرہ النصری رحمۃ اللہ علیہ 275

جناب حارث بن عمران جعفری کلابی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 275

جناب حارث بن ابی جعفر محمد رحمۃ اللہ علیہ 276

جناب حمزہ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ 276

جناب حمزہ بن حمران رحمۃ اللہ علیہ 276

جناب حمزہ بن یعلی رحمۃ اللہ علیہ 277

جناب حبیب بن اوس رحمۃ اللہ علیہ 277

جناب حبیب بن معلل خثعمی المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 277

جناب حبیب بن نعمان اعرابی رحمۃ اللہ علیہ 278

جناب حَماد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 278

جناب حَماد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ 279

جناب حَماد بن ابی طلحہ رحمۃ اللہ علیہ 280

جناب حجاج بن رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ 280

جناب حجاج بن دینار رحمۃ اللہ علیہ 280

جناب حرِیز بن عبداللہ سجستانی رحمۃ اللہ علیہ 281

جناب حُصین بن مخارق رحمۃ اللہ علیہ 281

جناب حیدر بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ 282

جناب حَنان بن سَدِیر رحمۃ اللہ علیہ 282

جناب حُبیش بن مُبَشِّر رحمۃ اللہ علیہ 283

جناب حنظلہ بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ 283

جناب حسّان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ 283

جناب حاتم بن اسماعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ 284

جناب حذیفہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ 284

جناب حُجر بن زائدہ رحمۃ اللہ علیہ 284

جناب حدید بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ 285
جناب حرب بن حسطخان رحمۃ اللہ علیہ 285

باب الخاء

جناب خالد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 286
حضرت خالد بن ماد القلانسی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 286
جناب خالد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ 286
حضرت خالد بن سدیر بن حکیم بن صُہَیب الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ 287
حضرت خالد بن نجیح الجوان رحمۃ اللہ علیہ 287
حضرت خالد بن ابی اسماعیل کوفی رحمۃ اللہ علیہ 287
حضرت خالد بن صبیح کوفی رحمۃ اللہ علیہ 288
حضرت خالد بن یزید بن جبل کوفی رحمۃ اللہ علیہ 288
حضرت خالد بن یحییٰ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ 288
حضرت خالد بن ابی کریمہ رحمۃ اللہ علیہ 288
حضرت خالد بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ 289
حضرت خالد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 289
حضرت خلف بن حماد رحمۃ اللہ علیہ 290
حضرت خلف بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 290
جناب خضر بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 290
جناب خضر بن عمرو النخعی رحمۃ اللہ علیہ 291
حضرت خلید بن اوفی رحمۃ اللہ علیہ 291
خلیل العبدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 291
حضرت خلاد السندی البزاز رحمۃ اللہ علیہ 292
حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ 292

خطاب بن سلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ 292

حضرت خیبری بن علی طحان کوفی رحمۃ اللہ علیہ 293

حضرت خیران رحمۃ اللہ علیہ 293

باب الدال

حضرت داؤد بن کثیر الرقی رحمۃ اللہ علیہ 294

جناب داؤد بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ 294

حضرت داؤد بن عطا المدنی رحمۃ اللہ علیہ 295

حضرت داؤد بن سلیمان القرشی رحمۃ اللہ علیہ 295

حضرت داؤد بن اسد رحمۃ اللہ علیہ 295

جناب داؤد بن یحیٰی رحمۃ اللہ علیہ 296

حضرت داؤد بن کوزہ ابوسلیمان القمی رحمۃ اللہ علیہ 296

جناب داؤد بن ابی یزید کوفی العطار رحمۃ اللہ علیہ 296

جناب داؤد بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ 297

حضرت داؤد بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ 297

جناب داؤد بن سرحان العطار کوفی رحمۃ اللہ علیہ 297

حضرت داؤد بن حصین الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 298

جناب داؤد بن علی الیعقوبی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 298

حضرت داؤد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 298

حضرت داؤد بن زربی رحمۃ اللہ علیہ 299

جناب داؤد بن مافنہ الصرمی رحمۃ اللہ علیہ 299

حضرت داؤد بن سلیمان بن جعفر ابواحمد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ 300

حضرت داؤد بن محمد النہدی رحمۃ اللہ علیہ 300

حضرت دعبل بن علی رحمۃ اللہ علیہ 300

حضرت دارم بن قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ 301
دُرست بن ابی منصور محمد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 301

باب الذال

حضرت ذریح بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 302

باب الرأ

ربیع بن ابی مُدرک رحمۃ اللہ علیہ 303
حضرت ربیع بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 303
حضرت ربیع بن زکریا الورّاق کوفی رحمۃ اللہ علیہ 303
حضرت ربیع بن سلیمان بن عمرو کوفی رحمۃ اللہ علیہ 304
حضرت ریّان بن شبیب رحمۃ اللہ علیہ 304
حضرت ریّان بن صلت اشعری قمی رحمۃ اللہ علیہ 304
حضرت رفاعہ بن موسیٰ الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 305
حضرت رجاء بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 305
حضرت رومی بن زرارہ رحمۃ اللہ علیہ 305
حضرت ربعی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 306
حضرت رُذیق بن الزبیر الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ 307
حضرت رُزیق بن مرزوق کوفی رحمۃ اللہ علیہ 307
حضرت روح بن عبدالرحیم کوفی رحمۃ اللہ علیہ 307
حضرت رقیم بن الیاس رحمۃ اللہ علیہ 308
حضرت رشید بن زید الجعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 308
حضرت رافع بن سُلمہ رحمۃ اللہ علیہ 308

باب الزاء

زیاد بن المنذر ابوالجارود رحمۃ اللہ علیہ 309
حضرت زیاد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 309
حضرت زیاد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ 310
حضرت زیاد بن ابی الحلال کوفی رحمۃ اللہ علیہ 310
حضرت زیاد بن ابی غیاث رحمۃ اللہ علیہ 311
حضرت زکریا بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 311
حضرت زکریا بن عبداللہ الفیاض رحمۃ اللہ علیہ 311
حضرت زکریا بن یحییٰ تمیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 312
حضرت زکریا بن یحییٰ الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 312
حضرت زکریا بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ 313
حضرت زکریا بن آدم رحمۃ اللہ علیہ 313
حضرت زکریا بن الحر جعفی رحمۃ اللہ علیہ 314
حضرت زید نرسی رحمۃ اللہ علیہ 314
حضرت زید الزراد کوفی رحمۃ اللہ علیہ 314
حضرت زید بن یونس رحمۃ اللہ علیہ 315
حضرت زُرارہ بن اَعیُن رحمۃ اللہ علیہ 315
حضرت زکار بن الحسن الدینوری رحمۃ اللہ علیہ 316
حضرت زحر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 316
حضرت زُرعہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 316

باب السین

جناب سعد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 317
حضرت سعد بن طریف الحنظلی الاسکاف رحمۃ اللہ علیہ 318
حضرت سعد بن ابی خلف رحمۃ اللہ علیہ 318

حضرت سعد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ 319

حضرت سعد خادم ابوذلف عجلی رحمۃ اللہ علیہ 319

حضرت سعید بن ابی الجہم رحمۃ اللہ علیہ 320

حضرت سعید بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 320

حضرت سعید بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ 320

حضرت سعید بن سعد رحمۃ اللہ علیہ 321

حضرت سعید بن بیان رحمۃ اللہ علیہ 321

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ 322

حضرت سعید بن یسار ضبیعی رحمۃ اللہ علیہ 322

جناب سعید بن غزوان الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 322

حضرت سعید بن مسلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ 323

حضرت سعید بن جناح رحمۃ اللہ علیہ 323

حضرت سلیمان عبداللہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ 323

حضرت سلیمان بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 324

حضرت سلیمان بن خالد رحمۃ اللہ علیہ 324

حضرت سلیمان بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ 325

حضرت سلیمان بن صالح الجصاص رحمۃ اللہ علیہ 325

حضرت سلیمان بن سماعہ الضبی الکوزی رحمۃ اللہ علیہ 326

حضرت سلیمان بن داؤد منقری رحمۃ اللہ علیہ 326

حضرت سلیمان بن طربال رحمۃ اللہ علیہ 327

حضرت سہل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ 327

حضرت سہل بن الحصر ہرمزان قمی رحمۃ اللہ علیہ 327

حضرت سہل بن زاذویہ رحمۃ اللہ علیہ 328

حضرت سہل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 328

حضرت سہل بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ........328
حضرت سندی بن عیسیٰ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ........329
حضرت سندی بن ربیع بغدادی رحمۃ اللہ علیہ........329
جناب سندی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ........329
جناب سَلَمہ بن خطاب رحمۃ اللہ علیہ........330
حضرت سلمہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ........330
حضرت سالم بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ........331
حضرت سالم بن مکرم رحمۃ اللہ علیہ........331
حضرت سلام بن ابی عمرہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ........332
حضرت سلام بن عبداللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ........332
حضرت سیف بن عُمیرہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ........332
حضرت سیف بن سلیمان تمار رحمۃ اللہ علیہ........333
حضرت سفیان بن عُئینہ رحمۃ اللہ علیہ........333
حضرت سفیان بن صالح رحمۃ اللہ علیہ........333
حضرت سالم بن الحناط رحمۃ اللہ علیہ........334
حضرت سالم بن ابی سَلَمہ الکندی بجستانی رحمۃ اللہ علیہ........334
حضرت سُوَید بن مسلم القلاء رحمۃ اللہ علیہ........334
حضرت سُوَید غلام محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ........335
حضرت سعید بن جناح رحمۃ اللہ علیہ........335
حضرت سُہَیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ........335
حضرت سلامہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ........336
حضرت سعدان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ........336
جناب سُلَیم الفرّاء کوفی رحمۃ اللہ علیہ........337
حضرت سماعہ بن مہران رحمۃ اللہ علیہ........337

حضرت سُرَیّ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ 338
حضرت سیابہ بن ناجیہ المدنی رضی اللہ عنہ 338

باب الشین

حضرت شعیب العَقَر قُوفی رضی اللہ عنہ 339
حضرت شعیب بن اَعْیَن حداد کوفی رضی اللہ عنہ 339
حضرت شریف بن سابق تفلیسی رضی اللہ عنہ 339
حضرت شہاب بن عبدربہ رضی اللہ عنہ 340

باب الصاد

حضرت صفوان بن یحییٰ رضی اللہ عنہ 341
حضرت صفوان بن مہران رضی اللہ عنہ 342
حضرت صالح بن ابی حمّاد رضی اللہ عنہ 342
حضرت صالح ابومقاتل الدیلمی رضی اللہ عنہ 343
حضرت صالح بن محمد الصرامی رضی اللہ عنہ 343
حضرت صالح بن سعید رضی اللہ عنہ 343
حضرت صالح بن رزین کوفی رضی اللہ عنہ 343
حضرت صالح الحذا کوفی رضی اللہ عنہ 344
حضرت صالح بن عُقبہ بن قیس رضی اللہ عنہ 344
حضرت صالح بن الحکم النیلی احول رضی اللہ عنہ 345
حضرت صالح بن عُقبہ بن خالد اسدی رضی اللہ عنہ 345
جناب صالح بن خالد المحاملی رضی اللہ عنہ 345
حضرت صالح بن خالد القماط رضی اللہ عنہ 346
حضرت صَبّاح بن یحییٰ رضی اللہ عنہ 346

حضرت صبّاح بن صبیح حذاء رحمۃ اللہ علیہ 346
حضرت صبّاح بن نصر ہندی رحمۃ اللہ علیہ 347
حضرت صبیح ابو الصبّاح رحمۃ اللہ علیہ 347
حضرت صبیح الصائغ رحمۃ اللہ علیہ 347
حضرت صعصعہ بن صوحان العبدی رحمۃ اللہ علیہ 348
جناب صابر رحمۃ اللہ علیہ 349
حضرت صدقہ بن بندار قمی رحمۃ اللہ علیہ 349
حضرت صلت بن حر رحمۃ اللہ علیہ 349

باب الضاد

حضرت ضحّاک ابو مالک حضرمی کوفی عربی رحمۃ اللہ علیہ 350
حضرت ضحّاک بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 350
حضرت ضحّاک بن سعد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 350

باب الطاء

حضرت طلّاب بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ 351
حضرت طلحہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ 351
حضرت طاہر بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ 352
حضرت طاہر غلام ابو الجیش رحمۃ اللہ علیہ 352

باب الظاء

حضرت ظریف بن ناصح رحمۃ اللہ علیہ 353
حضرت ظفر بن حمدون رحمۃ اللہ علیہ 353

باب العین "عبداللہ"

جناب عبداللہ بن نجاشی رحمۃ اللہ علیہ 354

جناب عبداللہ بن یعفور العبدی رحمۃ اللہ علیہ 354

جناب عبداللہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ 354

جناب عبداللہ بن سنان رحمۃ اللہ علیہ 355

عبداللہ بن مُسکان رحمۃ اللہ علیہ 355

جناب عبداللہ بن وضّاح رحمۃ اللہ علیہ 356

جناب عبداللہ بن مُغیرہ رحمۃ اللہ علیہ 356

جناب عبداللہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 357

جناب عبداللہ بن جَبَلَہ رحمۃ اللہ علیہ 357

جناب عبداللہ بن صَلْت رحمۃ اللہ علیہ 358

جناب عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 358

جناب عبداللہ بن عبدالرحمن اصم مسمعی بصری رحمۃ اللہ علیہ 359

جناب عبداللہ بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ 359

جناب عبداللہ بن حماد انصاری رحمۃ اللہ علیہ 359

عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 360

جناب عبداللہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ 360

جناب عبداللہ بن علاء مزاری رحمۃ اللہ علیہ 360

جناب عبداللہ بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 361

جناب عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 361

جناب عبداللہ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ 362

جناب عبداللہ بن عبدالرحمن الزبیری رحمۃ اللہ علیہ 362

جناب عبداللہ بن زبیر اسدی رحمۃ اللہ علیہ 362

جناب عبداللہ بن ولید السمان نخعی رحمۃ اللہ علیہ 363
جناب عبداللہ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ 363
جناب عبداللہ بن عبدالرحمن عتیبہ اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 364
جناب عبداللہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 364
جناب عبداللہ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ 364
جناب عبداللہ بن غالب اسدی رحمۃ اللہ علیہ 365
جناب عبداللہ بن زرارہ رحمۃ اللہ علیہ 365
جناب عبداللہ بن سعد رحمۃ اللہ علیہ 366
جناب عبداللہ بن فضل رحمۃ اللہ علیہ 366
جناب عبداللہ بن اُویس رحمۃ اللہ علیہ 366
جناب عبداللہ بن ابراہیم بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 367
جناب عبداللہ بن طلحہ نہدی رحمۃ اللہ علیہ 367
جناب عبداللہ بن حجاج بجلی رحمۃ اللہ علیہ 367
جناب عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو غفاری رحمۃ اللہ علیہ 368
جناب عبداللہ بن حکم الازمنی رحمۃ اللہ علیہ 368
جناب عبداللہ بن سلیمان صیرفی رحمۃ اللہ علیہ 368
جناب عبداللہ بن قاسم حارثی رحمۃ اللہ علیہ 369
جناب عبداللہ بن قاسم الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ 369
جناب عبداللہ بن محمد الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 369
جناب عبداللہ بن الہیثم رحمۃ اللہ علیہ 370
جناب عبداللہ بن محمد بن خصیین خصیینی اہوازی رحمۃ اللہ علیہ 370
جناب عبداللہ بن محمد الاہوازی رحمۃ اللہ علیہ 370
جناب عبداللہ بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 371
جناب عبداللہ بن عمر بن بکار الحناط رحمۃ اللہ علیہ 371

جناب عبداللہ بن عطا کوفی رحمۃ اللہ علیہ 371

جناب عبداللہ بن داھر رحمۃ اللہ علیہ 371

جناب عبداللہ بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ 372

جناب عبداللہ بن خِذ اش رحمۃ اللہ علیہ 372

جناب عبداللہ بن محمد نہیکی رحمۃ اللہ علیہ 372

جناب عبداللہ بن احمد بن عامر رحمۃ اللہ علیہ 373

جناب عبداللہ بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ 373

جناب عبداللہ بن حسین بن سعد القطر بُلّی رحمۃ اللہ علیہ 373

جناب عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 374

جناب عبداللہ بن حسین بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 374

جناب عبداللہ بن بُکَیل رحمۃ اللہ علیہ 374

جناب عبیداللہ بن علی بن ابی شعبہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ 374

جناب عبیداللہ بن ولید دصافی رحمۃ اللہ علیہ 375

جناب عبیداللہ بن عبداللہ دھقان واسطی رحمۃ اللہ علیہ 375

جناب عبیداللہ بن احمد بن نُہیک نخعی رحمۃ اللہ علیہ 376

جناب عبیداللہ بن فضل رحمۃ اللہ علیہ 376

جناب عبیداللہ بن ابی زید احمد رحمۃ اللہ علیہ 376

جناب عبید بن زرارہ بن اَعْیَن الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ 378

جناب عبید بن حسن کوفی رحمۃ اللہ علیہ 378

جناب عبید بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ 378

جناب عبدالرحمن بن کثیر ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 379

جناب عبدالرحمن بن ابی نجران رحمۃ اللہ علیہ 379

جناب عبدالرحمن بن محمد بن ابی ہاشم بجلی رحمۃ اللہ علیہ 380

جناب عبدالرحمن بن احمد بن نُہیک سمری رحمۃ اللہ علیہ 380

جناب عبدالرحمن بن احمد بن جَبْرُوَیہ رحمۃ اللہ علیہ 381

جناب عبدالرحمن بن حسن القاسانی رحمۃ اللہ علیہ 381

جناب عبدالرحمن بن الحُسَین بن سُنْسُنی شیبانی رحمۃ اللہ علیہ 381

جناب عبدالرحمن بن محمد بن عبیداللہ زری فزاری رحمۃ اللہ علیہ 382

جناب عبدالرحمن بن سالم رحمۃ اللہ علیہ 382

جناب عبدالرحمن بن حجاج بجلی رحمۃ اللہ علیہ 382

جناب عبدالرحمن بن بدر رحمۃ اللہ علیہ 383

جناب عبدالرحمن بن عمرو العائذی رحمۃ اللہ علیہ 383

جناب عبدالرحمن بن ابی حَمّاد رحمۃ اللہ علیہ 384

جناب عبدالرحمن بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 384

جناب عبدالملک بن عتبہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 384

جناب عبدالملک بن حکیم خثعمی رحمۃ اللہ علیہ 385

جناب عبدالملک بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ 385

عبدالملک بن والولید کوفی رحمۃ اللہ علیہ 386

جناب عبدالملک بن منذر العمی بصری رحمۃ اللہ علیہ 386

جناب عبدالعزیز بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 386

جناب عبدالعزیز العبدی رحمۃ اللہ علیہ 389

جناب عبدالعزیز بن مھتدی رحمۃ اللہ علیہ 389

جناب عبدالسلام بن صالح رحمۃ اللہ علیہ 389

جناب عبدالسلام بن سالم البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 390

جناب عبدالکریم بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ 390

جناب عبدالکریم بن ہلال الجُعفی رحمۃ اللہ علیہ 391

جناب عبدالحُمید بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ 391

جناب عبدالغفار بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ 391

جناب عبدالغفار بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ 392
جناب عبدالواحد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ 392
جناب عبدالوہاب المادرائی رحمۃ اللہ علیہ 392
جناب عبدالعظیم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 393
جناب عبدالصمد بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ 394
جناب عبدالمؤمن بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ 394

باب علی

جناب علی بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 395
جناب علی بن رئاب رحمۃ اللہ علیہ 395
جناب علی بن منصور رحمۃ اللہ علیہ 396
جناب علی بن حسن بن رباط بجلی رحمۃ اللہ علیہ 396
جناب علی بن حسان بن کثیر ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 396
جناب علی بن اسماعیل بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ 392
جناب علی بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 397
جناب علی بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ 397
علی بن مہزیار الاھوازی رحمۃ اللہ علیہ 398
جناب علی بن حسین بن علی المسعودی رحمۃ اللہ علیہ 400
جناب علی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 400
جناب علی بن حسن بن محمد الطائی الجرمی رحمۃ اللہ علیہ 400
جناب علی بن العباس الجراذینی الرازی رحمۃ اللہ علیہ 401
جناب علی بن محمد بن شیرہ القاشانی رحمۃ اللہ علیہ 401
جناب علی بن عمر الاعرج رحمۃ اللہ علیہ 402
جناب علی بن عبیداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 402

جناب علی بن فضل الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 403
جناب علی بن محمد بن علی القزدانی رحمۃ اللہ علیہ 403
جناب علی بن محمد المنقری رحمۃ اللہ علیہ 403
جناب علی بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ 404
جناب علی بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ 404
جناب علی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 406
جناب علی بن محمد بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ 406
جناب علی بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ 406
جناب علی بن ابراہیم بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ 407
جناب علی بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 407
جناب علی بن محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 408
جناب علی بن ابی القاسم عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 408
جناب علی بن حسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 408
جناب علی بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 409
جناب علی بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 410
جناب علی بن ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 410
جناب علی بن ابی سہل حاتم رحمۃ اللہ علیہ 410
جناب علی بن محمد العدوی الشمشاطی رحمۃ اللہ علیہ 411
جناب علی بن بلال رحمۃ اللہ علیہ 413
جناب علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 413
جناب علی بن عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 415
جناب علی بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 415
جناب علی بن عبداللہ بن مسکان رحمۃ اللہ علیہ 415
جناب علی بن ابی شعیب المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 415

جناب علی بن ابی راشد رحمۃ اللہ علیہ 416
جناب علی بن عبداللہ بن صالح الدھقانی رحمۃ اللہ علیہ 416
جناب علی بن عبداللہ بن عمران القرشی رحمۃ اللہ علیہ 416
جناب علی بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ 416
جناب علی بن محمد بن علی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 417
جناب علی بن محمد الکرخی رحمۃ اللہ علیہ 417
جناب علی بن احمد بن الحسین الطبری الآملی رحمۃ اللہ علیہ 417
جناب علی بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 418
جناب علی بن محمد بن العباس رحمۃ اللہ علیہ 418
جناب علی بن محمد بن شیران رحمۃ اللہ علیہ 418
جناب علی بن عبدالرحمن بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 419
جناب علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ 419
جناب علی بن الحسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 419
جناب علی بن وصیف رحمۃ اللہ علیہ 420
جناب علی بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ 421
جناب علی بن عمران الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 421
جناب علی بن میمون الصائغ رحمۃ اللہ علیہ 421
جناب علی بن محمد بن حفص رحمۃ اللہ علیہ 422
جناب علی بن حمزہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ 422
علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ 422
جناب علی بن معبد رحمۃ اللہ علیہ 423
علی بن حدید رحمۃ اللہ علیہ 423
جناب علی بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ 424
جناب علی بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ 424

جناب علی بن شجرہ رحمۃ اللہ علیہ 424
جناب علی بن ابی جمیمہ رحمۃ اللہ علیہ 425
جناب علی بن عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ 425
جناب علی بن الحسن الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ 425
جناب علی بن سوید السائی رحمۃ اللہ علیہ 426
جناب علی بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ 426
جناب علی بن حسان الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 426
جناب علی بن علی بن رزین رحمۃ اللہ علیہ 427
جناب علی بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ 428
جناب علی بن سیف رحمۃ اللہ علیہ 428
جناب علی بن بلال بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 428
جناب علی بن الرّیان رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن میسرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن حسن المصری رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن عیسیٰ بن اہل رامش رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن الصّلت رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن زیدویہ رحمۃ اللہ علیہ 429
جناب علی بن مُعَمّر کوفی رحمۃ اللہ علیہ 430
جناب علی بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 430
جناب علی بن جعفر الہمانی البرمکی رحمۃ اللہ علیہ 430

باب "العباس"

جناب عباس بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ 431

جناب عباس بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ.............................. 431
جناب العباس بن معروف رحمۃ اللہ علیہ.............................. 432
جناب عباس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ.............................. 432
جناب عباس بن یزید خرزی کوفی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 432
جناب عباس بن عیسیٰ الغاضری کوفی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 432
جناب عباس بن علی بن ابی سارہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 433
جناب عباس بن الولید بن صبیح کوفی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 433
جناب عباس بن ہلال الشامی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 433
جناب عباس بن زید رحمۃ اللہ علیہ.............................. 434

باب "عمر، عمرو، عمّار"

جناب عمر بن محمد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ.............................. 435
جناب عمر بن محمد بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ.............................. 435
جناب عمر بن ثوبہ رحمۃ اللہ علیہ.............................. 436
جناب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ.............................. 436
جناب عمر بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ.............................. 436
جناب عمر بن الربیع رحمۃ اللہ علیہ.............................. 437
جناب عمر ابو حفص الرمانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 437
جناب عمر بن سالم صاحب السابری رحمۃ اللہ علیہ.............................. 437
جناب عمر بن ابان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 438
جناب عمر ابو حفص الزبالی رحمۃ اللہ علیہ.............................. 438
جناب عمر بن علی بن عمر رحمۃ اللہ علیہ.............................. 438
جناب عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ.............................. 438
جناب عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ.............................. 439

جناب عمر بن خالد الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ 439

جناب عمرو بن شمر رحمۃ اللہ علیہ 439

جناب عمرو بن عثمان ثقفی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 440

جناب عمرو بن سعید المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 440

جناب عمرو بن عبداللہ الازرق رحمۃ اللہ علیہ 441

جناب عمرو بن جُمیع الازدی البصری رحمۃ اللہ علیہ 441

جناب عمرو بن الیسع کوفی رحمۃ اللہ علیہ 441

جناب عمرو بن خالد رحمۃ اللہ علیہ 441

جناب عمرو بن الیاس البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 442

جناب عمرو بن الیاس رحمۃ اللہ علیہ 442

جناب عمرو بن ابراہیم الدزوی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 442

جناب عمرو بن حُریث رحمۃ اللہ علیہ 443

جناب عمرو بن منہال رحمۃ اللہ علیہ 443

جناب عمرو بن ابی المقدام رحمۃ اللہ علیہ 443

جناب عمرو بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ 443

جناب عمار بن موسیٰ الساباطی رحمۃ اللہ علیہ 444

جناب عمار بن مروان رحمۃ اللہ علیہ 444

جناب عمار ابوالیقظان الاسدی رحمۃ اللہ علیہ 444

جناب عمران البرقی الجیابی رحمۃ اللہ علیہ 445

جناب عمران بن مُسکان رحمۃ اللہ علیہ 445

جناب عمران بن موسیٰ الزیتونی قمی رحمۃ اللہ علیہ 445

جناب عمران بن میثم رحمۃ اللہ علیہ 445

جناب عمران بن حُمران الاذرعی رحمۃ اللہ علیہ 446

عمران بن شفا الاصمعی رحمۃ اللہ علیہ 446

جناب عمران بن قطن رضوان اللہ علیہ 446
جناب عمران بن محمد بن عمران رضوان اللہ علیہ 447
جناب عمران بن اسماعیل رضوان اللہ علیہ 447
جناب عباد بن صُہیب رضوان اللہ علیہ 447
جناب عبّاد بن سلیمان رضوان اللہ علیہ 447
جناب عبّاد ابوسعید العصفری کوفی رضوان اللہ علیہ 448
جناب عامر بن عبداللہ رضوان اللہ علیہ 448
جناب عامر بن کثیر السراج زیدی کوفی رضوان اللہ علیہ 448

باب عیسیٰ

جناب عیسیٰ بن روضہ رضوان اللہ علیہ 449
جناب عیسیٰ بن داوٗد النجّار کوفی رضوان اللہ علیہ 449
جناب عیسیٰ بن حمزہ المدائنی الثقفی رضوان اللہ علیہ 449
جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد رضوان اللہ علیہ 450
جناب عیسیٰ بن راشد کوفی رضوان اللہ علیہ 450
جناب عیسیٰ بن الولید الھمدانی کوفی رضوان اللہ علیہ 450
جناب عیسیٰ بن سَری رضوان اللہ علیہ 451
جناب عیسیٰ بن اَعیُن الجُریری رضوان اللہ علیہ 451
جناب عیسیٰ بن صبیح العرزمی رضوان اللہ علیہ 451
جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد رضوان اللہ علیہ 452
جناب عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ رضوان اللہ علیہ 452
جناب عیسیٰ بن مہران المُستعطِف رضوان اللہ علیہ 452
جناب عیسیٰ بن ہشام رضوان اللہ علیہ 453
جناب عیسیٰ بن المستفاد رضوان اللہ علیہ 453

باب العَلاَ

جناب علاء بن الفضیل رحمۃ اللہ علیہ 454
جناب علاء ابن رزین القلا رحمۃ اللہ علیہ 454
جناب علاء بن مقعد کوفی رحمۃ اللہ علیہ 454
جناب علاء بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 455
جناب عقبہ بن خالد اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 455
جناب عقبہ بن محرز جعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 455
جناب عثمان بن جعفر محاربی رحمۃ اللہ علیہ 456
جناب عثمان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 456
جناب عون بن حریر رحمۃ اللہ علیہ 457
عون بن سالم کوفی رحمۃ اللہ علیہ 457
جناب عاصم الکوزی رحمۃ اللہ علیہ 457
جناب عاصم بن حمید الحناط الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 458
جناب عنبسہ بن بجاد العابد رحمۃ اللہ علیہ 458
جناب عبدوس بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 458
جناب عبیس بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ 458
جناب عیینہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ 459
جناب العوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ 459
جناب عمارہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ 459
جناب العمرکی بن علی رحمۃ اللہ علیہ 460
جناب علیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 460
جناب عبادہ بن زیادہ الاسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 461
جناب عبدان بن محمد الجوبکی رحمۃ اللہ علیہ 461

علیہ بنت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 461

باب غین

جناب غیاث بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 462
جناب غیاث بن کلّوب رحمۃ اللہ علیہ 462
جناب غالب بن عثمان المنقری رحمۃ اللہ علیہ 463
جناب غالب بن عثمان الھمدانی رحمۃ اللہ علیہ 463

باب الفا

جناب الفضل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 464
جناب فضل بن اسماعیل الکندی رحمۃ اللہ علیہ 464
جناب فضل بن عبدالرحمن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 464
جناب فضل بن شاذان بن الخلیل رحمۃ اللہ علیہ 465
جناب فضل بن عثمان المرادی رحمۃ اللہ علیہ 466
جناب فضل بن ابی قرہ تمیمی السہندی رحمۃ اللہ علیہ 466
جناب فضل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ 466
جناب فضل بن یونس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 467
جناب فضل بن محمد اشعری رحمۃ اللہ علیہ 467
جناب فضیل بن یسار نہدی رحمۃ اللہ علیہ 467
فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ 468
جناب فارس بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ 468
جناب فارس بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ 469
جناب فضالہ بن ایوب الازدی رحمۃ اللہ علیہ 469
جناب فیض بن مختار رحمۃ اللہ علیہ 470

فائد الحناط رحمۃ اللہ علیہ 470

جناب فتح بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 470

فرج السندی رحمۃ اللہ علیہ 470

باب القاف

جناب قاسم بن ولید القرشی رحمۃ اللہ علیہ 471

جناب قاسم بن فُضیل رحمۃ اللہ علیہ 471

جناب قاسم بن بُرید رحمۃ اللہ علیہ 471

جناب قاسم بن سلیمان بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 472

جناب القاسم الری رحمۃ اللہ علیہ 472

جناب قاسم بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ 473

جناب قاسم بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ 473

جناب قاسم بن محمد الجواہری کوفی رحمۃ اللہ علیہ 473

جناب قاسم بن محمد قمی رحمۃ اللہ علیہ 474

جناب القاسم بن محمد الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ 474

جناب قاسم بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ 474

جناب قاسم بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 474

جناب قاسم الربیع رحمۃ اللہ علیہ 475

جناب قاسم بن ہشام اللُّؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ 475

جناب قتیبہ بن محمد الاعشیٰ رحمۃ اللہ علیہ 475

باب الکاف

کُعیب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 476

جناب کُلیب بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ 476

جناب کثیر بن کلثم رضی اللہ عنہ 477
جناب کثیر بن طارق رضی اللہ عنہ 477
کلثوم بنت سلیم رضی اللہ عنہا 477

باب اللام

جناب لوط بن یحییٰ رضی اللہ عنہ 478
جناب لیث بن بختری مرادی رضی اللہ عنہ 479

باب المیم

جناب محمد بن سالم رضی اللہ عنہ 480
جناب محمد بن احمد بن روح رضی اللہ عنہ 480
محمد بن جریر رضی اللہ عنہ 480
جناب محمد بن قیس ابونصر الاسدی رضی اللہ عنہ 480
جناب محمد بن قیس ابوعبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ 481
جناب محمد بن مسلم رضی اللہ عنہ 482
جناب محمد بن حسن بن ابی سارہ رضی اللہ عنہ 482
جناب محمد بن الحسن بن عبداللہ جعفری رضی اللہ عنہ 482
جناب محمد بن علی بن ابی شعبہ حلبی رضی اللہ عنہ 482
جناب محمد بن علی بن النعمان رضی اللہ عنہ 483
جناب محمد بن ابی عمیر رضی اللہ عنہ 484
جناب محمد بن سنان رضی اللہ عنہ 487
جناب محمد بن خلیل رضی اللہ عنہ 488
جناب محمد بن سماعہ رضی اللہ عنہ 488
جناب محمد بن اورمہ رضی اللہ عنہ 488

جناب محمد بن ابی یونس تسنیم رحمۃ اللہ علیہ 489
جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع رحمۃ اللہ علیہ 490
جناب محمد بن علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 492
جناب محمد بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ 492
جناب محمد بن عیسیٰ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ 493
جناب محمد بن حسین بن ابی خطاب رحمۃ اللہ علیہ 494
جناب محمد بن خالد بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ 494
جناب محمد بن حسن بن شمون رحمۃ اللہ علیہ 495
جناب محمد بن الحسین بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 496
جناب محمد بن جمہور رحمۃ اللہ علیہ 497
جناب محمد بن احمد بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ 497
جناب محمد بن حسان الرازی رحمۃ اللہ علیہ 498
جناب محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 498
جناب محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 498
جناب محمد بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ 499
جناب محمد بن جبرئیل الاہوازی رحمۃ اللہ علیہ 499
محمد جناب محمد بن عبید الکاتب رحمۃ اللہ علیہ 499
جناب محمد بن عمرو بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 500
جناب محمد بن خالد بن عمر الطیالسی التمیمی رحمۃ اللہ علیہ 500
جناب محمد بن مُفضّل رحمۃ اللہ علیہ 500
جناب محمد بن بندار رحمۃ اللہ علیہ 500
جناب محمد بن عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ 501
ناب محمد بن احمد بن خاقان نہدی رحمۃ اللہ علیہ 501
جناب محمد بن اسماعیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 501

جناب محمد بن عباس بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 502
جناب محمد بن ابراہیم بن ابی البلاد رحمۃ اللہ علیہ 502
جناب محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 502
جناب محمد بن علی بن جاک قمی رحمۃ اللہ علیہ 503
جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 503
جناب محمد بن الخلیل رحمۃ اللہ علیہ 503
جناب محمد بن نافع کوفی رحمۃ اللہ علیہ 503
جناب محمد بن عبداللہ المسلی رحمۃ اللہ علیہ 504
جناب محمد عبید بن صاعد رحمۃ اللہ علیہ 504
جناب محمد بن خالد اشعری قمی رحمۃ اللہ علیہ 504
جناب محمد بن اصبغ الھمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 504
جناب محمد بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ 505
جناب محمد بن علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 505
جناب محمد بن عمر الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ 506
جناب محمد مروان الانباری رحمۃ اللہ علیہ 506
جناب محمد بن الولید البجلی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ 506
جناب محمد بن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 506
جناب محمد بن اسماعیل بن میمون الزعفرانی رحمۃ اللہ علیہ 506
جناب محمد بکر بن جناح رحمۃ اللہ علیہ 507
جناب محمد بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 507
جناب محمد بن زکریا بن دینار رحمۃ اللہ علیہ 508
جناب محمد بن سلیمان بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ 509
جناب محمد بن علی بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 509
جناب محمد بن احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 510

جناب محمد بن علی بن محبوب رحمۃ اللہ علیہ 511

جناب محمد بن عبداللہ بن نجیح رحمۃ اللہ علیہ 511

جناب محمد بن عبداللہ بن مہران رحمۃ اللہ علیہ 511

جناب محمد بن الحسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ 512

جناب محمد بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ 512

جناب محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ 514

جناب محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 514

جناب محمد بن ابی القاسم رحمۃ اللہ علیہ 515

جناب محمد بن الحسن بن فرّوخ الصفّار رحمۃ اللہ علیہ 515

جناب محمد بن عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 516

جناب محمد بن میمون رحمۃ اللہ علیہ 517

جناب محمد بن ابراہیم الامام رحمۃ اللہ علیہ 517

جناب محمد بن عطیہ الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ 518

جناب محمد بن عوّام الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ 518

جناب محمد بن عبداللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ 518

ناب محمد بن عبداللہ بن رباط البجلی رحمۃ اللہ علیہ 519

جناب محمد بن یوسف الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ 519

جناب محمد بن الحکیم خثعمی رحمۃ اللہ علیہ 519

جناب محمد بن ماروا التمیمی رحمۃ اللہ علیہ 520

جناب محمد بن مسعود الطائی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 520

جناب محمد الحدّاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ 520

جناب محمد بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ 521

جناب محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 521

جناب محمد بن یحییٰ بن سلیمان خثعمی رحمۃ اللہ علیہ 521

جناب محمد بن یحییٰ الخزاز کوفی رحمۃ اللہ علیہ 521
جناب محمد بن حُمران نہدی رحمۃ اللہ علیہ 522
جناب محمد بن عذافر رحمۃ اللہ علیہ 522
جناب محمد بن مروان حناط المدینی رحمۃ اللہ علیہ 523
جناب محمد بن اسحاق بن عمار رحمۃ اللہ علیہ 523
جناب محمد بن سُکین رحمۃ اللہ علیہ 524
جناب محمد بن غورک رحمۃ اللہ علیہ 524
جناب محمد بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ 524
جناب محمد بن الہیثم رحمۃ اللہ علیہ 525
جناب محمد بن القاسم بن فُضیل رحمۃ اللہ علیہ 525
جناب محمد بن سالم بن ابی سلمہ کندی رحمۃ اللہ علیہ 525
جناب محمد بن معروف الخزاز الھلالی رحمۃ اللہ علیہ 525
جناب محمد بن فرات الجُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 526
جناب محمد بن اسماعیل بن خثیم الکنانی رحمۃ اللہ علیہ 526
جناب محمد رحمۃ اللہ علیہ 526
جناب محمد بن الحسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ 527
جناب محمد بن الصامت رحمۃ اللہ علیہ 527
جناب محمد بن عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 527
جناب محمد بن خالد الاصم رحمۃ اللہ علیہ 527
جناب محمد بن صدقۃ العنبری البصری رحمۃ اللہ علیہ 527
جناب محمد بن خالد الاخمسی البجلی رحمۃ اللہ علیہ 528
جناب محمد بن الصباح کوفی رحمۃ اللہ علیہ 528
جناب محمد بن مرازم رحمۃ اللہ علیہ 528
جناب محمد بن سلیمان بن عبداللہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ 529

جناب محمد بن تمیم النہشلی التمیمی البصری رحمۃ اللہ علیہ 529

جناب محمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ 529

جناب محمد بن عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ 530

جناب محمد بن شریح الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ 530

جناب محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 530

جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 531

جناب محمد بن سلیمان الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ 531

جناب محمد بن فُضیل بن کثیر الصیرفی الازدی رحمۃ اللہ علیہ 531

جناب محمد سہل بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ 532

جناب محمد بن مُیَسّر رحمۃ اللہ علیہ 532

جناب محمد بن مُصَبِّح بن الصباح کوفی رحمۃ اللہ علیہ 532

جناب محمد بن اسلم الطبری الجبلی رحمۃ اللہ علیہ 533

جناب محمد بن زید الرزامی رحمۃ اللہ علیہ 533

جناب محمد بن عمرو بن سعید المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 533

جناب محمد بن حسن بن زیاد العطار کوفی رحمۃ اللہ علیہ 533

جناب محمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ 534

جناب محمد بن مُسلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ 534

جناب محمد بن البہلول کوفی رحمۃ اللہ علیہ 534

جناب محمد زُرقان رحمۃ اللہ علیہ 535

جناب محمد بن اسماعیل الجعفری رحمۃ اللہ علیہ 535

جناب محمد بن عصام الانماطی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 535

جناب محمد بن الریان رحمۃ اللہ علیہ 535

جناب محمد بن علی بن عیسیٰ القمی رحمۃ اللہ علیہ 536

جناب محمد بن حماد رحمۃ اللہ علیہ 536

maablib.org

جناب محمد بن المثنی بن القاسم کوفی رحمۃ اللہ علیہ 536
جناب محمد بن ہشام خثعمی رحمۃ اللہ علیہ 537
جناب محمد بن الفرج الرُّخجی رحمۃ اللہ علیہ 537
جناب محمد بن ابراہیم بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ 537
جناب محمد بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ 537
جناب محمد بن سعید بن غَزوان رحمۃ اللہ علیہ 538
جناب محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشی رحمۃ اللہ علیہ 538
جناب محمد بن جعفر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 538
جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 539
جناب محمد بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 539
جناب محمد بن احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 540
جناب محمد بن عبدالرحمن بن قِبہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ 541
جناب محمد بن جریر بن رُستم الطبری الآملی رحمۃ اللہ علیہ 542
جناب محمد بن جعفر بن عنبسہ الاہوازی الحداد رحمۃ اللہ علیہ 542
جلیل حضرت محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ 543
جناب محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی رحمۃ اللہ علیہ 544
جناب محمد بن عبدالمومن المؤدِّب قمی رحمۃ اللہ علیہ 544
جناب محمد بن علی الشَّلمغانی رحمۃ اللہ علیہ 544
جناب محمد بن العباس بن علی رحمۃ اللہ علیہ 545
جناب محمد بن محمد بن الاشعث رحمۃ اللہ علیہ 545
جناب محمد بن ابی بکر ھَمّام رحمۃ اللہ علیہ 546
جناب محمد بن عبداللہ بن مُملک الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ 547
جناب محمد بن خلف رحمۃ اللہ علیہ 547
جناب محمد بن القاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 547

جناب محمد بشر الحمدونی رحمۃ اللہ علیہ 548
جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 548
جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 548
جناب محمد بن الحسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ 549
جناب محمد بن علی بن عبدک رحمۃ اللہ علیہ 549
جناب محمد بن عبید اللہ جعفی علوی حسنی (حسینی) رحمۃ اللہ علیہ 549
جناب محمد بن حسن بن احمد بن ولید رحمۃ اللہ علیہ 550
جناب محمد بن ابراہیم بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ 550
جناب محمد بن بحر الرُہنی رحمۃ اللہ علیہ 551
جناب محمد بن احمد بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ 551
جناب محمد بن علی بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ 552
جناب محمد بن احمد بن جنید رحمۃ اللہ علیہ 552
جناب محمد بن حسین بن سفرجلہ رحمۃ اللہ علیہ 555
جناب محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ 555
جناب محمد بن احمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ 559
جناب محمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 559
جناب محمد بن بکران بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 560
جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 560
جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 560
جناب محمد بن عمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 561
جناب محمد بن احمد القمی رحمۃ اللہ علیہ 562
جناب محمد بن المظفر رحمۃ اللہ علیہ 562
جناب محمد بن حسن بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ 562
جناب محمد بن عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 562

جناب محمد بن وهبان رحمۃ اللہ علیہ 563
جناب محمد بن محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ 564
جناب محمد بن ابی عمران رحمۃ اللہ علیہ 564
جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 564
جناب محمد بن عبید اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 564
جناب محمد بن الحسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 565
جناب محمد بن علی بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ 565
جناب محمد بن محمد بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ 566
جناب محمد بن حسن بن علی الطوسی رحمۃ اللہ علیہ 569
جناب محمد بن عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ 570
جناب محمد بن الحسن بن حمزہ الجعفری رحمۃ اللہ علیہ 570
جناب محمد بن یحییٰ المی (المغیثی) رحمۃ اللہ علیہ 571

باب موسیٰ

جناب موسیٰ بن سعدان الحناط رحمۃ اللہ علیہ 572
جناب موسیٰ بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ 572
جناب موسیٰ بن طلحہ القمی رحمۃ اللہ علیہ 573
جناب موسیٰ بن عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 573
جناب موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 573
جناب موسیٰ بن جعفر الکمیدانی رحمۃ اللہ علیہ 574
جناب موسیٰ بن الحسن بن عامر رحمۃ اللہ علیہ 574
جناب موسیٰ بن محمد الاشعری القمی رحمۃ اللہ علیہ 574
جناب موسیٰ بن حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 575
جناب موسیٰ بن بکر الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 575

جناب موسیٰ بن ابراہیم المروزی رحمۃ اللہ علیہ 575
جناب موسیٰ بن ابی حبیب کوفی رحمۃ اللہ علیہ 576
جناب موسیٰ بن بُرید کوفی رحمۃ اللہ علیہ 576
جناب موسیٰ بن سابق کوفی رحمۃ اللہ علیہ 576
جناب موسیٰ بن اُکَیل النُمیری کوفی رحمۃ اللہ علیہ 576
جناب موسیٰ بن عُمیر الہذلی رحمۃ اللہ علیہ 577
جناب موسیٰ بن رنجویہ رحمۃ اللہ علیہ 577
جناب موسیٰ بن عمر بن بزیع رحمۃ اللہ علیہ 577
موسیٰ بن سَلَمہ رحمۃ اللہ علیہ 578
جناب موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ 578
جناب موسیٰ بن حَمّاد الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ 578

باب معاویہ

جناب معاویہ بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ 579
جناب معاویہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 579
جناب معاویہ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ 579
معاویہ بن عمار رحمۃ اللہ علیہ 580
جناب معاویہ بن وھب البجلی رحمۃ اللہ علیہ 580
جناب معاویہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ 581

باب منصور

جناب منصور بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 582
ناب منصور بن یونس بزرج رحمۃ اللہ علیہ 582
جناب منصور بن حازم رحمۃ اللہ علیہ 582

جناب منصور بن العباس رحمۃ اللہ علیہ 583

جناب منصور بن ابی الاسود اللیثی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 583

باب مُثَنّیٰ

جناب مُثَنّیٰ بن الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ 584

جناب مُثَنّیٰ بن راشد رحمۃ اللہ علیہ 584

جناب مُثَنّیٰ بن ولید الحناط رحمۃ اللہ علیہ 584

جناب مُثَنّیٰ بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ 584

باب مَسعدہ

جناب مَسعدہ بن صدقہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ 585

جناب مَسعدہ بن زیاد الربعی رحمۃ اللہ علیہ 585

جناب مَسعدہ بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ 585

جناب مَسعدہ بن الفرج الربعی رحمۃ اللہ علیہ 586

باب مُفَضَّل

جناب مُفَضَّل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ 587

جناب مُفضل بن سعید رحمۃ اللہ علیہ 587

باب اَلمُعَلّیٰ

جناب مُعَلّیٰ بن خُنَیس رحمۃ اللہ علیہ 588

جناب مُعَلّیٰ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ 588

جناب مُعَلّیٰ بن موسیٰ الکندی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 588

جناب معلی بن محمد البصری رحمۃ اللہ علیہ 589

باب مُنذر

جناب مُنذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 590
جناب منذر بن جُفیر رحمۃ اللہ علیہ 590

باب مروان

جناب مروان بن مسلم کوفی رحمۃ اللہ علیہ 591
جناب مروان بن قیس الدینوری القرشی رحمۃ اللہ علیہ 591

باب المیم

مُصعب بن یزید الانصاری رحمۃ اللہ علیہ 592
جناب مُصعب بن سلام رحمۃ اللہ علیہ 592
جناب مِسمع بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ 592
جناب مُشمعل بن سعد اسدی ناشری رحمۃ اللہ علیہ 593
جناب مُصبح بن الہلقام رحمۃ اللہ علیہ 593
جناب مُثنّی بن جمیل اسدی بیاع الجواری رحمۃ اللہ علیہ 594
جناب مُعمّر بن خلّاد رحمۃ اللہ علیہ 594
جناب مُنبّہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 594
جناب مظفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 595
جناب مُندل بن علی العنزی رحمۃ اللہ علیہ 595
جناب مالک بن عطیہ الاحمسی البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 595
جناب مُحسن بن احمد القیسی رحمۃ اللہ علیہ 596
جناب مرزبان بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 596
جناب مہران بن محمد رحمۃ اللہ علیہ 596
جناب مُطّلب بن زیاد الزہری القرشی المدنی رحمۃ اللہ علیہ 596

جناب محفوظ بن نصر الهمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 597
جناب مرازم بن حکیم الازدی المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 597
جناب مقاتل بن مقاتل البلخی رحمۃ اللہ علیہ 597
جناب میاح المدائنی رحمۃ اللہ علیہ 598
جناب معمر بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ 598
جناب مرزوک بن عبید رحمۃ اللہ علیہ 598
جناب معن بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ 599
جناب متوکل بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ 599
جناب مسکین بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ 599

باب النون

جناب نصر بن قابوس اللخمی القابوسی رحمۃ اللہ علیہ 600
جناب نصر بن سوید الصیرفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 600
جناب نصر بن مزاحم المنقری العطار رحمۃ اللہ علیہ 600
جناب نصر بن صباح رحمۃ اللہ علیہ 601
جناب نصر بن عامر رحمۃ اللہ علیہ 602
جناب نجیح بن قباء القائفی رحمۃ اللہ علیہ 602
جناب نوح بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ 603
جناب نشیط بن صالح رحمۃ اللہ علیہ 603
حضرت ناصح البقال رحمۃ اللہ علیہ (سبزی فروش) 603

باب الواو

جناب وہب بن وہب رحمۃ اللہ علیہ 604
ناب وہب بن عبد ربہ رحمۃ اللہ علیہ 604

جناب وہب بن محمد ابو از رحمۃ اللہ علیہ 604

وہیب بن خالد البصری رحمۃ اللہ علیہ 605

جناب وہیب بن حفص رحمۃ اللہ علیہ 605

جناب وہیب بن حفص بن نخاس رحمۃ اللہ علیہ 605

جناب ولید بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ 606

جناب ولید بن العلاء وصافی کوفی عجلی رحمۃ اللہ علیہ 606

جناب ذُریرہ بن محمد الغسانی رحمۃ اللہ علیہ 606

باب الھاء

جناب ہشام بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ 607

جناب ہشام بن سالم الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ 608

جناب ہشام بن محمد بن السائب رحمۃ اللہ علیہ 608

جناب ہاشم بن المثنی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 609

جناب ہاشم بن ابراہیم العباسی رحمۃ اللہ علیہ 609

جناب ہاشم بن حیان رحمۃ اللہ علیہ 610

جناب ہیثم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ 610

جناب ہیثم بن واقد الجزری رحمۃ اللہ علیہ 610

جناب ہیثم بن عبداللہ الرمانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 611

جناب ہیثم بن محمد الثمالی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 611

جناب ہیثم بن عروہ التمیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 611

جناب ہیثم بن ابی مسروق رحمۃ اللہ علیہ 611

جناب ہارون بن خارجہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ 612

جناب ہارون بن حمزہ الغنوی الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ 612

جناب ہارون بن الجہم رحمۃ اللہ علیہ 612

جناب ہارون بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 613
جناب ہارون بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ 613
جناب ہارون بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ 613
جناب ہارون بن عمر رحمۃ اللہ علیہ 614
جناب ہارون بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ 614
جناب ہارون بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ 614
جناب ہبۃ اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 615
جناب ہلال بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 615

باب الیاء

جناب یحییٰ بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ 616
جناب یحییٰ بن علیم الکلبی العلیمی رحمۃ اللہ علیہ 616
جناب یحییٰ بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ 616
جناب یحییٰ بن زکریا بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ 617
جناب یحییٰ المکنی ابو محمد العلوی رحمۃ اللہ علیہ 617
جناب یحییٰ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ 617
جناب یحییٰ بن زکریا الترماشیری رحمۃ اللہ علیہ 617
جناب یحییٰ بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ 618
جناب یحییٰ بن یحییٰ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ 618
جناب یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ 619
جناب یحییٰ بن خلف الوابشی الصمدانی رحمۃ اللہ علیہ 619
جناب یحییٰ بن العلاء البجلی الرازی رحمۃ اللہ علیہ 619
جناب یحییٰ بن عمران رحمۃ اللہ علیہ 620
جناب یحییٰ بن عبدالرحمن ازرق کوفی رحمۃ اللہ علیہ 620

جناب یحییٰ بن سالم الفراء کوفی رحمۃ اللہ علیہ 620

جناب یحییٰ اللحام الکوفی رحمۃ اللہ علیہ 621

جناب یحییٰ بن ہاشم کوفی رحمۃ اللہ علیہ 621

جناب یحییٰ بن الحجاج الکرخی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ 621

جناب یحییٰ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ 622

جناب یحییٰ بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ 622

جناب یونس بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ 622

جناب یونس بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ 623

جناب یونس بن علی القطان رحمۃ اللہ علیہ 624

جناب یونس بن ظبیان رحمۃ اللہ علیہ 625

جناب یونس بن رباط البجلی رحمۃ اللہ علیہ 625

جناب یعقوب بن سالم الاحمر رحمۃ اللہ علیہ 625

جناب یعقوب بن نُعَیم رحمۃ اللہ علیہ 626

جناب یعقوب بن اسحاق بن السکیت رحمۃ اللہ علیہ 626

جناب یعقوب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ 627

جناب یعقوب بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ 627

جناب یعقوب السرّاج کوفی رحمۃ اللہ علیہ 628

جناب یعقوب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ 628

جناب یوسف بن یعقوب الجُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 628

جناب یوسف بن حماد قیراط کوفی رحمۃ اللہ علیہ 629

جناب یوسف بن عقیل البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 629

جناب یوسف بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ 629

جناب یزید ابوخالد القماط رحمۃ اللہ علیہ 630

جناب یزید بن خلیفہ الحارثی رحمۃ اللہ علیہ 630

جناب یزید بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ 630
جناب یزید بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ 631
حضرت یاسین نابینا رحمۃ اللہ علیہ (روغن فروش) 631
حضرت جناب یاسر خادم الرضاؑ 631

باب الکنیت

جناب ابوبدر کوفی رحمۃ اللہ علیہ 632
جناب ابوبلال الاشعری رحمۃ اللہ علیہ 632
جناب ابویحییٰ الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ 632
جناب ابوایوب المدنی رحمۃ اللہ علیہ 633
جناب ابوالربیع الشامی رحمۃ اللہ علیہ 633
جناب ابوہارون المکفوف رحمۃ اللہ علیہ 633
جناب ابویحییٰ رحمۃ اللہ علیہ (نابینا) 634
جناب ابویحییٰ حناط رحمۃ اللہ علیہ 634
جناب ابوجنادہ الاعمیٰ رحمۃ اللہ علیہ (نابینا) 634
جناب ابوعبداللہ الجامورانی رحمۃ اللہ علیہ 634
جناب ابوعلی الحرانی رحمۃ اللہ علیہ 635
جناب ابوشعیب المحاملی کوفی رحمۃ اللہ علیہ 635
جناب ابوطالب بصری رحمۃ اللہ علیہ 635
جناب ابوالعباس صاحب عمار بن مروان رحمۃ اللہ علیہ 635
جناب ابومعشر المدنی رحمۃ اللہ علیہ 636
جناب ابوعبدالرحمن العرزمی رحمۃ اللہ علیہ 636
جناب ابوالحسن نہدی رحمۃ اللہ علیہ 636
جناب ابوایوب الانباری رحمۃ اللہ علیہ 636

جناب ابومخلدالسّراج رحمۃ اللہ علیہ 637
جناب ابوعثمان الاحول رحمۃ اللہ علیہ 637
جناب ابوسلیمان الجبلی رحمۃ اللہ علیہ 637
جناب ابوخیون رحمۃ اللہ علیہ 637
جناب ابوحبیب الیناجی رحمۃ اللہ علیہ 638
جناب ابوالجوزاء تمیمی رحمۃ اللہ علیہ 638
جناب ابوساسان کوفی رحمۃ اللہ علیہ 638
جناب ابوالشدّاخ رحمۃ اللہ علیہ 639
جناب ابوطالب الازدی البصری الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ 639
جناب ابوطاہر رحمۃ اللہ علیہ 639
جناب ابوشبل رحمۃ اللہ علیہ 640
جناب ابوعصام رحمۃ اللہ علیہ 640
جناب ابوعیینہ رحمۃ اللہ علیہ 640
جناب ابوسعید المکاری رحمۃ اللہ علیہ 640
جناب ابوالولاّد الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ 640
جناب ابوالحسن الکیموفی رحمۃ اللہ علیہ 641
جناب ابومحمد الاسود رحمۃ اللہ علیہ 641
جناب ابومحمد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ 641
جناب ابومالک الجُہنی رحمۃ اللہ علیہ 641
جناب ابومحمد الخزّاز رحمۃ اللہ علیہ 642
جناب ابومحمد القزّاز رحمۃ اللہ علیہ 642
جناب ابوہلال رحمۃ اللہ علیہ 642
جناب ابویعقوب الجعفی رحمۃ اللہ علیہ 642

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طبقہ اول

﴿۱﴾

حضرت ابورافع رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابورافع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے، ان کا اسم گرامی ''اسلم'' ہے۔

رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس بن عبدالمطلبؑ نے انہیں نبی رحمتؐ کو ہبہ کیا تھا، جب حضرت عباسؓ نے اسلام قبول کیا تھا تو ابورافع یہ خبر پیغمبر اسلامؐ کے پاس لائے تو آپؐ نے اس خوشی میں انہیں آزاد کردیا تھا۔ یہ روایت ہمیں ابو الحسن احمد بن محمد الجندی نے بیان کی انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن معروف نے بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں الحارث الورّاق اور حسین بن فہم نے، انہوں نے محمد بن سعد کاتب الواقدی سے، انہوں نے کہا: کہ ابورافع نے بتایا اور اس حدیث کا ذکر کیا: ہمیں اس حدیث کی خبر دی محمد بن جعفر ادیب نے، انہوں نے کہا: ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے یہ حدیث بیان کی۔

کہا جاتا ہے کہ ابورافع کا نام ابراہیم ہے، حضرت ابورافع نے مکہ معظمہ میں اسلام کے آغاز میں اسلام قبول کرلیا تھا پھر یہ مدینہ منورہ کی طرف چلے آئے، یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہے، آپؐ کی رحلت کے بعد حضرت علی علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں رہنے لگے۔

ابورافع کا شمار حضرت امام علی علیہ السلام کے وفاشعار دوستوں میں ہوتا ہے، حضرت امیرؑ کے دور امامت میں واقع ہونے والی تمام جنگوں میں ابورافع شریک رہے تھے۔ جب حضرت علی علیہ السلام نے کوفہ کو اپنی حکومت کا دارالخلافہ قرار دیا تو کوفہ کے بیت المال کی مسئولیت جناب ابورافع کے پاس تھی، ان کے دونوں فرزند عبیداللہ اور علی، امیرالمومنین امامؑ کے کاتب تھے۔

ہمیں خبر دی محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسین احمد بن یوسف الجُعفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن علی بن حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن حکم رافعی نے، انہوں نے کہا: میں نے سنا عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع سے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے ابورافع سے، جناب ابورافع نے کہا: جب میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا مجھے ایسے معلوم ہوا کہ آپ نیند میں ہیں یا پھر آپؐ پر وحی نازل ہورہی ہے، میں نے وہاں گھر کے ایک کونے میں سانپ دیکھا میں نے اسی وقت اس کا

مارنا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آجائے۔

میں سانپ اور رسول اللہؐ کے درمیان لیٹ گیا کہ اگر سانپ ادھر کا رخ کرے تو وہ مجھے کاٹے اور اللہ کا رسولؐ اس کے ضرر سے محفوظ رہے۔ اس دوران آپؐ بیدار ہوئے آپؐ کی مبارک زبان پر اس آیت کی تلاوت تھی:

إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ

"صرف تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسول اور وہ اہل ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالتِ نماز میں زکوٰۃ دیتے ہیں"

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اللہ رب العزت کے لئے حمد وثنا ہے کہ جس ذات نے علی بن ابی طالبؑ کی مراد ومنشا کو کمال و جمال عطا کیا، لائق تحسین وتبریک ہیں علی بن ابی طالبؑ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے انہیں میرے بعد بنی آدم پر فضیلت بخشی۔

آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے اپنے پہلو میں لیٹا ہوا پایا تو پوچھا: ابورافع! خیر ہے یہاں کیوں لیٹے ہوئے ہو؟ میں نے عرض کیا: دیکھیں وہ سامنے سانپ ہے، آپکے پہلو میں اس لئے لیٹ گیا کہ کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچائے۔

آقائے نامدارؐ نے فرمایا: ''اٹھو اور اسے مار ڈالو'' میں نے فوراً سانپ کو مار دیا۔

رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: ابورافع! اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا؟ جب کچھ لوگ علیؑ سے جنگ کریں گے، حالانکہ علی حق پر ہونگے اور ان کے مدمقابل باطل پر ہوں گے، وہ اس وقت جدوجہد اللہ رب العزت کے دین کے لئے کر رہے ہوں گے، جو شخص ان کی نصرت جہاد کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ کم از کم اپنی قلبی ہمدردیاں ان کے ساتھ رکھے، جو اس امر پر بھی قادر نہ ہو اس پر کچھ ضروری نہیں ہے۔ پیغمبرؐ کی یہ گفتگو سن کر میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہؐ! "میرے لئے دعا فرمائیں اگر میں اس زمانے میں زندہ رہا تو خداوند تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ میں ان کی نصرت کروں اور ان کے دشمنوں سے جنگ کروں"۔

آپؐ نے فرمایا: "خدایا اگر اس نے وہ زمانہ پایا تو اسے علی بن طالبؑ کی نصرت کرنے کی توفیق عطا کر"

اس کے بعد رسول اسلامؐ بیرون خانہ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "اے لوگو! جسے میرے اور میرے اہل بیت کے محافظ وحامی کا دیدار پسند ہے تو وہ ابورافع کا دیدار کرے، یہ وہ ابورافع ہے جو میری جان کا امین ومحافظ ہے"۔

حضرت ابورافع کے پوتے حضرت عون بن عبیداللہ نے بیان کیا کہ جب حضرت امام علی علیہ السلام کی بیعت ہوئی تو امیر شام نے ملک شام میں آپ کی مخالفت کا محاذ کھول لیا تھا۔

ادھر مدینہ منورہ سے طلحہ وزبیر نے بصرہ میں امام کے خلاف جنگ کا محاذ کھول دیا تھا۔

جناب ابورافع نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ان لوگوں کے بارے میں تھی جنہوں نے امامؑ سے جنگ کی تھی:

سَيُقَاتِلُ عَلِيّاً قَوْمٌ يَكُونُ حَقّاً فِي اللّٰهِ جِهَادُهُمْ

"ایک قوم علیؑ سے جنگ کرے گی علیؑ اور ان کے پیروکاران سے جہاد کرنے کے معاملے میں حق پر ہوں گے ان کا جہاد اللہ رب العزت کے لئے ہوگا۔"

حضرت ابورافع کی خیبر میں زمین اور گھر تھا وہ فروخت کر کے حضرت امام علی علیہ السلام کے ساتھ کوفہ چلے آئے تھے اس وقت ان کی عمر ۸۵ سال تھی وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا تھا: "الحمد للہ میں اس مقام و منزلت کا مالک ہوں کہ جو کسی اور کو نصیب نہیں ہے مجھے دو بیعتوں کا اعزاز حاصل ہے، پہلی بیعتِ عقبہ اور دوسری بیعتِ رضوان ہے، میں نے دو قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی ہے، میں نے تین ہجرتیں کی ہیں"۔

راوی کا بیان ہے میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا تھا: تین ہجرتوں سے کیا مراد ہے؟

انہوں نے جواب دیا: میں نے پہلی ہجرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ساتھ ارضِ حبشہ کی طرف کی تھی۔

دوسری ہجرت حضرت احمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف کی تھی اور یہ وہ تیسری ہجرت ہے جو میں نے امام علی علیہ السلام کے ساتھ مدینہ سے کوفہ کی طرف کی ہے۔

یہ بزرگوار ہمیشہ حضرت امام علی علیہ السلام کی خدمت میں پیش پیش رہے، جب امامؑ کو کوفہ میں شہید کر دیا گیا تو جناب ابورافع حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھ مدینہ واپس چلے آئے تھے، اس زمانہ میں مدینہ میں جناب ابورافع کا گھر نہیں تھا اور نہ کوئی زمین تھی۔ حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار کے گھر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ ان کے حوالہ کر دیا، علاوہ ازیں زمین کا قطعہ بھی عطا کیا، جناب ابورافع کی وفات کے بعد اسی زمین کو آپ کے فرزند جناب عبید اللہ نے ایک لاکھ ستر ہزار درہم کے عوض امیر شام کو فروخت کر دیا تھا۔

انہی اسناد کے ساتھ وہ حدیث بھی جناب عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ: حضرت امام علی علیہ السلام کی دختر حضرت ام کلثومؑ نے حضرت ابورافع سے بیت المال سے ایک ہار مستعار لیا تھا، کیونکہ یہ اس وقت بیت المال کے انچارج تھے۔

حضرت ابورافع کی ایک کتاب تھی جس میں احادیث، احکام اور قضایا کا بیان تھا یہ حدیث ہمیں محمد بن جعفر نحوی نے سنائی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حفص بن محمد بن سعید الاحمسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین انصاری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن قاسم کندی نے، انہوں نے سنا محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد ابورافع سے سنا: کہ جب حضرت امام علی علیہ السلام نے نماز ادا کی تو نماز کے اول میں یہ اور یہ پڑھا، انہوں نے اسی کتاب کا ذکر آخر تک باب باب کی صورت میں کیا، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، اور قضایا کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے۔

اور کوفہ کے محدثین نے بھی اس نسخہ کا اپنے ہاں ذکر کیا ہے، ان ذکر کرنے والوں میں سے ایک زید بن محمد بن جعفر بن مبارک ہیں جو ابن ابی الیابس کے نام سے معروف ہیں انہوں نے حسین بن الحکم الحبری سے روایت کی ہے کہ ہمیں حسن بن حسین نے اپنے اسناد کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے۔

ہمارے شیوخ نے ذکر کیا ہے کہ ان دونوں نسخوں کے درمیان معمولی سا فرق ہے اور جناب ابوالعباس کی روایت مکمل ہے۔ جناب ابورافعؓ کے فرزند کی کتاب اس کتاب کے علاوہ ہے۔

﴿۲﴾

حضرت علی بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی بن رافع تابعی اور پیروکاران اہل بیتؑ میں سے ہیں حضرت امام علی علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کا تعلق باب العلم کے اس طبقہ سے تھا جنہوں نے کسب فیض کر کے دنیا کو علوی فکر و دانش سے روشن کیا، آپ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امام علی علیہ السلام کے دفتر خلافت و امامت کے کاتب تھے۔ جناب علی بن رافع ایک ذہین و فطین انسان تھے، حافظ الحدیث تھے انہیں کثرت کے ساتھ احادیث حفظ تھیں، آپ کی تالیفات علم فقہ پر مشتمل تھیں، وضو اور نماز کے تمام ابواب ان میں موجود تھے مجھے خبر دی ابوالحسن تمیمی نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن قاسم بجلی نے قرأۃ انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا ابوالحسن علی بن ابراہیم بن المعلّی البزّاز نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا عمر بن محمد بن علی بن حسین نے، انہوں نے کہا: مجھے ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع نے بتایا کہ جناب علی بن رافع امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے کاتب تھے۔

ان کے فرمودات میں سے ہے "جب تم میں سے کوئی آدمی وضو کرے تو ابتداء دائیں طرف سے کرے دائیں طرف کو دھو کر پھر بائیں طرف کو دھوئے ان کی کتاب کے بارے میں روایت بھی موجود ہے۔ اور وہ یہ ہے: عمر بن محمد کی روایت ہے کہ مجھے خبر دی موسیٰ بن عبداللہ بن حسن نے انہوں نے سنا اپنے والد سے کہ انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی اور اس کتاب کی روایات عبید اللہ بن علی ابی رافع سے حاصل کی تھیں۔

اور ابوالعباس سعید نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد بن مستورد نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا مخوّل بن ابراہیم نہدی نے انہوں نے کہا: میں نے سنا موسیٰ بن عبداللہ بن حسن سے یہ کہتے ہوئے کہ کسی آدمی نے میرے والد سے تشہد کے بارے میں سوال کیا۔ میرے والد نے اسے جناب علی بن رافعؒ کی کتاب دے دی کہ اس میں تمام مسائل لکھے ہوئے ہیں تو آپ نے وہ مسائل ہمیں املا کرائے اور ہم نے وہ اپنے پاس لکھ لئے، جناب عمر بن محمد نے اس کتاب کو امیر المومنینؑ کی

خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔

ہمیں خبر دی ابوالحسن تمیمی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن قاسم نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا معلی بن عمر بن محمد نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبیداللہ بن محمد بن عمر بن علی نے انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا ابومحمد نے انہوں نے سنا اپنے والد سے اس نے ان کے جد حضرت عمر بن علیؑ بن ابی طالبؑ سے اور انہوں نے اپنے والدِ بزرگوار امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے سنا۔

راوی کا بیان ہے کہ اس نے کتاب کے ابواب کی تفصیل دی ہے اور ابن سعید نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن نے انہوں نے سنا معلی سے انہوں نے ابوزکریا یحییٰ بن سالم سے، انہوں نے ابومریم سے، انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے حارث سے اور انہوں نے امام علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا۔ ان کی کتاب کے بارے میں جو باب صلوٰۃ سے ابتدا کی گئی ہے، راوی نے ان دونوں نسخوں کے درمیان اختلاف کا ذکر بھی کیا ہے۔

﴿۳﴾

محدث حضرت ربیعہ بن سمیع رحمۃ اللہ علیہ

جناب ربیعہ بن سمیع نے امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے احادیث کی سماعت کی تھی، انہوں نے ایک کتاب تالیف کی تھی جس میں چوپاؤں کی زکوٰۃ کا ذکر ہے۔ مجھے حسین بن عبیداللہ وغیرہ نے بتایا اس نے جعفر بن محمد قولویہ سے سنا، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا مجھے میرے والد اور تمام اساتذہ نے سُنا انہوں نے سعد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مُغیرَہ نے انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا مقرن نے انہوں نے اپنے دادا ربیعہ بن سمیع سے سنا: انہوں نے امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان محدث نے کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں چوپاؤں کی زکوٰۃ کا ذکر ہے......

راوی نے اس کی کتاب کا ذکر بھی کیا۔

﴿۴﴾

حضرت سُلیم بن قیس الهلالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ان بزرگوار نے ایک کتاب تصنیف کی تھی آپ کی کنیت ابوصادق ہے۔

مجھے خبر دی محمد بن حسن بن ولید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ نے، انہوں نے سنا محمد بن

علی صیرفی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ اور عثمان بن عیسیٰ سے، حماد بن عیسیٰ نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن عمر یمانی نے، انہوں نے سُلیم بن قیس سے سنا۔

﴿۵﴾

حضرت اصبغ بن نباتہ مجاشعی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اصبغ بن نباتہ امیر المومنین امام علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خواص میں سے تھے آپؑ کی شہادت کے بعد انہوں نے ایک لمبا عرصہ زندگی بسر کی، مکتوب مالک اشتر اور وصیت نامہ بنام حضرت محمد بن حنفیہ کی روایت کے راوی جناب اصبغ بن نباتہ ہیں۔ ہمیں خبر دی ابن الجُندِی نے، انہوں نے سنا: ابوعلی بن حمام سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے سعد بن طریف سے، انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے عہد نامہ مالک اشتر کی روایت حاصل کی۔ اور ہمیں خبر دی عبدالسلام بن حسین ادیب نے، انہوں نے سنا ابوبکر الدوری سے، انہوں نے محمد بن احمد بن ابوثلج سے انہوں نے جعفر بن محمد حسنی سے، انہوں نے علی بن عبدک سے، انہوں نے حسن بن طریف سے، انہوں نے حسین بن علوان سے، انہوں نے سعد بن طریف سے انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے وصیت نامہ کی روایت حاصل کی۔

﴿۶﴾

جناب عبیداللہ بن حر جُعفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بہادر و شجاع اور ہوشیار مرد تھے شعر و شاعری میں بھی خاصی شہرت رکھتے تھے، ان سے ایک نسخہ منسوب ہے اس نسخہ میں انہوں نے امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی احادیث درج ہیں۔ ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے کہا: یہی روایت بخاری نے کی ہے کہ اسماعیل بن جعفر بن ابی حفصہ نے یہ حدیث سلیمان بن یسار سے سنی انہوں نے کہا: ہم نے شریک سے انہوں نے عمر بن حبیب سے انہوں نے عبیداللہ بن حر سے سنا۔ ان کی حدیث اہل کوفہ میں معروف ہے انہوں نے اس کی روایت کی ہے۔ ابوالعباسؒ نے کہا: ہمیں بیان کیا الحسین بن ابراہیم نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ہارون ہاشمی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن حسین نے اور عیسیٰ بن عبداللہ طیاسی عسکری نے ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سعید اصفہانی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا شریک نے انہوں نے جابر سے اور انہوں نے عمرو بن حُریث سے اور انہوں نے عبیداللہ بن حر سے سنا کہ: میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے خضاب کے استعمال کے بارے میں سوال کیا امامؑ نے فرمایا: یہ وہ بات نہیں جو تم دیکھ رہے ہو یہ خضاب اور مہندی ہے جس نے (بالوں کی سفیدی کو) چھپا رکھا ہے۔

باب الالف

(۷)

حضرت ابان بن تغلب بن رباح رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی کنیت ابوسعید ہے، البکری اور الجریری مشہور تھے یہ قبیلہ بنی جُریر بن عُبادہ بن ضُبَیعَہ بن قیس بن ثعلبہ بن عُکابَہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل کے حلیف تھے، آپ ایک عظیم مفکر اور دانشور تھے ہمارے مشائخ ومحدثین میں انہیں ایک عظیم مقام حاصل ہے۔

حضرت ابان حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی تھے، آپ نے ان دونوں معصوموں سے کثرت کے ساتھ احادیث سماعت کی تھیں ائمہ طاہرین کے ہاں انہیں ایک بہت بڑا مقام حاصل تھا۔ علامہ بلاذری نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابان نے عطیہ عوفیؒ سے حدیث سماعت کی تھی۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے انہیں فرمایا تھا: اے ابان! تم مسجد نبوی میں بیٹھو اور لوگوں میں فتاویٰ جاری کرو؟ میں اپنے تمام پیروکاروں کو اس مقام ومنزلت پر دیکھنا چاہتا ہوں جو مقام ومنزلت تمہیں حاصل ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے: جب مجھے اس محدث جلیل کی موت کی خبر ملی واللہ میرے دل میں درد کی ایک لہر اٹھی ہے کہ جس نے مجھے محزون ومغموم کر دیا ہے، حضرت ابان دنیائے قرات میں اپنی مثال آپ تھے ان کے معاصرین میں ان کا کوئی مقابل نہیں تھا، علم فقہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے، علم لغت وادب میں متجر عالم تھے۔

اس محدث جلیل فقیہ وافقہ نے عربوں سے سماعت کی اور ان سے حکایات حاصل کیں۔

صاحب رجال کشی جناب ابوعمرو الکشی نے اپنے رجال میں حضرت ابان کے بارے میں لکھا ہے ابان نے فرزند رسول حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ جناب ابوزرعہ الرازی نے اپنی کتاب "ذکر من روی من جعفر بن محمد من التابعین ومن قاربھم " میں جناب ابان کا ذکر کیا ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے:

ابان بن تغلب نے انس بن مالک سے روایت کی ہے اور ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ان روایات کا ذکر کیا ہے جو جناب ابان نے اصحاب رجال سے روایت کی ہیں۔

انہوں نے کہا: آپ نے اعمش، محمد بن المنکدر، سماک بن حرب اور ابراہیم نخعی سے احادیث نقل کی ہیں۔

حضرت ابان کو اپنے زمانہ کے تمام علوم وفنون میں مہارت تامہ حاصل تھی، قرآن، فقہ، حدیث، ادب، لغت اور نحو میں وہ

اپنے زمانہ کے استاد تھے، آپ بہت سی کتابوں کے مصنف اور مؤلف ہیں۔

ان میں سے چند ہیں: ① تفسیر غریب القرآن ② کتاب الفضائل

ہمیں محمد بن جعفر نحوی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے سنا المنذر بن محمد بن المنذر نخعی سے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا چچا حسین بن سعید بن ابی جہم نے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے اور میرے والد نے ابان بن تغلب سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ کی تفسیر سنی، انہوں نے اس آیت کی مکمل تفسیر کی، جناب ابان کی کتاب الفضائل کا اسناد بھی یہی مذکورہ اسناد ہے۔ محمد جلیل جناب ابان کی قرأت ایک منفرد اور بے مثال قرأت تھی۔ آپ کا شمار اپنے زمانہ کے مشہور قرأ میں ہوتا تھا۔ ہمیں یہ خبر دی ابوالحسن تمیمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد یوسف رازی قاری نے قادسیہ میں ۲۸۱ھ میں، انہوں نے کہا:

مجھ سے بیان کیا ابو نُعَیم الفضل بن عبد اللہ بن عباس بن مُعَمَّر ازدی طالقانی ساکن مضافات بصرہ نے ۲۵۵ھ میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن ابو مریم صاحب 'اللؤلؤ' نے، انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث ابان بن تغلب سے سنی اور میں نے اپنی زندگی میں جناب ابان جیسا قاری نہیں دیکھا، صاحب 'اللؤلؤ' نے یہ بھی کہا جناب ابان کہا کرتے تھے کہ قرأت میں ہمزہ ریاضت ہے بغیر ریاضت کے ہمزہ کی ادائیگی مشکل ہے اور ان کی قرأت کا آخر تک ذکر کیا۔

حضرت ابان بن تغلب کی ایک اور کتاب تھی جسے "کتاب صفین" کا نام دیا گیا ہے، ابوالحسن احمد بن حسینؒ نے کہا، میرے پاس ابوالعباس بن سعید کا خط آیا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے شوال ۲۷۱ھ میں ان کی اس کتاب سے انہوں نے کہا، ہمیں محمد بن یزید نخعی نے، انہوں نے کہا:

ہمیں سیف بن عمیرہ نے، انہوں نے ابان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں جناب محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن ہشام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد جریری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابان بن محمد بن ابان بن تغلب نے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ میں آیا، جب امامؑ کی میرے والد پر نگاہ پڑی تو آپؑ نے قالین بچھانے کا حکم دیا آپؑ نے میرے والد سے مصافحہ اور معانقہ کیا، خوش آمدید کہا اور احوال پرسی کی۔

ابان بن تغلب جب مدینہ منورہ آئے تو لوگوں نے انہیں اپنے گھیرے میں لے لیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص ستون ان کے لئے خالی کرایا گیا۔ انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا احمد بن عبد الواحد نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی

متوفی ۳۴۸ھ نے انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا علی بن حسن فضال نے، انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے، انہوں نے محمد بن ابی عمیر سے انہوں نے عبد الرحمن بن حجاج سے، انہوں نے کہا: ہم ابان بن تغلب کی مجلس میں تھے ایک جوان آیا اور انہوں نے کہا: اے ابو سعید یہ بتایئے! حضرت امام علی علیہ السلام کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے کتنے لوگوں نے ساتھ دیا تھا؟

جناب ابان نے ان سے نے کہا: اے جوان تیری مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت ہے کہ اصحاب نبیؐ میں سے کتنے لوگوں نے ان کی اتباع کی تھی؟

اس جوان نے کہا: بات یہی ہے۔ جناب ابان نے کہا: ہم بھی ان کی فضیلت اسی نقطہ نظر سے چاہتے ہیں کہ کتنے اصحاب نبیؐ نے ان کی اتباع کی تھی۔ راوی کا کہنا ہے کہ ابو البلاد نے کہا: آل محمد کا محب جہاں بھی رہتا ہے اس پر ابان کا احسان ہے، جو ابان نے دین کا اتنا کام کیا ہے اب آل محمدؐ کے پیروکاروں کی مشکلات حل ہو گئی ہیں۔

جناب ابان نے ان سے کہا: اے ابو البلاد! کیا تم جانتے ہو کہ آل محمد کا پیروکار کون ہوتا ہے؟

آل محمد کا محب اور پیروکار وہ ہے جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان میں اختلاف کیا تو ان لوگوں نے حضرت امام علی علیہ السلام کا قول تھاما، جب لوگوں نے امام علی علیہ السلام سے اختلاف کیا تو ان لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان سے اپنے مسائل حل کیے۔ جناب محمد بن عبد الرحمن بن فنتی نے حضرت ابان کی تفسیر اور ابو روق عطیہ بن حارث کی کتاب اور محمد بن سائب کی کتاب کو ایک کتاب میں جمع کر دیا تھا۔ اس امر کے بارے میں ہمیں خبر دی الحسین بن علی بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے حسن بن متّیل سے، انہوں نے محمد بن حسین زیات سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ وغیرہ سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا امامؑ نے فرمایا:

أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ رَوَى عَنِّي ثَلَاثِيْنَ أَلْفَ حَدِيثٍ

ابان بن تغلب نے مجھ سے تیس ہزار حدیث روایت کی ہیں (پس اس سے روایت کرو)

ابو علی بن محمد بن رباح الزہری الطحان نے کہا: ہم سے بیان کی یہ حدیث محمد بن عبد اللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: مجھے بتایا محمد بن ولید نے، انہوں نے سنا یونس بن یعقوب سے، انہوں نے عبد اللہ بن خفقہ سے انہوں نے کہا:

ابان بن تغلب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میرا ایک قوم سے گزر ہوا جو میری ان احادیث پر اعتراض کر رہے تھے جو میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنی تھیں، میں نے ان لوگوں سے کہا: تم مجھے اس ہستی کی احادیث کے نقل کرنے پر کیسے ملامت کر سکتے ہو کہ میں نے جب بھی ان پر کوئی سوال کیا تو انہوں نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا۔

انہوں نے کہا: ان کا گزر بچوں سے ہوا جو ایک گیت گا رہے تھے:

اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ بَيْنَ جُمَادَى وَرَجَبٍ

میں نے ان سے اس گانے کا مفہوم پوچھا، انہوں نے کہا: اس کا مطلب ہے زندوں نے مردوں سے ہر صورت ملاقات کرنی ہے۔ سلامہ بن محمد الارزنی نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن ابان نے انہوں نے سنا احمد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے صالح بن سندی سے، انہوں نے امیہ بن علی سے، انہوں نے سُلیم بن ابی حیہ سے، انہوں نے کہا:

ایک دن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی بارگاہ قدس میں بیٹھا تھا جس وقت میں نے ان سے الوداع کا ارادہ کیا تو عرض کیا مجھے زادِ راہ چاہیے، آپؑ نے فرمایا: تم پہ لازم ہے کہ ابان بن تغلب سے استفادہ کرو انہوں نے مجھ سے کثرت کے ساتھ احادیث سماعت کی ہیں۔ حضرت ابان کی وفات ۱۴۱ھ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دورِ امامت میں ہوئی تھی۔

﴿۸﴾

حضرت ابان بن عثمان الاحمر بجلیؒ رحمۃ اللہ علیہ

آپ قبیلہ بجیلہ کے حلیف تھے اصل میں یہ کوفی ہیں، کبھی کوفہ میں رہے اور کبھی بصرہ میں، ان کے گھر والوں نے ان سے احادیث سماعت کی تھی، ان میں سے ابو عبیدہ مَعْمَر بن مثنیٰ اور ابو عبد اللہ محمد بن سلام ہیں۔ اکثر لوگوں نے ان سے عرب شعراء، ماہرین نسب والایام کی روایات نقل کی ہیں، جناب ابان بن عثمان نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ ان کی کتاب حسن ہے اور وہ ایک ضخیم کتاب ہے جس میں زمانہ اسلام کے ابتدائی احوال، جنگیں، مشاہیر لوگوں کی وفات کی تاریخیں اور ان لوگوں کے حالات جو مرتد ہو گئے تھے۔ ہمیں خبر دی اس کتاب کے بارے میں ابو الحسن تمیمی نے، انہوں نے کہا، خبر دی احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ بن زرارہ نے، انہوں نے ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ابی نصر نے انہوں نے سنا ابان سے ہمیں خبر دی احمد بن عبد الواحد نے کہ، ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے۔ اور ہمیں خبر دی عبد اللہ بن شاذان نے، انہوں نے ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں بتایا احمد بن محمد بن ابی نصر نے انہوں نے ابان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹﴾

حضرت ابان بن عبد الملک ثقفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ہمارے اصحاب میں سے شیخ الحدیث ہیں۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کتاب الحج کی روایت کی ہے۔

﴿۱۰﴾

حضرت ابان بن عمر الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابان بن عمر اسدیؒ آل میثم بن یحییٰ تمار کے داماد تھے، ان کا ہمارے مشائخ میں شمار ہوتا ہے۔
ان سے صرف عُبیس بن ہشام الناشری نے حدیث نقل کی، انہوں نے ہمیں خبر دی احمد بن عبد الواحد وغیرہ نے انہوں نے سنا ابوالقاسم علی بن حَبشیؒ بن قونی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے انہوں نے عبیس بن ہشام سے سنا،
ابان بن عمر الاسدی کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۱﴾

حضرت ابان بن محمد البجلیؒ رحمۃ اللہ علیہ

آپ سندی بزاز کے نام سے معروف تھے کیونکہ آپ کپڑا فروش تھے۔
مجھے قاضی ابوعبداللہ جُعفی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن احمد قلانسی نے انہوں نے ابان بن محمد سے ان کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا، جس کی احادیث علمائے رجال سے سماعت کی تھیں، یہ بزرگوار صفوان بن یحییٰ کے بھانجے تھے ابن نوح نے بھی یہی کہا ہے۔

باب ابراہیم

﴿۱۲﴾

حضرت ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ ابو اسحاق قبیلہ بنی اسلم کے حلیف تھے، انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سماعت کی، خاصہ میں سے ہیں یہی وجہ ہے کہ عامہ نے ان کی حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ہمارے بعض اصحاب نے مخالفین سے حکایت کی ہے کہ محدث اُلواقدی کی تمام کتابیں محدث جلیل حضرت ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ کی ہیں، اُلواقدی نے انہیں نقل کر کے اپنی طرف منسوب کر دیا ہے لیکن ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ آپ کی صرف ایک کتاب تھی جو حلال وحرام کے موضوع پر تھی یہ کتاب ابواب کی شکل میں ہے۔

ان بزرگوار نے اس کتاب میں وہ احادیث جمع کی تھیں جو انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

اس کی خبر ہمیں ابوالحسن نحوی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا منذر بن محمد القابوسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد ازدی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۳﴾

حضرت ابراہیم بن صالح انماطی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ کوفہ کے باشندے تھے ثقہ ہیں قابل اعتماد ہیں۔ انہوں نے کہا: مجھے ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے کہا: میں نے ان کی کتابوں کو خوب تلاش کیا لیکن صرف ایک کتاب پائی۔ اس کا نام کتاب "الغیبت" ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن جعفر نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے انہوں نے سنا عبید اللہ بن احمد بن نہیک سے ان کی اس کتاب کے بارے میں۔

maablib.org

﴿۱۴﴾

حضرت ابراہیم بن سلمان بن ابی داحہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ رحمت کے ابرآل طلحہ بن عبیداللہ ابواسحاق کے حلیف تھے "بصرہ میں ہمارے مشہور مشائخ میں سے تھے، فقہ، علم کلام، ادب اور شعر میں ارفع واعلیٰ دسترس رکھتے تھے۔ علامہ جاحظ نے ان سے حکایات نقل کی ہیں علامہ جاحظ نے ان کے بارے میں یہ لکھا ہے: ابن داحہ نے محمد بن عمیر سے احادیث نقل کی ہیں"۔

ہمارے بعض اصحاب نے ان کی کتاب کے بارے میں لکھا ہے لیکن میں نے ان کی کوئی کتاب نہیں دیکھی ہے۔

﴿۱۵﴾

حضرت ابراہیم بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن الحکم بن ظہیر الفزاری ابواسحاق ابن صاحب تفسیر انہوں نے سدیؒ سے احادیث نقل کی تھیں آپ نے جو کتابیں تالیف کی تھیں ان کے اسماء یہ ہیں:

① کتاب الملاحم ② کتاب الخطب

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے ابراہیم بن حکم سے ان کی مذکورہ کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۶﴾

حضرت ابراہیم بن رجأ الجحدری رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا تعلق قبیلہ بنی قیس بن ثعلبہ سے تھا ثقہ ہیں اور ہمارے بصری علماء میں سے ہیں انہوں نے چند کتابیں تالیف کی تھیں ان میں سے ایک کا نام "کتاب الفضائل" ہے۔

ان کی اس کتاب کی خبر ہمیں محمد بن محمد بن نعمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو محمد الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ابراہیم بن رجأ سے سنا ان کی تالیفات کے بارے میں۔

﴿۱۷﴾

حضرت ابراہیم بن مہزیار رحمۃ اللہ علیہ

یہ ابواسحاق اہوازی ہیں، کتاب بشارت کے مؤلف ہمیں خبر دی حسین بن عبیداللہ نے کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبدالجبار نے اور انہوں نے سنا ابراہیم سے اس کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۸﴾

حضرت ابراہیم بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن ہاشم ابواسحاق قمی اصل میں کوفی تھے کوفہ سے قم تشریف لائے اور پھر یہاں کے ہو کر رہ گئے تھے، جناب ابوعمرو الکشی نے ان کے بارے میں لکھا ہے:

جناب ابراہیم بن مہزیار جناب یونس بن عبدالرحمنؒ کے تلمیذ ہیں اور جناب یونس بن عبدالرحمن حضرت امام رضا علیہ السلام کے صحابی ہیں، البتہ یہ جناب ابوعمرو الکشی کا قول ہے جو اشکال سے خالی نہیں ہے۔

ہمارے مشائخ نے ان کے بارے میں ہی کہا ہے کہ یہ وہ پہلے فرد ہیں کہ جنہوں نے کوفی علماء کی احادیث قم میں نشر کی تھیں، انہوں نے چند ایک کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں سے ایک نوادر ہے اور دوسری کتاب قضایا امیر المومنین امام علی علیہ السلام ہے۔

ہمیں ان کتابوں کے بارے میں محمد بن محمد نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحسن بن حمزہ طبری رحمۃ اللہ علیہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے انہوں نے سنا اپنے والد ابراہیم سے اس کے متعلق۔

﴿۱۹﴾

حضرت ابراہیم بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن محمد بن سعید بن ہلال بن عاصم بن سعد بن مسعود ثقفی کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کے اجداد میں سے سعد بن مسعود ثقفی ابوعبید بن مسعود ثقفی کے بھائی ہیں اور وہ مختار ثقفی رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں، امیر المومنین امام علی علیہ السلام نے سعد بن مسعود کو مدائن کا گورنر بنایا تھا یہ وہ فرد ہیں کہ ساباط کے واقعہ میں انہوں نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو اپنے ہاں پناہ دی تھی۔

جب ابواسحاق قمی نے انہیں اصفہان کی دعوت دی تو یہ اصفہان چلے آئے تھے اور وہاں اقامت اختیار کر لی تھی۔

ابتداء میں یہ زیدی تھے پھر ہماری طرف منتقل ہو گئے تھے ایک روایت ہے کہ اہل قم کی ایک جماعت جن میں احمد بن محمد بن خالد وغیرہ جیسے افراد تھے وہ وفد لے کر ان کے پاس آئے اور ان کی خدمت میں قم آنے کی درخواست کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا تھا۔

جناب ابراہیم بن محمد کے کوفہ سے نکلنے کا سبب ان کی ایک کتاب بنی تھی جس کا نام "کتاب المعرفت" تھا جو مشہور مناقب و مثالب پر مشتمل تھی، کوفی علماء نے اس کتاب کے بارے میں باتیں بنانا شروع کر دی تھیں کہ اس کتاب کو ترک کر دینا چاہیے اس سے تخریج نہیں کرنا چاہیے، جب ان محدث جلیل نے یہ باتیں سنیں تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا زمین پر وہ کونسا شہر ہے جو کوفہ سے دور ہو تو آپ کے ساتھیوں نے کہا:

وہ اصفہان ہے، آپ نے قسم کھائی کہ اب اہل کوفہ میں سے کوئی اس کتاب سے کوئی روایت حاصل نہیں کر سکے گا اب میں اصفہان جا کر اس کتاب کو علمائے اصفہان پر پیش کروں گا۔

یہ بزرگوار کوفہ سے اصفہان منتقل ہو گئے اور وہاں اس کتاب کو وہاں کے علماء پر پیش کیا ہمارے محدثین نے ثقہ روایات اس کتاب سے نقل کی ہیں۔

اس راوی جلیل اور الشیخ الاقدم کی بہت سی کتابیں ہیں جن تک ہماری رسائی ہوئی ہے ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

۱۔	کتاب المبتداء	۲۔	کتاب السیرت
۳۔	کتاب معرفت فضل الافضل	۴۔	کتاب اخبار المختار
۵۔	کتاب المغازی	۶۔	کتاب السقیفہ
۷۔	کتاب الردہ	۸۔	کتاب مقتل عثمانؓ
۹۔	کتاب الشوریٰ	۱۰۔	کتاب بیعت علیؑ
۱۱۔	کتاب الجمل	۱۲۔	کتاب الصفین
۱۳۔	کتاب الحکمین	۱۴۔	کتاب النہر
۱۵۔	کتاب الغارات	۱۶۔	کتاب مقتل امیر المومنینؑ
۱۷۔	کتاب رسائلہ واخبارہ	۱۸۔	کتاب قیام الحسنؑ
۱۹۔	کتاب مقتل الحسینؑ	۲۰۔	کتاب التوابین
۲۱۔	کتاب فدک	۲۲۔	کتاب الحجۃ فی فضل المکرمین
۲۳۔	کتاب السرائر	۲۴۔	کتاب المودۃ فی ذوی القربیٰ

۲۵۔ کتاب المعرفت ۲۶۔ کتاب الحوض والشفاعت
۲۷۔ کتاب الجامع الکبیر فی الفقہ ۲۸۔ کتاب الجامع الصغیر
۲۹۔ کتاب مانزل من القران فی امیر المومنینؑ ۳۰۔ کتاب فضل الکوفہ ومن نزلھامن الصحابہ
۳۱۔ کتاب فی الامامت کبیر ۳۲۔ کتاب فی الامامت صغیر
۳۳۔ کتاب المتقین ۳۴۔ کتاب الجنائز
۳۵۔ کتاب الوصیت ۳۶۔ کتاب دلائل

انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن السری نے، انہوں نے کہا: ابراہیم بن محمد بن سعید سے ان کی ان مذکورہ کتابوں کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں خبر دی الحسین نے، انہوں نے سنا: محمد بن علی بن تمام سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن یعقوب الکسائی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زید الرطاب نے انہوں نے محدث ابراہیم بن محمد سے سنا کہ انہوں نے یہ مذکورہ کتابیں تصنیف کی تھیں خبر دی۔ اور ہمیں خبر دی علی بن احمد نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن محمد بن عامر نے، انہوں نے سنا احمد بن علویہ اصفہانی سے جو کاتب ہیں، محدث مذکور کی کتابوں کے بارے میں۔ اور ہمیں احمد بن عبد الواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی نے انہوں نے سنا عبد الرحمٰن بن ابراہیم المستملی سے انہوں نے محدث ابراہیم بن محمد سے روایت کی کہ ان کی یہ کتابیں ہیں:

۱۔ کتاب المبتداء (زمانہ اسلام کے ابتدائی احوال) ۲۔ کتاب المغازی
۳۔ کتاب الروہ ۴۔ اخبار عمرؓ ۵۔ اخبار عثمانؓ ۶۔ کتاب الدار
۷۔ کتاب الاحداث ۸۔ کتاب حروراء ۹۔ کتاب السیرت ۱۰۔ اخبار یزیدؒ ۱۱۔ مقتل الحسینؑ
۱۲۔ کتاب التوابین ۱۳۔ کتاب المختار ۱۴۔ کتاب ابن زبیر ۱۵۔ کتاب المعرفت
۱۶۔ جامع الفقہ والاحکام ۱۷۔ التفسیر ۱۸۔ فضل المکرمین ۱۹۔ التاریخ
۲۰۔ کتاب الرویا ۲۱۔ کتاب السرائر ۲۲۔ کتاب الاشربہ صغیر و کبیر ۲۳۔ اخبار زیدؒ
۲۴۔ اخبار محمدؒ و ابراہیمؒ ۲۵۔ اخبار من قتل من آل ابی طالبؑ ۲۶۔ کتاب خطب السائرہ
۲۷۔ الخطب المعربات ۲۸۔ کتاب الامامت الکبیر والصغیر ۲۹۔ کتاب فضل الکوفہ

(محدث جلیل حضرت ابراہیم بن محمد بن سعید ثقفی ۲۸۳ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے)

﴿۲۰﴾

حضرت ابراہیم بن سلیمان بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن سلیمان بن عبید اللہ بن خالد النہمی ہمدان کے علاقہ کے رہائشی تھے، کوفہ میں ان کا ریشم کا کاروبار تھا ان کی کنیت ابواسحاق ہے، حدیث میں ثقہ ہیں کوفہ میں بنی نہم کے محلہ میں رہتے تھے اس لئے النہمی مشہور ہیں، کچھ عرصہ بعد بنی تمیم کے محلہ میں رہنے لگے تو تمیمی مشہور ہوئے انہوں نے بنی ہلال میں بھی رہائش رکھی لیکن پھر بھی نہمی کہلائے۔

ان کی بہت سی کتابیں تھیں ان میں سے کچھ کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب النوادر، کتاب الخطب، کتاب الدعا، کتاب المناسک، کتاب اخبار ذی القرنین،

کتاب ارم ذات العماد، کتاب قبض روح المومن، کتاب دفائن، کتاب خلق السماوات،

کتاب مقتل امیر المومنینؑ، کتاب جرہم، کتاب حدیث ابن الحرؒ

ہمیں ان کتابوں کی خبر احمد بن عبد الواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حبشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محدث ابراہیم نے ان کی کتابوں کے بارے میں۔

﴿۲۱﴾

حضرت ابراہیم بن اسحاق ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ

ابواسحاق بن اسحاق احمری نہاوندی حدیث میں ضعیف ہیں، ان کی تصنیفات میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

۱۔ کتاب الصیام	۲۔ کتاب متعہ	۳۔ کتاب جواہر الاسرار
۴۔ کتاب المآکل	۵۔ کتاب الجنائز	۶۔ کتاب النوادر
۷۔ کتاب الغیبت	۸۔ کتاب مقتل الحسینؑ	۹۔ کتاب العدد
۱۰۔ کتاب جلاوطنی ابوذرؓ	۱۱۔ کتاب الدواجن	

خبر دی ان کی ان مذکورہ کتابوں کے بارے میں ابوالقاسم علی بن شبل بن اسد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابومنصور ظفر بن حمدون بادرائی نے بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن اسحاق احمری نے اپنی ان کتابوں کے بارے میں بتایا۔ ابوعبداللہ بن شاذان نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: مجھے بتایا ابواحمد القاسم بن محمد ہمدانی نے اور انہوں نے سنا محدث ابراہیم بن اسحاق سے ان کی کتابوں کے بارے میں، انہوں

نے ان سے یہ روایت ۲۶۹ھ میں سنی تھی۔

﴿۲۲﴾

حضرت ابراہیم بن ابی حفص رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابواسحاق کاتب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں آپ ثقہ ہیں، یہ بزرگوار عظیم شخصیت کے مالک تھے، انہوں نے صرف ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام اَلرَّدُّ عَلَی الْغَالِیَةِ وَأَبِي الْخَطَّابِ ہے۔

﴿۲۳﴾

حضرت ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن محمد بن معروف ابواسحاق المذاری ہمارے علمائے اسلام میں سے تھے۔ ثقہ ہیں۔ انہوں نے ابوعلی محمد بن علی بن ہمام سے اور اسی طبقہ کے باقی لوگوں سے حدیث سنی۔ جناب ابراہیم بن محمدؒ نے ایک کتاب "المزار" تصنیف کی تھی۔ ہمیں اس کتاب کے بارے میں حسین بن عبیداللہ نے اطلاع دی۔

﴿۲۴﴾

حضرت ابراہیم بن نُعَیم العبدی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم ابوالصباح الکنانی کو العبدی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ قبیلہ بنی عبد کے پاس رہائش پذیر تھے، جناب ابوالصباح عظیم المرتبت انسان تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کا نام "المیزان" رکھا تھا کیونکہ آپ وثاقت اور اعتماد کے بلند ترین درجہ پر فائز تھے۔ جناب ابوالعباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، انہیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی صحبت حاصل تھی۔ جناب ابراہیم نے حضرت ابوابراہیمؑ سے حدیث سنی تھی۔ انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس کی ایک جماعت نے روایت کی ہے انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے محمد بن احمد بن ثابت القیسی سے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن بکر اور حسن بن محمد بن سماعہ نے خبر دی، انہوں نے صفوان سے سنا اور انہوں نے جناب ابراہیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۵﴾

حضرت ابراہیم بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن عیسیٰ ابوایوب، خزاز (ریشم کے بیوپاری) تھے۔

ایک قول ہے کہ آپ کا نام ابراہیم بن عثمان ہے آپ نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی تھی۔ جناب ابوالعباس نے اپنے رجال میں انہیں ثقہ قرار دیا ہے، جناب ابراہیم جلیل القدر اور عظیم المرتبت انسان تھے۔ آپ نے کتاب النوادر تالیف کی تھی جس میں آپ نے کثرت کے ساتھ احادیث نقل کی ہیں۔

ہمیں محمد بن علی نے خبر دی ہے احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے جناب ابراہیم بن عیسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۶﴾

حضرت ابراہیم بن عمر الیمانی الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ہمارے مشائخ میں سے ہیں، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ ابوالعباس اور باقی ماہرین علم رجال نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

حماد بن عیسیٰ وغیرہ نے اس کتاب کی روایت کی ہے۔ ہمیں خبر دی محمد بن عثمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو القاسم جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے اور انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابرہیم بن عمر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۷﴾

حضرت ابراہیم بن عبد الحمید السدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی رہائش قبیلہ بنی اسد کے پاس تھی اس وجہ سے اسدی مشہور ہوئے اصل میں کوفی اور انماطی ہیں۔ آپ اپنی والدہ کی طرف سے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ کے بھائی ہیں، ان کے دو پدری اور مادری بھائی تھے ان کے نام الصباح اور اسماعیل ہیں۔

آپ کی کتاب کا نام "النوادر" ہے ایک جماعت نے ان سے حدیث نقل کی ہے ان کی کتاب کی ہمیں خبر دی محمد

بن جعفر نے انہوں نے سنا: احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن ابی عمیر نے، انہوں نے ابراہیم بن عبدالحمید اسدی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸﴾

حضرت ابراہیم بن نصر رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن نصر قعقاع الجُعفی کوفی نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی، یہ ثقۃ الحدیث ہیں۔ ان کی تمام احادیث صحیح ہیں، ابن سماعہ نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ بجَلی تھے قبیلہ بَجِلیَہ سے تعلق رکھتے تھے۔ ابن عبدہ نے کہا ہے کہ وہ فزاری تھے کہ قبیلہ فزارہ سے متعلق تھے۔

آپ نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ہمیں خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا: خبر دی علی بن حَبَشِی نے، انہوں نے کہا: خبر دی حمید بن زیاد نے انہوں نے کہا: خبر دی القاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: خبر دی جعفر بن بشیر نے، انہوں نے حضرت ابراہیم بن نصر بن قعقاع سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۹﴾

حضرت ابراہیم بن ابی الکرام الجعفری رحمۃ اللہ علیہ

یہ حسن ہیں، انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے احادیث نقل کی تھیں۔

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، ان کے والد نے محمد بن حسّان سے، انہوں نے ابو عمران موسیٰ بن زنجویہ الارمنی سے، انہوں نے ابراہیم بن ابی الکرام سے سنا۔

﴿۳۰﴾

حضرت ابراہیم بن ابی بکر محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن ابی بکر محمد بن الربیع بن ابی السمال سمعان بن ہبیرہ بن مساحق بن بجیر بن عمیر بن اسامہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ، آپ کی کنیت ابوبکر ہے۔ آپ اور آپ کے برادر اسماعیل بن ابی السمال دونوں ثقہ ہیں ان دونوں بزرگواروں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی یہ دونوں واقفی تھے۔

جناب الکشی نے اپنے رجال میں ان دونوں بھائیوں سے حدیث نقل کی ہے۔

جناب ابراہیم کی کتاب کا نام "النوادر" ہے، ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن حسّان سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۱﴾

حضرت ابراہیم بن مھزم رحمۃ اللہ علیہ

ان کا بنی اسد سے تعلق تھا، بنی نصر سے بھی علاقہ تھا، ابن بردہ کے نام سے معروف ہیں۔

آپ ثقہ اور ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی اور طویل عمر پائی تھی۔ آپ صاحب کتاب تھے ایک جماعت نے ان کی کتاب کی روایت کی ہے، مجھے ابوصلت اہوازی نے ان کی کتاب کی خبر دی، انہوں نے کہا: خبر دی محمد بن سعید نے کہ خبر دی محمد بن سالم بن عبد الرحمٰن نے، انہوں نے کہا: خبر دی ابراہیم بن مھزم بن ابی بردہ نے۔ جناب مھزم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔ انہوں نے ایک اور آدمی سے بھی حدیث سنی تھی کہ جس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

﴿۳۲﴾

حضرت ابراہیم بن ابی البلاد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے والد بزرگوار ابو البلاد کا نام یحییٰ بن سُلیم ہے۔ ایک اور قول کے مطابق ان کے والد کا نام سلیمان تھا یہ بنی عبد اللہ بن غطفان کے حلیف تھے، آپ کی کنیت ابویحییٰ ہے، حدیث میں ثقہ ہیں۔ قرأت اور ادب میں انہیں اعلیٰ مقام حاصل تھا ابو البلاد نابینا تھے۔ انہوں نے بہت سی شعری روایات کی ہیں۔ فرزدق نے ان کے بارے میں کہا تھا: تمہاری ان آنکھوں پر افسوس اے کاش تم بینا ہوتے" محدث مذکور نے حضرت امام باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی؛ محمد اور یحییٰ نے جناب ابراہیم سے حدیث سنی تھی۔ جناب ابراہیم نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم اور رضا علیہم السلام سے حدیث سماعت کی تھی، انہوں نے طویل عمر پائی تھی، حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان کی طرف رسالہ بھیجا اور ان کی تعریف کی۔ آپ نے ایک کتاب تالیف کی تھی ایک جماعت نے ان کی اس کتاب کی روایت کی ہے۔

ہمیں ان کی اس کتاب کے بارے میں علی بن محمد نے خبر دی، انہوں نے سنا: محمد بن حسن بن ولید سے، انہوں نے محمد بن

حسن صفار سے، انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے، انہوں نے کہا: خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن حماد کوفی نے، انہوں نے سنا: محمد بن سہل بن یسع سے، اور انہوں نے جناب ابراہیم بن ابوالبلاد سے سنا۔

﴿۳۳﴾

حضرت ابراہیم بن قُتیبہ رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے صرف ایک کتاب تصنیف کی تھی ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے سنا: حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد البرقی سے اور انہوں نے ابراہیم بن قتیبہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴﴾

حضرت ابراہیم رجاء الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم رجاء کی کنیت ابواسحاق ہے، ابن ابی ہراسہ کے نام سے معروف تھے، ہراسہ ان کی والدہ تھیں، عامی ہیں۔ انہوں نے حسین بن علی بن حسین اور عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اور جعفرؑ بن محمدؑ سے حدیث سنی، ان کے پاس ایک نسخہ تھا جس میں وہ احادیث جمع تھیں جو انہوں نے جعفرؑ سے سنی تھیں۔ اس نسخہ کی ہمیں خبر ملی علی بن احمد سے انہوں نے سنا: محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے ابراہیم رجا سے سنا۔

﴿۳۵﴾

حضرت ابراہیم بن بشر رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام رضاؑ سے مسائل پوچھے تھے اور انہیں اپنے پاس جمع کیا تھا۔ ہمیں خبر دی ان مسائل کی محمد بن محمد بن احمد بن داؤد سے سنا انہوں نے حسین بن محمد بن علان سے، انہوں نے کہا: خبر دی ابوالحسن آمدی نے، انہوں نے سنا: محمد بن عبدالحمید سے اور انہوں نے ابراہیم بن بشر سے سنا۔

﴿۳۶﴾

حضرت ابراہیم بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

حضرت ابراہیم بن یوسف بن ابراہیم کندی طحان نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے احادیث سماعت کی تھیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔ ان کی کتاب "کتاب النوادر" ہے، ایک جماعت نے ان کی کتاب سے روایت کی ہے۔

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں بتایا احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حبشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد سے، انہوں نے کہا: ہم نے احمد بن میثم اور انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے سنا۔

﴿۳۷﴾

حضرت ابراہیم بن صالح انماطی اسدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، یہ واقفی تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان کی کتاب کی ہمیں محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: مجھے ابراہیم بن صالح نے بتایا اور اس کا ذکر کیا۔

﴿۳۸﴾

حضرت ابراہیم بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار صاحب تصنیف ہیں۔

﴿۳۹﴾

حضرت ابراہیم بن حماد رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کوفہ میں رہائش تھی، ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

maablib.org

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں بتایا احمد بن عبد الواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشِیّ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے انہوں نے سنا احمد بن میثم سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن حمّاد سے کہ انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی ہے۔

﴿۴۰﴾

حضرت ابراہیم بن یزید نابینا رحمۃ اللہ علیہ

یہ روایت میں ضعیف ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ روایات کو مرفوع کرنے کے عادی ہیں یہ صرف ایک کتاب کے مصنف تھے۔

﴿۴۱﴾

حضرت ابراہیم بن خالد عطّار رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن خالد عطّار عبدی ابن ابی ملیکہ کے نام سے معروف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ اصحاب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے ان کی ایک کتاب تھی۔

﴿۴۲﴾

حضرت ابراہیم بن محمد اشعری رحمۃ اللہ علیہ

آپ قمی ہیں اور حدیث میں ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ آپ کے بھائی فضل نے بھی ان دونوں اماموں سے حدیث سنی تھی، ان دونوں کی ایک مشترک کتاب تھی۔

جناب حسن بن علی بن فضّال نے ان دونوں بھائیوں سے حدیث نقل کی تھی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی علی بن احمد نے، انہوں نے سنا: محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حسن بن ابی خطّاب سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہم نے فضل و ابراہیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳﴾

محدث حضرت ابراہیم بن ابو محمد خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں اور انہوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بتایا کہ ہمیں خبر دی محمد بن علی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، اور ہمیں خبر دی علی بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن ابو محمد سے اس بارے میں سنا۔

﴿۴۴﴾

حضرت ابراہیم بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابراہیم بن مسلم بن ہلال نابینا تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔

ہمارے علماء نے ان کا اصحاب اصول میں ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی ان کی "اصل" کے بارے میں حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے احمد بن جعفر سے سنا، انہوں نے حُمَید سے اور انہوں نے ابراہیم بن مسلم سے سنا۔

﴿۴۵﴾

حضرت ابراہیم موسیٰ انصاری رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ان کی کتاب "نوادر" کے بارے میں شاذان نے خبر دی، انہوں نے سنا:

احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی ہمارے والد نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے محمد بن خشاد سے، انہوں نے ابراہیم بن موسیٰ انصاری سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب اسماعیل

﴿۴۶﴾

حضرت اسماعیل بن ابی خالد محمد رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اسماعیل بن ابی خالد محمد بن مہاجر عبید ازدی کے والد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث سنی اور خود انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ والد اور بیٹا دونوں ثقہ راوی ہیں اور ہمارے کوفی علماء میں سے ہیں، ہمارے بعض اصحاب نے جناب اسماعیل کے بارے میں لکھا ہے کہ انہوں نے کتاب "القضایا" تالیف کی تھی جو ابواب پر مشتمل ہے۔

﴿۴۷﴾

حضرت اسماعیل بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار السکونی الشعیری کے نام سے معروف ہیں، انہوں نے ایک کتاب تالیف کی تھی۔

میں نے وہ کتاب ابوالعباس احمد بن علی بن نوح کے حضور پڑھی تھی۔

ان کی اس کتاب کی خبر ہمیں دی شریف ابومحمد حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نوفلی سے، انہوں نے اسماعیل بن ابی زیاد سکونی شعیری سے سنا۔

﴿۴۸﴾

حضرت اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام

حضرت اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام، آپ اور آپ کا خاندان مصر میں ساکن تھا۔

ان کی کتابیں ہیں جن کی احادیث آپ نے اپنے آباء و اجداد سے نقل کی تھیں۔

ان کتابوں میں سے چند کتابیں یہ ہیں:

کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الجنائز، کتاب الطلاق، کتاب النکاح، کتاب الحدود، کتاب الدعاء، کتاب سنن و آلاداب، کتاب الرویا

ان کی ان کتابوں کے بارے میں ہمیں بتایا حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابومحمد سہل بن احمد

بن سہل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی محمد بن محمد بن اشعث بن محمد کوفی نے مصر میں کہ انہوں نے اس کتاب کی اُن پر قرأت کی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حضرت موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹﴾

حضرت اسماعیل بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن مہران بن ابی نصر سکونی کی کنیت ابویعقوب ہے، ان کے دادا کا نام ابونصر سکونی زید ہے جناب اسماعیل کوفہ کے رہنے والے تھے یہ ثقہ اور قابل اعتماد ہیں۔ انہوں نے ہمارے محدثین وعلماء سے حدیث سماعت کی تھی۔

جناب ابوعمرو الکشی نے انہیں حضرت امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں ذکر کیا ہے۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الملاحم:۔ اس کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوغالب احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا ابوعلی بن سلیمان کے چچا نے خبر دی، انہوں نے ابومحمد بن سلیمان کے دادا سے، انہوں نے ابوجعفر احمد بن حسن سے سنا اور انہوں نے اسماعیل بن مہران سے سنا۔

کتاب ثواب القرآن:۔ ہمیں اس کتاب کے بارے میں حسین بن عبداللہ نے بتایا، انہوں نے احمد بن جعفر بن سفیان سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سلمیٰ بن خطّاب سے، انہوں نے اسماعیل بن مہران سے سنا۔

کتاب الاھلیلجہ:۔ ہمیں اُس کتاب کے بارے میں بتایا حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا: حمزہ نے، ہم سے بیان کیا محمد بن ابوالقاسم نے سنا ابوسُمینہ سے اور انہوں نے محدث جناب اسماعیل سے سنا۔

ان کی دوسری کتابوں کے اسماء یہ ہیں:

کتاب صفۃ المومن والفاجر، کتاب خطب امیر المومنین علیہ السلام، کتاب النوادر

ان کی ان تمام مذکورہ کتابوں کے بارے میں ہمیں احمد بن عبدالواحد نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے کہ انہیں محدث حضرت اسماعیل بن مہران نے بتایا۔

﴿۵۰﴾

حضرت اسماعیل بن عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن عبدالخالق بن عبدربہ بن ابی میمونہ بن یسار، بنی اسد کے حلیف تھے، یہ اپنے زمانہ کے معتبر علماء میں سے تھے، فقہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے آپ کا گھرانہ علمی گھرانہ تھا آپ کے تینوں چچا جناب شہاب، جناب عبدالرحیم، جناب وھب اور آپ کے والد جناب عبدالخالق سب عالم اور محدث تھے یہ سب ثقہ ہیں۔ ان سب بزرگواروں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، آپ نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

ایک جماعت نے ان کی احادیث نقل کی ہیں۔ ان محدث کی کتاب کے بارے میں ہمیں محمد بن محمد نے بتایا، انہوں نے سنا: ابوغالب احمد بن محمد سے، انہوں نے ابوعلی بن سلیمان کے چچا سے اور انہوں نے محمد بن خالد سے اور انہوں نے محدث اسماعیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱﴾

حضرت اسماعیل بن ابی زیاد السکونی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حدیث میں ثقہ ہیں، رہائش کوفہ میں تھی۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی، اصحاب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔

﴿۵۲﴾

حضرت اسماعیل بن آدم رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن آدم بن عبداللہ بن سعد اشعری کا تعلق قم کے مشاہیر علماء سے ہے، ثقہ راوی ہیں۔

آپ نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، جس کے بارے میں ہمیں بتایا علی بن محمد نے بتایا انہوں نے سنا: محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حسن صفّار سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن ابی صُہبان نے، انہوں نے کہا: ہمیں محدث اسماعیل نے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۳﴾

حضرت اسماعیل بن حکم رافعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار رسول اکرمؐ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع کی اولاد میں سے ہیں۔
آپ نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، جس کے بارے میں ہمیں بتایا محمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا:
احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن حسین بن علی بن علی بن حسین نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا اپنی کتاب کے بارے میں اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن علی بن حسین نے، انہوں نے کہا:
ہمیں محدث اسماعیل بن حکم رافعی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۴﴾

حضرت اسماعیل بن زید طحّان رحمۃ اللہ علیہ

ان کا تعلق کوفہ سے تھا، ثقہ راوی ہیں، انہوں نے محمد بن مروان، معاویہ بن عمار اور یعقوب بن شعیب سے حدیث کی سماعت کی تھی، مذکورہ محدثین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔
انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس بن ہشام نے اور انہوں نے محدث اسماعیل بن زید طحّان سے سنا۔

﴿۵۵﴾

حضرت اسماعیل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن عمر بن ابان کلبی واقفی تھے، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی تھی۔ ان بزرگوار نے اپنے والد، خالد بن نجیح اور عبدالرحمٰن بن حجاج سے حدیث سماعت کی تھی۔
ہمیں خبر دی حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے،

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن میثم بن ابی نُعَیم نے کہ میں نے محدث اسماعیل بن عمر سے سنا۔

﴿۵۶﴾

حضرت اسماعیل بن سہل دھقان رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے علماء نے انہیں ضعیف لکھا ہے ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں بتایا ان کی کتاب کے بارے میں محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں بتایا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے کہا کہ میں نے اسماعیل بن سہل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا تھا۔

﴿۵۷﴾

حضرت اسماعیل بن بکر رحمۃ اللہ علیہ

ان کی رہائش کوفہ میں تھی، یہ حدیث میں ثقہ ہیں، انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں بتایا عبید اللہ بن احمد انباری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے کہ میں نے اسماعیل بن بکر سے سنا۔

﴿۵۸﴾

حضرت اسماعیل بن یسار ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار اسماعیل بن علی بن عبد اللہ بن عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ہمارے اصحاب نے انہیں ضعیف لکھا ہے، ان بزرگوار نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

اس کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی الخطاب نے اور انہوں نے اسماعیل بن یسار ہاشمی سے اس کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹﴾

حضرت اسماعیل بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہائشی تھے، ثقہ الحدیث ہیں۔ صاحب کتاب ہیں ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے اور انہیں محدث اسماعیل بن دینار نے بتایا۔

﴿۶۰﴾

حضرت اسماعیل بن محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن محمد اسحاق بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہم السلام ثقہ راوی ہیں، آپ نے اپنے دادا جناب اسحاق بن امام جعفر صادق علیہ السلام اور اپنے والد کے چچا علی بن جعفر صاحب المسائل سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کے متعلق مجھے بتایا محمد بن علی کاتب نے انہوں نے سنا محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالقاسم اسحاق بن عباس بن اسحاق بن موسیٰ بن جعفر نے ۳۲۲ھ دبیل میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن محمد نے اس کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۱﴾

حضرت اسماعیل القصیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل قصیر بن ابراہیم بن بزہ کوفہ کے رہنے والے تھے، آپ کا ثقہ محدثین میں شمار ہوتا ہے۔

مجھے انہوں نے حسین کی اجازت کی خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل قصیر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۲﴾

حضرت اسماعیل بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن ہمام بن عبدالرحمٰن بن ابوعبداللہ میمون بصری بنی کندہ کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابوہمام ہے۔

انہوں نے حضرت امام رضاعلیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی، محدث اسماعیل اور ان کے والد اور دادا سب ثقہ ہیں۔

انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، ایک جماعت نے اس سے روایت کی ہے۔

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد اور احمد بن ادریس نے، ان دونوں نے کہا: ہمیں بتایا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اور انہوں نے جناب ہمام سے سنا۔

﴿۶۳﴾

جناب اسماعیل بن علی العمی بصری رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن علی عمی ابوعلی ہمارے بصری علماء ومحدثین میں ہیں، حدیث میں ثقہ ہیں۔

متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا نام ہے:

ما الفقت اليه العامة بخلاف الشيعه من اصول الفرائض

﴿۶۴﴾﴿۶۵﴾

حضرت اسماعیل بن علی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اسماعیل بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے اصحاب نے ان دونوں کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کی مشترکہ کتاب تھی جس کا نام "کتاب الخطب" ہے۔

ان کی اس کتاب کے بارے میں ہمیں بتایا جناب حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ

سے اور انہوں نے اپنے والد سے سنا۔

﴿۶۶﴾

حضرت اسماعیل بن شعیب العریشی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے علم طب میں ایک کتاب تصنیف کی تھی۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن جعفر سے اور انہوں نے جناب اسماعیل سے سنا۔

﴿۶۷﴾

حضرت اسماعیل بن محمد بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن ہلال مخزومی ابو محمد ہمارے اصحاب میں سے ایک ہیں۔

یہ بزرگوار اپنی روایات میں ثقہ ہیں جب یہ عراق تشریف لائے تھے تو وہاں ہمارے بہت سے علماء نے ان سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان علماء میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

ایوب ابن نوح، حسن بن معاویہ، محمد بن حسین اور علی بن حسن بن فضال وغیرہ

آپ کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

۱۔ کتاب التوحید ۲۔ کتاب المعرفت ۳۔ کتاب الصلوٰۃ ۴۔ کتاب الامامت ۵۔ کتاب التجمل والمروۃ

ان کتابوں کے بارے میں ابن جنید نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد عاصمی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل بن محمد نے، انہوں نے اپنے والد سے سنا اور حسین بن عبیداللہ نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن یحییٰ علوی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن احمد عقیقی نے ان کی تمام کتابوں کے متعلق۔ ابن نوح نے کہا: محدث اسماعیل بن محمد کا لقب قنبرہ تھا۔

﴿۶۸﴾

حضرت اسماعیل بن علی بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن علی بن اسحاق بن ابی سہل بن نوبخت یہ بزرگوار ہمارے اصحاب اور دیگر لوگوں کے درمیان المتکلمین کہلاتے تھے۔

دینی اور دنیاوی امور میں آپ بزرگی کے حامل تھے۔ کتابی دنیا میں آپ کو وہ مرتبہ اور درجہ حاصل ہے جو کسی سلطنت کے وزراء کو حاصل ہوتا ہے۔

ان جلیل القدر محدث نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں بعض کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ کتاب الاستیفاء فی الامامت

۲۔ کتاب التنبیہ فی الامامت (یہ مذکورہ کتاب اپنے استاد بزرگوار محدث ابو عبد اللہ کے سامنے پڑھی تھی)

۳۔ کتاب الجمل فی الامامت

۴۔ کتاب الرد علی محمد بن ازھر فی الامامت

۵۔ کتاب الرد علی الیہود

۶۔ کتاب فی الصفات

۷۔ الرد علی ابی العتاھیت فی توحید فی شعرہ

۸۔ کتاب الخصوص والعموم والاسماء والاحکام

۹۔ کتاب الانسان والرد علی ابن راوندی

۱۰۔ کتاب الانوار فی تواریخ الائمہ

۱۱۔ کتاب الرد علی الواقفہ

۱۲۔ کتاب الرد علی الغلاۃ

۱۳۔ کتاب الارجاء

۱۴۔ کتاب الرد علی التوحید

۱۵۔ کتاب النفی والاثبات

۱۶۔ مجالسۃ مع ابی علی الجبائی بالاھواز

۱۷۔ کتاب فی استحالہ رویت القدیم

۱۸۔ کتاب الرد علی الجبرۃ فی المخلوق

۱۹۔ مجالس ثابت بن ابی قرۃ

۲۰۔ کتاب النقض علی عیسیٰ بن ابان فی الاجتہاد

۲۱۔ نقض مسئلۃ ابی عیسیٰ الوراق فی قدم الاجسام

۲۲۔ کتاب الاحتجاج نبوۃ النبیؐ

۲۳۔ کتاب حدث العالم

﴿۶۹﴾

جناب اسماعیل بن علی بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسماعیل بن علی بن علی بن رزین بن عثمان بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن بُدَیل بن ورقاء الخزاعی دعبل شاعر کے بھتیجے تھے واسط کے رہنے والے تھے، محکمہ احتساب کے مسؤل تھے۔

یہ حدیث میں مخلط ہیں ان کی کچھ احادیث قبول کی گئی ہیں اور کچھ سے انکار کیا گیا ہے۔

ان کی دو کتابیں ہیں ایک کا نام "تاریخ الائمہ" اور دوسری کا نام "کتاب النکاح" ہے۔

﴿۷۰﴾

جناب اسماعیل بن ابان رحمۃ اللہ علیہ

مجھے خبر دی ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ہشام نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن محمد ماجیلویہ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد برقی سے، انہوں نے اسماعیل سے ان کی کتاب کے بارے میں ان بزرگوار نے "اخبار علی بن نعمان" جمع کی تھیں، اس کے علاوہ "موت المومن والکافر" نامی کتاب تصنیف کی تھی۔

﴿۷۱﴾

جناب اسماعیل بن جابر الجُعفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

یہ وہ ہیں کہ جس نے حدیث اذان کی روایت کی تھی، ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کا ذکر محمد بن حسن بن ولید نے اپنی فہرست میں کیا ہے، ہمیں ان کی کتاب کی خبر ابوالحسن علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے اسماعیل بن جابر سے سنا۔

باب الحسن والحسین

﴿۷۲﴾

جلیل حضرت حسن بن علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے ان کی کنیت ابو محمد ہے، ان کا شجرہ نسب یہ ہے:

حسن بن علی بن فضال ابن عمر بن ایمن جو تیم

اللہ کے حلیف تھے، ابو عمرو الکشی نے ابوالحسن اول کے رجال میں ان کا ذکر نہیں کیا ہے۔

جناب ابو عمرو الکشی نے کہا: کہ فضل بن شاذان کا کہنا ہے کہ میں بنی ربیع کی جاگیر میں ان کی مسجد میں تھا وہاں میں ماہر قرانیات اسماعیل بن عباد کے سامنے حدیث پڑھ رہا تھا وہاں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

ان میں سے ایک آدمی نے کہا: پہاڑ کے علاقہ میں ایک آدمی ہے جسے ابن فضال کہا جاتا ہے، جس کا زہد و عبادت اس علاقے میں بے پناہ شہرت کا حامل ہے وہ عبادت کے لئے صحرا کی طرف نکلتا ہے، جب وہ سجدہ میں جاتا ہے تو اتنا طولانی سجدہ کرتا ہے کہ پرندے اس پر بیٹھ جاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ کپڑا یا اس کا ٹکڑا پڑا ہوا ہے۔

جنگلی جانور اس کے اردگرد چرتے رہتے ہیں وہ اس سے خوف محسوس نہیں کرتے بلکہ اس سے مانوس رہتے ہیں ایک دفعہ غارت گروں کا لشکر وہاں سے گزرا جب انہوں نے اس کی شخصیت کو دیکھا تو ان کے ہوش اڑ گئے اور وہاں سے واپس چلے گئے۔ ابو محمد نے کہا: میں نے یہ گمان کیا کہ شاید یہ لوگ گزشتہ زمانے کے کسی آدمی کی بات کر رہے ہیں ابھی میں وہاں تھا اور اپنے والد بزرگوارؒ کے ساتھ تھا کہ وہاں ایک جلیل القدر اچھے ناک نقشے والے صاحب جلال و جمال، حسن الشمائل شخص تشریف لائے جو نہایت سادہ سے لباس میں ملبوس تھے۔ انہوں نے میرے والد کو سلام کیا میرے والد نے ان کے سلام کا جواب دیا، فوراً ان کے استقبال کے لئے اٹھے، انہیں خوش آمدید کہا ان کی تعظیم و تکریم کی۔ جب وہ وہاں سے چلے گئے کیونکہ انہیں ابن ابی عمیر سے ملنا تھا، میں نے اپنے والد سے کہا: یہ بزرگوار کون تھے؟

انہوں نے فرمایا: یہ حسن بن علی بن فضال تھے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہی جن کی عبادت و ریاضت اور فضائل و فضیلت کے چرچے ہیں؟

انہوں نے جواب دیا: ہاں یہ وہی عابد و زاہد انسان ہیں۔ میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا: نہیں یہ وہی نہیں ہیں وہ تو پہاڑی علاقے کے باشندے ہیں۔

میرے والد نے کہا: یہ وہی ہیں جو پہاڑ کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا: تمہاری سمجھ میں وہ بات کیوں نہیں آتی جو میں کہہ رہا ہوں اور یہی کچھ میں نے لوگوں سے سنا ہے، یہ وہی حسن بن علی بن فضّال ہیں۔

راوی کا بیان ہے اس واقعہ کے بعد میرے والد کے پاس ان کی آمد ورفت جاری رہی کچھ عرصہ بعد میں کوفہ سے نکلا، ان سے ابن بکیر کی کتاب کی سماعت کی۔ ان کے علاوہ دوسری احادیث بھی سنیں، وہ کتاب اٹھا کر میرے پاس آتے اور وہ کتاب مجھ پر پڑھتے یہ اس زمانے کی بات ہے کہ جب طاہر بن الحسین نے نکاح ازدواج کیا تو لوگوں نے ان کی بہت زیادہ پذیرائی کی انہوں نے لوگوں کو بہت کچھ مال ومتاع دیا۔

لوگوں نے جناب حسن بن علی کے سامنے طاہر بن حسین کی تعریف کی لیکن وہ طاہر کے پاس نہ گئے، طاہر نے ان کی طرف اپنا آدمی بھیجا کہ انہیں میرے پاس آنا چاہیے، میرے لئے ان کے پاس جانا مشکل ہے۔

لیکن جناب حسن بن علی نے انکار کر دیا، جب ہمارے کچھ اصحاب نے اس موضوع پر ان سے گفتگو کی تو انہوں نے کہا: میرا طاہر سے کیا کام ہے نہ کوئی قربت ہے اور نہ کوئی واسطہ اور کام ہے، ہاں میں یہ جانتا ہوں اگر وہ میرے پاس آئے تو یہ اس کی دین داری ہے۔

مسجد کوفہ میں ایک ستون کے پاس ان کا مصلّی تھا یہ ساتواں ستون تھا جسے اسطوانہ ابراہیم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔

وہ اور ابو محمد الحجّال اور علی بن اسباط وہاں جمع ہوتے تھے، حجّال علم کلام کے ماہر تھے، لوگوں کو مناظرے کی دعوت دیتے تھے، یہ جھگڑالو تھے۔

ابن فضّال میرے اور ان کے درمیان علم کلام موضوع پر بحث کو جاری کرتے تھے اور وہ صحیح صحیح جواب دیتے تھے۔

جناب حسن بن علی نے فطحی مکتب پر زندگی گزاردی تھی، یہاں تک کہ آپ پر موت کا وقت آ گیا اس آخری وقت میں آخر کار اظہار حق کر ہی دیا۔

ہمیں اس امر کی خبر دی محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن بن داؤد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا محمد بن جعفر المؤدب سے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے علی بن ریان سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ بن اعیَن سے، انہوں نے کہا: ہم حسن کے جنازہ میں تھے وہ میری اور محمد بن ہیثم تمیمی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا:

کیا میں تم دونوں کو خوشخبری دوں؟

ہم نے کہا: وہ کیا خوشخبری ہے؟

انہوں نے کہا: حسن بن علی بن فضّال کا آخری وقت تھا، اس وقت ان کے پاس محمد بن حسن بن جہم بیٹھے ہوئے تھے میں

سن رہا تھا جو وہ انہیں کہہ رہے تھے:

"اے ابو محمد! شہادت دیجیے جناب حسن بن علی نے ائمہ طاہرین کی گواہی دی۔ حضرت ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک تمام آئمہ کا نام لیا لیکن اس دوران عبداللہ فطح کا نام نہ لیا"۔

اس دوران محمد بن الحسن نے کہا: اے ابن فضّال! دیکھیے عبداللہ کہاں ہیں؟

تو وہ خاموش رہے پھر محمد بن حسن نے کہا: گواہی دیجیے تو جناب ابن فضّال نے گواہی دی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا نام بھی لیا۔

پھر محمد بن حسن نے کہا: عبداللہ کہاں ہیں؟

اس طرح تین بار گواہی دی گئی آپ نے تینوں بار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی گواہی دی۔

حسن نے کہا: ہم نے تمام کتابوں میں دیکھا ہے کہیں عبداللہ کو بطور امام نہیں دیکھا۔

ابو عمر الکشی نے کہا ہے کہ جناب حسن بن علی فطحی مکتب کے پیروکار تھے ان کا عقیدہ تھا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر امام ہیں۔ پھر انہوں نے امامی مکتب کی طرف رجوع کر لیا تھا ابن داؤد نے حدیث کو تمام کرتے ہوئے کہا:

علی بن اسباط داخل ہوئے اور محمد بن حسن بن جہم نے اسے خبر دی، کہ واقعہ کچھ اس طرح کا ہے راوی کا بیان ہے:

کہ علی بن اسباط اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے ملامت کی انہوں نے کہا:

کہ میں نے احمد بن حسن بن علی بن فضّال کو محمد بن عبداللہ کے قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا:

محمد بن عبداللہ نے میرے والد کی بات کی تحریف کی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ واللہ محمد بن عبداللہ میرے نزدیک اپنی گفتگو کے اعتبار سے احمد بن حسن سے زیادہ صادق ہیں، کیونکہ وہ ایک فاضل دین دار انسان ہیں۔

ابو عمرو نے ان کا ذکر حضرت امام رضا علیہ السلام کے خاص رجال میں کیا ہے، انہوں نے کہا:

حسن بن علی بن فضّال بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے حلیف تھے ان کی تصنیف کے نام یہ ہیں:

کتاب الزیارات،	البشارات،	النوادر الرد علی الغالیہ،
الشواهد من کتاب اللہ،	الحجۃ، الناسخ والمنسوخ،	الملاحم، الصلوٰۃ،

خصوصاً قمی علماء نے ان کے بیٹے علی سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے، انہوں نے اس کتاب میں وہ احادیث جمع کی تھیں جو انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنی تھیں۔

لیکن اس میں اشکال ہے اس بارے میں ہمیں عبداللہ بن شاذان نے بتایا اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے اور انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن بنان نے، انہوں نے حسن سے، اُس کی کتاب زہد

کے بارے میں سنا اور ہمیں ابن شاذان نے، انہوں نے علی بن حاتم سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن سے ان کی کتاب المتعہ اور کتاب الرجال کے بارے میں سنا۔ یہ بزرگوار ۲۲۴ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئے۔

﴿۷۳﴾

حضرت حسن بن علی بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

حسن بن علی بن ابو حمزہ کا اسم گرامی سالم البطائنی تھا۔

ابو عمرو الکشی نے کہا ہے کہ اس بارے میں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا، انہوں نے ان سے سنا، راوی کہتا ہے کہ محمد بن مسعود نے کہا: میں نے علی بن حسن بن فضال سے، انہوں نے حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی سے سنا ان پر طعن کیا گیا ہے ان کے والد ابو بصیر یحییٰ بن قاسم کے قائد تھے۔

یہی محدث حسن بن علی بن ابی حمزہ کوفی انصار کے حلیف تھے ہمارے اساتذہ نے ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ مکتب واقفہ کے فروغ دینے والوں میں سے تھے۔

ان کی کچھ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الفتن: یہی کتاب الملاحم ہے، ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر عبداللہ بن شاذان بن علی بن ابی حاتم نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن حسین بن عمرو الخزاز نے، انہوں نے حسن بن علی سے سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "فضائل القرآن" ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب بن حمزہ بن زیاد جُعفی قصبانی جو ابن الجلا (الحلا) کے نام سے معروف تھے، عزرم میں بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں اسماعیل بن مہران بن محمد بن ابی نصر نے اور انہوں نے حسن سے ان کی مذکورہ کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب القائم الصغیر، کتاب الدلائل، کتاب متعہ، کتاب الغیبۃ، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الرجعت، کتاب الفرائض، کتاب فضائل امیر المومنین علیہ السلام

﴿۷۴﴾

حضرت حسن بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن ابی قتادہ علی بن محمد بن حفص بن عبید بن حُمَید، سائب بن مالک اشعری کے حلیف تھے، ان کے دادا جناب حُمَید مختار ثقفی کے ساتھ جنگ میں قتل ہوئے تھے۔

جناب حسن کی کنیت ابو محمد ہے یہ ایک شاعر اور ادیب تھے جناب حسن کے والد ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، اس کتاب کی ہمیں حسین بن عبید اللہ اور محمد بن حسن بن حمزہ نے خبر دی۔

انہوں نے محمد بن جعفر بن بُطّہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبد اللہ سے اور انہوں نے حسن بن ابی قتادہ سے سنا۔

احمد بن حسین نے کہا:

انہوں نے عمرو بن معدی کرب کے اشعار اور ان کے اخبار واحادیث اور صنعت شعر میری طرف بھیجے تھے۔

﴿۷۵﴾

جناب حسن بن محمد بن سہل نوفلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ روایت میں ضعیف ہیں لیکن ان کی کتاب حسن ہے اور کثیر الفوائد ہے اس میں انہوں نے احادیث جمع کی تھیں اس میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی ان نشستوں کا ذکر ہے جو آپؑ نے مختلف ادیان کے پیروکاروں کے ساتھ کی تھیں۔

ہمیں ان کی خبر دی احمد بن عبد الواحد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابو عبد اللہ احمد بن ابی رافع صیمری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن جمہور العمی نے اور انہوں نے حسن بن محمد سے سنا۔

﴿۷۶﴾

حضرت حسن بن راشد الطفاوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ اپنی روایت میں ضعیف ہیں، ان کی کتاب "نوادر" حسن ہے اور کثیر العلم ہے۔

ہمیں ان کی کتاب کی ابو عبد اللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں

نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے علی بن السندی سے، اور انہوں نے الطفاوی سے سنا۔

﴿۷۷﴾

جناب حسین بن یزید بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن یزید بن محمد بن عبدالملک نوفلی یہ نوفل نخع کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کی کنیت ابوعبد اللہ ہے، شاعر اور ادیب تھے۔

رَے کی طرف چلے وہیں زندگی بسر کی اور وہیں وفات پائی بعض قمی علماء نے کہا ہے کہ حسین بن یزید اپنی آخری عمر میں غالی ہو گئے تھے۔ واللہ اعلم!

ہاں میں نے ایسی کوئی روایت نہیں دیکھی جو ان کے غلو کی دلیل ہو۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب التقیہ" ہے، ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے سنا: احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے حسین بن یزید نوفلی سے سنا۔

ان کی ایک اور کتاب کا نام "کتاب السنۃ" ہے۔

﴿۷۸﴾

جناب حسین بن ابی سعید ہاشم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن ابی سعید ہاشم بن حیان المکاری کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ اور ان کے والد ابوسعید ہاشم دونوں مکتب واقفہ کے اہم افراد میں سے تھے، حسین حدیث میں ثقہ ہیں۔

ابوعمرو الکشی نے ان کا ذکر واقفہ میں کیا ہے اس میں انہوں نے ان کی کچھ برائیوں کا ذکر کیا ہے، یہاں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

اس کتاب کی خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی نے، انہوں نے سنا حُمید سے، انہوں نے کہا: ہمیں حسن بن محمد بن سماعہ نے ان کے بارے میں بتایا۔

﴿۷۹﴾

جناب حسین بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ بن عیاش نے کہا: یہی حسین بن بسطام بن سابور الزیات ہیں انہوں نے اوران کے بھائی ابوعتاب نے علم طب میں ایک کتاب لکھی تھی جو کثیر الفوائد والمنافع ہے اس میں مختلف بحثیں ہیں، طب فی الاطعمہ اور اس کے فوائد کا ذکر ہے، اس کتاب میں جھاڑ پھونک اور تعویذات کا ذکر بھی ہے۔

ابن عیاش نے کہا: ہمیں اس کتاب کی الشریف ابوالحسین صالح بن حسین نوفلی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابوعتاب اور حسین نے اکٹھے بتایا۔

﴿۸۰﴾

حضرت حسن بن علی بن زیاد الوشاء بجلیؒ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، جناب ابوعمرو نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ ان کی کنیت ابومحمد الوشاء ہے۔

وہ الیاس الصیر فی خزاز کے نواسے ہیں۔

جناب حسن جو حضرت امام رضاؑ کے اصحاب میں تھے اور اس طائفہ کے اہم افراد میں سے تھے انہوں نے اپنے نانا جناب الیاس سے حدیث سماعت کی تھی، جناب الیاس کا جب آخری وقت تھا تو انہوں نے حاضرین سے کہا:

مجھ پر گواہ رہنا یہ وقت جھوٹ بولنے کا نہیں ہے، میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے سنا تھا آپؑ نے فرمایا: واللہ جب ایک آدمی اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے جسے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہوتی ہے اور وہ ائمہ طاہرین کی ولایت کا اقرار کرنے والا ہوتا ہے تو اسے جہنم کی آگ مس نہیں کرے گی۔

انہوں نے یہ بات تین دفعہ دہرائی حالانکہ ان پر دہرانے کا سوال نہیں کیا گیا تھا اس امر کی ہمیں خبر دی علی بن احمد بن ولید نے، انہوں نے سنا صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے الوشاء سے سنا۔

اور مجھے ابن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا سعد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے کہ میں حدیث حاصل کرنے کے لئے کوفہ سے نکلا، میری ملاقات حسن بن علی الوشاء سے ہوئی۔

میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لئے علاء بن رزین القلاء اور ابان بن عثمان الاحمر کی کتابیں نکالیں، انہوں نے وہ دونوں کتابیں نکالیں، میں نے کہا: مجھے ان کتابوں کی اجازت چاہیے، انہوں نے مجھ سے کہا: اللہ تم پر رحم کرے

تمہیں کوئی جلدی نہیں ہے، جاؤ اور انہیں لکھوا ور سناؤ، میں نے عرض کیا: کہ میں اپنی ناتجربہ کاری کو جانتا ہوں تو انہوں نے کہا: اگر تم یہ جان لو کہ اس حدیث کا معنیٰ ومفہوم یہ ہے تو اسے کافی سمجھو، میں نے اس مسجد میں ۹۰۰ شیوخ کو دیکھا ہے جن کے ہر فرد کی زبان پر تھا مجھے یہ حدیث حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے بیان کی ہے یہ استاذ اسی طائفہ کے چشموں میں سے تھے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں ان میں سے "کتاب النوادر" اور "کتاب ثواب الحج والمناسک" مشہور کتابیں ہیں۔ ان کتابوں کی ہمیں خبر دی ابن شاذان نے، انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، اور انہوں نے الوشّاء سے سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "مسائل امام رضا علیہ السلام" بھی ہے۔ اس کے بارے میں بھی ہمیں خبر دی ابن شاذان نے، انہوں نے علی بن حاتم سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے حسین بن علی وشاء سے سنا۔[1]

﴿۸۱﴾

حضرت حسن بن علی بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی ہاشم کے غلام تھے، آپ کے والد کا نام علی بن نعمان اعلم ہے، یہ ثقہ راوی ہیں۔

ان کی ایک تصنیف ہے جس کا نام "النوادر" ہے۔ یہ صحیح الحدیث کتاب ہے اور کثیر الفوائد ہے۔

اس کتاب کی مجھے ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے بزوفری سے سنا، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے صفّار سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲﴾

حضرت حسن بن علی بقاح رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ مشاہیر سے تھے صحیح الحدیث ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب سے حدیث سماعت کی تھی۔ ان کی کتاب کا نام "النوادر" ہے۔

---

[1] وشی ریشم کی ایک قسم ہے اس سے کپڑا بنتا ہے اس کپڑے کے بیچنے والے کو وشاء کہا جاتا ہے۔ (مترجم)

﴿۸۳﴾

حضرت حسن بن حسین لؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ

کوفی ہیں، روایت میں ثقہ ہیں اور کثیر الروایت ہیں۔ ان کی کتاب "مجموع النوادر" ہے۔

﴿۸۴﴾

حضرت حسن بن محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بنی کندہ سے ہیں، صیرفی مشہور تھے، مکتب واقفہ کے علماء میں سے تھے۔

کثیر الحدیث اور ثقہ ہیں، انہیں اپنے مکتب واقفہ سے شدید محبت تھی غیر واقفیہ سے انہیں سخت عناد تھا۔

ہمیں محمد بن جعفر مؤدب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:

مجھے خبر دی ابو جعفر احمد بن یحیٰی الاودی نے، انہوں نے کہا: میں جامع مسجد میں نماز ظہر پڑھنے کے لئے داخل ہوا، نماز پڑھنے کے بعد وہاں میں نے حرب بن حسن طحان اور اپنے اصحاب کی ایک جماعت کو بیٹھے دیکھا۔ میں ان کی طرف گیا انہیں سلام کیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا انہی لوگوں میں سے حسن بن محمد بن سماعہ بھی تھے، ان لوگوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کا ذکر کیا علاوہ ازیں حضرت زید بن علی علیہ السلام کے حالات بھی بیان کئے۔

وہاں اس محفل میں ایک اجنبی آدمی بیٹھا تھا انہوں نے حاضرین سے کہا: سر من رای شہر میں ایک آدمی رہتا ہے وہ ساحر ہے یا کاہن ہے، محدث ابن سماعہ نے کہا: اس کا نام کیا ہے؟

اس آدمی نے کہا: اس کا نام علی بن محمد بن الرضا ہے، لوگوں نے اس اجنبی سے پوچھا، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ وہ ساحر ہے یا کاہن ہے؟

اس نے کہا: ہم اکثر اس کے گھر کے دروازے پر اس کے ساتھ بیٹھ کر تبادلہ احوال کرتے تھے کیونکہ وہ سر من رای میں ہمارا ہمسایہ ہے، رات کے وقت اکثر ہماری اس کے ساتھ نشست ہوتی رہتی ہے ایک رات ہم اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے بادشاہ کا وفد گزرا، اس وفد کے قائد کے ساتھ سوار اور پیدل کافی لوگ تھے علی بن محمد بن رضا فوراً اس کے پاس گئے اور اسے سلام کیا، اس کی تعظیم وتکریم کی جب وہ وہاں سے چلے گئے تو علی بن محمد نے کہا: اس وقت یہ بہت خوش ہے لیکن کل یہ نماز سے پہلے دفن ہو جائے گا، اس کی اس بات پر ہمیں بہت تعجب ہوا کہ اس نے یہ کیا کہہ دیا ہے یہ تو علم غیب ہے۔

ہم سب نے معاہدہ کیا کہ اگر اس طرح نہ ہوا جس طرح کہ اس نے کہا ہے تو اسے قتل کر دیں گے۔

ہم سب اپنے اپنے گھروں کی طرف چلے گئے، صبح ہوئی میں نے نماز پڑھی اس دوران میں نے اپنے دروازہ پر شور سنا جب میں وہاں آیا تو فوجیوں اور دوسرے لوگوں کا ہجوم تھا، وہ کہہ رہے تھے کہ گزشتہ رات فلاں بادشاہ کا قائد مرگیا ہے کیونکہ وہ نشے میں تھا، وہ کہیں جارہا تھا کہ راستے میں گرگیا اس کی گردن پر چوٹ آئی اور وہ مرگیا۔

میں نے فوراً کلمہ شہادت پڑھا اور وہاں سے آگے بڑھ گیا اور موقع پر گیا لوگوں نے کہا کہ فلاں مرگیا ہے جس طرح اس آدمی نے کہا تھا وہی ہوا۔ ابھی رات نہیں ہوئی تھی کہ اس کی تدفین بھی ہوگئی، میں وہاں سے لوٹا، ہم سب اس کی اس پیشن گوئی پر بہت زیادہ حیران ہوئے، حسن بن سماعہ کو چونکہ اس سے عناد تھا انہوں نے اس واقعہ کو ماننے سے انکار کردیا لیکن وہاں جو لوگ موجود تھے انہوں نے اس بات کو تسلیم کیا پھر یہ بات آگے چل نکلی۔ اسے مزید دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب النکاح	کتاب الطلاق	کتاب الحدود	کتاب الدیات	کتاب القبلہ
کتاب السھو	کتاب الطہور	کتاب الوقت	کتاب الشریٰ	کتاب البیع
کتاب الغیبت	کتاب البشارات	کتاب الحیض	کتاب فرائض	کتاب الحج
کتاب الزہد	کتاب الصلوٰۃ	کتاب الجنائز	کتاب اللباس	

ان کتابوں کی ہمیں ابو عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: میں نے حسن بن محمد بن سماعہ کی کتابوں کی ان سے روایت کی ہے۔

اور ہم سے احمد بن عبدالواحد نے کہا انہوں نے کہا:

ہم سے علی بن حَبَشِیْ نے کہا کہ ہمیں خبر دی حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا:

میں نے حسن بن محمد بن سماعہ صیرفی سے سنا جو بنی کندہ کے پاس رہتے تھے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں، ان کی کتابوں میں ایک کتاب زیارت ابو عبداللہ علیہ السلام پر مشتمل ہے۔

حُمَید کا کہنا ہے کہ ابو علیؒ شب جمعرات ۵ جمادی الاولیٰ ۲۶۳ھ کو کوفہ میں فوت ہوئے تھے۔

ان کی نماز جنازہ ابراہیم بن محمد علوی نے پڑھی تھی، اور یہ محلہ جُعْفی میں دفن ہوئے تھے۔

﴿۸۵﴾

حضرت حسن بن موسیٰ خشاب رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہمارے علماء میں سے مشہور محدث ہیں، یہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم تھے، ان کے علم اور حدیث کا دور دور تک شہرہ تھا۔ آپ نے بہت سی کتابیں لکھی تھی ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

(۱) کتاب الرد علی الواقفہ (۲) کتاب النوادر

ایک قول ہے کہ ان کی دوسری کتابیں "کتاب الحج" اور "کتاب الانبیاء" بھی تھیں۔

ان کتابوں کے بارے میں ہمیں خبر دی محمد بن علی قزوینی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عمران بن موسیٰ اشعری نے، اور انہوں نے حسن بن موسیٰ سے سنا۔

﴿۸۶﴾

حضرت حسین بن عبید اللہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، آپ کا کامل نام حسین بن عبید اللہ بن سہل ہے۔ انہیں غلو سے مطعون کیا گیا ہے۔ آپ کی کتابیں صحیح احادیث کے ساتھ ہیں، ان میں سے چندایک کے نام یہ ہیں:

توحید مومن و مسلم المتعۃ والتوبیخ الامامت النوادر المزار المحنۃ

ہمیں خبر دی ان کی ان کتابوں کے بارے میں ابوعبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن علی الفائدی نے، انہوں نے حسین بن عبید اللہ سے سنا بالخصوص ان کی کتاب "المحنۃ" کے بارے میں، اور ہمیں محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی، کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن عبید اللہ نے اپنی کتابوں کے بارے میں۔

ان کتابوں کی تفصیل یہ ہے، یہ کتابیں ابواب پر مشتمل ہیں، وہ ابواب درج ذیل ہیں:

ایمان و صفۃ المومن الایمان لایثبت الا بالعمل الایمان یزید و ینقص

فضل الایمان | دعائم الایمان | شعب الایمان
نفی الایمان | طعم الایمان | حقیقة الایمان
ارکان الایمان | اصناف الایمان، | اقسام الایمان،
المزة حلاوة الایمان | ماجاء ان الایمان حسن الخلق
ماجاء فی زین الایمان | الحسد یا کل الایمان
من تعصب خلع ربقة الایمان من عنقه | اعجب الخلق ایماناً
ادنی الایمان | تجدید (تحدید) الایمان
الایمان و مایثبت منه فی القلب
لایدخل النار عبد فی قلبه مثقال حبة من خردل من الایمان
فی من اعیر الایمان | لایزنی الزانی وهو مومن
اسرار الایمان و اظهار الشرک
الایمان یشارک الاسلام و الاسلام لایشارک الایمان
من کان مومنا فعمل خیراً ثم کفر ثم مات بعد کفره
اثبات الایمان و اثبات الکفر | لا ایمان لمن لاتقیة له

صفات مومن

مایلحق الله الاطفال بایمان آبائهم | نوادر الایمان
ادخال السرور علی المؤمن | زیارت المؤمن
مصافحة المؤمن | حق المؤمن علی اخیه المؤمن
السعی فی حوائج المؤمن | المؤمن اخو المؤمن
حب المؤمن
کرامة المؤمن | ثواب من اعان المومن و نصره
حرمة المؤمن من قضی حاجة امری مؤمن
مواساة المؤمن | من نفّس عن مومن کربة
من اقرض مومناً | من اطعم مومنا و سقاء

من کساء مومناً　　من عاد مومناً فی مرضہ

موت المؤمن　　قضاء دین المؤمن

ماجاء فی الایمان و الاسلام

شان اسلام

ان الصبغۃ ھی الاسلام،　من اصطفی الاسلام،

ارتضی اللہ الاسلام دیناً،　ما اختار اللہ الاسلام دیناً، کمال الاسلام،

دعائم السلام، عُری الاسلام، بناء الاسلام،

الاسلام بدء غریباً و سیعود غریباً، ادنیٰ الاسلام،

من رغب عن الاسلام و ارتد عنہ، فرع الاسلام و اصلہ و ذروتہ و سنامہ،

سھام الاسلام، فضل الاسلام، فی من یعار الاسلام، حرمۃ الاسلام

نوادر الاسلام، یقین المرء المسلم، عماد دین الاسلام، فی حسن الاسلام،

مایجب علی المسلم ان لایقیم فی دار الشرک،

ماجاء فی ان المسلمین ھم المسلِمون، معرفۃ المرء المسلم،

فی من رغب عن الاسلام، ایو ءخذ الرجل بما کان عمل فی الجاھلیۃ،

اشرفکم فی الاسلام، ان الارض لم تکن قطّ اِلّا و فیھا مسلم یعبد اللہ عزّ و جلّ،

الصبی یختار النصرانیۃ و احد ابویہ مسلم، فی اطفال المسلمین،

فی حبس حقّ امریٔ مسلم، فی مصافحۃ المسلم، فی زیارت المسلم،

فی ادخال السرور علی المسلم، فی من نفس عن مسلم کربۃ، فی من اطعم مسلماً،

فی مشی المسلم لاخیہ المسلم، حقّ المسلم علی المسلم،

المسلم اخو المسلم، فی حبّ المسلم، فی حرمۃ المسلم،

مَن عاد مسلماً فی مرضہ، فی قضاء دین المسلم، ثواب من اقرض مسلماً،

فی موت المسلم

راوی مذکور کی کتاب کے یہ وہ ابواب ہیں۔ جو میں نے ابوالعباس احمد بن علی بن نوح کے مخطوطہ سے نقل کیے ہیں۔

﴿۸۷﴾

جناب الحسن بن خرزاذ رحمۃ اللہ علیہ

ان کا تعلق اہل قم سے تھا، کثیر الحدیث ہیں۔ ان کی ایک کتاب کا نام "اسماء رسولؐ" ہے دوسری کتاب "کتاب المتعہ" ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ اپنی آخری عمر میں غالی ہو گئے تھے۔

ہمیں خبر دی محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا:
خبر دی محمد بن وارث سمرقندی نے، انہوں نے کہا: خبر دی ابو علی حسن بن علی قمی نے، انہوں نے کہا:
ہمیں حسن بن خرزاذ نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۸﴾

جناب الحسین بن اشکیب رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے اساتذہ میں سے تھے، خراسانی ہیں۔

ثقات کے پیش رووں میں ہیں، ابو عمرو الکشی نے ان حضرت امام ابو الحسن علی نقی علیہ السلام کے اصحاب میں ان کا ذکر کیا ہے۔

عیاشی نے ان سے بہت زیادہ احادیث سماعت کی ہے ان کی حدیث پر اعتماد کیا جاتا ہے، یہ ثقہ، ثبت ثابت شدہ ہیں۔

الکشی نے کہا ہے کہ یہ قمی ہیں اور خادم القبر (حضرت بی بی معصومہؑ) ہیں، ہمارے شیخ نے فرمایا:

کہ ہمیں ابو القاسم جعفر بن محمد نے کہا:

انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی، جس میں ان لوگوں کے عقائد کو رد کیا گیا ہے، جن کا گمان ہے کہ رسول اسلامؐ اپنی قوم کے دین پر تھے۔

ان کی ایک اور کتاب ہے جس میں زیدیوں کے عقائد کو رد کیا گیا ہے۔

مجھے ان دونوں کتابوں کے بارے میں محمد بن وارث نے بتایا، انہوں نے حسین بن اشکیب سے سنا ایسی اسناد کے ساتھ ان کی کتاب النوادر ہے۔

جناب الکشی نے ابو محمدؒ کے رجال میں ان کا اس طرح ذکر کیا ہے: حسین بن اشکیب المروزی سمرقند اور کش کے رہنے والے تھے۔ عالم، متکلم اور کتابوں کے مولف ہیں۔

﴿۸۹﴾

جناب حسن بن طیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن طیب بن حمزہ الشجاعی ہمارے خاص اصحاب میں سے نہیں ہیں، بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ ان کی کتاب کا نام "ذواۃ الاجنحۃ" ہے۔

ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے سنا، ابوالحسن بن داؤد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عاصمی نے، انہوں نے حسن بن طیب سے سنا ان کی اس کتاب کے بارے میں۔

﴿۹۰﴾

جناب حسین بن موسی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن موسی بن سالم حناط ابوعبداللہ پہلے بنی اسد کے غلام تھے، پھر بنی والبۃ کے غلام بنے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، انہوں نے اپنے والد سے بھی حدیث سنی، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔

علاوہ ازیں انہوں نے ابوحمزہ، مَعْمَر بن یحییٰ، بُرَید، ابوایوب، محمد بن مسلم اور ان کے طبقہ سے حدیث نقل کی تھی۔

یہ صاحب کتاب ہیں، ہمیں خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے سنا صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے حسین سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱﴾

جناب حسن بن علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن علی بن یقطین بن موسیٰ بنی ہاشم کے حلیف تھے، ایک قول ہے کہ آپ بنی اسد کے حلیف تھے، آپ فقیہ اور متکلم تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہما السلام سے حدیث سنی تھی، ان کی کتاب کا نام "مسائل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام" ہے۔ ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر دی ابوعبداللہ محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن بکر بن جناح نے، انہوں نے کہا: ہم

سے بیان کیا حسن بن علی بن یوسف بن بقاح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صالح علی بن یقطین کے آزاد کردہ غلام نے، انہوں نے کہا حسن بن علی بن یقطین سے۔

﴿۹۲﴾

جناب حسن بن جعفر بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ابومحمد المدینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، اعمش سے بھی روایت کی، یہ ثقہ راوی ہیں۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے خبر دی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن قاسم بن حسین بجلی نے۔

انہوں نے یہ کتاب ان پر ذی الحجہ ۲۹۳ھ میں پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن صالح بجلی الخشاب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن اُعَین ہمدانی الصائغ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن جعفر بن حسن بن حسن نے۔

﴿۹۳﴾

جناب حسن بن عطیہ الحناط رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، کسی قبیلہ کے حلیف تھے، یہ ثقہ ہیں۔ انہوں نے اور ان کے دونوں بھائیوں محمد وعلی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔ یہ وہی حسن بن عطیہ الدغشی المحاربی ابوناب ہیں، علی بن ابراہیم بن الحسن ان کی اولاد میں سے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث سنی تھی اور ان کے والد نے اپنے والد سے حدیث نقل کی تھی۔

البتہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے ان کی تصنیف کا ذکر کیا ہو۔

﴿۹۴﴾

جناب حسن بن رباط البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، ان کے برادران اسحاق، یونس اور عبداللہ نے بھی امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ ان کی کتاب ہے جس میں حسن بن محبوب کے مرویات ہیں، ہمیں حسین بن

عبد اللہ نے ان کے اجازہ کی خبر دی، انہوں نے سنا ابن حمزہ سے انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الصفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے اور انہوں نے حسن بن رباط سے سنا۔

﴿۹۵﴾

حضرت حسن بن حسین بن حسن الجحدری الکندی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عرب تھے، ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔

ان کی مختلف موضوعات پر کتابیں ہیں جن میں سے ایک روایت الحسین بن محمد بن علی ازدی ہے اس کی ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب اور منذر بن محمد نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی ازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین بن حسن الجحدری الکندی نے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا اس نسخہ کے مندرجات کے بارے میں۔

﴿۹۶﴾

حضرت حسن بن زیاد العطّار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی ضبہ کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ ایک قول ہے کہ یہی حسن بن زیاد عطار الطائی ہیں، ان کی ایک کتاب تھی۔

ہمیں اس کتاب کے املا کی اجازت کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے صفّار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عمیر نے، انہوں نے سنا حسن بن زیاد العطار سے ان کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۹۷﴾

حضرت حسن بن السَّری رحمۃ اللہ علیہ

یہ کاتب تھے کرخ کے رہائشی تھے، ان کے بھائی اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔

ان کی ایک کتاب تھی حسن بن محبوب نے ان سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: حسین نے ہمیں اس کتاب کے نقل کی اجازت کی خبر دی۔ انہوں نے سنا ابن حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے صفار سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسن بن محبوب سے، انہوں نے حسن بن السری سے سنا۔

﴿۹۸﴾

جناب حسن بن قدامہ الکنانی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، یہ ثقہ ہیں اور طویل عمر پائی تھی۔ ہمیں خبر دی ابن شاذان نے، انہوں نے سنا علی بن حاتم سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمر بن الحسین الحضرمی نے، انہوں نے حسن بن قدامہ سے سنا۔

﴿۹۹﴾

جناب حسین (حسن) بن زیدان الصرمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر دی محمد بن علی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے حسین بن زیدان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۰﴾

جناب حسن بن علی بن ابی عقیل رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد تھی، عمان سے تعلق رکھتے تھے نعلین فروش تھے، فقیہ اور متکلم تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں، علم کلام اور فقہ میں ان کی کتابیں ہیں۔ ان میں سے ایک ہے:

"کتاب المتمسک بحبل آل رسول" محدثین میں اس کتاب کی کافی شہرت ہے، ایک قول ہے کہ خراسان سے حجاج آئے اور انہوں نے اس کتاب کے کچھ نسخے خرید کیے۔ میں نے اپنے استاد ابو عبد اللہؒ سے اس راوی کی بہت زیادہ تعریف سنی، اس بات کی ہمیں حسین بن احمد بن محمد اور محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے سنا ابو القاسم جعفر بن محمد سے، انہوں نے کہا:

مجھے حسن بن علی بن ابی عقیل نے خط لکھا تھا جس میں انہوں نے مجھے ان کی تمام کتابوں اور بالخصوص "المتمسک" کی

اجازت دی تھی۔ میں نے ان کی کتاب "الکر والفر" اپنے استاد ابوعبداللہ" کے سامنے پڑھی تھی یہ کتاب امامت کے موضوع پر ہے، جس کے مسائل کی وضع خوش مزہ ہے اور ایک کثیر الفوائد کتاب ہے۔

﴿۱۰۱﴾

حضرت حسن بن محمد بن احمد الصفّار البصری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعلی ہے ہمارے اصحاب میں سے تھے، ثقہ تھے۔ انہوں نے حسن بن سماعہ، محمد بن تسنیم، عباد الرواجنی، محمد بن حسین اور معاویہ بن حکیم سے حدیث نقل کی۔ ان کی کتاب کا نام "کتاب دلائل خروج القائم علیہ السلام" ہے، اس کتاب میں ملاحم کا ذکر بھی ہے۔ میں نے یہ کتاب نہیں دیکھی ہے، لیکن ہمارے اصحاب نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے یہ بات مشہور بھی نہیں ہے۔

﴿۱۰۲﴾

جناب حسن بن النہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعلی ہے، متکلم اور کھری گفتگو کرنے والے تھے۔ ان کی کئی ایک کتابیں ہیں ان میں چند ایک یہ ہیں:

کتاب النقص علی سعید بن ہارون الخارجی فی الحکمین،

کتاب الاحتجاج فی الامامت، کتاب الکافی فی فساد الاختیار،

ہمارے اصحاب نے ان کتابوں کا اپنی فہرستوں میں ذکر کیا ہے۔

﴿۱۰۳﴾

جناب الحسن بن متیل رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے نامور اصحاب میں سے ایک تھے۔

یہ کثیر الحدیث ہیں، ان کی کتاب کا نام "کتاب النوادر" ہے۔

﴿۱۰۴﴾

جناب حسن بن علی ابو محمد الحجال رحمۃ اللہ علیہ

قمی اصحاب میں سے ہیں، ثقہ ہیں۔ یہ محمد بن حسن بن ولید کے ساتھ تجارت میں شریک تھے۔

ان کی ایک بڑی کتاب ہے جو شریعت کے ابواب پر مشتمل ہے۔ ان کا نام حجال اس لئے ہے کہ یہ کوفہ میں پازیب فروشی کا کام کرتے تھے اس لئے حجال مشہور ہوئے۔

ہمیں ان کی کتاب کے بارے میں ہمارے استاذ ابو عبد اللہؒ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی ابو محمد الحجال نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۵﴾

حضرت حسن بن محمد الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ابو مالک الحضرمی کے بھانجے ہیں، ثقہ الحدیث ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب روایت ہارون بن مسلم بن سعدان ہے۔

ہمیں اس کے اجازہ کی خبر محمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں عبد اللہ بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن مسلم بن سعدان نے، انہوں نے حسن بن محمد سے سنا اور ہمیں خبر دی احمد بن محمد الجُندِی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابو علی بن ھمام کاتب نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن جعفر نے اس کتاب کے راوی بہت زیادہ ہیں۔

﴿۱۰۶﴾

حضرت حسن بن علی ابی المغیرہ الزبیدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں ان کے والد بھی ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کی، اور انہوں نے اپنے والد کی کتاب کی ان سے روایت کی ہے۔ ان کی ایک ہی کتاب ہے ہمیں اس کی قاضی ابو الحسین محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

جعفر بن محمد الشریف الصالح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعید بن صالح نے، انہوں نے حسن بن علی سے سنا۔

﴿۱۰۷﴾

جناب حسن بن صالح الاحول کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایات اختلافی ہیں۔

ہمیں اس کی اجازت کی خبر احمد بن عبد الواحد نے دی، انہوں نے کہا:

ہمیں علی بن محمد بن زبیر قرشی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن عامر نے انہوں نے حسن بن صالح سے سنا۔

﴿۱۰۸﴾

حضرت الحسن بن علی بن سَبرَة رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

ہمیں اس کی کتاب کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا ابن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے اور انہوں نے حسن بن علی سے سنا۔

﴿۱۰۹﴾

جناب حسن بن جہم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن جہم بن بکیر بن اعْیَن ابو محمد الشیبانی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے حدیث سنی تھی۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایات اختلافی ہیں، ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ جس کی روایت ہمیں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے کی ہے انہوں نے ابو الحسن بن داؤد سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابو علی محمد بن احمد بن زکریا الکوفی المعروف ابن دُبَس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن فضّال نے، انہوں نے حسن بن جہم سے سنا۔

﴿۱۱۰﴾

حضرت حسن بن زبرقان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالخزرج ہے، قمی ہیں۔ ان کی کتاب ہے جس کی خبر ہمیں احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے حسن بن زبرقان سے سنا۔

﴿۱۱۱﴾

حضرت حسن بن حسین العرنی نجار رحمۃ اللہ علیہ

مدنی تھے، ان کی ایک کتاب رجال کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہے۔
ہمیں احمد بن علی اور حسین بن عبید اللہ نے بتایا، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن تمام ابوالحسین الدھقان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد جرجانی نے، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے حسن بن حسین سے اس کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۲﴾

حضرت حسن بن محمد بن فضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن محمد بن الفضل بن یعقوب بن سعید بن نوفل بن الحارث بن عبد المطلب ابومحمد ثقہ اور جلیل القدر راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے ایک نسخہ کی روایت کی ہے۔
انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی، ان کی ایک ضخیم کتاب ہے۔
ابن عیاش نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن ابی زید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن جمہور نے اور انہوں نے حسن بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴾۱۱۳﴿

جناب حسن بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "اصل" ہے، ابن جُنید نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے حسن بن ایوب سے سنا۔

﴾۱۱۴﴿

جناب حسن بن حسین السکونی رحمۃ اللہ علیہ

آپ عرب ہیں، ان کی کوفہ میں سکونت تھی۔ ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب رجال کے بارے میں ہے احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین سکونی نے۔

﴾۱۱۵﴿

جناب حسین بن زید رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن زید بن علی بن الحسین علیہ السلام ابوعبداللہ کا لقب "ذالدمعۃ" ہے۔
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے انہیں اپنا متبنّیٰ بنایا تھا ان کی تربیت کی تھی اور اپنی بیٹی ارقط سے ان کا عقد ازدواج کیا تھا۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی تھی۔
ان کی کتاب کی روایات اختلافی ہیں، حسین محمد بن علی بن تمام الدھقان نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب نے، انہوں نے حسین بن زید سے سنا۔

﴾۱۱۶﴿

جناب الحسین بن علوان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی کلب کے حلیف تھے، کوفہ میں سکونت تھی، عامی ہیں ان کے بھائی حسن بھی عامی ہیں۔

جناب حسین کی کنیت ابو محمد ہے، ثقہ راوی ہیں، ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ جناب حسن بن علوان کی کتاب نہیں ہے، لیکن جناب حسن ہمارے ساتھ اخص ہیں اور وہ اولیٰ ہیں۔

جناب حسین نے اعمش اور ہشام سے روایت کی اور ہشام نے عروہ سے حدیث سنی تھی۔

جناب حسین کی ایک کتاب ہے جس کی روایات اختلافی ہیں، اس کتاب کی نقل کی اجازت کی خبر ہمیں محمد بن علی قزوینی نے دی انہوں نے ہم پر یہ کتاب ۴۰۰ھ میں پیش کی تھی، انہوں نے کہا: خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے حسین بن علوان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا، انہوں نے سنا احمد بن محمد حافظ سے۔

﴿۱۱۷﴾

حضرت حسین بن ابی العلاء رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن ابی علاء الخفاف ابو علی الاعور بنی اسد کے حلیف تھے۔ ابن عقدہ اور عثمان بن حاتم بن منتاب نے ان کا ذکر کیا ہے۔ احمد بن حسینؒ نے کہا ہے" وہ بنی عامر کے حلیف تھے" علی اور عبدالحمید ان کے بھائی ہیں، ان سب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، جناب حسین ان میں سے زیادہ صاحب مرتبہ ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب کے بارے میں اور اس کی اجازت کے بارے میں ہمیں محمد بن جعفر ادیب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن ازدی اور محمد بن احمد بن حسین (حسن) القطوانی نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے، انہوں نے حسین بن ابی علاء سے سنا۔

﴿۱۱۸﴾

جناب الحسین بن احمد المنقری تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

ان کی روایت شاذ ہے اور ثابت نہیں ہے، یہ اپنی روایت میں ضعیف ہیں، ہمارے اصحابؒ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے داؤد الرقی سے حدیث نقل کی اور بہت زیادہ نقل کی تھی۔ ان کی کتابیں ہیں، جس کی روایات اختلافی ہیں۔

ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن عبدالواحد وغیرہ نے، انہوں نے سنا علی بن حَبَشِی بن قونی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس بن ہشام نے اور انہوں نے حسین بن احمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۹﴾

حضرت حسین بن عثمان بن شریک رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن عثمان بن شریک بن عدی العامری الوحیدی حدیث میں ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث نقل کی، ہمارے علماء نے ان کا ذکر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے رجال میں کیا ہے۔

ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایات اختلافی ہیں ان میں سے وہ روایت ہے جس کے راوی ابن ابی عمیر ہیں۔

محمد بن جعفر نے اس کتاب کی اجازت کی خبر دی، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مفضل بن ابراہیم نے ۲۶۵ھ میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے، انہوں نے حسین بن عثمان سے سنا۔

﴿۱۲۰﴾

حضرت حسین بن نُعَیم الصحاف رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی اسد کے حلیف تھے، ثقہ ہیں، علی اور محمد ان کے بھائی ہیں۔

ان سب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کی یہ بات ہمیں عثمان بن حاتم بن مُنتاب نے بتائی کہ محمد بن عبدہ نے کہا: عبدالرحمٰن بن نُعَیم بنی اسد کے حلیف تھے اور ان کی اولاد کا سلسلہ آگے چلا، ان کے بھائی حسین بھی بنی اسد کے حلیف تھے جو جلیل القدر متکلم تھے۔ ان کی ایک کثیر الروایات کتاب ہے۔

ان میں سے ایک روایت ابن ابی عمیر کی ہے کہ ہمیں خبر دی محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی حسن بن حمزہ حسینی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صَفّار نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے اور انہوں نے حسین بن نُعَیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱﴾

حضرت حسین بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن حمزہ اللیثی الکوفی ابوحمزہ ثمالی کے نواسے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی اور اُن کے ماموں محمد بن ابی حمزہ نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کی، اصحاب الرجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کتاب ہے اس کی محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے سنا ابن بطہ سے، انہوں نے صفار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، اور انہوں نے حسین بن حمزہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲﴾

جناب حسین بن عثمان الاحمسی بجلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔ جناب ابوالعباس نے ان کا ذکر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے رجال میں کیا ہے۔ ان کی کتاب کی روایت محمد بن ابی عُمیر نے کی ہے، ہمیں اس کی محمد بن محمد نے خبر دی۔

انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے اور انہوں نے حسین بن عثمان سے سنا۔

﴿۱۲۳﴾

حضرت حسین بن مختار رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، القلانسی معروف ہیں، بنی بجلی کی شاخ احمس کے حلیف تھے ان کے بھائی کا نام حسن ہے، ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ ان دونوں کا ان راویوں میں ذکر کیا گیا ہے کہ جنہوں نے حضرت امام جعفر اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی، حسین کی ایک کتاب ہے اس سے حماد بن عیسیٰ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن محمد بن ابی جید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن صفار سے، انہوں نے علی بن سندی سے اور انہوں نے حماد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴﴾

حضرت حسین بن حَمّاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن حمّاد بن میمون، العبدی کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ان کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے رجال میں ذکر کیا گیا ہے۔

ان کی کتاب کی داؤد بن حُصَین اور ابراہیم بن مہزم نے روایت کی ہے: ہمیں خبر دی احمد بن محمد نے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس بن ہشام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا داؤد بن حُصَین نے، انہوں نے حسین بن حمّاد سے سنا۔

﴿۱۲۵﴾

حضرت حسین بن ثُوَیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سعید بن حُمران ثقہ راوی ہیں، ان کے دادا سعید بن حمران حضرت ام ہانی بنت حضرت ابوطالب علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا اور ابوالعباس اور دوسرے ماہرین رجال نے ان کا ذکر کیا ہے طویل عمر پائی۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے جس کی ہمیں علی بن احمد نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا سعد اور الحمیری سے انہوں نے سنا محمد بن اسماعیل سے دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابوعبداللہ نے انہوں نے سنا محمد بن اسماعیل سے انہوں نے خیبری بن علی سے، انہوں نے حسین سے۔

﴿۱۲۶﴾

حضرت حسین بن ابی غُندَر کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن بن سہل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا اپنے

حسن بن سہل سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی عبد اللہ البرقی نے، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے حسین بن ابی غندر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۷﴾

حضرت حسین بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن مہران بن محمد بن ابی نصر السکونی نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، یہ واقفی تھے۔

انہوں نے مسائل مرتب کیے جن کی خبر ہمیں دی ابوالحسین محمد بن عثمان نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوالقاسم جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن مہران نے۔

﴿۱۲۸﴾

حضرت حسین بن عمر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

اس کی ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے حسین بن عمر سے سنا۔

﴿۱۲۹﴾

حضرت حسین بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ

ابن بطہ نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن مبارک سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۳۰﴾

حضرت حسین بن سیف رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن سیف بن عُمیرہ ابوعبداللہ نخعی کی دو کتابیں ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب کی روایات اپنے بھائی علی بن سیف سے لیں اور دوسری کتاب کی احادیث محدثین و رجال سے نقل کی تھیں۔

ہمیں علی بن احمد قمی نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے سنا علی بن حکم سے، انہوں نے حسین بن سیف سے سنا۔

﴿۱۳۱﴾

حضرت حسین بن محمد بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن محمد بن فضل بن یعقوب بن سعد بن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب ابو محمد بنی ہاشم کے بزرگوں میں سے تھے۔

روایت میں ثقہ ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی، اس کا ذکر ابوالعباس نے کیا ہے۔

ان کے چچا اسحاق، یعقوب اور اسماعیل بھی ان کی طرح ہیں ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کی وہ مجالس روداد کی تھیں جو آنجنابؑ نے اہلِ ادیان کے ساتھ مباحث کیے تھے۔

﴿۱۳۲﴾

جناب حسن بن موفق کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے اصحاب میں انہیں خاص مقام حاصل تھا، کم احادیث نقل کیں البتہ ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب کا نام "نوادر" ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے سنا احمد بن میثم سے، انہوں نے کہا: ہمیں حسن بن موفق نے بتایا۔

﴿۱۳۳﴾

جناب حسن بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن عمرو بن منہال بن مقلاص کوفہ کے رہنے والے تھے۔

وہ اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

ہمیں ان کی اس کتاب کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمید سے انہوں نے احمد بن میثم سے، انہوں نے حسن بن عمرو سے ان کی کتاب "نوادر" کے بارے میں سنا۔

﴿۱۳۴﴾

جناب حسین بن عبید اللہ بن حُمران ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن عبید اللہ بن حمران ہمدانی المعروف سکونی ہمارے کوفی اصحاب میں سے ہیں ثقہ ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کتاب کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا حسن بن علی بن عبد اللہ بن المغیرہ سے اور انہوں نے حسین بن عبید اللہ سے سنا۔

﴿۱۳۵﴾

جناب حسن بن علی بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن علی بن حسن بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابو محمد الاطروشؒ امامت کا عقیدہ رکھتے تھے۔ اس موضوع پر انہوں نے کتابیں لکھی تھیں۔ ان میں سے کچھ کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الامۃ صغیر، کتاب الطلاق کتاب فی الامامۃ کبیر،
کتاب فدک والخمس، کتاب الشہداء وفضل اہل الفضل منہم،
کتاب فصاحۃ ابی طالب، کتاب معاذیر بنی ہاشم فیما نقم علیہم،
کتاب انساب الائمۃ وموالیدھم إلی صاحب الامر علیہ السلام

(۱۳۶)(۱۳۷)

جناب حسن بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن سعید بن حماد بن مہران حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ان کی کنیت ابو محمد ہے، اھواز کے رہنے والے تھے ان کے دوسرے بھائی کا نام حسین بن سعید ہے، ان دونوں بھائیوں نے مل کر تیس کتابیں تصنیف کی تھیں، اس امر میں حسین زیادہ مشہور ہیں۔

حسین بن یزید سورائی کا کہنا ہے کہ حسن اپنے بھائی حسین کے ساتھ تمام رجال میں شریک ہیں سوائے زرعہ بن محمد حضرمی اور فضالہ بن ایوب کے۔ حسین نے اپنے بھائی سے روایت کی اور ان کے بھائی نے زرعہ اور فضالہ سے روایت کی۔

ان کے ماموں جعفر بن یحییٰ بن سعد احول حضرت ابو جعفر ثانی کے رجال میں سے ہیں۔

سعد بن عبد اللہ نے اس امر کا ذکر کیا ہے۔

جناب سعید کے دونوں بیٹوں کی تمام کتابیں حسن ہیں ان کی تعداد تیس ہے ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ کتاب الوضو ۲۔ کتاب الصلوٰۃ ۳۔ کتاب الزکوٰۃ ۴۔ کتاب الصوم

۵۔ کتاب الحج ۶۔ کتاب النکاح ۷۔ کتاب الطلاق ۸۔ کتاب العتق والتدبیر والمکاتبہ

۹۔ کتاب الایمان والنذور ۱۰۔ کتاب التجارات والاجارات ۱۱۔ کتاب الخمس

۱۲۔ کتاب الشہادات ۱۳۔ کتاب الصید والذبائح ۱۴۔ کتاب المکاسب ۱۵۔ کتاب الاشربہ

۱۶۔ کتاب الزیارات ۱۷۔ کتاب التقیہ ۱۸۔ کتاب الرد علی الغلاۃ ۱۹۔ کتاب المناقب

۲۰۔ کتاب المثالب ۲۱۔ کتاب الزہد ۲۲۔ کتاب المروۃ ۲۳۔ کتاب حقوق المومنین و فضلھم

۲۴۔ کتاب تفسیر القرآن ۲۵۔ کتاب الوصایا ۲۶۔ کتاب الفرائض ۲۷۔ کتاب الحدود

۲۸۔ کتاب الدیات ۲۹۔ کتاب الملاحم ۳۰۔ کتاب الدعا۔

ہمیں ان کتابوں کی ہمارے بہت سے اصحاب نے مختلف طریقوں سے خبر دی ہے ان میں سے ایک وہ خبر ہے کہ جب میں نے ابو العباس احمد بن علی بن نوح سیرافی کی طرف خط لکھا تھا تو انہوں نے میرے خط کے جواب میں یہ لکھا تھا:

"تم نے مجھ سے حسین بن سعید اھوازیؒ کی کتابوں کے طرق کا سوال کیا ہے کہ انہیں کونسے طرق سے بیان کیا گیا ہے"

تو ان سے ابو جعفر احمد بن محمد بن عیسیٰ اشعری قمی، ابو جعفر احمد بن محمد بن خالد برقی، حسین بن حسن بن ابان، احمد بن محمد

بن حسن بن سکن قرشی بُرذَعی اور ابوالعباس احمد بن محمد دینوری نے روایت کی ہے"۔

بہر حال جو روایت ہمارے اصحاب اور ان پر بھروسہ کرنے والوں نے کی ہے اور ان دونوں سے جن جن لوگوں نے روایت کی ہے ان پر بھروسہ کیا ہے، ان میں ہیں احمد بن عیسیٰ محمد بن عیسیٰ انہوں نے کہا: ہمیں الشیخ الفاضل ابوعبداللہ حسین بن علی بن سفیان البز وفری نے اس طرح خبر دی ہے کہ انہوں نے شعبان ۳۵۲ھ میں لکھا تھا کہ ہم سے بیان کیا ابوعلی اشعری احمد بن ادریس بن احمد قمی نے انہوں نے کہا بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اور انہوں نے سنا حسین بن سعید سے ان کی تیس کتابوں کے بارے میں۔

اور ہمیں ابوعلی احمد بن محمد بن یحییٰ عطار قمی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور عبداللہ بن جعفر حمیری اور سعد بن عبداللہ نے۔ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سنا۔ اور جہاں تک احمد بن محمد بن خالد برقی کی روایت ہے وہ یہ ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ محمد بن احمد صفوانی نے بصرہ میں ۳۵۲ھ میں بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوجعفر محمد بن جعفر بن بُطہ المؤدب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد برقی نے، انہوں نے حسین بن سعید سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن احمد بن ہشام قمی مجاور نے، انہوں نے کہا: ہم نے بیان کیا علی بن محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ نے، انہوں نے سنا اپنے دادا احمد بن محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے حسین بن سعید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ حسین بن حسن بن ابان قمی کی روایت یہ ہے، ہم سے بیان کیا محمد بن احمد صفوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطہ نے، انہوں نے سنا حسین بن حسن بن ابان سے اور انہوں نے ان کی طرف وہ خط نکالا جو حسین بن سعید کا لکھا ہوا تھا، وہ میرے والد کے ہاں مہمان تھے۔ ان کی وفات بھی قم میں ہوئی تھی، انہوں نے وہ خط ان کی موت سے پہلے ساعت کیا تھا۔

وہ سلسلہ یہ ہے ہمیں علی بن عیسیٰ بن حسین قمی نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھے محمد بن علی بن فضل بن تمام اور محمد بن احمد بن داؤد اور ابوجعفر بن ہشام نے بتایا، ان سب نے کہا: ہمیں خبر دی اور ہمیں بتایا محمد بن حسن بن احمد بن الولید نے، انہوں نے سنا حسین بن حسن بن ابان سے، انہوں نے حسین بن سعید سے سنا۔

اور احمد بن محمد بن حسن بن سکن قرشی بُرذَعی کی روایت یہ ہے، انہوں نے کہا: مجھے ابوالحسن علی بن بلال بن معاویہ بن احمد مُہلّبی نے بصرہ میں بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں عبیداللہ بن فضل بن ہلال طائی نے مصر میں بتایا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن بن سکن قرشی بُرذَعی نے، انہوں نے حسین بن سعید اہوازی سے ان کی تیس کتابوں کے بارے میں سنا جو حلال وحرام کے احکام پر مشتمل ہیں۔

اب رہی ابوالعباس دینوری کی روایت تو ہمیں خبر دی شریف ابو محمد حسن بن حمزہ بن علی حسینی طبری نے اس خط کے ذریعہ جو انہوں نے میری طرف بھیجا تھا کہ ابوالعباس احمد بن محمد دینوری نے انہیں وہ کچھ بیان کیا تھا جو انہوں نے حسین بن سعید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا تھا یا ان کی دوسری تصنیفات کے بارے میں سنا تھا۔

یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ حضرت امام رضاؑ کی زیارت کر کے واپس ہوئے تھے، یہ جعفر بن حسن الناصر کا زمانہ تھا، آمل طبرستان ۳۰۰ھ میں۔ اور مجھے حسین بن سعید اہوازی نے اپنی تمام تصنیفات کی تفصیل بتائی تھی ابن نوح نے کہا: یہ طریق عجیب وغریب ہے، یہ امر صرف ان کے اپنے قول سے ثابت ہے۔ ایسے حالات میں واجب ہے کہ ہر نسخہ سے وہی کچھ روایت کیا جائے جو اس کے صاحب نے روایت کیا ہے۔ روایت کا روایت پر اور نسخہ کا نسخہ پر حمل نہ کیا جائے کہ کہیں اختلاف پیدا نہ ہو جائے۔

﴿۱۳۸﴾

حضرت حسن بن عباس رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن عباس حَرِیش رازی ابوعلی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے۔ یہ راوی بہت زیادہ ضعیف ہیں۔ ان کی کتاب کا نام إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہے، یہ کتاب ردّی حدیث سے پُر ہے، اور مضطرب الالفاظ کتاب ہے۔ ہمیں اس کتاب کی اجازت کی محمد بن علی قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے اور انہوں نے سنا حمیری سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے حسن بن عباس سے سنا۔

﴿۱۳۹﴾

جناب الحسن بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن خالد بن محمد بن علی برقی ابوعلی، محمد بن خالد کے بھائی ہیں، یہ ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

﴿۱۴۰﴾

جناب الحسن بن ظریف رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن ظریف بن ناصح کوفی کی کنیت ابو محمد ہے، ثقہ راوی ہیں یہ بغداد کے باشندہ تھے، ان کے والد بھی وہاں

کے رہنے والے تھے، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔
ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے، ہمیں محمد بن محمد نے اس کتاب کی اجازت کی خبر دی۔ انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے انہوں نے محمد بن علی سے سنا۔

﴿۱۴۱﴾

حضرت حسن بن ابی عثمان رحمۃ اللہ علیہ

ان کا لقب سجادہ ابو محمد تھا کوفہ کے رہنے والے تھے، ہمارے اصحاب نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ مذکور ہے کہ ان کے والد علی بن عثمان نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔
ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی اجازت کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر بن سفیان سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن عبید اللہ بن سہل نے اپنی استقامت کے بارے میں انہوں نے سنا حسن بن علی بن ابی عثمان سجادہ سے۔

﴿۱۴۲﴾

حضرت حسن بن عَنْبَہ صوفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشِیّ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے اور انہوں نے حسن بن عنبہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۴۳﴾

حضرت حسن بن علی زیتونی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن علی زیتونی اشعری ابو محمد کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی محمد بن علی نے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے حسن بن علی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۴۴﴾

حضرت حسن بن محمد بن جمہور العمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ بصرہ کے رہنے والے تھے، فی نفسہ ثقہ ہیں، یہ بنی تمیم کی شاخ بنی العم سے منسوب ہیں انہوں نے ضعیف راویوں سے روایت کی ہے اور مراسل احادیث پر اعتماد کیا ہے۔ ان کے بارے میں ہمارے اصحاب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے، البتہ یہ اپنے والد سے زیادہ ثقہ ہیں اور زیادہ بہتر ہیں۔

انکی صرف ایک کتاب ہے "کتاب الواحدة" ہمیں اس کی خبر عبدالواحد وغیرہ نے دی۔

انہوں نے ابو طالب انباری سے اور انہوں نے حسن بن محمد سے "کتاب الواحدة" کے بارے میں سنا۔

﴿۱۴۵﴾

جناب حسن بن احمد بن ریذویہ قمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں اور ہمارے قمی اصحاب میں سے ہیں۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب المزار" ہے۔

﴿۱۴۶﴾

حسن بن عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن عبدالصمد بن محمد بن عبید اللہ اشعری عالم اور ثقہ ہیں۔ ہمارے قمی اصحاب میں سے ہیں ان کے والد نے حنّان سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے۔

﴿۱۴۷﴾

حضرت حسن بن علی بن عبداللہ بن مُغیرَہ بجلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ جندب بن عبداللہ کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے، ہمارے کوفی اصحاب میں سے ہیں، ثقہ ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ان کی اس کتاب کی خبر ہمیں دی: محمد بن محمد وغیرہ نے، انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے برقی سے، انہوں نے حسن بن علی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۴۸﴾

حضرت حسن بن موسیٰ ابو محمد نوبختی رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے استاد عظیم الشان مباز راور متکلم کہ ۳۰۰ ہجری سے پہلے اور بعد میں ایسا عظیم عالم نہیں گزرا۔

ان بزرگوار کی بہت سی کتابیں ہیں جن میں سے بعض کی تفصیل درج ذیل ہے:

"کتاب الآراء والدیانات" ان کی وہ ضخیم کتاب ہے جو بہت سے علوم پر مشتمل ہے۔

اس کی تمام احادیث حسن ہیں، میں نے یہ کتاب اپنے استاذ ابو عبداللہ کے سامنے پڑھی تھی۔

کتاب فرق الشیعہ، کتاب الرد علی فرق الشیعہ ما خلا الامامیہ

کتاب الجامع فی الامامت، کتاب الموضح فی حروب امیر المومنین علیہ السلام،

کتاب التوحید الکبیر، کتاب التوحید الصغیر، کتاب الخصوص والعموم،

کتاب الارزاق والآجال الاسعار (جبر کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب)

مختصر الکلام فی الجبر، کتاب الرد علی المنجمین،

کتاب الرد علی ابی علی الجبائی فی ردہ علی المنجمین (ابو علی نے منجمین کے رد میں تجاہل برتا تھا)

کتاب النکت علی ابن راوندی، کتاب الرد علی من اکثر المنازلہ،

کتاب الرد علی ابی الھذیل العلاف (کہ انہوں نے کہا تھا کہ جنت کی نعمات منقطع ہیں)

کتاب الانسان غیر ھذہ الجملہ، کتاب الرد علی الواقفۃ

کتاب الرد علی اھل المنطق، کتاب الرد علی ثابت بن قرۃ،

کتاب الرد علی یحییٰ بن اصفح فی الامامت، جواباتہ لابی جعفر بن قبہ"

جوابات اُخر لابی جعفر ایضاً، شرح مجالسہ مع ابی عبداللہ بن مملک"،

(طبعی دلائل جو انہوں نے ارسطو کی کتابوں سے نکالی تھیں، جس میں اس بات کو رد کیا گیا ہے کہ فلک زندہ اور ناطق ہے)

کتاب فی المرایا وجھۃ الرویۃ فیھا، کتاب فی خبر الواحد والعمل بہ

کتاب فی الاستطاعت علی مذھب ھشام وکان یقول بہ،

کتاب فی الرد علی من قال بالرویۃ للباری عزوجل،

کتاب الاعتبار والتمیز والانتصار، کتاب النقض علی ابی الھذیل فی المعرفت،

کتاب الرد علی اھل التعجیز (اس کتاب میں ابو عیسیٰ وراق کی کتاب کے اعتراضات کو توڑا گیا ہے)

کتاب الحج فی الامامت مختصر — کتاب النقض علی جعفر بن حرب فی الامامت
مجالسہ مع ابی القاسم البلخی — کتاب التنزیہ وذکر متشابہ القران
الرد علی اصحاب المنزلۃ بین المنزلتین فی الوعید — الرد علی اصحاب التناسخ
الرد علی المجسمۃ — الرد علی الغلاۃ مسائلہ للجبائی (اس کتاب میں مختلف مسائل ہیں)

﴿۱۴۹﴾

حضرت حسن بن محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابو محمد المعروف ابن اخی طاہر، انہوں نے اپنے دادا یحییٰ بن حسن سے اور دوسرے محدثین سے روایت کی۔

انہوں نے مجہول راویوں سے بھی احادیث منکرہ حاصل کی تھیں، ہمارے اصحاب نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب المثالب" ہے۔

اس کے علاوہ ان کی دو اور کتابیں ہیں، "کتاب الغیبۃ" اور "ذکر القائم علیہ السلام" ہمیں ان کی کتابوں کے بارے میں ہمارے بہت سے اصحاب نے خبر دی کہ ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔

ان کی وفات ربیع الاول ۳۵۸ھ میں ہوئی تھی اور اپنے گھر میں سوق عطش میں دفن ہوئے تھے۔

﴿۱۵۰﴾

حضرت حسن بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن حمزہ بن علی بن عبد اللہ بن محمد بن حسن بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابو محمد طبری المعروف مرعش، آپ اس طائفہ کے جلیل واجل شخصیات میں سے تھے، بہت بڑے فقیہ تھے۔

جب بغداد تشریف لائے تو ہمارے شیوخ نے ان سے ملاقات کی تھی، یہ ۳۵۶ھ کی بات ہے، ۳۵۸ھ میں ان بزرگوار نے وفات پائی۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب المبسوط فی عمل یوم ولیلۃ، کتاب الاشفیۃ فی معانی الغیبت، کتاب المفتخر، کتاب فی الغیبت،

کتاب جامع، کتاب المرشد، کتاب الدر، کتاب تاثیر الشریعت،
ہمیں ان کتابوں کی خبر ہمارے استاذ ابوعبداللہ اور تمام اساتذہ نے دی۔

﴿151﴾

جناب حسن بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن احمد بن محمد بن ہیثم عجلی ابومحمد ثقہ ہیں اور ہمارے نامور اصحاب میں سے ہیں۔ ان کے والد اور دادا دونوں ثقہ ہیں، ان کا تعلق اہل الرے سے تھا آخری عمر میں کوفہ کے قریب آ کر آباد ہو گئے تھے میں نے انہیں وہاں دیکھا تھا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں: کتاب الشافی کتاب الجامع

﴿152﴾

جناب حسن بن احمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسن بن احمد بن قاسم بن محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام الشریف النقیب ابومحمد محدثین کے طائفہ کے سردار ہیں۔
ہاں ہمارے چند اصحاب نے ان کی بعض روایات پر طنز کی ہے، ان کی کتاب کی تفصیل درج ذیل ہے:
خصائص امیر المومنین علیہ السلام من القران، کتاب فی فضل العتق، کتاب فی طرق الحدیث المروی فی الصحابی
میں نے ان کے حضور یہ کتاب پڑھی تھی جو فوائد کثیر پر مشتمل ہے۔
نیز جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جا رہی تھی تو میں نے اسے سنا تھا۔ اس کے بعد وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

﴿153﴾

جناب حسین بن شاذویہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے صفار کے نام سے معروف ہیں یہ صحاف تھے کیونکہ صحیفے لکھتے تھے، ثقہ ہیں لیکن قلیل الحدیث ہیں۔
ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب الصلوۃ والاعمال" ہے دوسری کتاب کا نام "اسماء امیر المومنین علیہ السلام" ہے۔
ہمیں ان دونوں کتابوں کی خبر محمد بن محمد نے دی انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے اور انہوں نے حسین بن شاذویہ سے سنا۔

﴿۱۵۴﴾

حضرت حسین بن محمد بن علی ازدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے یہ ثقہ راوی ہیں، ہمارے اصحاب میں سے ہیں۔
کوفہ کے رہائشی تھے۔ علم السیر والشعر کا اُن پر غلبہ تھا۔ ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:
کتاب الوفود علی النبیؐ، کتاب اخبار ابی محمد سفیان بن مصعب العبدی اور اس کے اشعار
کتاب اخبار ابن ابی عقب اور اس کے اشعار،
ان کا ذکر احمد بن حسین نے کیا ہے، ہمیں ابو الحسن اسد بن ابراہیم بن کلیب سلمٰی الحرانی اور محمد بن عثمان نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو بکر محمد بن حسین بن صالح سبیعی نے حلب میں انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا منذر بن محمد بن المنذر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی ازدی نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۵۵﴾

حضرت حسین بن علی ابو عبداللہ المصری رحمۃ اللہ علیہ

یہ اپنے زمانہ کے عظیم متکلم تھے، روایت میں ثقہ ہیں، ان کا مسکن مصر تھا۔
انہوں نے علی بن قادم، ابو داؤد طیالسی، ابو سلمہ اور ان جیسے دوسرے محدثین سے حدیث سماعت کی تھی۔
ان کی کتابوں میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں:
(۱) کتاب الامامت (۲) الرد علی الحسین بن علی الکرابیسی

﴿۱۵۶﴾

جناب حسین بن محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن محمد بن عمران بن ابی بکر اشعری قمی ابو عبداللہ ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب "النوادر" ہے۔
ہمیں اس کی محمد بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے ابو غالب زراری سے سنا۔
انہوں نے محمد بن یعقوب سے اور انہوں نے حسین بن محمد سے سنا کہ ان کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۵۷﴾

جناب حسین بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن قاسم بن محمد بن ایوب بن شمّون ابو عبداللہ کاتب اور ان کے والد بزرگوار ہمارے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے دو کتابیں تصنیف کی تھیں:

☆ کتاب اسماء امیر المومنین علیہ السلام من القرآن ☆ کتاب التوحید

ہمیں ان کتابوں کی خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابو طالب انباری نے اور انہوں نے حسین بن قاسم سے سنا۔

﴿۱۵۸﴾

جناب حسین بن عنبسہ صوفی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے ابن نوح کے خط میں پایا جو انہوں نے اپنی کتابوں کے بارے میں مجھ سے وصیت کی تھی۔

ہم سے بیان کیا حسین بن علی بزوفری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید نے، انہوں نے کہا: میں نے حسین بن عنبسہ صوفی سے ان کی کتاب "نوادر" کے بارے میں سنا۔

﴿۱۵۹﴾

جناب حسین بن حمدان رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن حمدان خُصیبی جنبلانی ابو عبداللہ فاسد المذہب تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب الاخوان ☆ کتاب المسائل ☆ کتاب تاریخ الائمہ

کتاب الرسالہ اس میں اختلاط وتخلیط ہے۔

﴿۱۶۰﴾

جناب حسین بن محمد بن فرزدق رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن محمد بن فرزدق بن بُجیر بن زیاد فزاری ابو عبد اللہ المعروف قطعی، یہ کپڑے کے پارچے فروخت کرتے تھے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں چند ایک یہ ہیں:

کتاب فضائل الشیعہ، کتاب الجنائز

ہمیں ان کتابوں کی خبر محمد بن جعفر تمیمی نے دی، انہوں نے حسین بن محمد سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۶۱﴾

حضرت حسین بن خالویہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن خالویہ ابو عبد اللہ نحوی کا مسکن حلب تھا، وہیں ان کی وفات ہوئی تھی۔

یہ ہمارے مذھب کے عارف تھے۔ علم حدیث کے ساتھ ساتھ علوم عربیہ، لغت اور شعر میں بھی دسترس رکھتے تھے۔

ان کی چند ایک کتابیں تھیں ان میں ایک کا نام "کتاب الاول ومقتضاء" ہے۔

(اس کتاب میں امیر المومنین امام علی علیہ السلام کی امامت کا ذکر ہے)

اس کتاب کے بارے میں ہمیں قاضی ابو الحسین نصیبی نے بتایا، انہوں نے کہا:

میں نے اس کتاب کی قرأت ان کے سامنے حلب میں کی تھی۔ اور کتاب "مستحسن القرأت والشواذ"۔

ان کی ایک اور کتاب "حسن اللغت" ہے۔

"کتاب اشتقاق الشہور والایام" بھی ان کی کتاب ہے۔

﴿۱۶۲﴾

حضرت حسین بن علی سفیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن علی بن سفیان بن خالد بن سفیان ابو عبد اللہ بزوفری استاد اور ثقہ ہیں۔ ہمارے اصحاب میں سے جلیل القدر ہیں۔ ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ کتاب الحج ☆ کتاب ثواب الاعمال

☆ کتاب احکام العبید، میں نے اس کتاب کو اپنے استاذ ابو عبداللہ پر پڑھا تھا۔

☆ کتاب الرد علی الواقفہ ☆ کتاب سیرت النبی والائمہ علیہم السلام فی المشرکین

خبر دی ہمیں ان کی ان تمام کتابوں کی احمد بن عبد الواحد ابو عبداللہ بزاز نے انہوں نے حسین بن علی سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۶۳﴾

جناب حسین بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

حسین بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بالویہ قمی کی کنیت ابو عبداللہ ہے، ثقہ تھے۔ اپنے والد کے اجازہ سے روایت کرتے ہیں ان کی کتابوں کے نام ہیں:

☆ کتاب التوحید ونفی التشبیہ ☆ کتاب عملہ للصاحب ابی القاسم بن عباد

ہمیں خبر دی ان کے بارے میں حسین بن عبداللہ نے۔

﴿۱۶۴﴾

جناب حسین بن علی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار قمی ہیں، کنیت ابو عبداللہ ہے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حمزہ بن قاسم وغیرہ سے روایت نقل کی ہے۔ کتاب "الزیارات" کے مؤلف ہیں۔

﴿۱۶۵﴾

جناب حسین بن احمد بن مُغیرہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن احمد بن مُغیرہ ابو عبداللہ بوشنجی عراقی تھے، یہ مضطرب المذھب تھے البتہ اپنی روایات میں ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "عمل السلطان" کی روایت کی گئی ہے، اس کتاب کی روایت کی ہمیں ابو عبداللہ بن خمری الشیخ الصالح نے ۴۰۰ھ میں امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے روضہ میں اجازت دی تھی انہوں نے حسین بن احمد بن مُغیرہ سے اجازت لی تھی۔

﴿۱۶۶﴾

حضرت حسین بن عبید اللہ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن عبید اللہ بن ابرہیم الغضائری ابوعبداللہؒ ہمارے استاذ ہیں۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کتاب کشف التمویہ والغمۃ، کتاب التسلیم علی امیر المومنین علیہ السلام بامرۃ المومنین، کتاب تذکیر العاقل وتنبیہ الغافل فی فضل العلم،

کتاب عدد الائمۃ وما شذ علی المصنفین من ذلک،

کتاب البیان عن صبوۃ الرحمٰن، کتاب النوادر فی الفقہ،

کتاب مناسک الحج، کتاب مختصر مناسک الحج،

کتاب یوم الغدیر، کتاب الرد علی الغلاۃ والمفوضۃ،

کتاب سجدۃ شکر، کتاب مواطن امیر المومنین علیہ السلام،

کتاب فی فضل بغداد، کتاب فی قول امیر المومنین علیہ السلام: اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

(کیا میں تمہیں اس امت کی بھلائی کی خبر نہ دوں؟)

ہمیں ان تمام کتابوں اور ان تمام روایات کی اجازت دی جو انہوں نے اپنے اساتذہ سے سنیں۔

ان کی وفات ۱۵ صفر ۴۱۱ ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۱۶۷﴾

جناب حسین بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

حسین بن علی بن حسین بن محمد بن یوسف الوزیر ابوالقاسم مغربی، یہ ابوالقاسم مغربی بلاس بن بہرام جور کی اولاد میں سے تھے۔

جناب حسین کی والدہ کا سلسلہ نسب یہ ہے: فاطمہ بنت ابی عبداللہ محمد بن ابراہیم بن جعفر نعمانی یہی صاحب کتاب الغیبت ہیں اور ہمارے استاذ ہیں۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ کتاب خصائص علم القرآن ☆ کتاب اختصار اصلاح المنطق

☆ کتاب اختصار غریب المصنف ☆ رسالۃ فی القاضی والحاکم
☆ کتاب الالحاق بالاشتقاق ☆ اختیار شعر ابی تمام
☆ اختیار شعر البحتری ☆ اختیار شعر المتنبی اور اس پر تنقید و تبصرہ

ان کی وفات ۱۵ رمضان المبارک ۴۱۸ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۱۶۸﴾

جناب حسین بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب حسین بن محمد بن جعفر الخالع ابو عبداللہ شاعر اور ادیب تھے، ان کی ایک کتاب صنعت شعر پر ہے۔
ان کی دوسری کتاب کا نام "کتاب المدارات" ہے۔
کتاب "امثال العامۃ" ان کی تیسری کتاب ہے۔

maablib.org

باب اسحاق

﴿۱۶۹﴾

محدث جناب اسحاق بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن حیان، بنی تغلب کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابو یعقوب ہے، الصیر فی کے نام سے منسوب ہیں۔

ہمارے علماء میں سے ہیں، ثقہ ہیں، ان کے بھائی یونس، یوسف، قیس، اسماعیل بھی ثقہ ہیں۔

ان کا گھرانہ اہل بیت رسولؐ کے پیروکاروں کا بڑا گھرانہ تھا، ان کے بھتیجے علی بن اسماعیل اور بشر بن اسماعیل حدیث کے اہم راویوں میں سے ہیں۔

جناب اسحاق نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی اسی بات کا ذکر احمد بن محمد بن سعید نے اپنے رجال میں کیا ہے۔

ان کی "کتاب نوادر" ہے، ان سے ہمارے علماء کی کثیر جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے سنا محمد بن حسین سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا غیاث بن کلّوب بن قیس بجلی نے، اور انہوں نے اسحاق سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۰﴾

جناب اسحاق بن جَرِیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن جَرِیر بن یزید بن جَرِیر بن عبداللہ بجلی ابو یعقوب ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، ابو العباس نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ان سے ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں خبر دی محمد بن عثمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن ابی عمیر نے اور انہوں نے اسحاق بجَرِیر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۱﴾

جناب اسحاق بن بشر رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن بشر ابو حذیفہ الکاہلی الخراسانی ثقہ راوی ہیں۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، عامہ سے تھے ان کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے رجال میں ذکر کیا گیا ہے۔
ان کی کتاب ہے کہ جس کی ہمیں محمد بن علی کاتب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن وھبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن بن ابی غسّان وقاق نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن یحییٰ بن یزید (زید) کلینی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہمیں اسحاق نے بتایا۔

﴿۱۷۲﴾

جناب اسحاق بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن یزید بن اسماعیل طائی ابو یعقوب، آزاد کردہ غلام تھے، کوفہ کے باشندہ تھے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی، اور ان کے والد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث نقل کی تھی۔
ان کی کتاب ہے کہ ایک جماعت نے، اس سے روایت کی ہے، ہمیں خبر دی علی بن احمد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبد اللہ اور عبد اللہ جعفر نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی ابو سُمَینہ الصیرفی نے، اور انہوں نے اسحاق بن یزید سے سنا۔

﴿۱۷۳﴾

جناب اسحاق بن غالب اسدی رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن غالب اسدی والبی عربی النسل ہیں، ثقہ ہیں ان کے بھائی عبد اللہ بھی ثقہ ہیں، دونوں شاعر تھے ان دونوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
ان کی کتاب ہے کہ ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔
ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد

نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین وعبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا صفوان سے اور انہوں نے اسحاق بن غالب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۴﴾

جناب اسحاق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن عبداللہ بن سعد بن مالک اشعری قمی ثقۃ الحدیث ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث نقل کی اور ان کے بیٹے احمد بن اسحاق مشہور ہیں۔ ہمیں خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے سنا علی بن حَبَشی سے، انہوں نے حُمَید سے، انہوں نے علی بن بُزرج سے، اور انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے سنا۔

﴿۱۷۵﴾

جناب اسحاق بن جُندَب رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابواسماعیل ہے فرائضی کے نام سے منسوب تھے، ثقہ ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کی، ہمارے اصحاب نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔

انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس سے عبیس اور دوسرے محدثین روایت کرتے ہیں، ہمیں خبر دی اس کتاب کے بارے میں احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے سنا علی بن حبشی سے، انہوں نے حُمَید سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوجعفر احمد بن الحسن بن علی بصری نے انہوں نے عبیس سے سنا اور انہوں نے اسحاق سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۶﴾

جناب اسحاق بن آدم رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن آدم بن عبداللہ اشعری قمی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں

نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی الصہبان نے اور انہوں نے اسحاق سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۷﴾

جناب اسحاق بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن محمد بن احمد بن ابان بن مرار بن عبد اللہ المعروف عبد اللہ عقبہ وعقاب ابن الحارث النخعی برادر اشتر یہ بزرگوار تخلیط کی معدن تھے۔ ان کی کتابیں تخلیط [1] سے بھرپور ہیں۔

ان کی ایک کتاب "اُخبار السید" ہے اور دوسری کتاب "مجالسِ ہشام" کے نام سے معروف ہے۔

ہمیں خبر دی محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن سالم الجعابی نے، انہوں نے سنا الجری سے اور انہوں نے اسحاق سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۷۸﴾

جناب اسحاق بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسحاق بن حسن بن بکران ابوالحسین العقرائی تمار کثیر السماع تھے، اپنے مذہب میں ضعیف ہیں، میں نے انہیں کوفہ میں دیکھا تھا وہ مجاور تھے۔

ان سے کتاب الکلینی کی روایت کی گئی اس وقت یہ بہت زیادہ غلو سے کام لیتے تھے اس لئے میں نے ان سے کوئی حدیث سماعت نہیں کی تھی۔

ان کی ایک اور کتاب ہے جس میں غالیوں کا رد پیش کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اس کی دو اور کتابیں ہیں:

☆ کتاب نفی السہو عن النبیؐ ☆ کتاب عدد الائمہ

---

[1] ملا جلا دینا

باب احمد

﴿۱۷۹﴾

احمد بن حسن بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حسن بن اسماعیل بن شعیب بن میثم تمار بنی اسد کے حلیف تھے۔ جناب ابو عمرو الکشی نے کہا ہے، یہ واقفی تھے اس کا ذکر کیا حمدویہ نے انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے سنا، انہوں نے کہا: احمد بن الحسن واقفی تھے انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے روایت نقل کی تھی، لیکن ان تمام حالات کے باوجود وہ ثقہ ہیں۔ صحیح الحدیث اور قابل اعتماد ہیں۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی کہ ہمیں ہم سے بیان کیا: احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا حمیری سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے احمد بن حسن سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں جعفر بن محمد نے، انہوں نے عبیداللہ بن احمد بن نہیک سے، انہوں نے احمد بن حسن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔ اور ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں بتایا احمد بن حسن المیثمی نے اپنی کتاب کے بارے میں انہوں نے اس کتاب کی احادیث رجال اور ابان بن عثمان سے سماعت کی تھیں۔

﴿۱۸۰﴾

جناب احمد بن محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن عمرو بن ابی نصر زید بنی سکون کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابو جعفر ہے بزنطی کے نام سے معروف تھے، ان کا مسکن کوفہ تھا، حضرت امام رضا اور حضرت امام جعفرؑ سے حدیث کا سماع کیا ان کو دونوں ائمہ کی بارگاہ میں بہت بڑا مقام حاصل تھا۔ ان کی تصنیفات میں سے ایک کتاب "الجامع" ہے۔

ہم نے اس کتاب کی قرأت جناب ابو عبداللہ حسین بن عبیداللہؒ کے سامنے کی تھی، انہوں نے کہا: میں نے اس کتاب کی قرأت ابو غالب احمد بن محمد زراری کے سامنے کی تھی، انہوں نے کہا: مجھے اس کتاب کے بارے میں ابو محمد بن جعفر کے ماموں

اور ابوعلی بن سلیمان کے چچانے بھی بتایا تھا۔ ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطاب نے اور انہوں نے احمد بن محمد بن عمرو سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک کتاب "النوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن جُندِی نے دی، انہوں نے سنا: ابوالعباس احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے اور انہوں نے احمد بن محمد بن عمرو سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی ایک کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد ابو القاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسین بن سہل نے انہوں نے کہا: ہمیں بتایا ابو محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا اپنے والد حسن بن سہل سے، انہوں نے موسیٰ بن حسن سے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے احمد بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

جناب احمد بن محمد کی وفات ۲۲۱ھ میں حسن بن علی بن فضال کی وفات کے آٹھ ماہ بعد ہوئی تھی۔

محمد بن عیسیٰ بن عبید نے ذکر کیا کہ انہوں نے ان سے ۲۱۰ھ میں حدیث سماع کی تھی۔

﴿۱۸۱﴾

جناب احمد بن ابی بشر السراج رحمۃ اللہ علیہ

ان کا مسکن کوفہ میں تھا، آزاد کردہ غلام تھے، ان کی کنیت ابوجعفر ہے۔

ثقہ الحدیث ہیں، واقفی تھے، انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں ان کی اس کتاب کی حسین بن عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا:

ہمیں بتایا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہمیں بتایا حُمَید بن زیاد بن حوار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہم نے احمد بن ابی بشر سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۸۲﴾

جناب احمد بن محمد بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن خالد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن علی برقی ابوجعفر اصل میں کوفی ہیں۔

حضرت زیدؒ کے قتل کے بعد ان کے دادا محمد بن علی کو یوسف بن عمر نے زندان بھیج دیا تھا، پھر انہیں قتل کر دیا تھا اُن دنوں

خالد بچے تھے، اپنے والد عبد الرحمٰن کے ساتھ "برق رود" چلے آئے۔

یہ فی نفسہ ثقہ ہیں، انہوں نے ضعفاء سے روایت کی ہے اور مراسیل [1] احادیث پر اعتماد کیا ہے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں ان میں سے کچھ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کتاب المحاسن وغیرھا، (اور یہ محاسن اور نقائص میں بڑھی ہوئی ہے)

کتاب التبلیغ والرسالت، کتاب التراجم والتعاطف، کتاب التبصرہ، کتاب الرفاہیہ،

کتاب الزی، کتاب الزینت، کتاب المرافق، کتاب المرشد،

کتاب الصیانت، کتاب النجابت، کتاب الفراست، کتاب الحقائق،

کتاب الاخوان، کتاب الخصائص، کتاب المآکل، کتاب مصابیح الظلم،

کتاب المحبوبات، کتاب المکروہات، کتاب العویص، کتاب الثواب،

کتاب العقاب، کتاب المعیشت، کتاب النساء، کتاب الطیب،

کتاب العقوبات، کتاب المشارب، کتاب السفر، کتاب ادب النفس،

کتاب الطب، کتاب الطبقات، کتاب الفاضل الاعمال،

کتاب اخص الاعمال، کتاب المساجد الاربعہ کتاب الرجال، کتاب الھدایت،

کتاب المواعظ، کتاب التحذیر، کتاب التہذیب، کتاب التحریف،

کتاب التسلیہ، کتاب ادب المعاشرہ، کتاب مکارم الاخلاق،

کتاب مکارم الافعال، کتاب مذام الاخلاق، کتاب مذام الافعال،

کتاب المواہب، کتاب الحیات، کتاب الصفوۃ، کتاب علل الحدیث،

کتاب معانی الحدیث والتحریف، کتاب تفسیر الحدیث، کتاب الفروق،

کتاب الاحتجاج، کتاب الغرائب، کتاب العجائب، کتاب اللطائف،

کتاب المصالح، کتاب المنافع، کتاب الدواجن والرواجن،

کتاب الشعر والشعراء، کتاب النجوم، کتاب تعبیر الرویا، کتاب الزجر والفال،

کتاب صوم الایام، کتاب السماء، کتاب الارضین، کتاب البلدان والمساحت،

کتاب الدعا، کتاب ذکر الکعبہ، کتاب الاجناس والحیوان،

---

[1] مراسیل: واحد مرسل۔ ایسی روایت جس میں معصوم سے براہ راست روایت کرنے والے کا نام نہ ہو

maablib.org

کتاب احادیث الجن والبلیس، کتاب فضل القرآن، کتاب الازاہیر،
کتاب الاوامر والزواجر، کتاب ماخاطب اللہ بہ خلقہ،
کتاب احکام انبیاء والرسل، کتاب الجمل، کتاب جداول الحکمۃ،
کتاب الاشکال والقرائن، کتاب الریاضت، کتاب الامثال، کتاب الاوائل،
کتاب التاریخ، کتاب الانساب، کتاب النحو، کتاب الاصفیہ،
کتاب الافانین، کتاب المغازی، کتاب الروایت، کتاب النوادر۔

یہ وہ فہرست ہے کہ جس کا ذکر محمد بن جعفر بن بُطّہ نے کیا ہے کہ عمدہ کتابوں میں سے ہیں۔

ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ ان کی کچھ اور کتابیں بھی ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

کتاب التبیانی، کتاب التعازی، کتاب اخبار الامم

ہمیں ان تمام کتابوں کی حسین بن عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد ابو غالب زراری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے مؤدب علی بن حسین سعد آبادی ابوالحسن قمی نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن ابی عبداللہ نے بتایا۔ احمد بن حسینؒ نے ان کی تاریخ وفات کے بارے میں لکھا ہے کہ احمد بن ابی عبداللہ البرقی ۲۷۴ھ میں فوت ہوئے تھے۔ علی بن محمد ماجیلویہ نے کہا: یہ ۲۸۰ھ کے آخر میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۸۳﴾

جناب احمد بن حسین بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حسین بن سعید بن حمّاد بن سعید بن مہران یہی مہران حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کی کنیت ابو جعفر ہے اھواز کے رہنے والے تھے۔ ان کا لقب دندان ہے انہوں نے اپنے والد کے تمام شیوخ سے روایت کی سوائے حمّاد بن عیسیٰ کے۔ ہمارے قمی اصحاب نے انہیں حدیث میں ضعیف قرار دیا ہے اور کہا: وہ غالی تھے، ان کی کچھ احادیث قابل قبول ہیں اور کچھ نا قابل قبول ہے۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الاحتجاج" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے ان کتاب کے بارے، اور ہمیں خبر دی علی بن احمد نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے ان کی کتاب کے بارے میں، ان کی دوسری کتابوں کے نام یہ ہیں:

① کتاب الانبیاء ② کتاب المثالب

ہمیں ان کتابوں کی خبر علی بن احمد قمی نے دی انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حسن صفّار سے، انہوں نے احمد بن حسین سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۸۴﴾

جناب احمد بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن صبیح ابوعبداللہ اسدی کوفی ثقہ ہیں۔ ان کے کو زیدیہ سے نسبت دی گئی ہے جو صحیح نہیں ہے۔

ان کی کتابیں ہیں:

① التفسیر ② کتاب النوادر

ہمیں ان کی ان کتابوں کی خبر احمد بن عبدالواحد اور حسین بن عبید اللہ نے دیا انہوں نے سنا محمد بن محمد بن ہارون کندی سے، انہوں نے محمد بن حسین بن حفص خثعمی سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن بزیع نے، انہوں نے احمد بن صبیح سے سنا۔

﴿۱۸۵﴾

جناب احمد بن حسن بن الحسین اللؤلؤی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے جو لولؤ کے نام سے معروف ہے اس سے حسن بن حسین لؤلؤی مراد نہیں ہیں۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی زاہر نے، انہوں نے کہا: ہمیں حسن بن حسین لؤلؤی نے بتایا، انہوں نے احمد بن حسن سے اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۸۶﴾

جناب احمد بن حسن القزاز البصری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کا نام ہے "کتاب الصفت فی مذهب الواقفة" ہمیں اس کی خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حبشی ابوالقاسم الکاتب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن حسن نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۸۷﴾

جناب احمد بن محمد بن مُسلَمہ رُمّانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعلی ہے، ان کی کتاب "النوادر" ہے۔

انہوں نے اس کی احادیث زیاد بن مروان سے سماع کی تھیں، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۸۸﴾

جناب احمد بن معروف قمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان قزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے، انہوں نے احمد بن معروف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۸۹﴾

جناب احمد بن محمد بن ربیع رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن ربیع الاقرع الکندی کی کتاب "النوادر" ہے۔

ہمیں اس کتاب کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے احمد بن محمد بن ربیع سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

ابوالحسین محمد بن ہارون بن موسیٰ نے کہا کہ میرے والد نے کہا کہ ابوعلی بن ھَمّام نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن علاء نے بتایا، انہوں نے کہا: احمد بن محمد بن ربیع رجال کے عالم تھے۔

﴿۱۹۰﴾

جناب احمد بن محمد بن عبید اللہ اشعری قمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہمارے علماء میں سے بزرگ شخصیت کے حامل ہیں، ثقہ ہیں، انہوں نے ابوالحسن ثالث علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
ان کے فرزند عبیداللہ بن احمد نے بھی حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا اور محمد بن علی بن محبوب نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی۔
ان کی کتاب "نوادر" ہے، اس بات کی خبر ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، اور احمد بن ادریس نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے، انہوں نے عبیداللہ بن احمد سے اور انہوں نے اپنے والد احمد بن محمد سے سنا۔

﴿۱۹۱﴾

محدث جناب احمد بن عمرو بن منہال رحمۃ اللہ علیہ

ان کے علاوہ میں کسی اور کو نہیں جانتا، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔
حسین بن عبیداللہ نے ان سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن میثم بن ابی نُعَیم نے، انہوں نے احمد بن عمرو سے اس کے بارے میں سنا۔

﴿۱۹۲﴾

جناب احمد بن محمد بن سیار رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، کاتب تھے، بصرہ کے رہنے والے تھے۔
یہ آلِ طاہر کے کاتبوں میں سے تھے، یہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے دورِ امامت کی بات ہے۔
سیاری معروف ہیں، یہ ضعیف الحدیث، فاسد المذہب تھے، یہ بات ہمیں حسین بن عبیداللہ نے بتائی تھی کہ احمد بن محمد قرارنہ پکڑنے والی احادیث اور بہت سی ایسی احادیث بیان کرتے تھے جن میں معصومینؑ سے براہِ راست سماع کرنے والے راویوں کا ذکر نہیں ہوتا تھا۔

ان کی کتابیں ہیں، جو ہماری طرف بھیجی گئی تھیں ان میں سے ایک کتاب "ثواب القرآن" ہے۔

اس کے علاوہ ان کی کتابوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

☆ کتاب الطب ☆ کتاب القرأت ☆ کتاب النوادر ☆ کتاب الغارات

ہمیں ان کتابوں کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی اور ابو عبداللہ قزوینی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے کہا: ہمیں السیاری نے بتایا۔ ان کی تمام حدیث میں غلو اور تخلیط ہے۔

﴿۱۹۳﴾

جناب احمد بن حسین بن عبد الملک ازدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو جعفر ہے، کوفی ہیں، ثقہ الحدیث ہیں ان کی طرف رجوع کیا جاتا تھا ان کی تصنیف معلوم نہیں ہے۔ ہاں انہوں نے کتاب المشیخہ جمع کی تھی، اس میں شیوخ کے اسماء کو ابواب میں تقسیم کیا تھا۔

﴿۱۹۴﴾

جناب احمد بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حسن بن علی بن محمد بن علی بن فضال بن عمر بن ایمن، عکرمہ بن ربعی فیاض کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابو الحسین ہے اور ایک قول کے مطابق ابو عبداللہ ہے۔ یہ فطحی تھے، حدیث میں ثقہ ہیں ان کے بھائی علی بن حسن وغیرہ جن کا تعلق اہل کوفہ کے علماء سے تھا، نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

ان کی جو کتابیں معروف ہیں وہ یہ ہیں:

☆ کتاب الصلوٰۃ ☆ کتاب الوضو

ہمیں ان کتابوں کی یہ خبر ملی کہ یہ دونوں کتابیں ابو عبداللہ احمد بن عبد الواحد کے سامنے پڑھی گئی تھیں انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن علی بن محمد قرشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے کہ انہوں اپنے بھائی احمد بن حسن سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

جناب احمد بن حسن ۲۶۰ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۱۹۵﴾

جناب احمد بن یحییٰ بن حکیم اودی صوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کا مسکن کوفہ تھا۔ کنیت ابو جعفر ہے، ذبیان کے بھتیجے ہیں، ثقہ راوی ہیں۔
ان کی کتاب کا نام "دلائل النبیؐ" ہے۔ جعفر بن محمد بن مالک فزاری نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

﴿۱۹۶﴾

جناب احمد بن علی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن علی بن محمد بن جعفر بن عبداللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علوی العقیقی کی رہائش مکہ معظمہ میں تھی۔ ہمارے اکثر کوفی اصحاب نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی، انہوں نے کتابیں تصنیف کی تھیں جو ہماری طرف بھیجی گئی تھیں ان میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب المعرفۃ، کتاب فضل المومن، کتاب تاریخ الرجال، کتاب مثالب الرجلین والمراتین

﴿۱۹۷﴾

جناب احمد بن عبدوس خلجی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے، کتاب النوادر کے مصنف ہیں۔
ہمیں اس کتاب کی خبر ابن ابی جید نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن حسن بن ولید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن متکویہ بن سندی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عبدوس نے اس کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۹۸﴾

جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد بن مالک بن احوص بن السائب بن مالک بن عامر اشعری، بنی ذخران بن

عوف بن الجماہر بن الاشعر سے تعلق رکھتے تھے، ان کی کنیت ابو جعفر ہے ان کے آباؤ اجداد میں سب سے پہلے قم میں سکونت اختیار کرنے والے جناب سعد بن مالک بن احوص تھے۔ ان کے فرزند جناب السائب بن مالک وفد کی صورت میں نبی کریمؐ کے حضور حاضر ہوئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا، پھر کوفہ کی طرف ہجرت کی اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔

بعض ماہرینِ انساب نے اشاعرہ کا نسب بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے:

"احمد بن محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد بن مالک بن ہانی بن عامر بن ابی عامر الاشعری اور ان کا نام عبید تھا۔

یہی ابو عامر صحابی بھی تھے"۔

مروی ہے کہ جنگ حنین میں رسول اللہؐ نے ابو عامر اشعری کو فوج کے سواروں کی امارت دی تھی، یہ اس جنگ میں شہید ہو گئے تھے۔

نبی رحمتؐ نے ان کے حق میں دعا فرمائی تھی:

"اپنے بندے عبید کو جنت عطا کر اور قیامت کے دن انہیں بزرگواری عطا کرنا"

جناب کشی نے نصر بن صباح سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے:

"احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ابن محبوب سے روایت نہیں کی اس وجہ سے ہمارے اصحاب ابو حمزہ ثمالی کی وجہ سے ابن محبوب کو متہم کرتے ہیں"۔

پھر انہوں نے توبہ کی اور اپنے اس قول سے پیچھے ہٹ گئے۔

ابن نوح نے کہا:

احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ابن مُغیرہ سے روایت کی اور نہ حسن بن خرزاد سے۔

ابو جعفرؒ اہل قم کے علماء میں سے ہیں اور وجیہ اور فقیہ ہیں، لیکن دفاع کرنے والے نہیں ہیں، انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے ملاقات کی تھی۔

ان کی تصنیفات ہیں، انہوں نے حضرت ابو جعفر ثانی اور ابوالحسن عسکری علیہما السلام سے ملاقات کی تھی۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کتاب التوحید، کتاب فضل النبیؐ، کتاب المتعہ،

کتاب النوادر "یہ کتاب غیر مبوب تھی اسے داؤد بن کوزہ نے ابواب میں ترتیب دیا تھا"

کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب فضائل العرب، کتاب اظلۃ، کتاب المسوخ، کتاب فضائل العرب

ابن نوح کا کہنا ہے کہ میں نے ان کی کتاب "الحج" دبیلی کے پاس دیکھی تھی۔

ہمیں ان کی کتابوں کی خبر شیخ ابوعبداللہ الحسین بن عبیداللہ اور ابن شاذان نے دی، ان دونوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے ان کی کتابوں کے بارے میں مجھ سے ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے کہا: ہمیں ان کی مذکورہ کتابوں کے بارے میں ابوالحسن بن داؤد نے خبر دی، انہوں نے محمد بن یعقوب سے سنا، انہوں نے علی بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ، علی بن موسیٰ بن جعفر، داؤد بن کورہ اور احمد بن ادریس سے اور انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۹۹﴾

جناب احمد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوجعفر ہے کہا گیا ہے کہ ابوجعفر العبر تائی صالح الروایت ہیں، ان کی روایات میں سے کچھ روایات قابل قبول اور کچھ منکر ہیں۔ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف سے ان کی مذمت کی روایات بھی ہیں۔
میں صرف اس کی ایک کتاب "یوم ولیلہ" اور "نوادر" کو ہی جانتا ہوں مجھے ان کی کتاب "نوادر" کی خبر دی ابوعبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اور انہوں نے احمد بن ہلال سے سنا۔
اور مجھے خبر دی احمد بن محمد بن موسیٰ ابن الجُندِی نے اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ہمام نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عبداللہ بن العلاء مزاری نے اور انہوں نے احمد بن ہلال سے اس کی کتاب یوم ولیلہ کے بارے میں سنا۔ ابوعلی بن ھمام نے کہا ہے:
احمد بن ہلال ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۶۷ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۲۰۰﴾

جناب احمد بن حسین بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حسین بن عمر بن یزید الصیقل ابوجعفر کوفی ثقہ ہیں، ہمارے علماء میں سے ہیں۔
ان کے دادا عمر بن یزید زرہ فروش تھے، ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ ان کی بہت سی کتابیں تھیں لیکن صرف ان کی ایک کتاب نوادر میں نے اور احمد بن حسین نے اس کتاب کی قرأت ان کے والد کے سامنے کی تھی۔

انہوں نے اس کتاب کے بارے میں احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا تھا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے بتایا اور انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے اور انہوں نے احمد بن حسین سے سنا۔

اور احمد بن حسینؒ نے کہا: ان کی ایک اور کتاب امامت کے موضوع پر ہے، ہمیں اس کتاب کی خبر میرے والد نے دی تھی، انہوں نے عطار سے سنا اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے احمد بن ابی زاہر سے اور انہوں نے احمد بن حسین سے اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۰۱﴾

جناب احمد بن محمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن محمد بن سلیمان بن حسن بن جہم بن بکیر بن اعین بن سُنسُن ابو غالب الزراری صاحب کتاب تھے۔ میں نے بنی سُنسُن کی روایات جمع کی تھیں، جناب ابو غالب اپنے زمانے کے سردار اور سر کردہ تھے۔

ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں: کتاب التاریخ (جو غیر تمام ہے)

کتاب دعاء السفر　　کتاب الافضال　　کتاب مناسک الحج کبیر　　کتاب مناسک الحج صغیر،

کتاب الرسالہ، جو انہوں نے اپنے پوتے ابو طاہر کی طرف بھیجی تھی، جس میں آل اعینؑ کا ذکر ہے۔

ہمیں ہمارے شیخ ابو عبد اللہ نے بتایا اور انہوں نے ابو غالب سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا، جناب ابو غالبؒ ۳۶۸ھ میں فوت ہوئے تھے۔ ان کی نسل ان کی پوتی سے آگے چلی تھی، ان کی تاریخ ولادت ۲۸۵ھ ہے۔

﴿۲۰۲﴾

جناب احمد بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن جعفر ابو علی الصولی بصری نے، جلود نامی گاؤں میں زندگی بسر کی، ۳۵۳ھ میں بغداد آئے تو لوگوں نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی، یہ حدیث میں ثقہ ہیں اور روایت میں سخت ہیں، ان کے بارے میں ایک قول ہے کہ ضعفاء سے انہوں نے روایت کی ہے۔

ان کی کتاب کا نام "اخبار فاطمہ سلام اللہ علیہا" ہے، انہوں نے اس کتاب میں جو احادیث جمع کی تھیں ابو الفرج محمد بن موسیٰ قزوینی نے ان کی روایت کی ہے۔

﴿۲۰۳﴾

جناب احمد بن ابراہیم بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن ابراہیم بن ابی رافع بن عُبید بن عازب یہی عبید بن عازب برأ بن عازب انصاری کے بھائی ہیں، ان کا اصل مسکن کوفہ تھا، پھر بغداد چلے آئے اور وہیں کی سکونت اختیار کر لی، یہ ثقہ الحدیث اور صحیح الاعتقاد تھے۔

ان کی کتابیں درج ذیل ہیں:

"کتاب الکشف" (جو سقیفہ سے متعلق ہے)

"کتاب الاشربہ" (اس میں حلال وحرام مشروبات کی بحث ہے)

کتاب الفضائل، کتاب الصفاء فی تاریخ الائمہ،

کتاب السرائر مثالب، "کتاب النوادر" (یہ خوبصورت کتاب ہے)

ہمیں اس کتاب کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی کیونکہ انہوں نے احمد بن ابراہیم سے ان کتابوں کی روایت نقل کی تھی۔

﴿۲۰۴﴾

جناب احمد بن علی بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن علی بن الحسن بن شاذان ابو العباس الفامی القمی ہمارے فقیہ عالم تھے، عمدہ معرفت کے حامل تھے۔
انہوں نے دو کتابیں تصنیف کی تھیں، ان دو کے علاوہ انہوں نے کوئی اور کتاب تصنیف نہیں کی تھی۔
ان کتابوں کے نام یہ ہیں: ☆ کتاب زاد المسافر ☆ کتاب الامالی
ہمیں ان دونوں کتابوں کی خبر ان کے فرزند ابو الحسن نے دی تھی۔

﴿۲۰۵﴾

جناب احمد بن عبد اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عبد اللہ بن احمد بن جُلَین دُوری ابو بکر الورّاق ہمارے علماء میں سے تھے یہ اپنی حدیث میں ثقہ ہیں اور روایت میں سخت ہیں، ہمیں ان کی صرف ایک کتاب کا علم ہے، ہم اس کی سند کو اس سلسلے سے جانتے ہیں جس نے رد شمس کی

روایت کی ہے۔ان کی روایات عامہ سے مخلوط ہیں انہوں نے ان سے روایت نقل کی ہے اور عامہ نے ان سے روایت نقل کی ہے۔شیخ الادب ابواحمد عبدالسلام بن حسین بصریؒ نے ان کی کتاب میری طرف بھیجی تھی جسے انہوں نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا تھا کیونکہ احمد بن عبداللہ نے انہیں اس کی تمام روایات کے نقل کرنے کی اجازت دی تھی۔

﴿۲۰۶﴾

جناب احمد بن محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن عمران بن موسیٰ ابوالحسن المعروف ابن جُندیؒ ہمارے استاذ تھے۔

یہ اپنے زمانہ کے بزرگ مرتبت افراد میں سے تھے،ان کی کافی تصنیفات ہیں۔

جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

"کتاب الانواع"

یہ ایک ضخیم کتاب ہے،میں نے اس کتاب کا کچھ حصہ اس وقت سنا تھا جب ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی جارہی تھی۔

کتاب الرواۃ والفلج، کتاب الخط، کتاب الغیبت، کتاب عقلاء المجانین،

کتاب الھواتف کتاب العین والورق، کتاب فضائل الجماعت وماروی فیھا

﴿۲۰۷﴾

جناب احمد بن محمد بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن عبیداللہ بن حسن بن عیاش بن ابراہیم بن ایوب الجوھری ابوعبداللہ کی والدہ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے،سکینہ بنت الحسین بن یوسف بن یعقوب بن اسماعیل بن اسحاق،یہ قاضی ابوعمر محمد بن یوسف کی بھتیجی تھیں۔

انہوں نے بہت حدیث سماعت کیں،آخری عمر میں مضطرب ہوگئے تھے۔

ان کے والد اور دادا آل حمّاد اور قاضی ابوعمر کے دورحکومت میں بغداد کے سرکردہ افراد میں سے تھے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھی جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

کتاب مقتضب الاثرفی عدد الائمہ الاثنی عشر، کتاب الاغسال، کتاب اخبار ابی ہاشم داؤد بن قاسم جعفری،

کتاب شعر ابی ہاشم، اخبار جابر جعفی، کتاب الاشتمال علی معرفت الرجال ومن روی عن امام امام،

کتاب مانزل من القرآن فی صاحب الزمان علیہ السلام، کتاب فی ذکر الشجاج، کتاب عمل رجب،
کتاب عمل شعبان کتاب عمل شہر رمضان، کتاب اخبار سید، کتاب اللؤلؤ وصنعۃ وانواعہ
کتاب ذکر من روی الحدیث من بنی ناشرہ، کتاب اخبار وکلاء الائمہ الاربعہ

میں نے ان شیخ کو دیکھا تھا وہ میرے اور میرے والد کے دوست تھے، اوران سے بہت زیادہ حدیث کی سماعت کی تھی، میری ان شیوخ سے بھی ملاقات ہے جنہوں نے انہیں ضعیف قرار دیا تھا، ان سے کچھ ملاحظہ نہ کیا اور ان سے اجتناب کیا۔

ان کا شمار علماء کبار میں سے ہوتا تھا، ادب میں بہت زیادہ قوی تھے، یہ قادر الکلام شاعر تھے، خوب صورت خط کے مالک تھے۔ ۱۰۴ھ میں فوت ہوئے اللہ رب العزت ان پر رحمت نازل فرمائے اور اپنی بخشش سے سرفراز فرمائے۔

﴿۲۰۸﴾

جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن احمد ابوعلی جرجانی مصر کے رہائشی تھے، حدیث میں ثقہ تھے، متورع اور زاہد تھے۔

انہیں مطعون نہیں کیا گیا، انہوں نے ہمارے اصحاب اور عامہ سے بہت زیادہ احادیث سماعت کی تھیں۔

ہمارے اصحاب نے اس بات کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان کی طرف اپنی کتابوں میں سے ایک ضخیم کتاب بھیجی تھی کہ جس میں انہوں نے احادیث کے راویوں کے سلسلوں کا ذکر کیا ہے کہ حضرت امام مہدی حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

اس کتاب میں حضرت قائم علیہ السلام کی احادیث بھی ہیں۔

﴿۲۰۹﴾

جناب احمد بن علی بن عباس رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن علی بن عباس بن نوح السیرافی بصرہ کے رہائشی تھے، حدیث میں ثقہ اور اپنی روایت میں محکم تھے، بہت بڑے فقیہ، حدیث اور روایت میں صاحب بصیرت تھے، وہ ہمارے استاذ اور شیخ تھے اور ان بزرگواروں میں سے تھے جن سے ہم نے استفادہ کیا تھا۔

ان کی کثیر کتابیں ہیں، ان میں جنہیں میں جانتا ہوں وہ یہ ہیں:

"کتاب المصابیح" (اس کتاب میں ان راویوں کا ذکر ہے جنہوں نے ائمہ طاہرین سے روایات کی ہیں)

"کتاب الزیادات" (علی ابی العباس بن سعید اس میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے تمام رجال کا ذکر ہے، اس میں وکلاء اربعہ کی احادیث بھی ہیں)

کتاب القاضی بین الحدیثین المختلفین، کتاب التعقیب والتعفیر

﴿۲۱۰﴾

جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن احمد بن طرخان کندی ابوالحسین جرجرائی کاتب حدیث میں ثقہ ہیں، سماع میں صحیح ہیں۔

یہ ہمارے دوست تھے، انہیں ابن ابی العباس نامی شخص نے اس لئے قتل کر دیا تھا کہ وہ انہیں علوی خیال کرتا تھا، کیونکہ ہم نے اس پر اعتراضات کیے تھے۔ ان کی کتاب کا نام "ایمان ابی طالب" ہے۔

﴿۲۱۱﴾

جناب احمد بن عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عبدالواحد بن احمد بزاز ابوعبداللہ ہمارے شیخ تھے، ابن عبدون کے نام سے معروف تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب اخبار السید بن محمد، کتاب تاریخ، کتاب تفسیر، خطبہ فاطمہ سلام اللہ علیہا معرب،

کتاب عمل الجمعہ، کتاب حدیثین المختلفین،

ہمیں ان تمام کتابوں کی خبر دی گئی ہے، یہ ادب میں قوی تھے، ان کی ادب کی کتابیں علماء اہل ادب پر پڑھی گئی تھیں۔ انہوں نے ابوالحسن علی بن محمد قرشی المعروف ابن زبیر کے ساتھ ملاقات کی تھی اور وہ اُس وقت عظیم مقام رکھتے تھے۔

﴿۲۱۲﴾

جناب احمد بن عبد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عبد بن احمد الرفاء ہمارے بھائی تھے وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے۔

اللہ ان پر رحم کرے۔ ان کی کتاب "کتاب الجمعہ" ہے۔

﴿۲۱۳﴾

جناب احمد بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن عبید اللہ بن یحییٰ بن خاقان کے بارے میں ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ مصنفین میں سے تھے۔

انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی تعریف وتوصیف کا بیان تھا لیکن میں نے یہ کتاب نہیں دیکھی۔

﴿۲۱۴﴾

جناب احمد بن علُّویہ اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن علی بن احمد بن ہشام ابوجعفر قمی نے بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن بشر بن بطّال بن بشیر رحال نے بتایا، انہیں اس لئے رحال کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے حج سے غزوتک پچاس مرتبہ سفر کیا تھا، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن علُّویہ نے اپنی کتاب الاعتقاد فی الادعیہ کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۱۵﴾

حضرت احمد بن ابی زاہر رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد کے والد ابوزاہر کا نام موسیٰ تھا، ان کی کنیت ابوجعفر ہے، اشعری تھے اور ان کا تعلق قم سے تھا۔

آزاد کردہ غلام تھے، قم کے اہم افراد میں سے تھے، ان کی حدیث خالص نہیں ہے، محمد بن یحییٰ عطار ان کے خاص مصاحب تھے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں، ان میں بعض کے نام یہ ہیں:

البداء، کتاب النوادر، کتاب صفت الرسل والانبیاء والصالحین، کتاب الزکوٰۃ،

کتاب احادیث الشمس والقمر، کتاب الجمعہ والعیدین، کتاب الجبر والتفویض،

کتاب مایفعل الناس حین یفقدون الامام،

ہمیں ان کتابوں کی ابن شاذان نے اجازت دی، انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ عطار سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے احمد بن ابی زاہر سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں اجازت لی۔

﴿۲۱۶﴾

جناب احمد بن میثم رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن میثم بن ابی نُعَیم فضل بن عمر کا لقب دُکَین تھا، ان کے والد کا نام حمّاد تھا جو آل طلحہ بن عبید اللہ الحسین کے حلیف تھے، یہ ہمارے کوفی ثقہ اصحاب اور فقہاء میں سے تھے۔ ان کی کتابیں تھیں لیکن میں نے ان کی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔

﴿۲۱۷﴾

جناب احمد بن وھیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن وھیب بن حفص اسدی جُریری کی "کتاب" نوادر ہے۔

ہمیں اس کی خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے احمد بن وھیب بن حفص سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۱۸﴾

جناب احمد بن فضل الخزاعی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔

﴿۲۱۹﴾

جناب احمد بن محمد ابو بشر السرّاج رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبر دی ابن شاذان نے، انہوں نے سنا عطار سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطّاب سے اور انہوں نے احمد بن محمد سے سنا۔

﴿۲۲۰﴾

جناب احمد بن المبارک رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ احمد بن میثم بن ابی نُعَیم نے احمد بن مبارک سے ان کی اس کتاب کی روایت کی ہے۔

﴿۲۲۱﴾

جناب احمد بن محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن موسیٰ بن حارث بن عون بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم نے ایک کتاب نوادر تصنیف کی تھی جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

﴿۲۲۲﴾

احمد بن بکر بن جناح ابوالحسین رحمۃ اللہ علیہ

کوائف دستیاب نہیں ہو سکے۔

﴿۲۲۳﴾

جناب احمد بن محمد بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن حسین بن حسن بن دُول قمی کی ایک سو کتابیں ہیں، جن کے نام یہ ہیں:

کتاب الحدائق (یہ کتاب اعتقاد پر مشتمل ہے جو انہوں نے اپنے فرزند محمد بن احمد کے لئے تحریر کی تھی توحید کے بارے میں ہے)

کتاب الحج، کتاب المعرفت، کتاب التخییر، کتاب الایضاح، کتاب السنن،
کتاب التہذیب، کتاب التنبیہ، کتاب العلل، کتاب الطبقات، کتاب الوضوء،
کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز، کتاب الصوم، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المعروف،
کتاب الخمس، کتاب الزیارات، کتاب الدعاء، کتاب السفر، کتاب النکاح،
کتاب النساء، کتاب الولدان، کتاب الصحۃ، کتاب الطلاق، کتاب المعاش،
کتاب التجارات، کتاب الاجارات، کتاب القبالات، کتاب المعاملات، کتاب الطعام،
کتاب الحدود، کتاب الدیات، کتاب القضایا، کتاب وصایا، کتاب الفرائض،
کتاب النذور، کتاب الکفارات، کتاب التسلی، کتاب التأسی، کتاب الحیوۃ،
کتاب الخصائص، کتاب البشارات، کتاب الحقائق، کتاب الاخوان، کتاب الریاش،
کتاب الدلائل، کتاب الملاھی، کتاب التجمل، کتاب الزینت، کتاب الکمال،
کتاب التنافس، کتاب الصیانۃ، کتاب التحذیر، کتاب العواصم، کتاب القراقر،

کتاب الروضہ، کتاب المعجزات، کتاب الدرجات، کتاب الاغذیہ، کتاب الاطعمہ؛
کتاب الذبائح، کتاب الصید، کتاب الطبائع، کتاب الطب، کتاب الرّقی،
کتاب الادویہ، کتاب الاشربہ، کتاب خلق العرش، کتاب المکاسب، کتاب المناقب،
کتاب المثالب، کتاب التفسیر، کتاب المومن، کتاب الزھرات، کتاب خصائص نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،
کتاب شواھد امیر المومنینؑ وفضائلہ

ابو محمد عبداللہ بن محمد الدعلجیؒ نے کہا: ہمیں ان کتابوں کی خبر ابو علی احمد بن علی نے اور انہوں نے احمد بن محمد بن دُول قمی سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ جناب احمد بن محمد بن دُول کی وفات ۳۵۰ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۲۲۴﴾

جناب احمد بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حمزہ بن الیسع بن عبداللہ قمی کے والد نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔
یہ بزرگوار ثقہ ثقہ ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

﴿۲۲۵﴾

جناب احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن اسحاق بن عبداللہ بن سعد بن مالک بن احوص اشعری ابو علی قمی، قمیوں کے قاصد تھے، انہوں نے حضرت ابو جعفر ثانی اور حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، یہ حضرت ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کے خاص صحابی تھے۔
ابوالحسن علی بن عبدالواحد خمریؒ اور احمد بن حسینؒ نے کہا: ہم نے ان کی کتابوں میں سے کتاب "علل الصوم کبیر" دیکھی ہے، انہوں نے حضرت امام ابوالحسن ثالث علیہ السلام کے رجال کے مسائل جمع کیے تھے۔
ابوالعباس احمد بن علی بن نوح السیرافی نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا سعد نے اور انہوں نے احمد بن اسحاق سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔
اور مجھے ابو عبداللہ قزوینی کی اجازت کی خبر دی گئی، انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا، انہوں نے سعد سے اور انہوں نے احمد بن اسحاق سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۲۲۶﴾

جناب احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عبداللہ بن مہران المعروف ابن خانبہ ابوجعفر ہمارے ثقہ علماء میں سے تھے۔
مجھے ان کی صرف ایک کتاب "کتاب التادیب" کا علم ہے، یہ یوم ولیلہ کے عنوان پر مشتمل ہے۔ کتاب عمدہ، جید اور صحیح الحدیث ہے۔

﴿۲۲۷﴾

جناب احمد بن حسن بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن حسن بن سعید بن عثمان قرشی ابوعبداللہ کی کتاب النوادر ہے۔ ہمیں اس کتاب کی خبر محمد بن جعفر النجار نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے احمد بن حسن سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۲۸﴾

جناب احمد بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن ادریس بن احمد ابوعلی اشعری قمی ثقہ اور فقیہ تھے، ہمارے علماء میں سے ہیں، یہ بزرگوار صحیح الروایت اور کثیر الحدیث ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے اس کتاب کی نقل کی اجازت کی مجھے خبر دی، انہوں نے احمد بن جعفر بن سفیان سے اور انہوں نے احمد بن ادریس سے سنا۔ جناب احمد بن ادریس کی وفات قرعاء میں ۳۰۶ھ میں مکہ معظمہ سے کوفہ جاتے ہوئے ہوئی تھی۔

﴿۲۲۹﴾

جناب احمد بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن علی بن عمر بن رباح القلاء السواق [1] ابوالحسن آل سعد بن ابی وقاص کے حلیف تھے۔

---

[1] سواق = ستو فروش

آپ تین بھائی تھے، خود ابوالحسن جو سب سے بڑے تھے، ابوالحسین محمد درمیانے تھے، یہ عالم نہیں تھے اور ابوالقاسم علی جو سب سے چھوٹے تھے لیکن حدیث بیان کرنے میں سب سے زیادہ تھے۔ ان کے دادا عمر بن رباح القلاء نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، یہ واقفی تھے۔

ان کے تمام بیٹے واقفی تھے اور ایک دوسرے جو انہی میں سے تھے جن کا نام: ابوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن علی بن عمر بن رباح ہے۔ وہ اپنے مذھب میں شدید العناد تھے، ابوالحسن احمد بن محمد حدیث میں ثقہ تھے۔

انہوں نے کتابیں تصنیف کی تھیں، ان میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الصیام، کتاب الدلائل، کتاب سقاطات، العجلیة،

کتاب ماروی فی ابی خطّاب محمد بن ابی زینب،

(یہ کتاب انہوں نے اپنے چھوٹے بھائی علی بن محمد کی شراکت سے لکھی تھی)

میں نے ان مذکورہ کتابوں میں صرف ایک کتاب "الصیام" دیکھی ہے۔

ہمیں ان کی کتابوں کی اجازت کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد بن ابی زید الانباری ابوطالب نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن علی نے بتایا۔

﴿۲۳۰﴾

جناب احمد بن ابراہیم بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن ابراہیم بن اسماعیل بن داؤد بن حمدون الکاتب، الندیم اہل لغت کے عالم اور رئیس تھے۔

یہ ابوالعباس کے استاد ہیں جنہوں نے ابن اعرابی سے پہلے احمد بن ابراہیم کے سامنے قرأت حدیث کی تھی۔

یہ ہمارے سید سردار حضرت ابومحمد عسکری اور حضرت ابوالحسن علیہما السلام کی بارگاہ میں بہت بڑا مقام رکھتے تھے۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں، جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

کتاب اسماء الجبال والمیاہ والاودیہ، کتاب بنی مُرّہ بن عوف، کتاب بنی النمر بن قاسط،

کتاب بنی عقیل، کتاب بنی عبداللہ بن غطفان، کتاب طَی،

شعر الحجیر لسلولی اور اس کی صنعت، شعر ثابت قُطنہ اور اس کی صنعت،

کتاب بنی کلیب بن یربوع، اشعار بنی مُرّہ بن همّام، نوادر الاعراب

﴿۲۳۱﴾

جناب احمد بن الحسن الاسفرائینی رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن الحسن الاسفرائینی ابوالعباس مفسر نابینا تھے۔ان کی کتاب کا نام "کتاب المصابیح" ہے۔
اس کتاب میں وہ آیات جمع ہیں جو اہل بیت رسول علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی تھیں، یہ کتاب عمدہ اور کثیر الفوائد ہے۔ میں نے ابوالعباس احمد بن علی بن نوح سے ان کی بہت زیادہ مدح وتوصیف سنی تھی۔
انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن ابی رافع نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوطالب محمد بن احمد بن اسحاق بن بُہلول نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن حسن نے بتایا۔

﴿۲۳۲﴾

جناب احمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن احمد بن طلحہ ابوعبداللہ محدث ابوالحسن علی بن عاصم محدث کے بھتیجے تھے ان کو عاصمی کہا جاتا ہے۔
یہ حدیث میں ثقہ، درست اور بہتر تھے، ان کی اصل کوفہ ہے پھر بغداد کی طرف ہجرت کی اور وہیں کے ہو کر رہ گئے۔
انہوں نے کوفہ کے شیوخ سے حدیث کی سماعت کی تھی۔
ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
☆ کتاب النجوم ☆ کتاب موالید الائمہ واعمارھم
ہمیں ان کی کتابوں کی خبر احمد بن علی بن نوح نے اور انہوں نے کہا: ہمیں حسین بن علی بن سفیان نے، اور نہوں نے عاصمی سے سنا۔

﴿۲۳۳﴾

جناب احمد بن محمد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن محمد بن سعید بن عبدالرحمن بن زیاد بن عبداللہ بن زیاد بن عجلان، عبدالرحمن بن سعید بن قیس السبیعی الھمدانی کے غلام تھے۔اصحاب حدیث میں ان کی جلالت قدر مسلم ہے، حفظ حدیث میں بے پناہ شہرت کے مالک تھے۔ان کے حفظ کے بارے میں بہت زیادہ حکایات ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے، زیدی جارودی تھے اسی حالت میں اس دنیا سے رخصت

ہوئے۔

ہمارے اصحاب نے ان کی طرف اختلاط وتخلیط کی نسبت دی ہے لیکن ان کے ثقہ اور امانت حدیث میں شک نہیں ہے۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

کتاب التاریخ وذکر من روی الحدیث، کتاب السنن،

کتاب من روی عن امیر المومنین علیہ السلام، کتاب من روی عن الحسن والحسین علیہما السلام،

کتاب من روی عن علی بن الحسین علیہما السلام، کتاب من روی عن ابی جعفر علیہ السلام،

کتاب من روی عن زید بن علیؒ،

"کتاب الرجال"

(یہ وہ کتاب ہے کہ اس میں ان راویوں کا ذکر ہے، جنہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کی تھی)۔

کتاب الجہر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، کتاب اخبار ابی حنفیہ ومسندہ، کتاب الولایت ومن روی غدیر خم،

کتاب فضل الکوفہ، کتاب من روی عن علی علیہ السلام قسیم النار، کتاب الطائر،

مسند عبداللہ بن بکیر بن اعین، حدیث الرایت، کتاب الشوریٰ ذکر النبیؐ والصخرۃ والراہب وطرق ذلک،

"کتاب الاداب" (میں نے اپنے علماء سے اس کتاب کی بہت زیادہ تعریف سنی)

کتاب طریق تفسیر قولہ تعالیٰ:- انما انت منذر ولکل قوم ھاد،

کتاب طرق حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ: انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ عن سعد بن ابی وقاص، کتاب تسمیہ من شھد مع امیر المومنین علیہ السلام حروبہ

کتاب الشیعۃ من اصحاب الحدیث، کتاب صلح الحسن علیہ السلام ومعاویہ۔

ان تمام کتابوں کا ہمارے علماء اور دوسرے لوگوں نے ذکر کیا ہے جنہوں نے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے جناب احمد بن محمد بن سعید سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

میں نے ان کی کتاب "تفسیر القرآن" دیکھی ہے، عمدہ ہے اور بڑی کتاب ہے، اور میں نے اس جماعت سے ملاقات کی ہے جس نے ان سے ملاقات کی تھی اور ان سے حدیث کی سماعت کی تھی اور انہوں نے ان لوگوں کو اپنی کتاب کے نقل کرنے کی اجازت دی تھی وہ لوگ ہمارے علماء میں بھی ہیں کتب عامہ سے بھی ہیں اور کتب زیدیہ سے بھی ہیں۔

جناب ابوالعباس کا انتقال ۳۳۳ھ میں کوفہ میں ہوا تھا، اور میں نے کوئی ایسا نہیں دیکھا جس نے ہم سے اس کا ذکر کیا ہو۔

﴿۲۳۴﴾

جناب احمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

ان کا شمار ہمارے علماء میں ہوتا ہے۔ میں نے ان کی کتاب "ایمان ابو طالب" حسین بن عبید اللہ کے خط میں دیکھی ہے۔

﴿۲۳۵﴾

جناب احمد بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن داؤد بن علی قمی ہمارے استاذ کے بھائی تھے، بہت بڑے فقیہ تھے۔ ان کا تعلق قم سے تھا، یہ ثقہ ثقہ تھے، کثیر الحدیث تھے، ابو الحسن علی بن الحسین بن بابویہ کے مصاحب تھے۔ انہوں نے ایک کتاب "نوادر" تصنیف کی تھی۔

﴿۲۳۶﴾

جناب احمد بن محمد بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو علی ہے۔ کوفہ کے رہائشی تھے۔ ہمارے اصحاب میں سے ہیں، ثقہ اور جلیل القدر تھے۔

ان کی کتابوں عنوانات درج ذیل ہیں:

کتاب العلل، کتاب اخبار النبیؐ، کتاب ایمان ابی طالبؑ، کتاب فضل القران وحملۃ۔

ان کی کتابوں کی خبر ہمیں ہمارے استاد ابو عبد اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن محمد بن احمد بن داؤد نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عمار سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب ہے: "کتاب الممدوحین، والمذمومین" یہ ایک ضخیم کتاب ہے۔ ابو عبد اللہ الحسین بن عبید اللہ نے ہمیں اس کتاب کی حکایت کی تھی کہ یہ کتاب ابو الحسن بن داؤد کی کتاب سے بڑی کتاب ہے۔

﴿۲۳۷﴾

احمد بن علی الفائدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ قزوین سے تعلق تھا، ثقہ تھے، ہمارے علماء میں سے صف اول میں ہیں ان کی کتاب "نوادر" ہے جو

ایک ضخیم کتاب ہے۔ ہمیں اس کتاب کی اجازت کی خبر ابو عبداللہ قزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں (مجھے) خبر دی ابوالحسن علی بن حاتم نے اور انہوں نے احمد بن علی الفائدی سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۳۸﴾

جناب احمد بن محمد ابو عبداللہ آملی طبری رحمۃ اللہ علیہ

یہ راوی بہت ضعیف ہیں۔ ان کی طرف التفات نہیں کیا گیا۔ ان کی کتاب کا نام ہے "کتاب الوصول الی معرفت الاصول" ایک دوسری کتاب ہے کہ جس کا نام "کتاب الکشف" ہے۔ ہمیں ان کتابوں کی اجازت کی خبر ابو عبداللہ بن عبدون نے دی انہوں نے محمد بن محمد بن ہارون طحان کندی سے سنا اور انہوں نے احمد بن محمد ابو عبداللہ سے ان کی کتابوں کی اجازت کے بارے میں سنا۔

﴿۲۳۹﴾

جناب احمد بن ابراہیم بن المعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن ابراہیم بن معلیٰ بن اسد العمی بنی عم کی طرف منسوب ہیں وہ مُرّہ بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔ انہوں نے فارس کو چھوڑا تو کسی شاعر نے کہا:

"اے بنی عم تم اللہ کی زمین پر چلتے پھرتے رہو تمہاری منزل اہواز اور نہر بحور ہے کیونکہ عرب تمہیں نہیں جانتے"

مزید تفصیل کی ضرورت نہیں، ان کی کنیت ابو بشر ہے، بصری تھے۔ ان کے والد اور چچا بھی بصری تھے۔ یہ ابو احمد جلودی کے مستملی تھے، انہوں نے ان سے ان کی ساری کتابوں کی سماعت کی تھی اور ان کی روایت بھی کی، یہ ان کے مصاحبین میں سے تھے۔

حدیث میں ثقہ ہیں۔ عمدہ مصنف تھے۔ ان کی اکثر روایات عامہ اخباریوں کی ہیں، معلیٰ بن اسد کے دادا تھے۔ ہمارے استاذ ابو عبداللہ حسین بن عبیداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ صاحب زنج کے خاص اصحاب میں سے تھے، انہوں نے ان سے اور ان کے چچا سے صاحب زنج کی احادیث سنی تھیں۔

ان کی معروف کتابیں یہ ہیں:

"التاریخ" (یہ کتاب کبیر اور صغیر ہے) کتاب مناقب امیر المومنین علیہ السلام،

کتاب اخبار صاحب الزنج، کتاب الفرق، کتاب حسن غریب علی ما ذکر شیوختنا، کتاب اخبار السید،

شعر السید، کتاب عجائب العالم، "کتاب مثالب القبائل" یہ عمدہ ہے اور بے مثال کتاب ہے۔
ہمیں ان کتابوں کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے محمد بن وھبان دُبَیلی سے اور انہوں نے احمد بن ابراہیم سے سنا۔

﴿۲۴۰﴾

جناب احمد بن علی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن علی ابو العباس الرازی الخضیب الایادی کے بارے میں ہمارے علماء نے کہا ہے کہ وہ قابل ذکر نہیں ایک قول ہے کہ وہ غالی تھے اور رفع [1] کرتے تھے۔
ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الشفاء والجلاء فی الغیبت، کتاب الفرائض، کتاب الآداب

ان کتابوں کی خبر ہمیں محمد بن محمد نے دی، انہوں نے محمد نے احمد بن داؤد سے اور انہوں نے احمد بن علی سے اس کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۲۴۱﴾

جناب احمد بن اصفہبد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن اصفہبد ابو العباس قمی نابینا تھے یہ قران مجید کے مفسر تھے۔ لیکن ان کی صرف ایک کتاب "تعبیر رویا" معروف ہے کچھ علماء نے کہا ہے کہ یہ کتاب ابو جعفر کلینی کی کتاب ہے، احمد بن اصفہبد کی نہیں ہے، ہمیں اس کتاب کے نقل کرنے کی اجازت کی خبر محمد بن محمد نے دی انہوں نے ابو القاسم جعفر بن محمد سے سنا اور انہوں نے احمد بن اصفہبد سے سنا۔

﴿۲۴۲﴾

جناب احمد بن اسماعیل بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن اسماعیل بن عبد اللہ ابو علی بجلی عربی اہل قم میں سے ہیں ان کا لقب سمکہ تھا، ان کا شمار اہل فضل و ادب اور علم میں سے ہوتا ہے کہا گیا ہے کہ ان کے سامنے ابو الفضل محمد بن حسین بن عمید نے حدیث کی قرأت کی تھی۔ ان کی متعدد

---

[1] رفع = حدیث کو معصوم سے لینا بغیر راوی کے ذکر کے

کتابیں ہیں کہ ایسی کتابیں کسی نے تصنیف نہیں کی ہیں اسماعیل بن عبد اللہ احمد بن ابی عبد اللہ برقی کے شاگردوں میں سے تھے اوران میں سے تھے جنہوں نے ان سے تربیت پائی اوران میں سے ہیں جنہوں نے تصنیفات کی تھیں۔

احمد بن اسماعیل کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

"کتاب العباسی" یہ ایک عظیم کتاب ہے جو دس ہزار اوراق پر مشتمل ہے، اس میں عباسی حکمرانوں کے حالات مذکور ہیں، اس میں، میں نے امین الرشید کے اخبار کو دیکھا ہے، یہ عمدہ کتاب ہے۔ ان کی ایک اور کتاب "کتاب الامثال" ہے یہ کتاب عمدہ ہے اور مکمل ہے۔ وہ رسالہ جو انہوں نے ابوالفضل بن عمید کی طرف بھیجا تھا، ایک اور رسالہ جو دوسرے مفاہیم پر مشتمل تھا۔ ان تمام کتابوں کی ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی اور انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا اور انہوں نے احمد بن اسماعیل سے سنا۔

﴿۲۴۳﴾

جناب احمد بن رِزق غُمشانی بجَلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کتاب کی روایات نقل کی ہیں۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی اور حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے ابن ابی رافع سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن یعقوب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی عباس بن عامر نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن رزق نے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۴۴﴾

جناب احمد بن نضر خزّاز رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن نضر خزاز ابوالحسن جُعفی غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔

ابوالحسن احمد بن علی بن عبید اللہ نضری ان کی اولاد میں سے ہیں، ابوالعباس بن عُقدہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی تھی، ان کی کتاب کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے ہمیں ایک جماعت نے خبر دی ہے ابوالعباس احمد بن محمد سے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ الخازمی سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے اور میرے والد نے احمد بن نضر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۴۵﴾

جناب احمد بن عمر بن ابی شعبہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ

ثقۃ الحدیث ہیں انہوں نے حضرت امام ابوالحسن رضا علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، اس سے پہلے انہوں نے والد سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ عبید اللہ، عبد الاعلیٰ، عمران اور محمد حلبیوں کے چچا زاد بھائی تھے، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی، یہ سب ثقہ ہیں۔ احمد بن عمر کی کتاب ہے، ایک جماعت نے ان سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے اس کی خبر ہمیں محمد بن علی نے، انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے کہا: ہمیں بتایا محمد بن حسین نے، انہوں نے سنا حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے احمد بن عمر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۴۶﴾

جناب احمد بن عائذ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عائذ بن حبیب احمسی بجلی غلام تھے، یہ ابو خدیجہ سالم بن مکرم کے مصاحب تھے، ان سے حدیث اخذ کی تھی اور ان کی وجہ سے معروف ہوئے، وہ تلوں کے روغن کا کاروبار کرتے تھے اس لئے حلال مشہور تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسین بن عمرو خزاز نے، اور انہوں نے احمد بن عائذ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۴۷﴾

جناب احمد بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ

ان کا مسکن کوفہ تھا، ہمارے اصحاب نے ان پر اعتبار نہیں کیا، یہ مفضل بن عمر کے اصحاب میں سے تھے ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔

یہ صاحب کتاب ہیں ان سے ان کی کتاب کے بارے میں حسن بن محمد بن سماعہ الصیرفی نے سنا تھا، انہوں نے کہا:

ہمیں اس کی کتاب کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید نے، انہوں نے کہا، ہمیں بتایا حسن بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن حارث نے اپنی کتاب کی خبر دی۔

﴿۲۴۸﴾

جناب احمد بن عمر الحلال رحمۃ اللہ علیہ

روغن تل فروش تھے، حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، انہوں نے مسائل امام رضا علیہ السلام جمع کیے تھے۔
اس امر کی ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عبید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد نے، اور انہوں نے احمد بن عمر سے ان کی کتاب "مسائل" کے بارے میں سنا۔

﴿۲۴۹﴾

جناب احمد بن رباح رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن رباح بن ابی نصر سکونی غلام نے رجال سے حدیث کا سماع کیا، ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ہمیں خبر دی محمد بن عثمان نے، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے عبید اللہ بن احمد سے، انہوں نے علی بن حسن طاطری سے، اور انہوں نے احمد بن رباح سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۵۰﴾

جناب احمد بن عامر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عامر بن سلیمان بن صالح بن وھب بن عامر۔
یہی وھب بن عامر میدان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔
ان کا شجرہ نسب کچھ اس طرح ہے:
"وھب بن عامر بن حسان بن شریح بن سعد بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن ذھل بن

جدعان بن سعد بن قُطرہ بن طیؒ

جناب احمد بن عامر کی کنیت ابوالجعد ہے ان کے فرزند عبداللہ بن احمد بن عامر بن سلیمان نے کہا:
اس میں کہ جس کی ہمیں حسن بن احمد بن ابراہیم نے اجازت دی تھی کہ ہمیں میرے والد نے بتایا:
کہ عبداللہ نے ہمیں بتایا، میرے والد ۱۵۷ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

انہوں نے ۱۹۴ھ میں حضرت امام رضاؑ سے ملاقات کی، حضرت امام رضاؑ کی شہادت ۱۸ جمادی الاولیٰ بروز منگل ۲۰۲ھ طوس میں واقع ہوگئی تھی۔ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی نقی علیہما السلام موجود تھے، ان دنوں میرے والدان کے مؤذن تھے۔

۲۴۴ھ میں حضرت امام علی نقیؑ کی شہادت واقع ہوئی اور حضرت امام حسن عسکریؑ ۱۳ محرم بروز جمعہ ۲۶۰ھ میں شہید ہوئے تھے۔ معتمد ابو عیسیٰ بن متوکل نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

مذکورہ محدث کے فرزند عبداللہ بن احمد بن عامر الطائی کا نسخہ مجھ تک پہنچا، وہ میں نے اپنے استاد ابوالحسن احمد بن محمد بن موسیٰ جُندیؒ کے سامنے پڑھا تھا: ابوفضل عبداللہ بن احمد بن عامر نے تم پر پڑھ کر کہا: ہم سے بیان کیا ہمارے والد احمد بن عامر نے اور انہوں نے کہا: ہمیں حضرت امام رضاؑ نے یہ حدیث سنائی‘۔ یہ نسخہ احادیث حسن پر مشتمل ہے۔

﴿۲۵۱﴾

جناب احمد بن سلیمان الحجّال رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب راوی ہیں ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں محمد بن محمد نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر بن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۵۲﴾

جناب احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن مُصقلہ بن سعد قمی اشعری ثقہ راوی ہیں۔
ان کے پاس ان احادیث کا نسخہ تھا جو انہوں نے حضرت امام ابوجعفر ثانی محمد بن علی التقی الجواد علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔

ہمیں ان کے اس نسخہ کی خبر محمد بن علی کاتب نے دی، انہوں نے سنا محمد بن وھبان سے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم قمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبدالعزیز بن یحییٰ جلودی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالرحمٰن بن سلام نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن عبداللہ بن عیسیٰ بن مصقلہ نے، کہ ہم نے یہ احادیث حضرت محمد بن علی بن موسیٰ علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

﴿۲۵۳﴾

حضرت احمد بن علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

الشیخ الجلیل ابو العباس حضرت احمد بن علی بن احمد بن عباس بن محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن النجاشی، یہی عبداللہ بن نجاشی اہواز کے والی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف خط بھیجا جس میں سوالات تھے تو امام نے عبداللہ بن نجاشی کے نام رسالہ جاری کیا جس میں سوالات کے جوابات تھے، ان کے پاس اس رسالہ کے علاوہ امام کی کوئی اور تصنیف نہیں دیکھی گئی۔ نجاشی کا سلسلہ نسب یوں ہے:

"النجاشی بن عثیم بن ابی السمال سمعان بن ہبیرہ شاعر ابن مساحق بن بجیر بن اسامہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان"

احمد بن العباس النجاشی الاسدی اسی کتاب رجال نجاشی کے مصنف ہیں۔ ان کی کتاب "الجمعہ" ہے اس میں جمعہ سے متعلق اعمال مذکور ہیں۔

اس کتاب کے علاوہ دوسری کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

"کتاب الکوفہ" (اس میں کوفہ کے آثار اور اس کے فضائل کا بیان ہے)

"کتاب انساب" (بنی نصر بن قعین کی حکومت کے حالات اور ان کے اشعار کا بیان ہے، کتاب "مختصر الانوار" و مواضع النجوم" جن کے نام عربوں نے تجویز کیے تھے)۔

maablib.org

باب ایُّوب

﴿۲۵۴﴾

جناب ایوب بن نوح رحمۃ اللہ علیہ

جناب ایوب بن نوح بن درّاج نخعی ابوالحسین حضرت امام ابوالحسن وحضرت ابو محمد علیہما السلام کے وکیل تھے، ان دونوں اماموں کی بارگاہ میں انہیں اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

ان کی روایت کردہ احادیث سے بلاخوف وخطر استفادہ کیا جاسکتا ہے پرہیز گاری اور تورع میں اپنی مثال آپ تھے۔ یہ بزرگوار کثیر العبادت اور اپنی روایات میں ثقہ تھے، ان کے والد جناب نوح بن درّاج کوفہ کے قاضی تھے، یہ صحیح الاعتقاد تھے، جمیل بن درّاج ان کے بھائی تھے۔

ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا طائری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن سکین نے کہ نوح بن درّاج نے مجھے اس امر (احادیث کا اجازہ دینے) کے لئے بلایا تھا۔

جناب ایوب بن نوح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب سے حدیث کا سماع کیا تھا، اور انہوں نے اپنے والد اور چچا سے حدیث کا سماع نہیں کیا تھا۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے ہمیں خبر دی اس کتاب کے بارے میں محمد بن محمد نے انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بطّہ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب اور احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے ایوب سے سنا۔

میں نے ابوالعباس بن نوح کی وہ تحریر دیکھی جس میں مجھے وصیت کی گئی ہے ان کی کتابوں کے بارے میں جو سنا جعفر بن محمد نے الکشی سے، انہوں نے محمد بن مسعود سے، انہوں نے حمدون نقاش سے، انہوں نے کہا: ایوب اللہ رب العزت کے صالح بندوں میں تھے۔

ابوعمر الکشی نے کہا: "وہ صالحین میں سے تھے" جب وہ فوت ہوئے تو ان کا ترکہ صرف ۱۵۰ دینار تھا، حالانکہ لوگوں نے یہ خیال کر رکھا تھا کہ ان کے پاس مال کثیر ہے۔

﴿۲۵۵﴾

حضرت ایوب بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ایوب بن عطیہ ابوعبدالرحمٰن حذاء (جوتا بنانے والا) ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک تصنیف ہے کہ ان سے اس کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان راویوں میں سے ایک جناب صفوان بن یحییٰ ہیں۔

ہمیں اس کتاب کی خبر احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حُبَشی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا صفوان بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعبدالرحمٰن بن عطیہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۵۶﴾

حضرت ایوب بن حُرِ جُعفی رحمۃ اللہ علیہ

غلام تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ثقہ تھے۔
ہمارے اصحاب نے رجال میں اس کا ذکر کیا ہے، یہ أخی أدیم کے نام سے معروف تھے۔ ان کی کتاب "اصل" ہے۔
اس کی خبر ہمیں حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن حمزہ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے ایوب بن حر سے مذکورہ کتاب کے بارے میں سنا۔

باب ادریس

﴿۲۵۷﴾

جناب ادریس بن زیاد الکفرتوثی رحمۃ اللہ علیہ

الکفر توث گاؤں کے رہنے والے تھے، ان کی کنیت ابوالفضل ہے، ثقہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب نے ان کو درک کیا اور ان سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی کتاب کا نام "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر دی محمد بن علی کاتب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن مطلب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمران بن طاؤس بن محسن بن طاؤس نے، یہ جعفر بن محمد کے غلام تھے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ادریس نے اپنی کتاب کے بارے میں اور محمد وغیرہ نے، انہوں نے سنا ابوبکر جعابی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر حسنی نے انہوں نے کہا: ہمیں ادریس نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۵۸﴾

جناب ادریس بن فضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب ادریس بن فضل بن سلیمان الخولانی ابوالفضل کوفی ثقہ راوی ہیں واقفی تھے۔

کتاب الادب، کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، ان کی کتابیں ہیں۔

﴿۲۵۹﴾

جناب ادریس بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ادریس بن عبداللہ بن سعد اشعری ثقہ راوی ہیں اور ابوجریر قمی وہی زکریا بن ادریس ہیں، جناب ادریس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی سر برآوردہ تھے۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ہے کہ جس کی خبر ہمیں ابوالحسین بن علی بن احمد بن محمد بن طاہر اشعری نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ولید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن معروف نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ابی خالد المعروف شنبولہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں ادریس نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

باب آدم

﴿۲۶۰﴾

جناب آدم بن متوکل رحمۃ اللہ علیہ

جناب آدم بن متوکل ابوالحسین جواہرات وموتی فروش تھے،کوفہ کے رہنے والے تھے،ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ اصحاب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کتاب "اصل" ہے، ایک جماعت نے ان سے روایت نقل کی ہے۔ ہمیں خبردی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حبشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے سنا احمد بن زید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیس نے اور انہوں نے آدم بن متوکل سے سنا۔

﴿۲۶۱﴾

آدم بن حسین نخّاس رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں، ان کی کتاب "اصل" ہے۔ ان سے اسماعیل بن مہران نے روایت کی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی القنّاعی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبردی اسماعیل بن مہران نے، انہوں نے کہا: ہمیں آدم بن حسین نخاس نے اپنی کتاب اصل کے بارے میں۔

﴿۲۶۲﴾

آدم بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب آدم بن اسحاق بن آدم بن عبداللہ بن سعد اشعری قمی تھے۔ ثقہ ہیں اور صاحب کتاب ہیں۔ ان سے محمد بن عبد الجبار اور احمد بن محمد بن خالد نے روایت نقل کی۔

اور ہمیں خبردی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے سنا، انہوں نے کہا: ہمیں آدم بن اسحاق نے بتایا۔

باب اُمَیَّہ

﴿۲۶۳﴾

جناب اُمَیَہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

جناب امیہ بن عمرو شعیری کوفی ان کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ان کتابوں کی احادیث انہوں نے اسماعیل سکونی سے نقل کی تھیں۔

ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا: ہمیں امیہ بن عمرو نے بتایا۔

﴿۲۶۴﴾

جناب امیہ بن علی رحمۃ اللہ علیہ

القیسی شامی، ہمارے اصحاب نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے، انہوں نے حضرت امام ابوجعفر الثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک تصنیف ہے اس کی خبر ہمیں محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن بن سہل نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے سنا، اپنے والد حسن بن سہل سے، انہوں نے موسیٰ بن حسن بن عامر سے، انہوں نے احمد بن ہلال سے، انہوں نے اُمَیَّہ بن علی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب الواحد

﴿۲۶۵﴾

جناب اسود بن رَزِین رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسود بن رزین ابو عبداللہ المزنی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔
اصحاب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کا نام "کتاب العتق" ہے۔

﴿۲۶۶﴾

جناب اسد بن مُعلّیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب اسد بن مُعلّیٰ بن اسد العمی البصری ہمارے علماء میں سے ہیں، اخباری اور بصری ہیں۔
ان کی کتاب کا نام "کتاب اخبار صاحب الزنج" ہے۔

﴿۲۶۷﴾

جناب آدم بن حُر رحمۃ اللہ علیہ

جناب آدم بن حُر قبیلہ جُعفی کے غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔
ان کی کتاب "اصل" ہے۔

﴿۲۶۸﴾

جناب اسباط بن سالم رحمۃ اللہ علیہ

زطی فروش [1] تھے خبر دی، ان کی کنیت ابو علی ہے، بنی کندہ کی شاخ بنی عدی کے غلام تھے۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

---

[1] "زط" ہندوستان کا ایک علاقہ ہے۔ جہاں خاص قسم کا کپڑا بنتا ہے۔ اس کپڑے کا نام "زطیہ" مشہور ہے۔ چونکہ جناب اسباط مذکورہ کپڑے کا کاروبار کرتے تھے اس لئے انہیں بیاع الزطی کہا جاتا تھا۔ (مترجم) تنقیح المقال علامہ مامقانی، صفحہ ۱۱۰)

جناب ابوالعباس اور دوسرے رجال نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ہمارے چند علما نے دی ہے۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن ازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ذبیان بن حکیم ابوعمرو ازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسباط بن سالم بیاع الزطی نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۲۶۹﴾

جناب انس بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

جناب انس بن عیاض ابوحمزہ اللیثی، عرب تھے بنی لیث بن بکر بن عبد مناف بن کنانہ میں سے ہیں اور مدنی ہیں حدیث میں ثقہ اور صحیح ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے دی ہے،

ہمیں خبر دی قاضی ابوالحسین محمد بن عثمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوطاہر احمد بن محمد بن عمر (عمرو) مدنی اور ابو الحسین محمد بن علی بن ابی الحدید نے مصر میں، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یونس بن عبدالاعلیٰ نے، انہوں نے کہا ابوضمرہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے اس کتاب کی حدیث کا سماع جعفر اور دوسرے راویوں سے کیا تھا۔

میں نے اس کتاب کی قرأت جناب ابوالعباس احمد بن علی بن نوح کے سامنے کی تھی۔

﴿۲۷۰﴾

جناب ارطاۃ بن حبیب اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ابوالعباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطاب زیات نے، انہوں نے کہا:

ہمیں ارطاۃ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۷۱﴾

جناب اصرم بن حوشب بجلی رحمۃ اللہ علیہ

عامی تھے البتہ ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کچھ احادیث کا سماع کیا تھا۔

اسی نسخہ کی روایت محمد بن خالد برقی نے کی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد الحسین نے، انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے اصرم سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۷۲﴾

جناب الیاس بن عمرو بجلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں اور یہ تحقیق شدہ ہے، آپ حسن بن علی کے نانا ہیں۔

ان کے بیٹوں کے نام یہ ہیں:

عمرو، یعقوب، اور رقیم، ان سب نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

جناب الیاس کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے ہمیں ان کی چند ایک راویوں نے خبر دی ہے۔

انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن احمد بن کازریفی نے انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن علی اشعری نے، اور انہوں نے الیاسؒ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب الباء

اس میں بکر ہیں

﴿۲۷۳﴾

جناب بکر بن محمد بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

جناب بکر بن محمد بن عبد الرحمٰن بن نُعَیم الازدی الغامِدی ابو محمد اس طائفہ کے سرگروہ تھے، ان کا تعلق کوفہ کے ایک عظیم خانوادہ آل نُعَیم الغامِدِین سے تھا، شدید اور عبد السلام ان کے چچا تھے۔ موسیٰ بن عبد السلام ان کے چچازاد بھائی تھے۔
یہ لوگ کثیر تعداد میں تھے، غنیمہ خاتون ان کی پھوپھی تھیں، ان خاتون نے بھی حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے سماع حدیث کیا تھا۔

اصحاب رجال نے اس بات کا ذکر کیا ہے، جناب بکر بن محمد ثقہ ہیں، انہوں نے طویل عمر پائی تھی۔
ان کی کتاب ہے کہ جس سے روایت ہمارے متعدد اصحاب نے کی ہے۔
ہمیں اس کی خبر محمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد یحییٰ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن اسحاق نے، انہوں نے بکر بن محمد سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا، اور ہمیں خبر دی محمد بن علی خشیش تمیمی المُقری نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن دُخیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن احمد نے اور انہوں نے بکر بن محمد سے سنا۔

﴿۲۷۴﴾

جناب بکر بن جَناح رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ ہیں، غلام تھے۔
ان کی ایک کتاب ہے جس سے روایت متعدد رجال نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے اور انہوں نے بکر بن جناح

سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۷۵﴾

جناب بکر بن اشعث رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو اسماعیل ہے کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جو انہوں نے امامؑ سے سماع کی تھیں۔

﴿۲۷۶﴾

محدث بکر بن صالح الرازی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی ضبہ کے غلام تھے، انہوں نے حضرت ابو الحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ضعیف راوی ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمارے متعدد اصحاب نے اس کتاب کی روایت کی ہے۔
ہمیں اس کی خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن خالد برقی نے، انہوں نے بکر سے ان کتاب کے بارے میں سنا۔
یہ کتاب راویوں کے اختلاف کا شاخسانہ ہے۔

﴿۲۷۷﴾

جناب بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب بکر بن عبد اللہ بن حبیب المزنی کی کچھ احادیث معروف اور کچھ منکر ہیں، ان کا مسکن رے تھا۔
ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن محمد القلانسی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حمزہ نے اور انہوں نے بکر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۷۸﴾

جناب بکر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب بکر بن احمد بن ابراہیم بن زیاد بن موسیٰ بن مالک بن یزید الاشج ابومحمد انہیں اشج بنی اعصر کہا جاتا تھا، یہ عبدالقیس کے اُس وفد میں شامل تھے جو نبی کریمؐ کے پاس آیا تھا۔

انہوں نے حضرت امام ابوجعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، البتہ یہ ضعیف ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب المناقب،

ابوعبداللہ بن عیاش نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد بن جعفر رویدہ عسکری حداد نے، انہوں نے کہا: ہمیں بکر بن احمد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۷۹﴾

محدث جناب بکر بن محمد بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب بکر بن حبیب بن بقیۃ ابوعثمان المازنی، "مازن" بنی شیبان کی شاخ ہے، بصرہ میں علمِ نحو، الفاظ غریب، لغت کے علماء کے سالار تھے، اپنی اس تقدیم میں مشہور تھے۔

ہمیں اس بارے میں عباس بن عمر بن عباالکلوذنی المعروف ابن مروانؒ نے بتایا، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ صوفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالعباس محمد بن یزید نے، انہوں نے کہا: ابوعثمان بکر بن محمد علمائے امامیہ میں سے تھے جو اسماعیل بن میثم کے شاگردوں میں سے تھے۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

"کتاب التصریف" جو علم ادب میں ہے، کتاب مایلحن فیہ العامہ، "تعلیق"

ابوعبداللہ بن عبدونؒ نے کہا:

میں نے ابوسعید سکیری کی تحریر میں بکر بن محمد کی تاریخ وفات دیکھی آپ ۲۴۸ھ میں فوت ہوئے تھے۔

باب بسطام

﴿۲۸۰﴾

جناب بسطام بن سابور زیاّت (روغن فروش) رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسین ہے۔ شہر واسط کے رہنے والے تھے غلام تھے، ثقہ ہیں، زکریا، زیاد اور حفص ان کے بھائی تھے۔ یہ سب ثقہ ہیں ان سب بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

جناب ابوالعباس اور دوسرے ماہرین رجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی کتاب ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن اسماعیل نے، انہوں نے سنا صفوان سے اور انہوں نے بسطام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸۱﴾

جناب بسطام بن حُصَین رحمۃ اللہ علیہ

جناب بسطام بن حصین بن عبدالرحمٰن جُعْفی خَیثمہ اور اسماعیل کے بھتیجے ہیں، یہ ان کے والد اور چچا سب سرکردہ افراد تھے، جناب اسماعیل ان سب میں اول تھے۔

کوفہ کے جُعْفی خانوادہ کے چشم و چراغ تھے، انہیں بنی ابوسبرہ کہا جاتا تھا، ان میں جناب خَیثمہ بن عبدالرحمٰن، عبداللہ بن مسعود کے مصاحب تھے۔

جناب بسطام کی کتاب کی ہمیں محمد بن جعفر ادیب نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفضّل بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن عمرو بن نعمان جُعْفی نے، انہوں نے کہا:

ہمیں بسام بن حُصَین نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۸۲﴾

جناب بسطام بن مُرّہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب تصنیف بزرگوار تھے۔ ہمیں ان کی کتاب کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے اس بارے میں سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے حسین بن محمد بن عامر سے، انہوں نے معلّیٰ بن محمد بصری سے، اور انہوں نے بسطام بن مُرّہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸۳﴾

جناب بسطام بن صابور رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ان کی کتاب کی خبر محمد بن جعفر نحوی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عمر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، اور انہوں نے جناب بسطام بن سابور سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب بشر

﴿۲۸۴﴾

جناب بشر بن سلیمان نخلی رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے۔ان کی کتاب ہے کہ ہمیں جس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفضّل بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن الربیع الاقرع نے، اور انہوں نے بشر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸۵﴾

جناب بشر بن مسلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں۔انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کی کتاب ہے جس سے ابن عُمَیر نے روایت کی ہے۔
انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسین اور محمد نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صَفّار نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے بشر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸۶﴾

جناب بشر بن سلام رحمۃ اللہ علیہ

میں نے جناب ابوالعباس احمد بن علی بن نوح کی تحریر" جو کچھ میرے لئے وصیت لکھی گئی ہے" دیکھی ہے۔
ہمیں خبر دی احمد بن محمد زراری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد جعفر رزّاز نے انہوں نے یحییٰ بن زکریا ابو محمد اللؤلؤی سے سنا، انہوں نے بشر سے، اور انہوں نے صالح نیلی سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

باب الواحد

﴿۲۸۷﴾

جناب بُرید بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب برید بن معاویہ ابوالقاسم العجلی عرب تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام محمد باقر علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا انتقال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ہوا تھا، یہ ہمارے اہم اصحاب کے رئیس تھے۔ علاوہ ازیں جلیل القدر فقیہ تھے۔ ائمہ طاہرین کی بارگاہ میں انہیں بڑا مقام حاصل تھا۔

احمد بن حسین نے کہا: کہ انہوں نے ان کی کتاب دیکھی ہے۔ علی بن عقبہ بن خالد اسدی نے ان کی کتاب سے روایت کی ہے اور (نجاشی) میں نے ابوالعباس احمد بن علی بن نوح کی تحریر دیکھی ہے جس کا سلسلہ سند اس طرح ہے، ہمیں خبر دی احمد بن ابراہیم انصاری یعنی ابن ابی رافع نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہمیں علی بن حسن بن فضال نے کہا کہ جناب برید بن معاویہ کا انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا تھا۔

﴿۲۸۸﴾

بَسّام بن عبداللہ الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی اسد کے غلام تھے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ابوالعباس نے ان کا رجال میں ذکر کیا ہے، ان کی کتاب کی ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عثمان بن احمد السماک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین خثعمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب الرواجنی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن فضیل ضبّی نے، اور انہوں نے بسّام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۸۹﴾

جناب بیان الجزری رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، کنیت ابواحمد ہے۔ غلام تھے۔ محمد بن عبدالحمید نے کہا:

یہ بہت بڑے فاضل عالم تھے۔ ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشیّ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا:
ہمیں خبر دی عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی یحییٰ بن محمد علیمی نے، انہوں نے کہا:
ہمیں بیان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۲۹۰﴾

جناب بشار بن یسار ضبیعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ سعید بن یسار کے بھائی ہیں۔ بنی ضبیعہ بن عجل کے غلام تھے، ثقہ ہیں۔
ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
اصحاب الرجال نے دونوں بھائیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے محمد بن عُمیر نے ان سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے۔
ہمیں خبر دی محمد اور حسین نے اور ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صَفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے، انہوں نے بشار سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۹۱﴾

جناب بُرد الاسکاف رحمۃ اللہ علیہ

غلام مکاتب تھے، ان کی ایک کتاب ہے۔
ابن ابی عُمیر نے، ان کی کتاب سے روایت کی ہے انہوں نے کہا: ہمیں اس کی خبر ابوالحسین نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے، انہوں نے برد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۹۲﴾

جناب بُرَیہ العِبادی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبر دی ابن صلت ہوازی نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے جعفر بن عبداللہ محمدی سے، انہوں نے محمد بن سلمہ بن اَرتبیل سے، انہوں نے عمار بن مروان سے، کہ انہوں نے بُرَیہ العِبادی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۹۳﴾

جناب بَراء بن محمد کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب ہے جس سے روایت ایوب ابن نوح نے کی ہے انہوں نے کہا:
ہمیں خبر دی محمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ایوب بن نوح نے، اور انہوں نے براء سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۲۹۴﴾

جناب بُندَار بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ امامی ہیں اور آگے آگے رہنے والے تھے۔
ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:
کتاب الطہارت، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الزکوٰۃ،
ابوالفرج محمد بن اسحاق ابی یعقوب الندیم نے اپنی کتاب "الفہرست" میں ان کتابوں کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ان کی کتاب الامامت کا ذکر بھی کیا ہے۔ ان کے علاوہ کتاب "المتعہ" اور کتاب "العمرۃ" بھی انہوں نے تالیف کی تھیں۔

باب التا

﴿۲۹۵﴾

جناب تلکید بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوادریس ہے، المحاربی معروف تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ابوالعباس نے ان کا اپنے رجال میں ذکر کیا ہے۔
ان کی کتاب کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا المنذر بن محمد بن المنذر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی ازدی نے، اور انہوں نے حلید بن سلیمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب الثاء

﴿۲۹۶﴾

جناب ثابت بن ابی صفیہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ثابت بن ابی صفیہ ابوحمزہ ثمالی، ابوصفیہ کا نام دینار تھا، یہ غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں، آل مہلب ان کے حلیف ہونے کا دعویٰ کرتے تھے لیکن یہ ان کے حلیف نہیں تھے کیونکہ یہ ان کے تعلق العتیک سے تھا۔

محمد بن عمر جعابی نے کہا: ثابت بن ابی صفیہ المُہلّب بن ابی صُفرہ کے غلام تھے۔ ان کے بیٹوں کے اسماء یہ ہیں: نوح، منصور، حمزہ یہ سب حضرت زید بن علی علیہ السلام کے ساتھ شہید ہو گئے تھے۔ جناب ثابت ابوحمزہ حضرت امام زین العابدین، حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہم السلام کے صحابی تھے۔

انہوں نے ان تمام ائمہ سے حدیث کا سماع کیا تھا، انہیں ائمہ کی بارگاہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔

یہ حدیث میں ان کے نزدیک ثقہ اور معتمد تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اَبُو حَمْزَةَ فِي زَمَانِهِ مِثْلُ سَلْمَانَ فِي زَمَانِهِ

"ابوحمزہ ثمالی کا اس زمانے میں وہ مقام ہے جو جناب سلیمان فارسیؓ کا ان کے اپنے زمانے میں مقام تھا"۔

ان سے عامہ نے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا ۱۵۰ھ میں انتقال ہوا تھا، ان کی کتاب کا نام "تفسیر القرآن" ہے۔

ہمیں ان کی اس کتاب کی ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عمر بن سلم بن البراَ بن سبرۃ بن سیار تمیمی المعروف جعابی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوسہل عمرو بن حمدان نے محرم سن ۳۰۰ھ میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلمان بن اسحاق بن داؤد مہلبی نے جب وہ بصرہ میں آئے تھے یہ ۲۶۷ھ کا زمانہ تھا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے چچا عبد ربہ نے، انہوں نے کہا: مجھے ابوحمزہ نے اپنی تفسیر کی خبر دی تھی ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ اس کی حسن بن محبوب نے روایت کی ہے کہ ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا سعد سے، انہوں نے احمد اور عبد اللہ سے جو محمد بن عیسیٰ کے بیٹے ہیں، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے ان کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔

جناب ابوحمزہ ثمالی کا رسالہ "حقوق" بھی ہے۔ اس رسالہ کی احادیث انہوں نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سماع کی تھیں۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن فُضیل سے، انہوں نے ابوحمزہ ثمالی سے اور ابوحمزہ ثمالی نے اس رسالہ کی

احادیث کا سماع حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے کیا تھا۔

﴿۲۹۷﴾

جناب ثابت بن شریح رحمۃ اللہ علیہ

جناب ثابت بن شریح ابو اسماعیل الصائغ الانباری بنی ارد کے غلام تھے، ثقہ راوی ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ابو بصیر اور حسین بن ابی علاء سے زیادہ حدیث کا سماع کیا ان کے فرزند محمد بن ثابت نے بھی اپنے والد کی طرح حدیث کا سماع کیا۔ ان کی کتاب انواع فقہ پر مشتمل ہے اس کتاب کی خبر ہمیں علی بن احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن عبداللہ بن مُغیرہ نے، انہوں نے عبیس بن ہشام سے، اور انہوں نے ثابت سے سنا۔ اس کتاب سے بہت سی جماعتوں نے روایت کی۔ ہم نے یہاں اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف ایک طریقہ ذکر کیا ہے۔ اور یہی طریقہ کافی ہے۔

﴿۲۹۸﴾

جناب ثابت بن ہُرمُز رحمۃ اللہ علیہ

جناب ثابت بن ہرمز ابو المقدام الحدّاد نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے حدیث کے نسخہ کی روایت کی ہے اور ان کے فرزند عمرو بن ثابت ان سے اس نسخہ کی روایت کی ہے۔

ابن نوح نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن العباس بن ولید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب اسدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن ثابت نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے امام علی بن الحسین علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۲۹۹﴾

جناب ثابت بن جریر رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبر دی ابن نوح نے، انہوں نے سنا حسین بن علی بن سفیان سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس

نے، انہوں نے کہا: ہمیں حسن بن علی بن عبداللہ بن مُغیرہ نے خبر دی، انہوں نے سنا عیسی بن ہشام ناشری سے، اور انہوں نے ثابت بن جریر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۰۰﴾

جناب ثُبیت بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ثُبیت بن محمد ابو محمد عسکری، صاحب ابو عیسیٰ ورّاق متکلم حاذق تھے یہ ہمارے عسکری اصحاب میں سے تھے۔
علم کلام کے علاوہ یہ حدیث روایت اور فقہ پر بھی اطلاع رکھتے تھے۔
ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
کتاب تولیدات بنی امیہ فی الحدیث وذکر الاحادیث الموضوعہ، کتاب الذی یعزیٰ الی ابی عیسیٰ ورّاق فی نقض العثمانیہ لہ
کتاب الاسفار ودلائل الائمہ علیہم السلام

﴿۳۰۱﴾

جناب ثُبیت رحمۃ اللہ علیہ

اس بزرگوار کا ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جنہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کے پاس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی مرویات تھیں لیکن میں نے انہیں مدون صورت میں نہیں دیکھا ہے۔
ابو ایوب خزاز نے ان سے حدیث نقل کی ہے ابو العباس بن سعید نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے، انہوں نے سنا ابو ایوب سے، انہوں نے ابو بصیر سے، انہوں نے کہا: مجھے ثُبیت نے یہ حدیث سنائی، انہوں نے کہا: کہ "معاذ بن کثیر نے کہا: میں ایک رات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا میں نے ان سے سوال کیا، کیا آپ کے والد بزرگوار کے نزدیک آپ جیسا کوئی اور بھی ہے؟
امامؑ نے فرمایا! "نہیں" اور حدیث کا ذکر کیا۔

﴿۳۰۲﴾

جناب ثعلبہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی اسد کے غلام تھے پھر بنی سلامہ کے غلام بنے۔ ان کی کنیت ابو اسحاق ہے، علم نحو میں ید طولیٰ رکھتے تھے ہمارے

علماء میں درجہ اُولیٰ میں تھے۔ قاری، فقیہ، لغوی، نحوی، راوی تھے ان کی مرویات کثیر ہیں۔ یہ بزرگوار اچھے کردار کے حامل، کثیر العبادات اور کثیر الزہد تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ صاحب کتاب ہیں ان کی کتاب سے روایت مختلف لوگوں نے کی لوگوں کے گروہوں نے ان سے روایت کی ہے۔

میں نے اس کتاب کی حسین بن عبید اللہ کے سامنے قرأت کی تھی ہمیں احمد بن محمد زُراری نے خبر دی، انہوں نے سنا ہمیں حُمَید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو طاہر محمد بن تسنیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن محمد الخزّ خرف الجمّال نے، اور انہوں نے ثعلبہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

میں نے ابن نوح کی تحریر "فِیمَا کَانَ وَصّٰی بِهٖ إِلَیَّ کُتُبَهٗ" میں دیکھا ہے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے سنا علی بن اسباط سے، انہوں نے کہا: جب ہارون رشید نے حج کیا اور وہ کوفہ سے گزرا تو وہ اس جگہ آیا جسے مسجد سماک کہا جاتا ہے۔ بزرگوار جناب ثعلبہ کا اسی راستے پر گھر تھا وہ اس وقت وتر میں دعا مانگ رہے تھے۔

جناب ثعلبہ ایک فصیح و بلیغ انسان تھے، حسن الصوت اور حسن العبارت تھے، ہارون کی سواری رک گئی وہ دعا کو سننے لگا۔ اس کے آگے اور پیچھے والے سارے لوگ رک کر وہ دعا کے سننے میں محو ہو گئے م ہارون نے فضل بن ربیع سے کہا:

تو وہ نہیں سن رہا جو میں سن رہا ہوں۔ پھر کہا: ہمارے بہترین لوگ کوفہ میں ہیں۔

﴿۳۰۳﴾

جناب ثُوَیر بن ابی فاختہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو جہم ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ابو فاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔ جناب ثُویر نے اپنے والد سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ وہ ام ہانی بنت ابی طالبؑ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

ابن نوح نے کہا: مجھے میرے دادا نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا بکر بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ بزّاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمود بن غیلان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا شبابہ بن سوّار نے، انہوں نے کہا: میں نے یونس بن ابی اسحاق سے کہا: تمہیں کیا ہے کہ تم ثویر سے حدیث کا سماع نہیں کرتے کہ اسرائیل تک نے، ان سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: میں کیا کروں ثویر رافضی تھا۔

باب الجیم

﴿۳۰۴﴾

جناب جعفر بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن بشیر ابو محمد البجلی الوشاء ہمارے زاہد اور عبادت گزار علماء میں سے تھے، آپ ثقہ تھے۔ کوفہ میں محلہ بجیلہ میں ان کی مسجد تھی جو ابھی تک باقی ہے، میں اور ہمارے باقی تمام اصحاب جب بھی کوفہ جاتے ہیں تو ان کی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور نہایت رغبت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ ان کا انتقال ۲۸۰ھ میں ابواء میں ہوا تھا۔

ابو العباس بن نوح نے کہا کہ ان کا لقب "فقحة العلم" تھا انہوں نے ثقہ راویوں سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی کتاب کا نام "کتاب المشیخہ" ہے جو حسن بن محبوب کی کتاب کی مثل ہے، مگر ان کی کتاب سے قدرے چھوٹی ہے۔

ان کی دوسری کتابیں یہ ہیں:

کتاب الصلوٰۃ، کتاب المکاسب، کتاب الصید، کتاب الذبائح

ہمیں ان کی خبر احمد بن ہارون نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مفضل بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن بشیر نے۔

ان کی کتاب "نوادر" بھی ہے۔ اس سے روایت کی ابن ابی خطّاب زیات نے، ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے سنا زراری سے، انہوں نے حمیری سے، اور انہوں نے ابن ابی خطّاب سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۳۰۵﴾

جناب جعفر بن محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن سماعہ بن موسیٰ بن رُوید بن نشیط حضرمی، عبدالجبار بن وائل حضرمی اور بنی کندہ کے حلیف تھے۔

ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، ابو محمد حسن اور ابراہیم ان کے بھائی تھے جناب جعفر اپنے دونوں بھائیوں سے بڑے تھے، یہ حدیث میں ثقہ تھے۔ واقفی مکتب کے پیروکار تھے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد نے، اور انہوں نے اپنے بھائی جعفر سے سنا۔

﴿۳۰۶﴾

جناب جعفر بن عبداللہ راس المذری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت جعفر عبداللہ راس المذری ابن جعفر ثانی ابن عبداللہ بن جعفر بن محمد بن علی بن ابی طالب ابوعبداللہ ان کی والدہ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے: حضرت آمنہ بنت عبداللہ بن عبیداللہ بن حسن بن علی بن الحسین

یہ بزرگوار ہمارے اہم علماء میں سے تھے، بہت عظیم فقیہ تھے، حدیث میں تمام لوگوں سے زیادہ ثقہ تھے، انہوں نے اپنے بھائی محمد بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن جعفر سے حدیث کا سماع کیا تھا، کوفہ اور بصرہ میں ان کے خانوادہ کے لوگ آباد تھے، ابوالحسن عباس بن ابی طالب علی بن جعفر ان کے پوتے بھی وہاں آباد تھے جنہوں نے ہارون بن موسیٰ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

جناب جعفر نے ہمارے جلیل القدر اصحاب جیسے حسن بن محبوب، محمد بن ابی عُمیر، حسن بن علی بن فضّال، عُنیس بن ہشام، صفوان بن یحییٰ اور ابن جُبلہ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

احمد بن حسینؒ نے کہا: میں نے ان کی کتاب "المتعہ" دیکھی ہے ان سے اس کتاب کی روایت احمد بن محمد بن سعید بن عبد الرحمن ہمدانی نے کی۔ ہمیں اس کی خبر ایک جماعت نے دی ہے جنہوں نے جعفر بن عبداللہ سے سنا تھا۔

﴿۳۰۷﴾

جناب جعفر محمد بن یونس رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن یونس احول صیرفی قبیلہ بجیلہ کے حلیف تھے، انہوں نے حضرت ابوجعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے روایت کی۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابن بطہ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے کہا: ہم سے جعفر نے اپنی کتاب "نوادر" کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۰۸﴾

جناب جعفر بن اسماعیل المِنقَری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں خبر دی اس کے بارے میں حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا جعفر سے، انہوں نے حُمَید سے، انہوں نے جعفر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۰۹﴾

جناب جعفر بن مُثَنّٰی رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن مُثَنّٰی بن عبد السلام بن عبد الرحمٰن بن نُعَیم ازدی عطار ثقہ تھے۔ یہ ہمارے کوفہ کے اہم اصحاب میں سے تھے اور آل نُعَیم کے خانوادہ کے چشم و چراغ تھے ان کی کتاب کا نام "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمَید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انہوں نے جعفر بن مُثَنّٰی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۱۰﴾

جناب جعفر بن احمد بن ایوب سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ انہیں ابن العاجز کہا جاتا تھا یہ صحیح الحدیث اور صحیح المذہب تھے۔

ان سے محمد بن مسعود العیاشی نے حدیث کا سماع کیا، احمد بن حسینؒ نے کہا:

ان کی کتاب ہے جس میں ان لوگوں کے اس نظریہ کو رد کیا گیا ہے، جو کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت سے پہلے اپنی قوم کے دین پر تھے، ان کی طرف ہمارا وہی طریقہ ہے جو ہمارے استاد محمد بن محمد کا ہے کہ انہوں نے جعفر بن محمد بن قولویہ سے سنا تھا، انہوں نے محمد بن عمر بن عبد العزیز الکشی سے سنا، اور انہوں نے جعفر بن احمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۱۱﴾

جناب جعفر بن محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن اسحاق بن رباط ابو القاسم بجلی شیخ اور ثقہ تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ہمارے اصحاب میں سے ہیں، ان کی کتاب کا نام "کتاب الرد علی الواقفۃ" ہے۔

اس کے علاوہ ان کی دو اور کتابیں ہیں: (۱) کتاب الرد علی الفطحیۃ، (۲) کتاب نوادر،

ہمیں ان کتابوں کی خبر ابن نوح نے، انہوں نے ابو عبد اللہ صفوانی سے، اور انہوں نے جعفر بن محمد بن اسحاق سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۱۲﴾

جناب جعفر بن سلیمان قمی رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن سلیمان قمی ابو محمد ثقہ ہیں، ہمارے قمی اصحاب میں سے تھے۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب ثواب الاعمال" ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن ابی جید نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ولید نے، اور انہوں نے جناب جعفر بن سلیمان سے سنا۔

﴿۳۱۳﴾

جناب جعفر بن محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن مالک بن عیسیٰ بن سابور، اسماء بن خارجہ بن حصن کے غلام تھے، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ ضعیف الحدیث ہیں احمد بن حسین نے کہا: یہ حدیث وضع کرتے تھے انہوں نے مجہول راویوں سے حدیث سماعت کی تھی۔ میں نے ان کے بارے میں سنا ہے کہ لوگوں نے کہا: یہ فاسد المذہب اور فاسد الروایت تھے، لیکن میں نہیں جانتا کہ ہمارے استاذ نبیل ثقہ ابو علی بن ھمام ؒ نے ان سے روایت کیسے کی اور ہمارے استاذ الجلیل ثقہ ابو غالب الزراریؒ نے ان سے حدیث کیسے نقل کی؟ یہاں مزید ذکر کی گنجائش نہیں ہے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب غرر الاخبار، کتاب اخبار الائمہ ومو الیدھم علیہم السلام، کتاب الفتن والملاحم،

ان کتابوں کی ہمیں ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے احمد بن ابراہیم بن ابی رافع سے، انہوں نے محمد بن ھمام سے، اور انہوں نے جعفر بن محمد سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ اور ہمیں ابوالحسین بن جُندی نے خبر دی کہ انہوں نے محمد بن ھمام سے سنا اور انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا۔

﴿۳۱۴﴾

جناب جعفر بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن جعفر بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالبؑ ابوعبداللہ یہ ابو قیراط کے والد ہیں۔ یحییٰ بن جعفر ان کے فرزند تھے یہ حدیث کے راوی ہیں، یہ طالبین میں اہم اور متقدم تھے، یہ ہمارے اصحاب میں ثقہ تھے۔ انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، انہوں نے طولانی عمر پائی، ان کی اسناد بلند مرتبہ ہیں۔

ان کی دو کتابیں ہیں: کتاب التاریخ علوی، کتاب الصخرۃ والبئر

ہمیں ان کتابوں کی خبر ہمارے استاد جناب محمد بن محمدؒ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عمر بن محمد جعابی، انہوں نے کہا: ہم سے جعفر بن محمد نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ ان کا ذی القعدۃ ۳۰۸ھ میں انتقال ہوا تھا۔ ان کی اس وقت عمر تقریباً ۹۵ سال تھی۔ انہوں نے کہا تھا: میری ولادت سر من رائے میں ۲۲۴ھ ہوئی تھی۔

﴿۳۱۵﴾

جناب جعفر بن احمد بن یوسف الاودی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ہمارے کوفی اصحاب میں سے ہیں، ثقہ ہیں، ان سے احمد بن محمد بن عُقدہ نے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کا نام "المناقب" ہے، ہمیں اس کے بارے میں محمد بن جعفر تمیمی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر ؤحلی نے، انہوں نے جعفر بن احمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۱۶﴾

جناب جعفر بن احمد بن وَندک رازی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ یہ ہمارے متکلمین اور محدثین اصحاب میں سے تھے، ان کی امامت کے موضوع پر ایک ضخیم

کتاب ہے۔

﴿۳۱۷﴾

جناب جعفر بن حسین بن علی بن شہریار رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، المومن مشہور تھے، ہمارے قمی اصحاب میں سے تھے، ثقہ ہیں۔ ایک وقت کوفہ کی طرف چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے تھے۔ ایک کتاب تصنیف کی جو زیارات، کوفہ اور اس کی مساجد کے فضائل پر مشتمل ہے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے ان کی کتابوں کی ہمارے متعدد اصحابؒ نے خبر دی، انہوں نے ابوالحسین بن تمام سے سنا اور انہوں نے جناب جعفر بن حسین سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ ان کا انتقال کوفہ میں ۳۴۰ھ ہوا تھا۔

﴿۳۱۸﴾

جناب جعفر بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن قولویہ ابوالقاسم کے والد کا لقب مَسلَمہ تھا۔ یہ ہمارے مقبول خوش بخت اصحاب میں سے تھے، جناب ابوالقاسم کا شمار جلیل القدر محدثین وفقہاء میں ہوتا ہے۔ ابوالقاسم نے حدیث کا سماع اپنے والد اور بھائی سے کیا تھا اور انہوں نے سعد سے کیا تھا ان کا بیان ہے کہ میں نے سعد سے صرف چار حدیثیں سنی تھیں۔ ہمارے استاذ ابوعبد اللہ نے فقہ کی ان کے سامنے قرأت کی اور ان سے حدیث کا سماع کیا۔ جس قدر لوگ کسی کا جمال، وثاقت اور تفقُّہ فی الدین بیان کریں جناب ابوالقاسم کا درجہ اس سے بالا ہے، ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں، اور ان کی تمام کتابیں عمدہ ہیں:

کتاب مداوات الجسد، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجمعہ والجماعت، کتاب قیام اللیل، کتاب الرضاع،
کتاب الصداق، کتاب الاضاحی، کتاب الصرف، کتاب الوطی بملک الیمین،
کتاب بیان حل الحیوان من محرمہ، کتاب قسمت الزکوٰۃ، کتاب العدد، کتاب العدد فی شہر رمضان،
کتاب الرد علی ابن داؤد فی عدد شہر رمضان، کتاب الزیارات، کتاب الحج، کتاب یوم ولیلۃ،
کتاب القضاء وآداب الحکام، کتاب الشہادات، کتاب العقیقۃ، کتاب تاریخ الشہور والحوادث فیھا،
کتاب النوادر، کتاب النساء (لیکن یہ مکمل کتاب نہیں ہے)

میں نے ان کتابوں میں سے اکثر کتابیں اپنے اساتذہ ابوعبداللہ اور حسین بن عبید اللہؒ کے سامنے پڑھی تھیں۔

﴿۳۱۹﴾

جناب جعفر بن ورقاء رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن ورقاء بن محمد بن ورقاء بن صِلَۃ بن مبارک بن صِلَۃ بن عُمیر بن جُبیر بن شریک بن علقمہ بن حوط بن سلمہ بن رسان بن عامر بن تیم بن شیبان بن ثعلبہ بن عُکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل ابو محمد...... عراق میں بنی شیبان کے امیر تھے اور ان کے سرگروہ تھے، بادشاہ کے ہاں انہیں عظیم مقام حاصل تھا اور یہ صحیح المذھب تھے۔ انہوں نے حضرت امام علی علیہ السلام اور اہل بیت رسولؐ کے فضائل پر ایک کتاب لکھی تھی، انہوں نے اس کتاب کا نام "حقائق التفصیل فی تاویل التنزیل" رکھا تھا۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو احمد اسماعیل بن یحییٰ بن احمد عبسی نے، انہوں نے کہا: میں نے اس کتاب کو امیر ابو محمد کے سامنے پڑھا تھا۔

﴿۳۲۰﴾

جناب جعفر بن عثمان بن شریک رحمۃ اللہ علیہ

جناب جعفر بن عثمان بن شریک بن عدی کلابی وحیدی عبد اللہ بن شریک کے بھتیجے اور حسین بن عثمان کے بھائی تھے، ان دونوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی روایت کی ہے۔ اصحاب رجال نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔ جناب جعفر کی کتاب سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف جُعفی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے، اور انہوں نے جعفر بن عثمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۲۱﴾

جناب جعفر اودی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے کہ جس کی ہمیں خبر دی: ابن نوح نے، انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے، انہوں نے جعفر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۲۲﴾

جناب جعفر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد بن حواز نے، انہوں نے کہا: میں نے ان سے ان کی کتاب "نوادر" کے بارے میں سنا تھا نیز ان سے عبداللہ بن بکیر کی کتاب کے بارے میں سنا تھا۔

﴿۳۲۳﴾

جناب جعفر بن مازن الکابلی الطّحّان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: میں نے ابو عبداللہ جعفر بن مازن الکابلی طحّان جو بنی کاہل میں سے تھے سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ابو عبداللہ کا انتقال بروز منگل ۷ ربیع الاخر ۲۶۴ھ میں ہوا تھا، ان کی نماز جنازہ محمد بن ابراہیم بن محمد علوی نے پڑھی تھی۔

﴿۳۲۴﴾

جناب جعفر بن محمد السنجاری رحمۃ اللہ علیہ

حُمید نے ان سے صرف ایک حدیث سنی تھی۔ ہمیں اس امر کی خبر ابن نوح نے دی اور انہوں نے حسین بن علی سے اور انہوں نے حُمید سے سنا۔

﴿۳۲۵﴾

جناب جعفر بن علی بن حسّان رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبر دی ابن نوح نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: میں بنی بجیلہ ہی میں نے جعفر بن علی بن حسّان سے ان کی "نوادر" کے بارے میں سنا۔

﴿۳۲۶﴾

جناب جعفر بن عبد الرحمٰن الکاہلی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: میں نے جعفر بن عبدالرحمٰن کاہلی سے ان کی کتاب "نوادر" کے بارے میں سنا۔ انہوں نے اس کی احادیث کا رجال سے سماع کیا تھا۔

﴿۳۲۷﴾

جناب جعفر بن یحییٰ بن عُلا ءالرازی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ ان کے والد بھی ثقہ تھے ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ جناب جعفر نے اپنے والد کی احادیث کو ہمارے ساتھ مخلوط کیا اور ہمارے درمیان انہیں داخل کر دیا۔ ان کے والد یحییٰ بن علاء رے کے قاضی تھے۔

ان کی کتاب ان کے والد کی کتاب کے ساتھ مخلوط ہے کیونکہ انہوں نے اپنے والد کی کتاب کی روایات سے نقل کی تھی۔ بعض اوقات انہوں نے اس کتاب کو اپنے والد کے ساتھ اور کبھی اسے اپنے ساتھ منسوب کیا۔ اس امر کی ہمیں محمد بن محمد بن نعمان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن قُولویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن سُلیم صابونی نے مصر میں۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا موسیٰ بن حسین بن موسیٰ نے اور انہوں نے کہا: ہمیں جعفر بن یحییٰ بن علاء نے بتایا۔

﴿۳۲۸﴾

جناب جمیل بن دَرّاج رحمۃ اللہ علیہ

دَرّاج کی کنیت ابو صبیح ہے، ان کے والد کا نام عبداللہ ابو علی نخعی ہے۔ ابن فضّال نے کہا: ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ ہمارے استاد اور طائفہ راویان کے سرگردہ تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور زرارہ سے بھی حدیث اخذ کی تھی، ان کے برادر جناب نوح بن دَرّاج قاضی تھے وہ بھی ہمارے اصحاب میں سے تھے۔ وہ اپنے مکتب کو مخفی رکھتے تھے۔ جمیل بن دَرّاج اپنے بھائی نوح سے بڑے تھے یہ اپنی عمر کے آخری حصے میں نابینا ہو گئے تھے ان کا انتقال حضرت امام رضا علیہ السلام کے زمانے میں ہوا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ان سے لوگوں کی کئی جماعتوں نے کی ہے، ان کی روایت کے طریقے بہت زیادہ

ہیں، میں نے اس کتاب کی روایت کے لئے ایک طریقے یا دو طریقوں پر اکتفا کیا ہے کہ کہیں کتاب کی ضخامت بڑھ نہ جائے، جب کہ مقصد کچھ اور ہے۔ میں نے اس کتاب کی قرأت حسین بن عبید اللہ کے سامنے کی تھی، انہوں نے کہا: تمہیں یہ حدیث احمد بن محمد زُراری نے بتائی، انہوں نے یہ اپنے دادا سے سنی تھی، انہوں نے علی بن حسن بن فضال سے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے، اور انہوں نے جمیل سے سنی۔

ان کی ایک اور کتاب ہے، جس میں جمیل بن دَرّاج اور محمد بن حُمران آپس میں شریک ہیں، اس کی روایت الیاس کے نواسے حسن بن علی نے ان دونوں سے کی ہے۔ ہمیں خبر دی محمد بن جعفر تمیمی نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی سے ان کی اس کتاب اور "اصل" کے بارے میں سنا۔ یہ ۲۰۹ھ کی بات ہے۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی جناب الیاس کے نواسے نے اور انہوں نے ان دونوں بزرگواروں سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔ جناب جمیل بن دَرّاج کی ایک اور کتاب ہے جو انہوں نے مرازم بن حکیم سے مل کر تصنیف کی تھی، ہمیں اس کتاب کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبد اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے علی بن حدید سے سنا اور انہوں نے ان دونوں راویوں سے مذکورہ کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۲۹﴾

جناب جمیل بن صالح الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ اور سرگروہ تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابوالعباس نے نے ان کا کتاب رجال میں ذکر کیا ہے۔ سماعہ نے ان سے روایت نقل کی ہے، ان کے پاس حدیث کا نسخہ دیکھا گیا ہے جس کی زیادہ تر روایت حسن بن محبوب یا محمد بن ابی عمیر نے کی ہے، روایت کا ذکر اہل قم کے طریقے سے ہے۔

"کہ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے جمیل بن صالح سے اس نسخہ کے بارے میں سنا۔ کوفیوں کی روایت کا طریقہ یہ ہے: ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے سنا جعفر بن محمد بن ابراہیم سے، انہوں نے عبید اللہ بن احمد بن نہیک سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے جمیل بن صالح اسدی سے سنا۔

علی بن حدید نے بھی ان سے روایت کی ہے۔ ہمیں خبر دی ابن نوح نے انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بطّہ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے علی بن حدید سے، اور انہوں نے جمیل بن

صالح سے، ان کے مذکورہ نسخہ کے بارے میں سنا۔

﴿۳۳۰﴾

محدث جناب جَبلَہ بن عِیاض رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے قبیلہ لیث کے فرد تھے۔ ابوحمزہ کے بھائی ہیں، ثقہ ہیں۔ قلیل الحدیث ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔ اس کی ہمیں خبر دی ابن نوح نے اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے خبر دی۔ انہوں نے ابومحمد حسن بن حمزہ حسینی سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ماجیلویہ، صَفّار اور محمد بن علی بن محبوب نے، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے جلبہ بن عیاض سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۳۱﴾

جناب جلبہ بن حیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب جلبہ بن حیان بن ابجر الکنانی کی کتاب "نوادر" ہے، نیز انہوں نے جمیل بن درّاج سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے، ہمیں ابن نوح نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، اور انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، انہوں نے جلبہ بن حیان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۳۲﴾

جناب جابر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے ایک اور قول کے مطابق ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ جُعفی تھے۔ قدیم عرب تھے۔ ان کا نسب اس طرح مذکور ہے "جابر بن یزید بن حارث بن عبد یغوث بن کعب بن حارث بن معاویہ بن وائل بن مرار بن جُعفی"۔

یہ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام کے صحابی تھے، ان کے دورِ امامت میں فوت ہو گئے۔

ان کا سنِ وفات ۱۲۸ھ ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے انہوں نے انہیں متہم کیا اور ضعیف قرار دیا۔

ان میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:

عمرو بن شمر، مفضل بن صالح، مُنخّل بن جمیل، یوسف بن یعقوب

یہ بزرگوار اختلاط وتخلیط سے کام لیتے تھے ہمارے استاد ابو عبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ مذکورہ مفہوم پر مشتمل اشعار کہے ہیں جو ان کے اختلاط کو بیان کرتے تھے۔ اس موضوع کی یہاں مزید گنجائش نہیں ہے، حلال وحرام کے عنوان پر انہوں نے بہت کم لکھا ہے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں: تفسیر القرآن: اس کی خبر ہمیں محمد بن احمد بن ہارون نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن خاقان نہدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی ابوسُمَینہ صیرفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ربیع بن زکریا وَرّاق نے، انہوں نے عبد اللہ بن محمد سے، اور انہوں نے جابر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان عبداللہ بن محمد نے کہا: جُعفی ضعیف راوی ہے۔ اس نسخے کی روایت احمد بن محمد بن سعید نے جعفر بن عبداللہ محمدی سے کی، انہوں نے یحییٰ بن حبیب ذراع سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، اور انہوں نے جابر سے سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد جُندِی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھَمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن ربیع صحّاف نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے، انہوں نے سنا عمار بن مروان سے، انہوں نے مُنَخّل بن جمیل سے، اور انہوں نے جابر سے ان کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب "کتاب الفضائل" ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے محمد بن احمد بن حسن قطوانی سے، انہوں نے عباد بن ثابت سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، اور انہوں نے جابر سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا، ان کی باقی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کتاب الجمل، کتاب صفین، کتاب نہروان، کتاب مقتل امیر المومنین علیہ السلام، کتاب مقتل الحسین علیہ السلام

ان مذکورہ تمام کتابوں کی حسین بن حُصَین عَمّی نے روایت کی ہے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن معلیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زکریا الغلابی نے اور ہمیں خبر دی ابن نوح نے، انہوں نے سنا عبدالجبار ابن شیران ساکن نہر خطّی سے، انہوں نے محمد بن زکریا غلابی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عمار سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عمرو بن شمر سے، انہوں نے جابر سے ان کتابوں کے بارے میں سنا مزید ان کی طرف رسالہ امام محمد باقر علیہ السلام کی نسبت بھی دی گئی ہے، یہ رسالہ اہل بصرہ کے نام ہے۔

اس کے علاوہ کچھ اور احادیث اور کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں۔ یہ موضوع ہیں۔ (واللہ اعلم!)

﴿۳۳۳﴾

جناب جہم بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ

ان کا مسکن کوفہ میں تھا، ثقہ اور قلیل الحدیث تھے، ان کی کتاب کا ابن بطہ نے ذکر کیا ہے، اس کی اسناد خلط ملط ہیں۔

کبھی کہتے ہیں: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِرقی عَنْهُ

اور کبھی کہتے ہیں: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي عَنْهُ

(یعنی ہم سے احمد بن محمد نے بیان کیا اور انہوں نے ان سے سنا اور کبھی کہتے ہیں، ہمیں احمد بن محمد نے اور انہوں نے اپنے والد سے سنا۔)

﴿۳۳۴﴾

جناب جارود بن منذر رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو المنذر ہے، بردہ فروش تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ثقہ ثقہ ہیں۔ ابو العباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کتاب ہے، مختلف راویوں نے ان سے ان کی کتابوں کی روایت کی ہے۔ ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمَید سے، انہوں نے حسن بن سماعہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن رباط نے، اور انہوں نے جارود سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۳۵﴾

جناب جراح المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ابو العباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کتاب ہے جس سے روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ان میں سے ایک نضر بن سُوَید ہیں، ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبد اللہ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی عبد اللہ نے انہوں نے سنا نضر بن سُوَید سے اور انہوں نے جراح سے سنا۔

﴿۳۳۶﴾

جناب جحدر بن مُغیرَہ رحمۃ اللہ علیہ

بنو طی کے فرد تھے، کوفی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ایک جماعت نے اس بات کا ذکر کیا ہے ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں ابن سعید نے کہا: ہم سے بیان کیا: ابو الازہر سعید بن مالک بن عبداللہ بن علاء بن حنظلہ عبرانی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ادریس صاحب الکرابیس نے، انہوں نے کہا: ہمیں جحدر بن مُغیرَہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۳۷﴾

جناب جفیر بن الحکم العبدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالمنذر ہے۔ عرب تھے۔ ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، اس کے بارے میں ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن حسن القطوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا منذر بن جفیر نے، اور انہوں نے اپنے والد جفیر سے سنا۔

﴿۳۳۸﴾

جناب جُہَیم بن ابی جَہَم رحمۃ اللہ علیہ

انہیں ابن ابی جہمہ بھی کہا گیا ہے، کوفی ہیں۔ سعدان بن مسلم نے ان سے ان کی کتاب "نوادر" کی روایت کی ہے۔ ہمیں خبر دی ابن نوح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن حسین نے، انہوں نے سنا ابن الولید سے، انہوں نے صَفّار سے، انہوں نے العباس بن معروف سے، انہوں نے سعدان بن مسلم سے، اور انہوں نے جُہَیم سے سنا۔

باب الحاء

﴿۳۳۹﴾

جناب حُمید بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حُمید بن زیاد بن حمّاد بن حمّاد بن زیاد ھوار دھقان ابوالقاسم کوفی تھے، سورا کو اپنا مسکن بنایا پھر نینویٰ کی طرف چلے آئے تھے۔ نینویٰ گاؤں نہر علقمہ پر واقع ہے جو حائر حسینیؑ کے پہلو میں ہے، یہ ثقہ ثقہ تھے اور اہم ترین میں تھے، ان کی کتابوں کا سماع کیا گیا ہے۔

ان کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الجامع فی انواع الشرائع، کتاب الخمس، کتاب الدعاء، کتاب الرجال،
کتاب من روی عن الصادق علیہ السلام، کتاب الفرائض، کتاب الدلائل، کتاب ذم من خالف الحق واھلہ،
کتاب فضل العلم والعلماء، کتاب الثلاث والاربع، کتاب "نوادر یہ" ایک ضخیم کتاب ہے۔

ہمیں ان کتابوں کی احمد بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: میں نے ان کی کتاب "کتاب الدعا" حُمید بن زیاد کے سامنے پڑھی تھی۔ اور ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے حُمید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

ابو المفضل الشیبانی نے کہا: جناب حُمید نے ۳۱۰ھ میں ہمیں اپنی کتابوں سے روایت کی اجازت دی تھی۔

ابوالحسن علی بن حاتم نے کہا: ۳۰۶ھ میں، میں نے ان سے ملاقات کی اور میں نے ان کی کتاب رجال کا ان سے سماع کیا تھا، انہوں نے ہمیں اپنی کتابوں سے روایت کی اجازت دی تھی۔ جناب حُمید کا انتقال ۳۱۰ھ میں ہوا تھا۔

﴿۳۴۰﴾

جناب حُمید بن مُثنّیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالمغرا ہے۔ بنی عجل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب کی ہمیں ابوعبد اللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عطار نے، انہوں نے سنا سعد

سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم اور حسین بن سعید سے، انہوں نے فَضَالہ سے اور انہوں نے ابو المغرا سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۱﴾

جناب حُمَید بن شعیب سبیعی ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ متعدد لوگوں نے ان کی کتاب سے روایت کی ہے، زیادہ تر عبد اللہ بن جبلہ کی روایات دیکھی جاتی ہیں۔

ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی عبد اللہ بن جَبَلہ نے، اور انہوں نے حُمَید بن شعیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب ہے جس سے جعفر بن محمد بن شریح نے روایت کی کہ انہوں نے جابر سے اس کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۲﴾

جناب حُمَید بن راشد رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو غسان ہے، بنی ذہل سے تعلق تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ اس کے بارے میں ہمیں ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے حسین بن علی بن سفیان سے سنا، انہوں نے حُمَید بن زیاد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا غُیَیس بن ہشام نے، انہوں نے سنا ابو غسان ذُہلی سے، ان کا اسم حُمَید بن راشد ہے۔ انہوں نے مُفضّل سے سنا، انہوں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا اور اس کتاب کا ذکر کیا۔

﴿۳۴۳﴾

جناب حُمَید بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ

حُمَید بن زیاد نے کہا: میں نے ابو محمد القاسم بن اسماعیل القرشی سے، اس وقت حُمَید بن مسعود کی کتاب کے بارے میں سنا

تھا جب وہ کوفہ کے نزدیک رہائش پذیر تھے، اور کہا: نیز میں نے ان سے کتاب "الراہب وراہبہ" کے بارے میں بھی سنا تھا۔

﴿۳۴۴﴾

جناب حفص بن بختری رحمۃ اللہ علیہ

غلام تھے۔ ان کا مسکن بغداد تھا، لیکن اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ابوالعباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کے اور آل اَعْیُن کے درمیان جھگڑا تھا انہوں نے ان پر شطرنج کھیلنے کا الزام لگایا تھا۔

ان کی ایک تصنیف ہے، ایک جماعت نے ان کی اس کتاب سے روایت کی ہے ان میں سے ایک محمد بن ابی عُمیر ہیں۔

مجھے ابوعبداللہ القزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابو یوسف یعقوب بن یزید بن حمّاد انباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عمیر نے، اور انہوں نے حفص بن بختری سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۵﴾

جناب حفص بن عُلاء رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے، ان کی کتاب سے محمد بن ابو عمیر نے روایت کی ہے۔ خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عمیر سے اور انہوں نے حفص بن علاء سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۶﴾

جناب حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ

جناب حفص بن غیاث بن طلق بن معاویہ بن مالک بن الحارث بن ثعلبہ بن ربیعہ بن عامر بن جُشم بن وَھبیل بن سعد

بن مالک بن النخع بن عمرو بن علۃ بن خالد بن مالک بن اُدد ابو عمر القاضی کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ہارون رشید کے زمانے میں مشرقی بغداد کے قاضی تھے پھر کوفہ کے قاضی بنے، ان کا انتقال ۱۹۴ھ میں ہوا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر ہمارے متعدد اصحاب نے دی۔

انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن اسامہ کلبی سے سنا، یہ کہتے ہوئے کہ میں نے حفص بن غیاث سے سنا کہ انہوں نے اپنے والد کی کتاب کا ذکر کیا جس میں جناب حفص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی احادیث جمع کی ہیں، اس کتاب میں ایک سو ستر احادیث یا اس کی مثل تھیں۔ جناب حفص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ولید نے، انہوں نے عمر بن حفص سے سنا اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۷﴾

جناب حفص بن سالم رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالولاد ہے۔ گیہوں فروخت کرتے تھے، ابن فضّال نے کہا: حفص بن یونس...... مخزومی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ تھے۔ "لا بأس به" یعنی وہ قابل اعتماد تھے۔ ایک قول ہے کہ یہ قبیلہ جُعفی کے غلام تھے، ابوالعباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی کتاب ہے اس سے روایت حسن بن محبوب نے کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابن نوح نے اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، اور انہوں نے حفص سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۸﴾

جناب حفص بن سوقہ العَمری رحمۃ اللہ علیہ

یہ عمرو بن حریث مخزومی کے غلام تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ابوالعباس بن نوح نے اپنے دونوں رجالوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کے برادران زیاد بن سوقہ اور محمد

بن سوقہ نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے ان سے زیادہ حدیث کا سماع کیا۔

یہ تمام برادران ثقہ ہیں، محمد بن سوقہ نے ابو طفیل عامر بن واثلہ سے، اور انہوں نے حضرت امام علی علیہ السلام سے اس امت کے تفرقہ کی حدیث نقل کی۔ زیاد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث "لَا تُصَلُّوا خَلْفَ نَاصِبٍ" کی سماعت کی تھی۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت احمد بن محمد بن سعید نے کی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفضّل بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے، انہوں نے حفص بن سوقہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۴۹﴾

جناب حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حفص بن عاصم ابو عاصم السُلمی مدنی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ثقہ راوی ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے۔ اس کی محمد بن علی صیرفی ابو سُمینہ نے ان سے روایت کی ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد ابو الحسن قمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی ابو سُمینہ نے، اور انہوں نے حفص بن عاصم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۵۰﴾

جناب حکم بن مسکین رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، قبیلہ ثقیف کے حلیف تھے، نابینا تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ابو العباس نے ان کا رجال میں ذکر کیا ہے۔

ان کی کتابوں کے نام ہیں:

کتاب الوصایا، کتاب الطلاق، کتاب الظہار

ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے حسن بن موسیٰ خشاب نے، انہوں نے حکم سے ان کی کتاب طلاق اور ظہار کے بارے میں سنا۔

﴿۳۵۱﴾

جناب حَکَم بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

جناب حَکَم بن ہشام بن حکم ابو محمد بنی کندہ کے حلیف تھے، بصرہ کے رہنے والے تھے، بہت بڑے متکلم تھے۔ انہوں نے بہت سے لوگوں سے مناظرے کیے تھے، ایسی مجالس ان سے کثرت کے ساتھ منسوب ہیں۔ ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان کی امامت کے موضوع پر کتاب دیکھی ہے۔

﴿۳۵۲﴾

جناب حکم بن سعد اسدی ناشری رحمۃ اللہ علیہ

یہ عرب تھے، قلیل الحدیث ہیں، یہ مُشْمَعِل کے بھائی تھے جوان سے روایات میں زیادہ تھے۔

"کتاب الدیات" ان دونوں بھائیوں کی مشترکہ کتاب ہے، خبردی اس کی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن ہشام ابو الفضل الناشری نے، انہوں نے کہا: ہمیں مُشْمَعِل اور حَکَم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۵۳﴾

جناب حکم بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو خلاد الصیرفی کوفہ کے رہنے والے تھے، غلام تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ابو العباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ان سے صفوان بن یحییٰ نے کی ہے۔

ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمَید سے، انہوں نے حسن بن سماعہ سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے حکم بن حکیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا اور ابن نوح نے کہا: وہ خلاد بن عیسیٰ کے چچازاد بھائی تھے، ہمیں ان کی کتاب کی محمد بن علی بن حسین نے خبردی۔

انہوں نے سنا ابن الولید سے، انہوں نے سعد اور حمیری سے، انہوں نے احمد بن ابی عبد اللہ برقی سے انہوں نے ابن

ابی عمیر سے، اورانہوں نے نے حکم بن حکیم سے سنا۔

﴿۳۵۴﴾

جناب حکم بن ایمن حنّاط رحمۃ اللہ علیہ

قریش کے غلام تھے، کنیت ابوعلی ہے، قُفاعہ قمری کے دادا ہیں۔ ان کا نام احمد بن علی بن حکم ہے، ابوالحسن علی بن عبد الواحدؒ جناب حکم کی اولاد میں سے تھے، یہ مذکور ہے کہ وہ نہد بن زید کی اولاد میں سے تھے۔ جناب حکم نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ابن ابی عُمیر نے اس سے روایت کی ہے۔ مجھے ہمارے چند اصحاب نے خبر دی کہ انہوں نے سنا حسن بن حمزہ طبری سے، اورانہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے، اورانہوں نے حکم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۵۵﴾

جناب حکم القتّات رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں، انہوں نے روایت بہت کم کی ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ اس کتاب سے ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن ابی ہاشم بجلی نے روایت کی ہے کہ ہم سے بیان کیا حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن خازم نے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی ہاشم سے، اورانہوں نے حکم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۵۶﴾

جناب حمدان بن المُعافیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حمدان بن مُعافی ابوجعفرالصبیحی کا تعلق قصرِ صبیح سے تھا، یہ حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور مَسعدہ بن صدقہ اور دوسرے محدثین سے روایت کی ہے۔

"کتاب شرائع الایمان" اور "کتاب الاھلیلجہ" ان کی تصنیفات ہیں، ہمیں محمد بن علی کاتب نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن مُعَمّر نے، انہوں نے سنا حمدان بن معافی سے۔ ابن نوح نے کہا ہے کہ حمدان کا انتقال ۲۶۵ھ میں ہوا یہ اس دور کی بات ہے جب اصحاب علوی بصری قسین میں داخل ہوئے اور اسے جلا دیا تھا۔ راوی نے کہا: ابن مُعَمّر نے لکھا ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان کے حق میں دعا کی تھی۔

﴿۳۵۷﴾

جناب حمدان بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ ثقہ ہیں۔ اور ہمارے سرکردہ علماء میں سے ہیں۔ ان کا ذکر ابو عبداللہ احمد بن عبدالواحد نے کیا ہے کہ ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن سعد قزوینی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمدان نے اور ہمیں خبر دی ابن شاذان نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے حمدان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۵۸﴾

جناب حمدان بن اسحاق خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی دو کتابیں ہیں جن کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب علل الوضو ☆ کتاب النوادر

﴿۳۵۹﴾

جناب حمدان بن المُھَلَّب قمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے محمد بن ابی عمیر نے اس سے روایت کی ہے۔

﴿۳۶۰﴾

حارث بن عبداللہ تغلبی رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، ضعیف راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن ازدی نے، انہوں نے کہا: ہمیں حارث بن عبداللہ نے بتایا۔

﴿۳۶۱﴾

جناب حارث بن المغیرہ النصری رحمۃ اللہ علیہ

یہ نصر بن معاویہ میں سے تھے۔ بصرہ ان کا مسکن تھا۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر، حضرت امام محمد جعفر صادق، حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت زید بن علی علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ ثقہ اور ثقہ تھے، ان کی ایک کتاب ہے جس کی ہمارے متعدد اصحاب نے روایت کی ہے۔ ہمیں بتایا ابوعبداللہ محمد بن علی بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر بن جناح اور حسن بن محمد بن سماعہ نے ان سب نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے حارث سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۲﴾

جناب حارث بن عمران جعفری کلابی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ثقہ راوی ہیں، ان کا مسکن کوفہ میں تھا، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت محدثین کی ایک جماعت نے کی ہے۔

ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن جنید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے سنا ابراہیم بن سلیمان خزاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا زکریا بن یحییٰ نے اور انہوں نے حارث سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۳﴾

جناب حارث بن ابی جعفر محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب حارث بن ابی جعفر محمد بن نعمان احول قبیلہ بجیلہ کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ان میں سے ایک حسن بن محبوب ہیں انہوں نے کہا: ہمیں ہمارے متعدد اصحابؒ نے خبر دی، انہوں نے سنا: شریف ابو محمد حسن بن حمزہ طبری سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے حارث بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۴﴾

جناب حمزہ بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب حمزہ بن قاسم بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہما السلام ابو یعلی ثقہ راوی ہیں۔

آپ ایک جلیل القدر محدث تھے۔ ہمارے اصحاب میں سے تھے، آپ کثیر الحدیث تھے۔

ان بزرگوار کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

"کتاب من روی عن جعفر بن محمد علیہما السلام من الرجال" یہ کتاب عمدہ کتاب ہے۔

کتاب التوحید، کتاب الزیارات والمناسک، کتاب الرد علی محمد بن جعفر اسدی

ہمیں خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد قلانسی نے، انہوں نے حمزہ بن قاسم سے، ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۵﴾

جناب حمزہ بن حُمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب حمزہ بن حمران بن اعین الشیبانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ان کے بھائی عقبہ بن حُمران نے بھی آنجنابؑ سے حدیث کا سماع کیا۔ انکی ایک کتاب ہے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے، اس کی روایت کی

ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد بن احمد البزاز نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا القاسم علی بن حَبَشی بن قُونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے پڑھ کر، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوان بن یحییٰ نے، اور انہوں نے حمزہ بن حمران سے اس کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۶﴾

جناب حمزہ بن یعلی رحمۃ اللہ علیہ

جناب حمزہ یعلیٰ اشعری ابو یعلیٰ قمی نے حضرت امام رضا اور حضرت ابو جعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ثقہ اور باوقعت تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمارے متعدد اصحاب نے اس کی روایت کی ہے ہمیں ہمارے استاد ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو القاسم جعفر بن محمد نے، انہوں نے سنا ابن الولید سے، انہوں نے صَفّار سے، اور انہوں نے حمزہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۷﴾

جناب حبیب بن اوس رحمۃ اللہ علیہ

جناب حبیب بن اوس ابو تمام الطائی امامی تھے، انہوں نے اہل بیت علیہم السلام کی شان میں، بہت زیادہ قصائد لکھے تھے۔

احمد بن حسینؒ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک پرانا نسخہ دیکھا۔ شاید وہ ان کی زندگی میں یا آخری ایام میں لکھا گیا تھا۔ اس میں ایک قصیدہ ہے جس میں ائمہ اہل بیت علیہم السلام کا ذکر ہے۔ اس کی انتہا حضرت امام ابو جعفر ثانی علیہ السلام پر کی گئی ہے کیونکہ ان کا انتقال ان کی امامت کے دور میں ہوا تھا۔ جاحظ نے "کتاب الحیوان" میں لکھا ہے۔ مجھے ابو تمام الطائی نے بتایا کہ یہ بزرگوار رافضیوں کے سرگروہوں میں سے تھے۔ ان کی کتاب کا نام کتاب حماسہ ہے اس کے علاوہ ایک اور کتاب ہے جس کا نام "مختار شعر القبائل" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو احمد عبدالسلام بن حسین البصری نے دی۔

﴿۳۶۸﴾

جناب حبیب بن معلل خثعمی المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق، حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ

ثقہ ثقہ اور صحیح الحدیث تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت محمد بن ابی عُمیر نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابن نوح نے، انہوں نے سنا ابن حمزہ طبری سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے صَفّار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے اور انہوں نے حبیب سے اس کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۶۹﴾

جناب حبیب بن نعمان اعرابی رحمۃ اللہ علیہ

بنی اسد سے تعلق تھا، دیہات کے رہنے والے تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن عمران نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یزید بن سیحان بن یزید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن عبید اللہ تمیمی کشانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حبیب بن نُعمان اعرابی نے دیار بنی عُقَیل میں، یہ دیار بنی عُقَیل حَران سے ڈیڑھ دن کی مسافت پر ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے ۱۲۲ھ میں ان کی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۷۰﴾

جناب حَمّاد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حَمّاد بن عیسیٰ ابو محمد جہنی غلام تھے۔ ایک قول ہے کہ عرب تھے۔ ابتداء میں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ پھر بصرہ میں آباد ہوئے۔ ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صرف بیس احادیث کی سماعت کی تھی اور انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا انتقال حضرت امام ابو جعفر ثانی علیہ السلام کے دور امامت میں ہوا تھا۔ انہوں نے جو حدیث حضرت امام رضا اور حضرت امام ابو جعفر ثانی علیہما السلام سے سنی تھی وہ ان سے محفوظ نہ ہو سکی۔ یہ حدیث میں ثقہ تھے اور صدوق تھے۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ستر احادیث کی سماعت کی تھی۔ میرے نفس میں ہمیشہ شک باقی رہا یہاں تک کہ وہ بیس رہ گئیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حج کی دعا کی حدیث سنی تھی۔ یہ صدوق تھے۔ انہوں نے جعفر بن محمد، عبد اللہ بن مُغیرہ اور عبد اللہ بن سِنان سے روایت نقل کی۔ ان لوگوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب الزکوٰۃ" ہے جس کی اکثر احادیث انہوں نے حریز، یسیر، اور دیگر رجال سے نقل کی

تھیں۔ ہمیں اس کی خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن اسماعیل زعفرانی نے، اور انہوں نے جناب حمّاد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "کتاب الصلوٰۃ" ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی محمد بن جعفر نے، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے، انہوں نے کہا: حسن بن فضّال نے کہا اور ایک آدمی نے کہ جس نے حمّاد کی کتاب الصلوٰۃ ان کے سامنے پڑھی تھی۔

احمد بن حسینؒ نے کہا: میں نے کتاب دیکھی کہ جس میں عبرت اور مواعظ تھے اور اس میں انسانی اور حیوانی اعضاء کی افادیت پر گفتگو تھی۔

اس کتاب میں توحید کا بیان بھی تھا، نیز بیان مسائل التلکیذ وتصنیفہ عن جعفر بن محمد بن علی، اس بیان کے نیچے حسین بن احمد بن شیبان قزوینی کے خط میں تحریر ہے: "التلکیذ حمّاد بن عیسیٰ" یہ کتاب ان کی تصنیف ہے، یہ وہ مسائل ہیں جو انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیے تھے اور انہوں نے جواب دیے تھے۔

ابن شیبان نے کہا ہے کہ علی بن حاتم نے انہیں اس کی خبر دی تھی۔ انہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن طائی نے اور انہوں نے یہ بات مرفوعاً حمّاد سے حاصل کی یہ قول صحیح نہیں ہے جعفر بن محمد کے سماع والی بات صحیح ہے حمّاد بن عیسیٰ وادی قنات میں ڈوب کر فوت ہوئے تھے، یہ وادی شجرہ سے مدینہ تک بہہ رہی تھی، یہ جُحفہ میں غرق ہوئے تھے۔ یہ ۲۰۹ھ کی بات ہے کہ ایک قول ہے کہ ۲۰۸ کو فوت ہوئے ان کی عمر ۹۵ سال تھی۔

«۳۷۱»

جناب حمّاد بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب حمّاد بن عثمان بن عمرو بن خالد الفزاری قبیلہ فزار کے غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا مسکن عرزم بھی تھا اس لئے انہیں عرزم سے منسوب کیا جاتا ہے۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ ہے یہ دونوں ثقہ تھے۔ ان دونوں نے حضرت جعفر امام صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ جناب حمّاد نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا جناب حمّاد کا انتقال کوفہ میں ۱۹۰ھ میں ہوا تھا۔ ان دونوں بھائیوں کا ذکر ابوالعباس نے اپنی کتاب میں کیا ہے ان سے ایک جماعت نے حدیث نقل کی ان میں سے ابوجعفر محمد بن ولید بن خالد خزاز بجلی ہیں۔

ہم سے بیان کیا ابوالحسن احمد بن جُندی نے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابو علی محمد بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن ولید نے، حماد بن عثمان کی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۷۲﴾

جناب حَمّاد بن ابی طلحہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ زرہ فروش تھے، کوفی ہیں حدیث میں ثقہ تھے، ان کی کتاب ہے ایک جماعت نے ان سے اس کے بارے میں سنا ہے، ان میں سے ایک احمد بن ابی بشر ہیں۔ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے، انہوں نے حمّاد سے سنا۔

﴿۳۷۳﴾

جناب حجاج بن رِفاعہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو رفاعہ ہے ایک قول کے مطابق ابو علی ہے خشاب کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ثقہ تھے۔ ابوالعباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ان میں سے ایک محمد بن یحیٰی خزاز ہیں۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن ہارون نے اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالحمید عطار نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن یحیٰی خزاز نے، انہوں نے حجاج سے سنا۔

﴿۳۷۴﴾

جناب حجاج بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بھی صاحب کتاب تھے۔

﴿۳۷۵﴾

جناب حریز بن عبداللہ سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، ازدی ہیں، اہل کوفہ سے تھے، یہ تجارت کے سلسلے میں سجستان بہت زیادہ آمد و رفت رکھتے تھے اس لئے سجستانی معروف ہیں یہ گھی اور روغن کی تجارت کرتے تھے۔ ایک روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یونس کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع نہیں کیا تھا ہاں صرف دو حدیثیں سنی تھیں۔ ایک روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا لیکن یہ بھی ثابت نہیں ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سجستان میں خوارج کے خلاف جنگ کی تھی، یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا دور امامت تھا روایت ہے کہ امام نے ان کے اس فعل کو پسند نہیں کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب "الصلوٰۃ الکبیر" ہے، ایک دوسری بھی ہے جو اس سے لطیف ہے۔ انہوں نے کتاب نوادر بھی تصنیف کی تھی۔ جہاں تک "کتاب الصلوٰۃ کبیر" کی بات ہے وہ میں نے قاضی ابوالحسین محمد بن عثمان کے سامنے پڑھی ہے۔

انہوں نے کہا: میں نے اسے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن عبیداللہ موسوی کے سامنے پڑھی۔ انہوں نے کہا: میں نے اپنے مودب ابوالعباس عبیداللہ بن احمد بن نہیک پر پڑھی۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے ابن ابی عمیر کے سامنے پڑھا۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے حماد بن عیسیٰ کے سامنے پڑھا۔ انہوں نے کہا: میں نے اسے حریز کے سامنے پڑھا۔

اور ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین محمد بن فضل بن تمام نے ان کی کتاب اور اصل کے بارے میں۔ ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن یحییٰ انصاری المعروف ابن اخی رواد نے، ان کی کتاب کے بارے میں جمادی الاولیٰ ۳۰۹ھ میں نیز ہمیں علی بن مہزیار ابوالحسن نے محرم ۲۲۹ھ میں بتایا، یہ اس وقت خان عمرو میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حماد سے اور حماد نے حریز سے ان کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔

﴿۳۷۶﴾

جناب حُصَین بن مخارق رحمۃ اللہ علیہ

جناب حُصَین بن مخارق بن عبدالرحمٰن بن ورقاء بن حُبشیؒ بن جنادہ ابو جنادہ السکولی، جناب حُبشیؒ رسول اکرمؐ کے صحابی تھے۔ انہوں نے آنحضرتؐ سے صرف تین حدیثوں کی روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک "عَلِیٌّ مِنِّی وَ أَنَا مِنْهُ" ہے، "علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں"۔ حصین کے بارے میں گفتگو کی گئی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ ضعیف راوی تھے۔

ان بزرگوار کی کتاب "التفسیر والقراءات" ایک ضخیم کتاب ہے۔ میں نے اس کتاب کو ابوالحسن عباس بن عمر بن عباس بن محمد بن عبدالمالک فارسی کاتب کے سامنے پڑھا تھا۔ انہوں نے میری طرف اس کو اپنی تحریر میں لکھا تھا۔

ہمیں اس امر کی خبر ابوالفرج علی بن حسین بن محمد اصفہانی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن حسن بن سعید بن عثمان قرشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے اور انہوں نے حصین بن مخارق سے سنا۔

﴿۳۷۷﴾

جناب حیدر بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے۔ حُمید بن زیاد نے کہا: میں نے اس کتاب کی سماعت ابوجعفر محمد بن عباس بن عیسیٰ سے بنی عامر میں کی تھی۔

﴿۳۷۸﴾

جناب حَنان بن سَدِیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب حَنان بن سَدِیر بن حکیم بن صُہَیب ابوالفضل الصیرفی کوفی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی تصنیف کا نام "فِي صِفَتِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ" ہے۔

ہمیں اس کی خبر ہمارے استاد ابوعبداللہ نے دی، انہوں نے سنا محمد بن احمد بن جنید سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ بن یونس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن یعقوب بن اسحاق بن عمار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا اسماعیل بن مہران نے، انہوں نے سنا حنان بن سَدِیر سے، اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔

اس کتاب کے اول میں لکھا ہوا ہے:

إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ رُوْحِ

اس کی روایت اسماعیل بن مہران نے کی ہے، انہوں نے حنان سے سنا، حنان ثبت راوی نہیں ہیں۔ جناب حنان کی دکان کوفہ میں پارچہ فروشوں کے بازار میں جامع مسجد کے قریب تھی۔ جناب حنان نے طویل عمر پائی تھی۔

﴿۳۷۹﴾

جناب حُبیش بن مُبَشِّر رحمۃ اللہ علیہ

یہ جعفر بن مُبَشِّر کے بھائی تھے، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، ہمارے اصحاب میں سے ہیں۔ انہوں نے عامہ سے بہت سی احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان کی ایک ضخیم کتاب ہے جو حسن ہے، انہوں نے اس کا نام "اخبار السلف" رکھا ہے، اس کتاب میں ان لوگوں کو مطعون کیا گیا ہے جنہوں نے امام علی علیہ السلام کی مخالفت کی تھی۔

ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ احمد بن عبدالواحد بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ محمد بن وھبان الدُبیلی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن کثیر صوفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عبدالرحمٰن احمد بن محمد عسکری زعفرانی المعروف کردویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن (حسین) بن موسیٰ البزاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ محمد بن مُبَشِّر نے جن کا لقب حُبَیش ہے، جو جعفر بن مُبَشِّر کاتب کے بھائی تھے۔

﴿۳۸۰﴾

جناب حنظلہ بن زکریا رحمۃ اللہ علیہ

جناب حنظلہ بن زکریا بن حنظلہ بن عَیار تمیمی ابوالحسن قزوینی کو قابل اعتماد نہیں پایا گیا۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الغیبت" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین بن تمام نے اور انہوں نے حنظلہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۱﴾

جناب حَسَّان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

جناب حَسَّان بن مہران جمال بنی کاہل کے غلام تھے۔ یہ بنی کاہل قبیلہ اسد کی شاخ ہے، ایک قول ہے کہ وہ قبیلہ غنی کے حلیف تھے، صفوان جمال کے بھائی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ ثقہ ہیں، اور یہ روایت کے بیان کرنے میں صفوان سے زیادہ صحیح اور وجیہ تر تھے۔

ان کی کتاب ہے کہ جس سے روایت ہمارے متعدد اصحاب نے کی ہے، ان میں سے ایک علی بن نعمان ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا نعمان نے، اور انہوں نے حُسّان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۲﴾

جناب حاتم بن اسماعیل مدنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی عبدالدار بنی قُصی کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، عامی تھے۔ واحدی نے کہا ہے: ان کا انتقال ۱۸۶ھ میں ہوا تھا۔ ہمیں متعدد راویوں نے جعفر بن محمد کے حوالے سے بتایا کہ انہوں نے سنا محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان سے، انہوں نے ابو عبداللہ حسین بن علی بن حسن علوی حسینی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے، اور انہوں نے جعفر بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۳﴾

جناب حذیفہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ

جناب حذیفہ بن منصور بن کثیر بن سلمہ بن عبدالرحمٰن خزاعی ابو محمد ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر، حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ہمارے اصحاب نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی قاضی ابو الحسین محمد بن عثمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو القاسم جعفر بن محمد شریف صالح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عمیر نے، اور انہوں نے حذیفہ سے سنا۔

﴿۳۸۴﴾

جناب حُجر بن زائدہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب حجر بن زائدہ حضرمی ابو عبداللہ نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ صالح راوی ہیں اور راویوں کے طائفہ سے ہیں، ان کی ایک کتاب سے ہمارے متعدد اصحاب نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابو الحسن بن جُندِی نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ھمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

عباس بن محمد بن حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا صفوان سے، انہوں نے سنا ابن مُسکان سے، اور انہوں نے مُجر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۵﴾

جناب حَدِید بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ

حَدِید بن حکیمؒ ابو علی ازدی مدائنی تھے، ثقہ اور سر کردہ ہیں۔ علم کلام میں مہارت تامہ رکھتے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ صاحب کتاب ہیں ان کی کتاب کی محمد بن خالد نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: مجھے ہمارے علماء نے اس کی خبر دی ہے۔ انہوں نے حسن بن حمزہ علوی سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطہ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی (مجھے) میرے والد نے، انہوں نے حدِید بن حکیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۶﴾

جناب حرب بن حسن طحان رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، قریب الامر فی الحدیث تھے۔ ان کی کتاب "عامی الروایت" ہے یعنی اس میں عامہ سے منقول شدہ روایات ہیں۔

ہمارے چند ایک اصحاب نے ہمیں اس کی خبر دی ہے، انہوں نے سنا احمد بن محمد زراری سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا لؤلؤی نے، اور انہوں نے حرب سے سنا۔

باب الخاء

﴿۳۸۷﴾

جناب خالد بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

ابوسعید القماط [1] کوفی، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے کتاب تصنیف کی تھی۔ ہمیں اس کتاب کے بارے میں ابن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے سعد سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بتایا۔ انہوں نے سنا محمد بن سنان سے، اور انہوں نے ابوسعید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۸﴾

حضرت خالد بن ماد القلانسی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایت ابوہریرہ عبداللہ بن سلام نے کی۔ بعض اصحاب نے کہا کہ اس میں اشکال ہے۔

ہمیں اس کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہمیں احمد بن جعفر نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہمیں حُمید نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں احمد بن میثم بن ابی نُعَیم نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں خبر دی ابوہریرہ عبداللہ بن سلام نے، اور انہوں نے خالد سے سنا۔ اور ہم نے نیز اس کی روایت نضر بن شعیب الصیرفی سے کی ہے انہوں نے کہا: کہ ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان وغیرہ نے بتایا۔ انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ العطار سے سنا، انہوں نے حمیری سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن عبدالجبار نے بتایا اور انہوں نے نضر سے خالد کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۸۹﴾

جناب خالد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ

جناب خالد بن جریر بن عبداللہ بجلی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، ان کے بھائی کا نام اسحاق بن

---

[1] قماط۔ پوتڑے بنانے والا

جریر ہے۔ان بزرگوار کی کتاب کی روایت حسن بن محبوب نے کی ہے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں علی بن احمد نے بتایا انہوں نے کہا: کہ ہمیں محمد بن الحسن بن الولید نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہمیں عبد اللہ بن جعفر اور محمد بن الحسن الصفّار نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ اور محمد بن الحسین بن ابو خطّاب نے، انہوں نے سنا حسن بن محبوب سے اور انہوں نے خالد بن جریر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۹۰﴾

حضرت خالد بن سَدیر بن حکیم بن صُہیب الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات دستیاب نہیں ہیں۔

﴿۳۹۱﴾

حضرت خالد بن نجیح الجوان رحمۃ اللہ علیہ

آزاد کردہ غلام تھے، کوفی ہیں، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

﴿۳۹۲﴾

حضرت خالد بن ابی اسماعیل کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں۔ان کی کتاب سے روایت ہمارے چند اصحاب نے کی ہے۔ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔
انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا۔انہوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن جعفر بن بطّہ نے بتایا۔انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن الصفّار نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے بتایا، انہوں نے سنا صفوان سے اور انہوں نے خالد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۹۳﴾

حضرت خالد بن صبیح کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب ہے۔ انہوں نے اس کتاب کی روایات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی تھیں۔

اس کتاب سے روایت محمد بن ابی عمیر نے کی ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے چند ایک نے مجھے اس کتاب کی خبر دی ہے۔ انہوں نے الحسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے کہا کہ ہمیں محمد بن الحسن نے بتایا، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے خالد بن صبیح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۳۹۴﴾

حضرت خالد بن یزید بن جبل کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ الحدیث ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔ ان کی کتاب ہے جس کی روایت یحییٰ بن زکریا اللؤلؤی نے کی۔ ہمیں اس کتاب کی ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔

انہوں نے سنا ابو غالب احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن جعفر الرزّاز سے، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن زکریا نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہمیں خالد بن یزید بن جبل نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۳۹۵﴾

حضرت خالد بن یحییٰ بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن الحسین نے ان کا ذکر کیا ہے، اور کہا کہ میں نے ان کی ایک کتاب دیکھی ہے جو امامت کے موضوع پر مشتمل ہے۔ یہ ایک بڑی کتاب ہے اس کتاب کا نام "کتاب المنہج" ہے۔

﴿۳۹۶﴾

حضرت خالد بن ابی کریمہ رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ اس کا ذکر ابن نوح نے کیا ہے، انہوں نے ان سے

حدیث کے ایک نسخہ کی روایت کی ہے کہ کہا: ہمیں ابوالعباس بن نوح نے خبردی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین بن حفص نے، انہوں نے سنا عمرو بن عبداللہ الاودی سے، انہوں نے وکیع سے، انہوں نے خالد بن ابی کریمہ سے، اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے احادیث سماعت کیں۔

﴿۳۹۷﴾

حضرت خالد بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوالعلاء الخفاف السلولی کے بارے میں بخاری نے کہا ہے کہ انہوں نے عطیہ اور حبیب بن ابی حبیب سے روایت کی، اور ان سے وکیع اور محمد بن یوسف نے حدیث سماعت کی۔ مسلم بن الحجاج نے کہا: ابوعلاء الخفاف کا احادیث کا ایک نسخہ ہے، انہوں نے وہ حدیثیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

یہ بزرگوار عامہ میں سے تھے۔ ہمیں ابن نوح نے خبردی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے الہندی بن ربیع سے سنا، انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے الحسن بن علی بن فضال سے اور انہوں نے ظریف بن ناصح سے، اور انہوں نے خالد بن طہمان سے ان احادیث کے بارے میں سنا۔

﴿۳۹۸﴾

حضرت خالد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابویزید العُکلی کوفی ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی ابوالعباس بن احمد بن علی بن نوح نے خبردی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ابوالحسن علی بن بلال المہلبی نے بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا عبیداللہ بن الفضل الطائی نے، انہوں نے کہا:

کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن الحسن الوشاء نے، انہوں نے کہا:

کہ مجھ سے بیان کیا عباد بن یعقوب الاسدی الرواجنی نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں ابویزید خالد بن یزید العُکلی نے اپنی کتاب "النوادر" کے بارے میں بتایا کہ انہوں نے اس کتاب کی احادیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

﴿۳۹۹﴾

حضرت خلف بن حَمّاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب خلف بن حَمّاد بن ناشر بن مُسَیَّب کوفی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے ایک محمد بن الحسین بن ابی خطّاب ہیں۔

ہمارے کچھ اصحاب نے مجھے اس کتاب کی خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے حمیری اور میرے والد سے اور ان دونوں نے کہا:

کہ ہمیں محمد بن الحسین بن ابی خطّاب نے بتایا اور انہوں نے خلف بن حَمّاد سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۰﴾

حضرت خلف بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار صاحب کتاب ہیں، اس کی روایت انہوں نے سلیمان بن جعفر الجعفری سے کی، اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

ہمیں ابو عبد اللہ الحسین بن الخمری الکوفی نے بتایا، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا الحسین بن احمد بن المُغیرہ نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی ابو القاسم تمیم بن عیسیٰ الحمیری نے، انہوں نے کہا:

کہ مجھے خبر دی مہدی بن عتیق نے، انہوں نے کہا کہ مجھے خلف بن عیسیٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۰۱﴾

جناب خضر بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ان کا تعلق اہل جبل سے تھا، ان سے حدیث لینے میں کوئی نقصان نہیں۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے، مجھے اس کی ابو عبد اللہ القزوینی نے خبر دی انہوں نے کہا:

کہ ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ العطّار نے بتایا، انہوں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے اور انہوں نے جناب خضر بن عیسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۲﴾

جناب خضر بن عمرو النخعی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "النوادر" ہے، مجھے اس کی خبر ہمارے کچھ اصحاب نے دی ہے۔ انہوں نے احمد بن سعید سے سنا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسن نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن حکیم اور جعفر بن محمد بن ابی الصّباح نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن عبدالحمید نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا خضر بن عمرو نے کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے احادیث سنیں اور انہیں اپنی کتاب النوادر میں جمع کیا۔

﴿۴۰۳﴾

حضرت خُلَید بن اوفیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوالربیع الشامی عنزی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث نقل کی تھیں۔ ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایت عبداللہ بن مُسکان نے کی ہے۔ ہمیں احمد احمد بن محمد بن ہارون نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان الکندی ابوعبداللہ نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابن مسکان نے، اور انہوں نے ابوالربیع سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۴﴾

محدث خلیل العبدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک غُبیس بن ہشام ہیں، ہمیں اس کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی ہے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن الحسن البصری نے، انہوں نے سنا غُبیس بن ہشام سے، انہوں نے خلیل العبدی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۵﴾

حضرت خَلّاد السُّدِّی البزاز رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، ایک قول ہے کہ یہ خلاد بن خلف المقری ابوسمینہ محمد بن علی الصیرفی کے ماموں ہیں۔

ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایت کچھ محدثین نے کی ہے، ان میں سے ایک ابن ابی عُمیر ہیں، انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان اور محمد بن مُفَضَّل بن ابراہیم بن قیس بن رُمّانہ الاشعری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے اور انہوں نے خلاد بن سُدّی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۶﴾

حضرت خَیثَمہ رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ان کے بارے میں صرف یہی معلوم ہے اس کے علاوہ کچھ اور معلوم نہیں ہے کہ ان کی ایک کتاب ہے اس کی روایت محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ الاشعری نے کی ہے۔ کہ مجھے ہمارے کچھ اصحاب نے اس کی خبر دی۔ انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ العطار سے سنا۔ انہوں نے احمد بن ادریس سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے خیثمہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۷﴾

خَطّاب بن سلمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب کی چند راویوں نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک محمد بن ابی عُمیر ہیں۔

ہمیں احمد بن محمد بن ہارون نے خبر دی، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے اور انہوں نے خَطّاب بن سلمہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۸﴾

حضرت خیبری بن علی طحان کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مذہب میں ضعیف ہیں، اس بات کا ذکر احمد بن الحسین نے کیا۔ کہا گیا ہے کہ ان کے مذہب میں ارتفاع ہے [1]، اس کی روایت قابل قبول نہیں ہے۔

خیبری نے حسین بن ثویر سے روایت کی۔ انہوں نے الاصبغ سے روایت کی کہ خیبری حسین بن ثویر کے زمانے میں نہیں تھے تو پھر کون الاصبغ سے روایت کرتا تھا۔

ان کی کتاب ہے کہ محمد بن اسماعیل بن بزیع نے اس کی روایت کی، انہوں نے کہا:
کہ ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہمیں بتایا علی بن حبشی بن قونی نے، انہوں نے کہا:
کہ ہمیں بتایا عباس بن محمد نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں بتایا میرے والد نے، انہوں نے کہا:
ہمیں بتایا محمد بن اسماعیل بن بزیع نے، انہوں نے خیبری سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۰۹﴾

حضرت خیران رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار امام رضا علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے، ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں احمد بن محمد بن ہارون نے اس کی خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے بتایا، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن فلتی نے، انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ عبیدی نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں خیران نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

---

[1] ارتفاع۔ ایک یا چند راویوں کو چھوڑ کر حدیث کو معصوم تک پہنچانا

باب الدال

﴿۴۱۰﴾

حضرت داؤد بن کثیر الرقیؒ رحمۃ اللہ علیہ

ان کے والد کا نام کثیر تھا اور کنیت ابو خالد تھی اور مذکورہ راوی کی کنیت ابو سلیمان ہے۔ روایت کرنے میں یہ بہت زیادہ ضعیف ہیں۔ غالیوں نے ان سے روایت کی ہے، احمد بن عبد الواحد نے کہا: بہت کم ہے کہ میں نے ان کی کوئی روایت صحیح دیکھی ہو۔ ان کی کتاب "المزار" ہے، ہمیں اس کی ابو الحسن جُندِی نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہمیں ابو علی بن ھمام نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حسین بن احمد المالکی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ولید المعروف شباب الصیر فی الرّقی نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے اور انہوں نے داؤد سے انکی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "ھلیلجہ" ہے۔ اس کی ہمیں ابو الفرج محمد بن علی بن ابی قُرّہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن عبد الرحمٰن بن عروہ کاتب نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حسین بن احمد بن الیاس نے، انہوں نے کہا: کہ میں نے اپنے والد عبد اللہ العاصمی سے پوچھا: داؤد بن کثیر الرّقی کس کے بیٹے ہیں؟

انہوں نے کہا کہ یہ ابن کثیر بن ابو خلدہ ہیں، ان سے حبانی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ میں نے ان سے پوچھا وہ کب فوت ہوئے تھے؟

انہوں نے کہا کہ وہ ۲۰۰ھ کے بعد فوت ہوئے تھے۔ میں نے پوچھا کس زمانے میں فوت ہوئے؟

انہوں نے کہا کہ حضرت امام رضاؑ کی شہادت کے تھوڑا عرصہ بعد فوت ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

﴿۴۱۱﴾

جناب داؤد بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب داؤد بن القاسم بن اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب ابو ہاشم الجعفریؒ ائمہ طاہرین کے نزدیک عظیم المنزلت اور شریف القدر تھے۔ ثقہ ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی۔

﴿۴۱۲﴾

حضرت داؤد بن عطاء المدنی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسین نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں خبر دی الحسن بن سکن ابوزید نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا:
عباد بن یعقوب نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں ابن نوح نے بتایا کہ ہمیں محمد بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا محمد بن القاسم البزاز نے، انہوں نے کہا:
کہ ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب الاسدی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا داؤد بن عطاء نے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث سن کر اپنی کتاب "النوادر" میں جمع کی تھیں۔

﴿۴۱۳﴾

حضرت داؤد بن سلیمان القرشی رحمۃ اللہ علیہ

ابن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کی ایک کتاب ہے۔ ابن نوح نے کہا کہ ہمیں ابوالحسن بن داؤد نے خبر دی۔
انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے انہوں محمد بن سالم بن عبدالرحمن الازدی الطحان سے، انہوں نے سلیمان بن داؤد سے اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۱۴﴾

حضرت داؤد بن اسد رحمۃ اللہ علیہ

جناب داؤد بن اسد بن اعفر ابوالاحوص المصری رحمت اللہ اصحاب الحدیث میں شیخ جلیل فقیہ اور متکلم تھے، آپ ثقہ ثقہ تھے، ان کے والد اسد بن اعفر حدیث کے ثقہ راویان کے اساتذہ میں سے تھے۔
ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "کتاب الامامت" ہے اس موضوع کی یہ جامع اور مدلل کتاب ہے۔

﴿۴۱۵﴾

جناب داؤد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب داؤد بن یحییٰ بن بشیر الدھقان کوفی کی کنیت ابوسلیمان ہے، ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب ہے جو حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی احادیث پر مشتمل ہے۔ ابومحمد ہارون بن موسیٰ نے کہا: ہمیں زید بن محمد بن جعفر العامری نے بتایا، انہوں نے داؤد بن یحییٰ سے سنا: کہ ہمیں اس کی خبر محمد بن علی الکاتب القشّائی نے دی۔

﴿۴۱۶﴾

حضرت داؤد بن کوزہ ابوسلیمان القمی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ کے لئے کتاب "النوادر" کو ابواب کی شکل دی تھی اور حسن بن محبوب السّراد کے لئے "کتاب المشیخہ" کو ابواب میں تقسیم کیا تھا یہ کتاب فقہ کے معانی ومفاہیم پر مشتمل ہے۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الرحمت" ہے، جو وضو، نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے احکام پر مشتمل ہے، ہمیں محمد بن علی القزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں داؤد بن کورہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۱۷﴾

جناب داؤد بن ابی یزید کوفی العطار رحمۃ اللہ علیہ

آزاد کردہ غلام تھے، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔

انہوں نے ایک کتاب لکھی تھی اس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے ایک علی بن الحسن الطاطری ہیں۔

ہمیں احمد بن محمد بن ہارون نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب اور عوانہ بن حسین اور عبیداللہ بن اسماعیل اور عبیداللہ بن احمد بن نُہیک نے ان سب نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن الطاطری نے انہوں نے داؤد بن یزید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۱۸﴾

جناب داؤد بن فَرقد رحمۃ اللہ علیہ

یہ آل ابی السمال الاسدی النصری کے غلام تھے۔ فرقد کی کنیت ابو یزید ہے، یہ کوفی تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

یزید، عبدالرحمٰن اور عبدالحمید ان کے بھائی تھے، ابن فضال نے کہا ہے کہ: جناب داؤد ثقہ اور ثقہ ہیں، ان کی کتاب کی روایت ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے کی ہے۔ کہ ہمیں ابوالحسن بن الجُندی نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ھمام نے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے سنا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین نے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے اور انہوں نے داؤد سے سنا۔ ہمارے اصحاب کی جماعتوں نے ان کی ان کتاب سے روایت کی ہے، ان میں سے ایک ابراہیم بن ابی بکر محمد بن عبداللہ بن النجاشی المعروف ابن ابی السمال بھی ہیں۔

ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشِیّ بن قونی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزّار نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خالد نے بتایا، انہوں نے سنا ابراہیم بن ابی السمال سے اور انہوں نے داؤد بن فرقد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۱۹﴾

حضرت داؤد بن النُعمان رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بنی ہاشم کے غلام تھے۔ علی بن النعمان اور داؤد الاکبر کے بھائی تھے۔

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث نقل کی۔ ایک قول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی حدیث سماعت کی تھی۔ ان کی ایک کتاب ہے۔

﴿۴۲۰﴾

جناب داؤد بن سِرحان العطّار کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمارے اصحاب کی جماعتوں نے ان کی کتاب سے روایت کی ہے، ہمیں قاضی

ابوالحسین محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابوالقاسم جعفر بن محمد الشریف الصالح نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد بن نہیک معلم مکہ معظمہ نے، انہوں نے کہا:

کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: کہ میں نے محمد بن ابی حمزہ سے اور انہوں نے داؤد بن سرحان سے سنا۔

﴿۴۲۱﴾

حضرت داؤد بن حصین الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بنی اسد کے غلام تھے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ علی بن الحسن بن فضال کی خالہ کے شوہر تھے۔ یہ ابوالعباس البقباق کے مصاحب تھے۔

ان کی کتاب کی ہمارے علماء نے روایت کی ہے کہ ہمیں علی بن احمد نے خبر دی۔ انہوں نے سنا محمد بن الحسن سے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے عباس بن عامر سے، انہوں نے داؤد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۲۲﴾

جناب داؤد بن علی الیعقوبی الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوعلی بن داؤد نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب کی ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عیسیٰ بن عبداللہ العمرؔی ہیں، انہوں نے کہا: کہ ہمیں محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، اور انہوں نے داؤد بن علی یعقوبی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۲۳﴾

حضرت داؤد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوسلیمان الحمّار کوفہ کے باشندے تھے، ثقہ الحدیث ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا

سماع کیا تھا جیسا کہ ابن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے۔ان کی کتاب ہے کہ جس کی بارے میں ہمارے علماء کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ان میں سے ایک حسن بن محبوب ہیں۔

ہمیں محمد بن محمد بن النعمان نے خبر دی۔انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا شریف ابو محمد الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا الصفّار نے، اور انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن محبوب سے اور انہوں نے داؤد بن سلیمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۲۴﴾

حضرت داؤد بن زربی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوسلیمان الخندقی بندار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، ثقہ ہیں۔ابن عُقدہ نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کتاب کی خبر ہمیں احمد بن عبدالواحد نے دی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح وحُمید بن زیاد نے۔ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عوانہ بن الحسین ابوالحسین نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا علی بن خالد العاقولی نے اور انہوں نے داؤد بن زربی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۲۵﴾

جناب داؤد بن مافنہ الصرمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار پہلے بنی قرۃ کے حلیف تھے پھر بنی صرمہ کے حلیف ہوئے، کوفی تھے۔انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ان کی کنیت ابوسلیمان ہے، یہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے دور امامت تک زندہ رہے۔

انہوں نے امامؑ سے کچھ سوالات پوچھے تھے اس لئے یہ مسائل ان سے منسوب ہیں ہمیں ابن النعمان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں ابن حمزہ نے بتایا، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں احمد بن محمد نے بتایا، انہوں نے داؤد بن مافنہ سے سنا۔

﴿۴۲۶﴾

حضرت داؤد بن سلیمان بن جعفر ابو احمد قزوینی رحمۃ اللہ علیہ

ابن نوح نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے انہوں نے اس کی تمام احادیث حضرت امام رضاؑ سے لیں۔ مجھے محمد بن جعفر نحوی نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد الفرزدق القطعی نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو حمزہ بن سلیمان نے، انہوں نے کہا کہ میرے بھائی داؤد بن سلیمان میرے پاس آئے اور انہوں نے اپنے نسخہ کا ذکر کیا۔

﴿۴۲۷﴾

حضرت داؤد بن محمد النہدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ھیثم بن ابی مسروق کے چچازاد بھائی تھے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔ آپ نے طویل عمر پائی۔ یحیٰ بن زکریا اللؤلؤی نے ان سے حدیث کا سماع کیا۔ ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزّاز نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا یحیٰی بن زکریا اللؤلؤی نے کہ انہوں نے داؤد بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۲۸﴾

حضرت دِعبل بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب دِعبل بن علی بن رزین بن عثمان بن عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن بُدَیل بن ورقاء الخزاعی ابو علی ہمارے اصحاب میں ایک مشہور شاعر ہیں۔ جناب دعبل خزاعی نے کتاب "طبقات الشعراء" تصنیف کی تھی۔ ان کی ایک اور کتاب "کتاب الواحدہ" ہے جو عربوں کے مثالب اور مناقب پر مشتمل ہے۔

ہمیں ان کتابوں کی خبر قاضی ابو اسحاق ابراہیم بن مَخلد بن جعفر نے دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو بکر احمد بن کامل بن خلف بن شجرہ نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن حمّاد البریدی نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں دعبل خزاعی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۲۹﴾

حضرت دارم بن قبیصہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب دارم بن قبیصہ بن نہشل ابوالحسن تمیمی دارمی السائح نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ انہوں نے کتاب "الوجوہ والنظائر" اور "کتاب الناسخ والمنسوخ" تالیف وتصنیف کی تھیں۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن العباس نے خبردی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوعلی الحسین بن ابراہیم بن یسور الصائغ نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن جعفر بن عنبر نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں دارم بن قبیصہ نے بتایا۔

﴿۴۳۰﴾

دُرست [1] بن ابی منصور محمد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان کی ایک کتاب ہے جس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک سعد بن محمد الطاطری ہیں جو علی بن الحسین الطاطری کے چچا ہیں، ان راویوں میں سے محمد بن ابی عُمَیر بھی ہیں ہمیں الحسین بن عبید اللہ نے خبردی، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن غالب الصیرفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا میرے چچا سعد بن محمد ابوالقاسم نے، انہوں نے کہا: ہمیں دُرست نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ اور ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عمیر نے اور انہوں نے دُرست سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

---

[1] دُرست کا معنی ہے صحیح

باب الذال

﴿۴۳۱﴾

حضرت ذریح بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ذریح بن محمد یزید ابوالولید محاربی عرب ہیں۔ بنی محارب بن خفصہ میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ابن عقدہ اور ابن نوح نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ صاحب تصنیف ہیں۔

ہمارے علماء کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔ ہم سے بیان کیا حسین بن عبید اللہ نے۔ انہوں نے کہا:

کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن تمام نے، انہوں نے کہا:

کہ ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ احمد بن محمد بن مثنّٰی نے قریباً انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطاب نے، انہیں جعفر بن بشیر بجلی نے بتایا،

انہوں نے ذریح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب الرأ

﴿۴۳۲﴾

ربیع بن ابی مُدرِک رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو سعید کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہیں المصلوب کہا جاتا ہے۔ انہیں تشیع کی بناء پر کوفہ میں پھانسی دے دی گئی تھی۔ ثقہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس کی روایت متعدد لوگوں نے کی ہے، ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ہارون نے انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب اور احمد بن عمر بن کیسبہ نے۔ ان دونوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسن نے انہوں نے علاء بن یحییٰ سے اور انہوں نے ربیع سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳۳﴾

حضرت ربیع بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ربیع بن محمد بن عمر بن حسّان الاصم المُسلی، مسلیہ قبیلہ مذحج کے فرد تھے۔ ان کا شجرہ نسب یہ ہے۔ مسلیہ بن عامر بن عمرو بن علۃ بن خالد بن مالک بن اُدد۔ جناب ربیع بن محمد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ اصحاب الرجال نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی محدثین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زبیر نے انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عباس بن عامر نے، اور انہوں نے ربیع بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳۴﴾

حضرت ربیع بن زکریا الورّاق کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان پر غلو کا الزام ہے۔ ان کی کتاب تخلیط پر مشتمل ہے۔ اس کا ذکر جناب ابوالعباس بن نوح نے کیا ہے انہوں نے کہا:

کہ ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنا محمد بن احمد بن داؤد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن خاقان النہدی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن علی ابوسُمینہ الصیرفی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن اورمہ نے، اور انہوں نے ربیع بن زکریا سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳۵﴾

حضرت ربیع بن سلیمان بن عمرو کوفی رحمۃ اللہ علیہ

سکونی کے ساتھی تھے۔ اور ان سے بہت زیادہ احادیث نقل کیں۔ وہ حدیث میں قریب الامر تھے۔ ہمیں احمد بن عبد الواحد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشِیّ بن قونی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سلیمان نے بتایا، اور انہوں نے ربیع بن سلیمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳۶﴾

حضرت رَیان بن شبیب

یہ بزرگوار معتصم کے ماموں تھے۔ ثقہ ہیں، قم کے رہائشی تھے۔ ان سے ان کے خاندان کے لوگوں نے روایت کی ہے۔ انہوں نے صَبّاح بن نصر ہندی کے وہ مسائل اپنے پاس جمع کیے تھے جو انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیے تھے۔ ہمیں ابوالعباس ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الصفوانی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابوجعفر احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا اللؤلؤی نے، انہوں نے کہا: کہ میں نے ریان بن شبیب سے سنا۔

﴿۴۳۷﴾

حضرت ریّان بن صلت اشعری قمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعلی ہے انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ یہ ثقہ اور صدوق ہیں۔ ذکر کیا گیا ہے کہ ان کی ایک کتاب ہے جس میں انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کا کلام جمع کیا تھا۔
یہ کلام آل اور امت کے درمیان فرق پر مشتمل ہے جناب ابوعبداللہ الحسین بن عبیداللہ رحمت اللہ نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے۔ انہوں نے کہا: کہ ہمیں بتایا عبیداللہ بن جعفر نے اور انہوں نے ریّان بن الصلت سے کتاب

کے بارے میں سنا۔ انہوں نے کہا: کہ میں نے ایک دوسرے نسخہ میں بھی ان کے کلام کو دیکھا تھا۔

﴿۴۳۸﴾

حضرت رفاعہ بن موسیٰ الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بردہ فروش تھے۔ ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ بزرگوار حدیث میں ثقہ اور روایت میں مسکون ہیں یعنی صحیح الروایت ہیں۔ ان پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہے۔ اپنے طریق میں حسن ہیں۔

ان کی کتاب فرائض کے ابواب پر مشتمل ہے ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن حسن بصری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابوشعیب صالح بن خالد محاملی نے، اور انہوں نے رفاعہ بن موسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۳۹﴾

حضرت رجاء بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب رجاء بن یحییٰ بن سلیمان ابوالحسین العبر تائی کاتب نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ کہا گیا یہی کتابت آنجنابؑ سے رابطہ کا سبب تھی، یحییٰ بن سامان حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے احادیث لینے پر مامور تھے، اور ان کی قسمت میں یہ منزلت تھی۔

رجاء نے "المقنعہ" کے نام سے ایک رسالہ میں روایت کی ہے جو ابواب شریعہ پر مشتمل ہے ان سے ابو مفضل سیبانی نے روایت کی ہے۔

﴿۴۴۰﴾

حضرت رومی بن زرارہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب رومی بن زرارہ بن اُعین الشیبانی نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ثقہ ہیں البتہ کم احادیث روایت کی ہیں۔

ان کی کتاب سے روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زیاد شوستری نے،

انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابوالفضل ادریس بن مسلم الجوانی نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا محمد بن بکر روئی کے تاجر نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا رومی بن زرارہ نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۴۴۱﴾

حضرت ربعی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ربعی بن عبداللہ بن الجارود بن ابی سبرہ الھذلی ابونُعَیم بصری ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ الفضل بن یسار کے ساتھ تھے، ان سے بہت زیادہ حدیث کی روایت کی یہ ان کے خاص الخاص تھے۔ یہ وہ ہیں کہ جنہوں نے اونٹ کی روایت کی تھی۔ (وہ روایت یہ ہے) مجھے احمد بن علی بن نوح نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا: فہد بن ابراہیم نے انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ الخرشی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ربعی بن عبداللہ بن جارود نے، انہوں نے کہا: کہ میں نے جارود سے سنا جنہوں نے یہ واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا: کہ قبیلہ بنی ریاح کا ایک فرد جس کا نام سُحَیم بن اثیل تھا۔ اس نے غالب ابوالفرزدق کو مقابلے کی دعوت دی کہ کوفہ کی پشت پر جب وہ اپنے اونٹوں کو پانی پلانے آئے گا تو وہ ایک سو اونٹ ذبح کرے گا۔ اگر اس میں جرأت ہے تو وہ بھی ایک سو اونٹ ذبح کرے۔ جب یہ دونوں قبیلے اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے پانی کے مقام پر آئے تو دونوں قبیلوں میں سے لوگ نکلے اور انہوں نے اپنے اپنے اونٹوں کے گلے میں سے سو سو اونٹ تلواروں سے نحر کر دیئے۔ ہر طرف سے لوگ اونٹوں گدھوں خچروں پر نکلے تا کہ گوشت اپنے گھروں کی طرف لے جائیں۔

حضرت امام علی علیہ السلام کوفہ میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار ہو کر وہاں گئے اور بلند آواز سے فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَأْكُلُوا مِنْ لُحُومِهَا فَإِنَّمَا أُهِلَّ بِهَا لِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لوگو! یہ گوشت مت کھاؤ کیونکہ یہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہے

ان بزرگوار کی کتاب سے ہمارے اصحاب نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک حمّاد بن عیسیٰ ہیں، ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے، انہوں نے حمّاد سے، اور انہوں نے ربعی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ابو عبداللہ حسین بن حسن بن بابویہ نے، ان کی ایک کتاب "الراہب وراہبہ" کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن حسن کی روایت ہے۔ انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے کہ انہوں نے اپنے دادا حسن بن راشد کی "فہرست" میں دیکھا۔

﴿۴۴۲﴾

حضرت رُزیق بن الزبیر الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو العباس ہے۔ یہی رزیق بن زبیر بن ابی الزرقا ہیں۔ زبیر کی کنیت ابو العوام ہے۔ جناب رزیق نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ ابن نوح نے رجال میں ان کی ذکر کیا ہے۔ کہ ہمیں ابوالحسن بن الجنکدی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا بوعلی بن ھمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن خالد الطیالسی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے ابو العباس رُزیق بن زبیر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۴۳﴾

حضرت زُریق بن مرزوق کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ تھے، انہوں نے ایک کتاب کی جس کی روایت ابراہیم بن سلیمان نے کی ہے۔

﴿۴۴۴﴾

حضرت روح بن عبد الرحیم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جناب روح بن عبد الرحیم شریک المُعلّٰی بن خُنَیس ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی یہ صاحب کتاب ہیں۔ ان کی کتاب کی ان سے روایت غالب بن عثمان نے کی۔ ہمیں العباس بن عمرو المعروف ابن مروان الکلوذانی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسین بابویہ نے، انہوں نے الحمیری سے سنا، انہوں نے محمد بن احمد سے، انہوں نے حسن بن الحسین اللؤلؤی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے سنا غالب بن عثمان سے اور انہوں نے روح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿٤٤٥﴾

رقیم بن الیاس رحمۃ اللہ علیہ

جناب رقیم بن الیاس بن عمرو البجلی کوفی ثقہ ہیں۔ انہوں نے، ان کے والد اور دونوں بھائیوں یعقوب اور عمرو نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی اور وہ حسن بن علی ابن بنت الیاس کے ماموں تھے ان کی ایک کتاب ہے کہ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب الصیرفی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن حسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا رقیم نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿٤٤٦﴾

حضرت رشید بن زید الجُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ لیکن کم احادیث بیان کی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں رشید نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿٤٤٧﴾

حضرت رافع بن سَلَمہ رحمۃ اللہ علیہ

محدث حضرت رافع بن سَلَمہ بن زیاد بن ابی الجعد الاشجعی قبیلہ اشجع کے حلیف تھے۔ کوفی تھے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔

خانۂ اعتماد کے چشموں میں سے ایک چشمہ تھے۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک احمد بن محمد بن سعید ہیں۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف بن ابراہیم الورداتی نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا بکیر بن سالم نے، اور انہوں نے رافع سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب الزاء

﴿۴۴۸﴾

زیاد بن المنذر ابو الجارود رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو الجارود الہمدانی الخارفی نابینا تھے۔ ہمیں ابن عبدون نے خبر دی۔ انہوں نے سنا علی بن محمد سے، انہوں نے علی بن الحسن سے، انہوں نے حرب بن الحسن سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے کہا: کہ مجھے ابو الجارود نے بتایا: میں نابینا پیدا ہوا تھا میں نے اس دنیا کو دیکھا ہی نہیں ہے کہ وہ کیا ہے۔ یہ کوفی تھے۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی حدیث سماعت کی۔

جس وقت حضرت زیدؒ نے خروج کیا تو اس وقت یہ متغیر ہو گئے تھے اور مکتب زیدیہ کے فرد ہو گئے تھے۔

جناب ابو العباس نے کہا: کہ یہ ثقفی تھے۔ انہوں نے عطیہ سے حدیث سنی۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث نقل کی۔ اور انہی سے مروان بن معاویہ اور علی بن ہاشم بن البرید نے روایت کی۔ یہ بخاری نے کہا ہے۔ انہوں نے کتاب "تفسیر القرآن" لکھی تھی۔ جس کی روایات حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی تھیں۔ ہمارے چند اصحاب نے اس کتاب کی خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن عبد اللہ المحمدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو سہل کثیر بن عیاش القطان نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں ابو الجارود نے اپنی کتاب تفسیر کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۴۹﴾

حضرت زیاد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبیدہ الحذاء کوفی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی ہمشیرہ حمادہ بنت رجاء نے بھی ان دونوں معصوم اماموں سے روایت کی۔ ایک قول ہے کہ حسن کی دختر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ یہ روایت ابن نوح نے کی ہے، انہوں نے ابن سعید سے سنا۔ جناب حسن بن علی بن فضال نے کہا: ابو عبیدہ حذاء حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے ہیں ان کا نام زیاد ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ان کی وفات ہوئی تھی۔

سعد بن عبد اللہ الاشعری نے کہا: کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے اصحاب میں سے جو ابو عبیدہ ہیں وہ زیاد بن ابی

رجاء ہیں۔ جو کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ثقہ اور صحیح ہیں۔ ابو رجاء کا نام منذر ہے۔ ایک قول ہے کہ ان کا نام زیاد بن اخزم ہے۔ لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے۔ العقیقی علوی نے کہا ہے: کہ "ابو عبیدہ زیاد الحذاءُ" کا آل محمد ﷺ کے نزدیک بہت بڑا مقام تھا۔ انہوں نے مکہ معظمہ تک حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ سفر کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت علی بن رحاب نے کی ہے۔

﴿۴۵۰﴾

حضرت زیاد بن مروان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالفضل ہے۔ ایک قول کے مطابق الانباری القندی ہیں۔ یہ بنی ہاشم کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔ یہ واقفی تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ محدثین کی ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں احمد بن محمد بن ہارون وغیرہ نے خبر دی۔ انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب الجعفی نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل الزعفرانی نے اور انہوں نے زیاد بن مروان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۱﴾

حضرت زیاد بن ابی الحلال کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں۔ آزاد کردہ غلام تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمارے اصحاب کی جماعت نے جس کی روایت کی ہے۔

جب یہ کتاب ابوعبداللہ الحسین بن عبیداللہ پر پڑھی گئی تو اس وقت میں نے اس کتاب کی سماعت کی۔

انہوں نے کہا: کہ تمہیں احمد بن جعفر نے بتایا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن الولید نے، انہوں نے کہا: کہ ہمیں زیاد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۵۲﴾

حضرت زیاد بن ابی غیاث رحمۃ اللہ علیہ

ابو غیاث کا نام مسلم تھا، محارب بن خصفہ کی شاخ آل دغش کے غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی۔

ابن عقدہ اور ابن نوح نے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ ثقہ اور سلیم ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔ جس کی ہمارے راویوں کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے، ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن ہارون وغیرہ نے، انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے کہ انہوں نے اسے پڑھا ہے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن الحسن القزاز بصری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابو شعیب صالح بن خالد المحاملی نے، انہوں نے سنا ابو اسماعیل ثابت بن شریح الصائغ الانباری سے، اور انہوں نے زیاد بن ابی غیاث سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۳﴾

حضرت زکریا بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبد اللہ المومن نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت کی، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے مسجد الحرام میں ملاقات کی تھی۔

ان سے وہ باتیں حکایت کی گئی ہیں جو ان کے واقفی ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔ وہ حدیث میں خلط ملط تھے۔ ضعیف راوی ہیں۔ ان کی کتاب کا نام "منتحل الحدیث" ہے۔ اس کتاب کی ہمیں حسین وغیرہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے سنا محمد بن عیسیٰ بن عُبید سے، انہوں نے زکریا بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۴﴾

حضرت زکریا بن عبد اللہ الفیاض رحمۃ اللہ علیہ

زکریا ابو یحییٰ نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کی سماعت کی۔ ابن نوح نے کہا ہے کہ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی حدیث سنی تھی۔

انہوں نے کہا: کہ ہمیں محمد بن بکران النقاش نے خبر دی، انہوں نے سنا ابن سعید سے، انہوں نے جعفر بن عبداللہ سے، انہوں نے عباس بن عامر سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے ابوجعفر الاحول اور فضیل سے، انہوں نے زکریا سے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آنجنابؑ نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد لوگوں کی وہی حالت ہوگئی جو جناب موسیٰؑ اور جناب ہارونؑ اور ان کے پیروکاروں اور بچھڑے اور اس کے پیروکاروں کی ہوئی تھی اور حدیث کا ذکر کیا۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن جنید نے کہ ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ نے انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا صفوان بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا عمرو بن خالد سے اور انہوں نے زکریا بن عبداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۵﴾

حضرت زکریا بن یحییٰ تیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کے بارے میں ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن جنید نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا عبدالواحد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے سنا ابراہیم بن سلیمان سے اور انہوں نے زکریا بن یحییٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۶﴾

حضرت زکریا بن یحییٰ الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔

ابن نوح نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے ایک کتاب لکھی کہ جس کی روایت ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے احمد بن محمد بن سعید سے کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا علی بن الحسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن محمد بن اسماعیل نے، اور انہوں

نے زکریا سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۷﴾

حضرت زکریا بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ

جناب زکریا بن ادریس بن عبد اللہ بن سعد الاشعری القمی، ابو جریر نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہم السلام سے حدیث کی سماعت کی۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت سعد نے کی ہے۔ ابن عقدہ ابو جریر القمی نے کہا: انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔ ابن نوح نے کہا: کہ انہوں نے برقی سے روایت کی، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انہوں نے عبد اللہ بن سنان سے، انہوں نے ابو جریر القمی سے، انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مفضل کے بارے میں سوال کیا ہمیں ایک سے زیادہ لوگوں نے خبر دی۔ انہوں نے سنا حسین بن حمزہ العلوی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بطہ نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے زکریا سے کہ انہوں نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۵۸﴾

حضرت زکریا بن آدم رحمۃ اللہ علیہ

جناب زکریا بن آدم بن عبد اللہ بن سعد الاشعری القمی ثقہ جلیل القدر محدث ہیں۔ حضرت امام رضا علیہ السلام کی بارگاہ میں انہیں خاص مقام حاصل تھا، ان کی کتاب کی مجھے ایک سے زیادہ لوگوں نے خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا ابو حمزہ سے، انہوں نے ابن بطہ سے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن الصفار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن خالد سے، اور انہوں نے زکریا سے سنا، ان کی کتاب حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرمودہ مسائل پر مشتمل ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن ابی جید نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن معروف نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ابی خالد نے اور انہوں نے زکریا سے ان کی کتاب المسائل کے بارے میں سنا۔

﴿۴۵۹﴾

حضرت زکریا بن الحر جُعفیؒ رحمۃ اللہ علیہ

اُدیم اور ایوب ان کے بھائی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی۔ ہمیں ان کی کتاب کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید بن زیاد سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں زکریا نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۶۰﴾

حضرت زید نرسی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: کہ ہمیں خبر دی احمد بن علی بن نوح نے، انہوں نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الصفوانی نے، انہوں نے کہا:

کہ ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے اور انہوں نے زید نرسی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۶۱﴾

حضرت زید الزراد کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ ان کی کتاب ہے۔

اس کی ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد اور علی بن الحسین بن موسیٰ نے، ان دونوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عُبید نے، انہوں نے سنا ابن ابی عمیر سے، اور انہوں نے زید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۶۲﴾

حضرت زید بن یونس رحمۃ اللہ علیہ

ایک قول ہے کہ ان کی ولدیت ابن موسیٰ ہے۔ کنیت ابو اُمہ الشحّام۔ آپ شدید بن عبد الرحمٰن بن نُعَیم الازدی الغامدی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جناب زید نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی، ان کی کتاب ہے کہ جس کی روایت محدثین کی ایک جماعت نے کی ہے۔

مجھے محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابتؒ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر بن جناح نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا صفوان بن یحییٰ نے، اور انہوں نے زید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۶۳﴾

حضرت زُرارہ بن اَعیَن رحمۃ اللہ علیہ

جناب زُرارہ بن اَعیَن بن سُنسُن غلام تھے بنی عبد اللہ بن عمرو السّمین بن اسعد بن ھمّام بن مُرّہ بن ذُھل بن شیبان کے تھے۔ ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔

یہ اپنے زمانے میں ہمارے علماء کے سپہ سالار تھے۔ جناب زُرارہ، قاری، فقیہ، متکلم، شاعر اور مایہ ناز ادیب تھے۔ آپ کی ذات میں مختلف صفات جمع تھیں۔ اس زمانہ کے تمام متداول فنون اور دینی علوم میں آپ کو عبور حاصل تھا یہ اپنی تمام روایات میں صادق ہیں۔

ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہؒ نے کہا:
میں نے ان کی ایک کتاب دیکھی ہے "الاستطاعت والجبر" کے بارے میں۔ اس کے بعد فرمایا: مجھے میرے والد اور محمد بن الحسن نے خبر دی۔ انہوں نے سنا سعد اور عبد اللہ بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ابی عبد اللہ البرقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے، انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے اور انہوں نے زرارہ سے سنا۔
ان کی رحلت ۱۵۰ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۴۶۴﴾

حضرت زکار بن الحسن الدینوری رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے اساتذہ میں سے ہیں، ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب کا نام کتاب الفضائل ہے۔

جناب علی بن الحسین بن بابویہ نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن الحسین الدینوری علوی نے، انہوں نے زکار بن الحسن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۶۵﴾

حضرت زحر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو حصین الاسدی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سماعت کی ان کی کتاب ہے جس کے بارے میں ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحمید نے، انہوں نے کہا: ہمیں قاسم بن اسماعیل نے اس بارے میں بتایا۔

﴿۴۶۶﴾

حضرت زُرعہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو محمد الحضرمی ثقہ راوی ہیں۔ ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور بہت زیادہ احادیث سماعت کیں، یہ واقفی تھے۔ ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔

ہمیں علی بن احمد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن بن الولید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن الصفار، سعد بن عبداللہ، عبداللہ بن جعفر اور حسن بن متیل نے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے سنا اور انہوں نے زرعہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب السین

﴿۴۶۷﴾

جناب سعد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعد بن عبداللہ بن ابی خلف الاشعری القمی ابوالقاسم علماء کے طائفہ کے استاد تھے اور ان کے فقیہ اور سرکردہ تھے۔

آپ نے عامہ سے بہت زیادہ احادیث سماعت کیں، علم وحدیث کی تلاش میں آپ نے بہت زیادہ سفر کیا، ان بزرگوار نے اس فن کے بہت سے نامور افراد سے ملاقات کی جن میں: حسن بن عرفہ، محمد بن عبدالملک الدقیقی، ابوحاتم الرازی اور عباس الترقفی شامل ہیں۔

جناب سعد بن عبداللہ نے ہمارے مولا ابومحمد الحسن بن علی العسکری علیہ السلام سے ملاقات بھی کی تھی لیکن میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا ہے کہ انہوں نے ان کی امام حسن عسکری علیہ السلام کی ملاقات کے قول کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ایک گھڑی ہوئی حکایت ہے باقی کچھ نہیں۔ واللہ اعلم!

ان کے والد جناب عبداللہ بن ابی خلف قلیل الحدیث ہیں انہوں نے حکم بن مسکین سے روایت کی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان سے روایت کی جناب سعد نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں۔

ہمیں ان کی جن کتابوں کی اطلاع ہے وہ درج ذیل ہیں:

کتاب الوضو، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصیام، کتاب الحج،

ان کی پانچ اور کتابیں جو شیعہ روایات کے مطابق ہیں:

(۱) کتاب الوضو (۲) کتاب الصلوٰۃ (۳) کتاب الزکوٰۃ (۴) کتاب الصوم (۵) کتاب الحج

ان کے علاوہ کتاب بصائر الدرجات، کتاب الضیاء فی الرد علی المحمدیہ والجعفریہ، کتاب فرق الشیعہ،

کتاب الرد علی الغلاۃ، کتاب ناسخ القرآن ومنسوخہ ومحکمہ ومتشابہ، کتاب فضل الدعا والذکر، کتاب جوامع الحج،

کتاب مناقب رواۃ الحدیث، کتاب مثالب، رواۃ الحدیث، کتاب المتعہ،

کتاب الرد علی علی بن ابراہیم بن ہاشم فی معنی ہشام ویونس، کتاب قیام اللیل، کتاب الرد علی مجبرہ،

کتاب فضل قم وکوفہ، کتاب فضل ابی طالبؑ وعبدالمطلبؑ وابی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب فضل العرب،

کتاب الامامت، کتاب فضل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب الدعاء، کتاب الاستطاعت،

کتاب احتجاج الشیعۃ علی زید بن ثابت فی الفرائض، کتاب النوادر، کتاب المنتخبات،

ان سے خاص طور پر حمزہ بن قاسم نے روایت نقل کی:

کتاب المزار، کتاب مثالب ہشام ویونس، کتاب مناقب الشیعہ

ہمیں محمد بن محمد، حسین بن عبید اللہ اور حسین بن موسیٰ نے خبر دی، ان سب نے کہا: کہ ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور بھائی نے بتایا، ان دونوں نے کہا: کہ ہمیں جناب سعد نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

جناب حسین بن عبید اللہ رحمت اللہ نے کہا: میں کتاب منتخبات کے ساتھ جناب ابو القاسم بن قولویہؒ کے پاس آیا۔ میں نے اس کتاب کو ان کے سامنے پڑھا میں نے ان سے کہا: کیا آپ کو اس کتاب کے بارے میں جناب سعد نے بتایا تھا۔

انہوں نے کہا: نہیں مجھے اس کے بارے میں میرے والد اور میرے بھائی نے بتایا، انہوں نے جناب سعد سے سنا تھا۔

ہاں میں نے جناب سعد سے صرف دو حدیثیں سنی تھیں۔ جناب سعد ان ۳ھ میں فوت ہوئے تھے۔

ایک قول ہے کہ آپ ۲۹۹ھ میں فوت ہوئے تھے۔

﴿۴۶۸﴾

حضرت سعد بن طریف الحنظلیا لاسکاف رحمۃ اللہ علیہ

یہ حنظلیوں کے غلام تھے، کوفی ہیں۔ ان کی کچھ احادیث قابل قبول اور کچھ نا قابل قبول ہیں۔ انہوں نے اصبغ بن نباتہ سے احادیث نقل کیں۔ علاوہ ازیں حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔ یہ قاضی تھے۔ ان کی کتاب رسالہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی، جو ان کی طرف آیا تھا۔

ہمیں ایک جماعت نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن بن فضال نے، انہوں نے سنا عمرو بن عثمان سے، انہوں نے ابو جمیلہ سے اور انہوں نے سعد سے سنا۔

﴿۴۶۹﴾

حضرت سعد بن ابی خلف رحمۃ اللہ علیہ

زام کے نام سے معروف تھے۔ بنی زہرہ بن کلاب کے غلام تھے۔ ثقہ ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک ابن ابی عُمیر ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے، اور انہوں نے سعد بن خلف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۷۰﴾

محدث حضرت سعد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعد بن سعد بن مالک الاشعری القمی ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام رضا اور حضرت امام محمد تقی علیہما السلام سے حدیث سنی تھی۔

ان کی کتاب ابواب کی صورت میں ہے اس کے راو عبّاد بن سلیمان ہیں۔

ہمیں علی بن احمد بن محمد بن طاہر نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن بن الولید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے سنا عبّاد بن سلیمان سے سنا، اور انہوں نے سعد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور بلا ابواب کتاب ہے، جو محمد بن خالد برقی کی روایات پر مشتمل ہے۔

ہمیں خبر دی حسین وغیرہ نے، انہوں نے سنا ابن حمزہ سے انہوں نے ابن بُطّہ سے انہوں نے صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن خالد سے اور انہوں نے سعد سے۔ اس کے علاوہ ایک رسالہ مسائل امام رضا علیہ السلام پر مشتمل ہے۔

ہمیں اس کے بارے میں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا: احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن خالد البرقی سے اور انہوں نے سعد بن سعد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۷۱﴾

حضرت سعد خادم ابودُلف عجلی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی کتاب مسائل امام رضا علیہ السلام پر مشتمل ہے، ہمیں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے خبر دی۔

انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا۔ انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے سعد سے،

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے یہ سوالات پوچھے تھے اور انہیں اپنے پاس جمع کیا تھا۔

﴿۴۷۲﴾

حضرت سعید بن ابی الجہم رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعید بن ابی الجہم القابوسی اللخمی ابوالحسین، قابوس بن نعمان بن المنذر کی اولاد میں سے تھے، یہ جناب سعید ثقہ الحدیث ہیں۔ کوفہ کے اہم افراد میں سے تھے۔

آل ابوالجہم کا کوفہ کے بڑے گھروں میں شمار ہوتا تھا انہوں نے ابان بن تغلب سے بہت زیادہ احادیث نقل کی تھیں۔

جناب سعید نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔

ان کی کتاب فقہ کے مختلف ابواب، قضایا اور سُنن پر مشتمل ہے۔ ہمیں احمد بن محمد بن ہارون نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا مُنذر بن محمد بن مُنذر بن سعید بن ابی الجہم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے چچا حسین بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوسعید نے بتایا۔

﴿۴۷۳﴾

حضرت سعید بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعید بن احمد بن موسیٰ ابوالقاسم الغزّ ادکوفی ثقہ اور صدوق ہیں۔ ان کی کتاب کا نام براہین الائمہ علیہم السلام ہے۔

اس کتاب کی روایت ان سے ہارون بن موسیٰ اور محمد بن عبداللہ نے کی ان دونوں نے کہا: ہمیں سعید نے اس کے بارے میں بتایا۔

﴿۴۷۴﴾

حضرت سعید بن خُثیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعید بن خثیم ابومُعَمّر الہلالی، ضعیف ہیں۔

انہوں نے اور ان کے بھائی مُعَمّر نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ دونوں حضرت زید کے داعیوں میں سے تھے۔ ہمیں ان کے بارے میں کچھ اصحاب نے خبر دی۔
انہوں نے احمد بن محمد الزُراری سے سنا، انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد رشید بن خُثیم نے، انہوں نے کہا: ہمیں میرے چچا سعید نے بتایا۔

﴿۴۷۵﴾

حضرت سعید بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعید بن سعد بن سلیمان بن العباس بن شریک العبسی صاحب نسخہ ہیں، انہوں نے اس نسخہ کی احادیث اپنے آباء سے نقل کیں اس نسخہ کی روایت الحسین بن الحسین بن حُثیت الثمی نے کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن معلی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زکریا الغلابی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن بکار نے، اور انہوں نے سعید بن سعد سے ان کے نسخہ کے بارے میں سنا۔
اور ہمیں احمد بن علی بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبدالجبار بن شیران نے، انہوں نے سنا محمد بن زکریا بن دینار الغلابی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن بکار نے، انہوں نے سعید سے سنا۔

﴿۴۷۶﴾

حضرت سعید بن بیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب سعید بن بیان ابو حنیفہ سابق الحاج ہمدانی ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی۔ انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی ہمارے بہت سے اصحاب نے اس کی روایت کی ہے۔
ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے۔ انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن زید، عبیداللہ بن احمد بن نہیک اور قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے سنا عُبیس بن ہشام الناشری سے، انہوں نے سعید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا اور ہمیں خبر دی محمد بن عثمان نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نہیک نے انہوں نے سنا عُبیس بن ہشام سے اور انہوں نے سعید سے۔

﴿۴۷۷﴾

حضرت سعید بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

ایک قول ہے کہ ان بزرگوار کے والد کا نام عبداللہ الاعرج السمان ہے، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، بنوتیم سے منسوب ہیں کیونکہ وہ ان کے غلام تھے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ابن عقدہ اور ابن نوح نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے۔

ایک جماعت نے اس کتاب کی روایت کی ہے۔ ہمارے کچھ اصحاب نے ہمیں اس کتاب کی خبر دی انہوں نے سنا: ابو الحسن بن داؤد سے، انہوں نے محمد بن یعقوب سے، انہوں نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے صفوان سے، اور انہوں نے سعید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۷۸﴾

حضرت سعید بن یسار ضبیعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بنی ضبیعہ بن عجل لجیم الحناط کے غلام تھے، کوفی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی، ثقہ ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی ہمارے کچھ اصحاب نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک محمد بن ابی حمزہ ہیں۔

ہمیں محمد بن جعفر تیمی نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف بن ابراہیم الوردانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی حمزہ نے، انہوں نے سعید بن یسار سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۷۹﴾

جناب سعید بن غزوان الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی اسد کے غلام تھے، کوفہ کے باشندہ تھے فضیل کے بھائی تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، ثقہ ہیں، ان کے فرزند محمد بن سعید بن غزوان نے بھی امام سے روایت کی۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں ہمارے کچھ اصحاب نے ہمیں خبر دی۔

انہوں نے حسن بن حمزہ العلوی الطبری سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر بن بُطہ نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صَفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے انہوں نے سنا ابن ابی عمیر سے، اور انہوں نے سعید بن غزوان سے سنا۔

﴿۴۸۰﴾

حضرت سعید بن مَسلَمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی۔

انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطہ سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے، انہوں نے سعید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۸۱﴾

حضرت سعید بن جناح رحمۃ اللہ علیہ

آپ بنی ازد کے غلام تھے۔ بغداد کے رہنے والے تھے۔

انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کی سماعت کی، ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ہمارے علماء کی ایک جماعت نے کی ہے۔

انہوں نے کہا: ہمیں اس کی ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے احمد بن محمد الزراری سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے سعید بن جناح سے سنا۔

﴿۴۸۲﴾

حضرت سلیمان عبداللہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد کنیت تھی۔ یہ اصل میں کوفہ کے قبیلہ بجیلہ سے تھے۔ خراسان میں تجارت کرتے تھے۔ دیلم کے علاقہ کے قیدیوں کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ وہ وہاں سے خرید کر کے کوفہ وغیرہ کی طرف لاتے تھے۔ ایک قول ہے کہ دیلمی ہونا ان پر

طرز ہے۔ ایک قول ہے کہ یہ غالی اور کذاب تھے۔ اسی طرح ان کے بیٹے محمد نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو اسے روایت کرنے میں انفرادیت دے سکے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام "کتاب یوم ولیلہ" ہے۔ اس کی ان سے ان کے فرزند محمد نے روایت کی ہے۔

﴿۴۸۳﴾

حضرت سلیمان بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب سلیمان بن جعفر بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ بن جعفر الطیار ابو محمد الطالبی الجعفری نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ دونوں والد، بیٹے ثقہ ہیں۔

آپ کی کتاب کا نام "فضل الدعا" ہے، ہمیں اس کتاب کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے احمد بن جعفر سے، انہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے سلیمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۸۴﴾

محدث حضرت سلیمان بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سلیمان بن خالد بن دھقان بن نافلہ عُفَیف بن مَعدِی کرب کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان کے چچا اشعث بن قیس ان کے والد کی طرف سے اور ان کی ماں کی طرف سے ان کے بھائی ابو ربیع اقطع تھے۔

یہ بزرگوار قاری، فقیہ اور وجیہ تھے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سماعت کی، انہوں نے حضرت زیدؒ کے ساتھ خروج کیا تھا لیکن ان کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے کسی صحابی نے خروج نہیں کیا تھا۔

یوسف بن عمر نے ان کا ہاتھ کاٹ دیا تھا، ان کی وفات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ہوئی تھی۔ امامؑ کو ان کی موت پر بہت دکھ ہوا تھا۔ آپؑ نے ان کی اولاد کے لئے دعا کی تھی اور اپنے اصحاب کو وصیت کی کہ وہ جناب سلیمان کی اولاد کا خیال رکھیں۔

جناب سلیمان صاحب کتاب تھے ان سے عبداللہ بن مسکان نے روایت کی، انہوں نے کہا: کہ ہمیں ایک سے زیادہ لوگوں نے ان کی کتاب کی خبر دی۔ انہوں نے سنا: جعفر بن محمد سے، انہوں نے محمد بن الحسن سے، انہوں نے محمد بن الحسن الصفّار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین بن ابی خطّاب نے بتایا۔ انہوں نے سنا ابو حفص اعشیٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن مُسکان سے، اور انہوں نے سلیمان بن خالد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ہمارے کوفی روایت کے طریقہ سے ان کی کتاب کی، کچھ اس طرح روایت ہے، ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا عبداللہ بن مُسکان نے اور انہوں نے سلیمان بن خالد سے سنا۔

﴿۴۸۵﴾

حضرت سلیمان بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب سلیمان بن سفیان ابوداؤد مُسترِق مُنشد بنی کندہ کے غلام تھے پھر بنی عدی کے حلیف بنے اور یہ ان ہی میں سے تھے، انہوں نے سفیان بن مُصعِب سے اور انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے حدیث سنی، جناب سلیمان نے دوسرے بہت سے محدثین سے حدیث کی روایت کی۔ انہوں نے طویل عمر پائی تھی۔ ۲۳۱ھ میں فوت ہوئے۔

ابو الفرج محمد بن موسیٰ بن علی القزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن علی الدِعبلی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: میں نے ابوداؤد المسترق سے ملاقات کی تھی۔ انہیں المسترق اس لئے کہا جاتا تھا کیونکہ یہ سید حمیری کے اشعار پڑھ کر لوگوں کے قلوب میں رقت طاری کر دیتے تھے۔

انہوں نے ۲۲۵ھ میں سفیان بن مصعب سے حدیث سماعت کی۔ سفیان بن مصعب نے، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی تھی۔ جناب محدث سلیمان نے ۲۳۱ھ میں وفات پائی۔

﴿۴۸۶﴾

حضرت سلیمان بن صالح الجَصّاص رحمۃ اللہ علیہ

ان محدث نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔

صاحب کتاب ہیں۔ حسین بن ہاشم نے ان سے ان کی کتاب کی روایت کی۔ انہوں نے کہا:
ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے بتایا، انہوں نے کہا:
ہمیں خبر دی حُمید بن زیاد نے انہوں نے سنا حسن بن محمد بن سماعہ سے، انہوں نے کہا:
ہمیں خبر دی حسین بن ہاشم نے، انہوں نے سلیمان بن صالح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۸۷﴾

حضرت سلیمان بن سماعہ الضَّبّی الکوزی رحمۃ اللہ علیہ

ان کا تعلق قبیلہ بنی الکوز سے تھا۔ کوفہ میں رہنے والے تھے۔ قالین فروش تھے۔ ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے اپنے چچا عاصم کوزی اور دوسرے رجال سے حدیث سنی ان کی ایک کتاب ہے۔

مجھے اس کی ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلمہ بن خطّاب نے اور انہوں نے سلیمان بن سماعہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۸۸﴾

حضرت سلیمان بن داؤد منقَری رحمۃ اللہ علیہ

ابوایوب الشاذ کوفی بصری کا ہمارے ہاں امامی ہونا ثابت نہیں ہے ہاں انہوں نے ہمارے اصحاب سے جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب ہیں حدیث نقل کی ہے۔ یہ ثقہ راوی ہیں۔

ان کی کتاب ہے۔ اس کے بارے میں ہمارے چند اصحاب نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے سنا محمد بن وھبان بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالقاسم علی بن محمد بن کثیر حمویہ العسکری الصوفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عبدالرحمٰن محمد بن احمد الزعفرانی نے، انہوں نے سنا قاسم بن محمد سے اور انہوں نے سلیمان بن داؤد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۸۹﴾

حضرت سلیمان بن طربال رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابن نوح نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

ان سے اس کتاب کی روایت عباد بن یعقوب اسدی نے کی ہے۔ ابن نوح نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عباس، محمد بن حسین اور محمد بن قاسم نے بتایا۔ انہوں سب کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب اسدی نے، انہوں نے سلیمان موئی طربال سے سنا کہ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

﴿۴۹۰﴾

حضرت سہل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

ابوسعید الآدمی الرازی حدیث میں ضعیف تھے اور قابل اعتماد نہیں ہیں، ان کے غلو اور کذب کی احمد بن محمد بن عیسیٰ نے گواہی دی۔ انہیں قم سے رے کی طرف نکال دیا گیا تھا اور وہیں سکونت اختیار کی، انہوں نے حضرت امام ابو محمد علی نقی علیہ السلام کی طرف محمد بن عبدالحمید عطار کے ذریعے خط بھیجا، یہ ۱۵ ربیع الثانی ۲۵۵ھ کی بات ہے، احمد بن علی بن نوح اور احمد بن حسینؒ نے اس بات کا ذکر کیا ہے۔

ان کی کتاب "توحید" ہے۔ اس کی روایت ابوالحسن العباس بن احمد بن فضل بن محمد ہاشمی صالحی نے کی ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابوسعید الآدمی سے سنا۔ ان کی ایک اور کتاب "النوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی ہے، انہوں نے سنا، جعفر بن محمد سے، انہوں نے محمد بن یعقوب سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے سنا سہل بن زیاد سے اور راویوں کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے۔

﴿۴۹۱﴾

حضرت سہل بن الحصر ہرمزان قمی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، قلیل الحدیث ہیں، ان کی کتاب نوادر ہے۔

اس کی ہمیں محمد بن محمد وغیرہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے بتایا، انہوں نے سنا حسن بن علی زیتونی سے اور انہوں نے سہل بن ہرمزان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹۲﴾

حضرت سہل بن زاذویہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو محمد قمی ثقہ، حدیث کے بیان میں جید اور روایت کرنے میں برگزیدہ ہیں، معتمد علیہ ہیں۔ ابن نوح نے ان کا اپنے رجال میں ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب کا نام "فضل الموالی" ہے اور دوسری کا نام کتاب "الرد علی مبغضی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" ہے۔

ہمیں اس کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن علی القلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سہل نے، انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹۳﴾

حضرت سہل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سہل بن احمد بن عبد اللہ بن احمد بن سہل الدیباجی کی کنیت ابو محمد ہے۔ "لا بأس به" یعنی ان کی روایت درست ہے، انہوں نے اپنے عقیدہ کو زندگی بھر چھپائے رکھا پھر آخر عمر میں ظاہر کیا۔

انہوں نے ایمان ابو طالب علیہ السلام پر ایک کتاب لکھی تھی۔ ان کی اس کتاب کی ہمارے کچھ اصحاب نے خبر دی۔ نیز احمد بن عبد الواحد نے بھی خبر دی۔

﴿۴۹۴﴾

حضرت سہل بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ

جناب سہل بن الیسع بن عبد اللہ بن سعد الاشعری قمی ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت رضا علیہ السلام سے حدیث سنی۔ ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ عطار سے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سہل نے، اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹۵﴾

حضرت سندی بن عیسیٰ ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت عباد بن یعقوب نے کی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن علی وغیرہ نے، انہوں نے سنا محمد بن علی بن تمام سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن القاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سندی نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۴۹۶﴾

حضرت سندی بن ربیع بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی، ان کی ایک کتاب ہے۔

جس کی روایت صفوان بن یحییٰ وغیرہ نے کی ہے۔ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبد الجبار اور علی بن اسماعیل نے، انہوں نے سنا صفوان سے، اور انہوں نے سندی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹۷﴾

جناب سندی بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

ان کا اسم شریف ابان ہے، ان کی کنیت ابو بشر ہے، بنی جہینہ میں سے تھے۔ دوسرا قول ہے کہ وہ بنی بجیلہ میں سے تھے اور یہی قول زیادہ مشہور ہے، وہ صفوان بن یحییٰ کے بھانجے تھے۔ ہمارے کوفی وجیہ اصحاب میں سے ہیں۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ان سے اس کتاب کی روایت محمد بن علی بن محبوب نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے حسن بن حمزہ سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن بطہ سے، انہوں نے محمد بن علی بن محبوب سے، انہوں

نے سندی بن محمد سے سنا اور ان سے ان کی اس کتاب کی محمد کے علاوہ ایک اور جماعت نے روایت کی ہے۔

﴿۴۹۸﴾

جناب سَلَمہ بن خَطَّاب رحمۃ اللہ علیہ

ابوالفضل البراوستانی الاذ دورقانی رَے کے مضافات کے ایک گاؤں براوستان کے رہنے والے تھے۔

یہ حدیث میں ضعیف ہیں، انہوں نے چند کتابیں تصنیف کی تھیں، جن کے نام یہ ہیں:

کتاب ثواب الاعمال، کتاب نوادر، کتاب السھو، کتاب القبلہ، کتاب الحیض، کتاب ثواب الحج، کتاب مولد الحسین بن علی علیہما السلام ومقتلہ، کتاب عقاب الاعمال، کتاب المواقیت، کتاب الحج، کتاب تفسیر یاسین، کتاب افتتاح الصلوٰۃ، کتاب الجواہر، کتاب نوادر الصلوٰۃ، کتاب وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں ان کے بارے میں محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد، احمد بن ادریس، سعد اور حمیری نے، انہوں نے سنا سَلَمہ سے۔

اور ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر بن سفیان سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، اور انہوں نے جناب سَلَمہ سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۴۹۹﴾

حضرت سَلَمہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

یہ منصور کے بھائی تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی، ان کی ایک کتاب ہے۔ اس کی ہمیں ابن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر نے، اور انہوں نے سَلَمہ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۰﴾

حضرت سالم بن ابی حفصہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار قبیلہ بنی عجل کے غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام زین العابدین، حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔

ان کی کنیت ابوالحسین اور ابویونس تھی۔ ان کے والد ابوحفصہ کا نام زیاد تھا۔ ان کی وفات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ۱۳۷ھ میں ہوئی تھی۔

ان کی کتاب ہے جس کے بارے میں ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے سالم بن ابی حفصہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۱﴾

حضرت سالم بن مکرم رحمۃ اللہ علیہ

جناب سالم بن مکرم بن عبداللہ ابوخدیجہ انہیں ابوسلمہ الکناسی بھی کہا جاتا تھا، انہیں صاحب الغنم بھی کہا جاتا تھا، یہ بنی اسد کے غلام تھے اور شتربان تھے، ان کی کنیت ابوخدیجہ ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کی کنیت ابوسَلَمہ رکھی تھی، جناب سالم ثقہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، جس کو ان سے ہمارے چند اصحاب نے روایت کی ہے۔ ہمیں علی بن احمد بن طاہر ابوالحسین قمی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ولید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، انہوں نے سنا معلی بن محمد سے، انہوں نے حسن بن علی الوشاء سے، انہوں نے ابوخدیجہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۲﴾

حضرت سلام بن ابی عمرہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی۔

کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی عبداللہ بن جَبَلَہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے ہمارے چند اصحاب نے خبر دی احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جبلہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں سلام نے بتایا۔

﴿۵۰۳﴾

حضرت سلام بن عبداللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک چھوٹی سی کتاب تھی، جس کی روایت ابوسُمَینہ نے کی ہے۔

انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن طاہر ابوالحسین قمی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ولید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی قاسم نے، انہوں نے سنا ابو سُمَینہ سے، انہوں نے محمد بن علی صیرفی سے، اور انہوں نے سلام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۴﴾

حضرت سیف بن عُمَیرہ نخعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار عرب تھے، ان کی رہائش کوفہ میں تھی، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔

ان کی کتاب ہے جس کے بارے میں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمیں حسین بن عبیداللہ نے اس کے بارے میں خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا ابوغالب زُراری سے، انہوں نے اپنے دادا اور اپنے والد کے ماموں محمد بن جعفر سے، انہوں نے محمد بن خالد طیالسی سے اور انہوں نے سیف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۵﴾

حضرت سیف بن سلیمان تمار رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ ثقہ راوی ہیں۔ ان کے بیٹے حسن بن سیف بھی ثقہ ہیں۔

انہوں نے حسن بن علی بن فضّال سے روایت کی ہے ان کی ایک کتاب ہے، جس کی ہمارے چند اصحاب نے احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یوسف بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی حمزہ نے، اور انہوں نے سیف تمار سے، ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۶﴾

حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب سفیان عُیَیْنَہ بن ابی عمران ہلالی کے دادا خالد القسری کے عامل تھے۔ ان کا ایک نسخہ ہے۔ یہ نسخہ ان احادیث پر مشتمل ہے جو انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے احادیث سنی تھیں۔

ہمیں اس بارے میں احمد بن علی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا الحمیری نے، انہوں نے کہا: اس بارے میں ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن عباس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحمیری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن عباس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حمیری نے نیز ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عبدالرحمٰن نے اور انہوں نے سفیان بن عُیَیْنَہ سے ان کے نسخہ کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۷﴾

حضرت سفیان بن صالح رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ نے اپنی فہرست میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے سفیان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۸﴾

حضرت سالم بن الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

ابو الفضل کوفہ کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں، آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ ابو العباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔

عاصم بن حُمَید اور اسحاق بن عمار نے ان سے روایت کی ہے، ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کے بارے میں صفوان نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہمیں حسین بن عبد اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمَید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمدان بن احمد القلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ایوب بن نوح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوان نے، اور انہوں نے سالم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۰۹﴾

حضرت سالم بن ابی سَلَمہ الکِندی سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی حدیث بلند پایہ کی نہیں ہے، ہم ان کے لئے خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے۔

ان کی ایک کتاب ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے ان کی کتاب کے بارے میں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد اور بھائی نے بتایا دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا علی بن محمد بن علی بن سعد اشعری سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن ابی سَلَمہ نے، انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۰﴾

حضرت سُوَید بن مسلم القلاء رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار شہاب بن عبد ربہ بن ابی میمونہ کے غلام تھے۔ بنی نصر بن قُعَین جو بنی اسد کی شاخ ہے کے بھی غلام تھے۔ انہیں سوید غلام محمد بن مسلم بھی کہا گیا ہے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، ثقہ راوی ہیں۔ ابو العباس نے ان کا اپنے رجال میں ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اسکی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن جعفر نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبد الجبار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان

کیا محمد بن اسماعیل بن بزیع نے، انہوں نے علی بن نعمان سے سنا، انہوں نے سُوَید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۱﴾

حضرت سُوَید غلام محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں محمد بن جعفر نے اس کے بارے میں خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے سنا محمد بن سنان اور علی بن نعمان سے اور انہوں نے سُوَید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۲﴾

حضرت سعید بن جناح رحمۃ اللہ علیہ

یہ اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی نشوونما بغداد میں ہوئی وہیں وفات پائی، بنی ازد کے حلیف تھے۔ انہیں بنی جُہَینَہ کا حلیف بھی کہا جاتا تھا، ابو عامر ان کے بھائی تھے۔ انہوں نے حضرت امام علی نقی اور امام رضا علیہما السلام سے حدیث سماعت کی۔ یہ دونوں بھائی ثقہ ہیں۔

ان کی دو کتابیں ہیں ان کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب صفۃ الجنۃ والنار ☆ کتاب قبض روح المومن والکافر

ہمیں ان کتابوں کی ابو عبداللہ قزوینی ابن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سعید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا، سعید نے ان کتابوں کی احادیث عوف بن عبداللہ سے نقل کیں اور انہوں نے یہ احادیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنی تھیں۔ عوف بن عبداللہ مجہول راوی ہیں۔

﴿۵۱۳﴾

حضرت سُہَیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سُہَیل بن زیاد ابو یحییٰ واسطی نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ان کی والدہ محمد بن نعمان ابو

جعفر احول مومن طاق کی دختر تھیں۔ ہمارے یہ بزرگوار علم کلام پر دست رس رکھتے تھے، ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ جناب سہیل ہر حدیث میں مثبت نہیں ہیں۔

ان کی کتاب کا نام "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا۔ انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اور انہوں نے محمد ہارون سے اور انہوں نے سُہیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۴﴾

حضرت سلامہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب سلامہ بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن موسیٰ بن ابی الاکرم ابوالحسن الارزنی، ابوالحسن بن داؤد کے ماموں ہیں جو ہمارے علماء میں سے تھے۔ یہ بزرگوار اور ثقہ جلیل القدر محدث ہیں۔

انہوں نے ابن الولید، علی بن الحسین بن بابویہ، ابن بُطہ، ابن ھمّام اور ان جیسے محدثین سے حدیث نقل کی۔ احمد بن داؤد نے ان کی بہن سے عقد ازدواج کیا اور اسے قم لے آئے۔ ان کے ہاں ابوالحسن محمد بن احمد پیدا ہوئے۔ یہی بزرگوار اپنے والد کی وفات کے بعد قم سے کوچ کر کے بغداد چلے آئے پھر لمبی مدت تک وہاں رہے۔ ۳۲ سال بعد شام کی طرف چلے آئے، پھر بغداد آئے، اور وہیں وفات پائی اور قریش کے قبرستان میں دفن ہوئے۔

ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

☆ کتاب الغیبۃ وکشف الحیرۃ ☆ کتاب المقنع فی الفقہ، کتاب الحج عملاً

جناب سلامہ نے ۳۳۹ھ میں وفات پائی۔ ہمیں محمد بن محمد، حسین بن عبیداللہ اور احمد بن علی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد نے، اور انہوں نے سلامہ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۵﴾

حضرت سعدان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

ان کا اسم شریف عبدالرحمٰن بن مسلم ابوالحسن العامری ہے۔ ابو علاء کرز بن حفیر عامری جو قبیلہ عامر ربیعہ میں سے تھے کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے طویل عمر پائی۔ ان کے خاندان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ہمارے استاذ عثمان بن حاتم بن منتاب تغلبی

نے کہا کہ محمد بن عبدہ کا کہنا ہے "سعدان بن مسلم الزھری بنی زہرہ بن کلاب سے ہیں اور عرب ہیں، ان کی اولاد کا سلسلہ آگے چلا۔ واللہ اعلم!

ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ہمیں اس بارے میں ابن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے ماموں علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عبید نے اور انہوں نے سعدان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۶﴾

جناب سُلَیم الفرّاء کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ علیہما السلام سے حدیث سنی، ثقہ راوی ہیں۔ ہمارے اصحاب نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے ان میں سے ایک محمد بن عُمیر ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن علی بن عباس انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الصفوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے اور انہوں نے سلیم سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۷﴾

حضرت سماعہ بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

جناب سماعہ بن مہران بن عبد الرحمٰن الحضرمی، عبد بن وائل بن حجر حضرمی کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو ناشرہ ہے، ایک قول ہے کہ ان کی کنیت ابو محمد تھی۔ ریشم کا کاروبار کرتے تھے اور ریشم کا کپڑا حران لاتے تھے۔ ان کی رہائش کوفہ میں تھی اور یہ بنی کندہ کے محلہ میں رہائش پذیر تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی۔ ان کی وفات مدینہ میں ہوئی تھی، یہ ثقہ اور ثقہ ہیں۔ ان کی مسجد حضرت موت کے علاقہ میں تھی۔ وہی مسجد ان کے بعد زرعہ بن محمد حضرمی کے نام سے مشہور ہوئی۔ احمد بن حسینؒ نے ذکر کیا ہے بعض کتابوں میں یہ موجود ہے کہ ان کی وفات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانۂ امامت میں ۱۴۵ھ میں ہوئی تھی، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان سے کہا تھا:

اگر تم یہاں سے چلے گئے تو تم ہمارے پاس نہیں پہنچو گے

تو پھر یہ وہیں مدینہ میں مقیم رہے اور اسی سال وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً ۶۰ سال تھی۔ اس حکایت کا ہمیں اس سے زیادہ علم نہیں ہے کیونکہ جناب سماعہ نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ یہ حکایت اس امر پر مشتمل ہے کہ ان کی وفات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ہوئی تھی۔ اس بارے میں ہم کیا کہہ سکتے ہیں، وہ بھی روایت ہے اور یہ بھی روایت ہے۔ واللہ اعلم!

ان بزگوار کی ایک کتاب ہے جس کی بہت سی جماعتوں نے کثرت سے روایت کی ہے۔

ہمارے بہت سے اصحاب نے ان کی کتاب کی ہمیں خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ المحمدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عثمان بن عیسیٰ نے اور انہوں نے سماعہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۸﴾

حضرت سَری بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب سری بن عبداللہ بن یعقوب السلمی کوفی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ ہمارے اصحاب نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔ حسن بن حسین عمرانی، محمد بن یزید الجزامی اور دوسرے لوگوں نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ان کی کتاب کے بارے میں احمد بن علی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن تمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن قاسم بن زکریا نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب نے اور انہوں نے السری سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۱۹﴾

حضرت سیابہ بن ناجیہ المدنی رحمۃ اللہ علیہ

سعد بن عبداللہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور کہا: ان کی بھی کتاب ہے۔

باب الشین

﴿۵۲۰﴾

حضرت شعیب العَقرقُوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو یعقوب ہے۔ یہ ابو بصیر یحییٰ بن القاسم کے بھانجے ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث سنی، یہ ثقہ اور علم کا چشمہ ہیں۔

ان کی کتاب کی روایت حماد بن عیسیٰ اور دوسرے محدثین نے کی ہے۔ ہمیں ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے خبر دی ہے، انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے، انہوں نے حماد سے، انہوں نے شعیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۲۱﴾

حضرت شعیب بن أعیَن حداد کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمارے اصحاب نے ان کا اپنے رجال میں ذکر کیا ہے، ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک بکر بن جناح ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں ابن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر بن جناح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور ابو خالد نے جو نابینا تھے، انہوں نے شعیب حداد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۲۲﴾

حضرت شریف بن سابق تفلیسی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے۔ اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے پھر تفلیس میں منتقل ہو گئے، فضل بن ابی قرہ کے مصاحب تھے، ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں ہمارے چند اصحاب خبر دی، انہوں نے حسن بن حمزہ علوی طبری

سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے شریف بن سابق سے اس کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۲۳﴾

حضرت شہاب بن عبدربہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب شہاب بن عبدربہ بن ابی میمونہ بنی نصر بن قُعَین جو بنی اسد کی شاخ تھی کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام محمد باقر علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

ابن بطہ نے ان کی کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔

ان سے بیان کیا صفار سے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے اور انہوں نے شہاب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب الصاد

﴿۵۲۴﴾

حضرت صفوان بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو محمد بن صفوان بن یحییٰ بجلی زرہ فروش کوفی تھے۔ یہ محدث ثقہ اور ثقہ ہیں۔ ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ امامؑ کی بارگاہ میں انہیں بلند و بالا مقام منزلت حاصل تھی۔ علامہ الکشی نے ان کا حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے رجال میں ذکر کیا ہے۔ یہ بزرگوار حضرت امام رضا اور حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے وکیل تھے۔ مکتب واقفیہ کا مکتب تسلیم کرلیا تھا۔ آپ ایک بہت بڑے زاہد اور عابد تھے، جماعت واقفہ نے ان پر بہت زیادہ مال خرچ کیا تھا۔ عبداللہ بن جندب اور علی بن نعمان اور جناب صفوان آپس میں عبادی امور میں شریک کار تھے۔

ان سب کے بارے میں روایت ہے کہ ان تمام بزرگواروں نے بیت اللہ میں آپس میں ایک معاہدہ کیا کہ ان میں سے جو آدمی فوت ہوگیا زندہ رہنے والے دوسرے اس کی نمازیں، روزے ادا کریں گے اور زکوٰۃ بھی دیں گے۔ عجیب اتفاق ہے کہ وہ دونوں فوت ہوگئے جناب صفوان بن یحییٰ باقی رہ گئے۔ یہ بزرگوار اپنے دونوں دوستوں کی روزانہ ۱۵۰ رکعت نماز، ہر سال میں تین ماہ روزے اور سال میں تین دفعہ زکوٰۃ اپنی زندگی کے آخری دن تک ادا کرتے رہے۔ علاوہ ازیں جناب صفوان جو خیراتی امور اپنے لئے بجالاتے وہ اپنے ان دونوں مرحوم دوستوں کے لئے بھی بجالاتے تھے۔

ہمارے اصحاب نے حکایت کی ہے کہ ایک دفعہ یہ کوفہ جا رہے تھے کہ ایک آدمی نے انہیں دو دینار دینا چاہے کہ وہ ان کے گھر والوں کو دیدیں۔ انہوں نے اسے کہا تھا کہ میرے یہ اونٹ کرایہ کے ہیں۔ میں نے ان پر جتنا مال لادنا تھا وہ ان پر رکھ دیا ہے مجھے اجازت بھی اتنے مال کے لادنے کی ہے جو بار کر چکا ہوں۔ تیرے یہ دو دینار اضافی ہیں میں اونٹوں کے مالک سے پوچھ کر انہیں اپنے پاس رکھوں گا اور ان کا کرایہ اسے ادا کروں گا۔

یہ بزرگوار بہت پرہیزگار، عابد اور زاہد تھے۔ ان کے طبقہ میں ان جیسا کوئی اور شخص نہیں تھا۔ جناب صفوان بن یحییٰ نے تیس کتابیں تالیف کی تھیں۔ ہمارے اصحاب نے ان کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ موجودہ کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الوضوء، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الزکوٰۃ، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الفرائض، کتاب الوصایا، کتاب الشراء (الشری) والبیع، کتاب العتق والتدبیر، کتاب البشارات نوادر۔

ہمیں ان کتابوں کی علی بن احمد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسین بن ابی خطّاب الزیات سے، انہوں نے جناب صفوان بن یحیٰ سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔ جناب صفوان بن یحییٰؒ کی ۲۱۰ھ میں وفات ہوئی تھی۔

﴿۵۲۵﴾

حضرت صفوان بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

جناب صفوان بن مہران بن المُغیرہ اسدی بنواسد کے حلیف تھے۔ پھر بنی کاہل کے حلیف بنے۔ کوفی تھے، ثقہ ہیں۔ ابو محمد کنیت تھی۔ ان کی رہائش قبیلہ بنی حرام کے ساتھ تھی۔ حسین اور مسکین ان کے بھائی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی، جناب صفوان اونٹ کرائے پر دیتے تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔ ہمیں احمد بن علی بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عبداللہ بن قرامہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے کہ انہیں صفوان بن مہران سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۲۶﴾

حضرت صالح بن ابی حَمّاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب صالح بن ابی حَمّاد ابوالخیر الرازی اس بزرگوار کے والد کا نام زاذویہ ہے۔

جناب صالح نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ان کا حدیث کا معاملہ ملتبس ہے کہ کچھ قابل قبول ہے اور کچھ ناقابل قبول ہے۔

ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

☆ کتاب خطب امیر المومنین علیہ السلام ☆ کتاب نوادر

ہمیں ان کی خبر ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحیٰی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، اور انہوں نے صالح بن ابی حَمّاد سے سنا۔

﴿۵۲۷﴾

حضرت صالح ابو مقاتل الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ

جناب احمد بن الحسین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا: کہ اس بزرگوار نے ایک بڑی کتاب امامت پر تصنیف کی تھی، جو حدیث اور علم کلام پر مشتمل ہے۔ انہوں نے اپنی اس کتاب کا نام "الحتجاج" رکھا تھا۔

﴿۵۲۸﴾

حضرت صالح بن محمد الصرامی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن بن الجُندی کے استاد تھے ان کی ایک کتاب کا نام کتاب "اخبار السید بن محمد" اور دوسری "تاریخ ائمہ علیہم السلام" ہے۔ ان کتابوں کے بارے میں ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران الجُندی نے بتایا۔

﴿۵۲۹﴾

حضرت صالح بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو سعید ہے، ابوسعید القماط بنی اسد کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔ ابوالعباس نے نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے ایک غُنَیس بن ہشام ناشری ہیں۔ انہوں نے کہا:

ہمیں قاضی ابوالحسین نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا غُنَیس بن ہشام نے، انہوں نے ابوسعید القماط سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۰﴾

حضرت صالح بن رزین کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ اصحاب الرجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ منصور بن یونس نے

ان سے روایت کی ہے۔

ان کی کتاب کی روایت حسن بن محبوب نے کی ہے۔ ہمیں ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے محمد بن جعفر المؤدب سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، اور انہوں نے صالح بن رزین سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۱﴾

حضرت صالح حذاکوفی رحمۃ اللہ علیہ

(کفش فروش)

حسین بن عبیداللہ نے ان کی کتاب کی ہمیں خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمَید بن زیاد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، اور انہیں صالح نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۳۲﴾

حضرت صالح بن عُقبہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ

جناب صالح بن عُقبہ بن قیس بن سمعان بن ابی رُبَیحہ، ابو ربیحہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ایک قول کے مطابق جناب صالح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی تھی۔ واللہ اعلم!

جناب صالح نے اپنے والد سے، اور انہوں نے اپنے والد سے حدیث سنی۔ ان بزرگوار نے زید شحام سے حدیث نقل کی اور خود ان سے محمد بن حسین بن ابی خطّاب اور خود ان کے فرزند اسماعیل بن صالح بن عقبہ نے حدیث نقل کی۔ سعد نے کہا: کہ وہ آزاد کردہ غلام تھے۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ان میں سے ایک محمد بن اسماعیل بن بزیع ہیں۔ ہمیں اس کی حسین بن عبیداللہ نے خبر دی۔ انہوں نے سنا ابن حمزہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے سنا ابن ابی خطّاب سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل نے، اور انہوں نے صالح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۳﴾

حضرت صالح بن الحکم النیلی احول رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ضعیف ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سنی اور ان سے ابن بکیر اور جمیل بن دراج نے حدیث نقل کی۔

ان کی کتاب کی روایت ان سے ایک جماعت نے کی، ان میں سے ایک بشر بن سلام ہیں۔ ہمیں اس کی احمد بن علی بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد جرجانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور یحییٰ بن زکریا لولوی نے۔ انہوں نے سنا بشر بن سلام سے اور انہوں نے صالح نیلی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۴﴾

حضرت صالح بن عُقبہ بن خالد اسدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار صاحب کتاب ہیں۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے سنا ابو علی بن ہمام سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد مالک الفزاری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عمران قرشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین لولوی نے، انہوں نے سنا محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے محمد بن ایوب سے، اور انہوں نے صالح بن عقبہ بن خالد اسدی سے سنا۔

﴿۵۳۵﴾

جناب صالح بن خالد المحاملی رحمۃ اللہ علیہ

صالح بن خالد محاملی ابوشعیب کناسی، مولیٰ علی بن حکم بن زبیر مولیٰ بنی اسد نے، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی، انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جس کی روایت ان سے ایک جماعت نے کی ہے۔ ان میں سے ایک عباس بن معروف ہیں۔ ہمیں ہمارے چند اصحاب نے، ان کی کتاب کی خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن معروف نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوشعیب نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۳۶﴾

حضرت صالح بن خالد القماط رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے۔ ابن نوح نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی نے، انہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے سنا محمد بن سنان سے اور انہوں نے صالح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۷﴾

حضرت صَبَّاح بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب صَبّاح بن یحییٰ ابو محمد المزنی کوفی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث سنی۔ ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ان میں سے ایک احمد بن نضر ہیں، ہمیں چند ایک اصحاب نے اس بارے میں خبر دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن نضر نے اور انہوں نے صَبّاح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۸﴾

حضرت صَبَّاح بن صبیح حذّاء رحمۃ اللہ علیہ

قبیلہ بنی فزارہ کے غلام ہونے کی وجہ سے الفزاری مشہور ہیں، کوفہ میں دار لؤلؤ کی مسجد کے امام تھے۔ ثقہ اور سرچشمہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان سے ان کی کتاب کے بارے میں ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ان میں سے ایک عُبَیس بن ہشام ہیں۔ انہوں نے کہا: ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبَیس بن ہشام نے، اور انہوں نے صَبّاح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۳۹﴾

حضرت صَبَّاح بن نصر ہندی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب مسائل پر مشتمل ہے۔ جو انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے سماعت کیے، ہمیں اس بارے میں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد انباری نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو جعفر احمد بن محمد بن لاحق شیبانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ریان بن شبیب نے، انہوں نے کہا: مامون رشید نے متکلمین کو اپنے پاس بلایا تو وہاں حضرت امام رضاؑ کے وہی مسائل ذکر کیے گئے جو صبّاح بن نصر نے امامؑ سے نقل کیے تھے۔

﴿۵۴۰﴾

حضرت صبیح ابو الصَّبَّاح رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بسّام بن عبداللہ الصیر فی کے غلام تھے، ان کی کتاب کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک صفوان بن یحیٰی ہیں۔ ہمیں اس بارے میں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد انباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے ان کی کتاب کے بارے میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل ابو المنذر رانباری نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا صفوان بن یحیٰی نے، اور انہوں نے صبیح ابو الصَّبَّاح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۴۱﴾

حضرت صبیح الصائغ رحمۃ اللہ علیہ

جناب صبیح الصائغ ابو علی کوفی ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب کی محمد بن بکر بن جناح نے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا:

مجھے حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے ابن جنید سے سنا۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن مُعَمّر نے، انہوں نے کہا: مجھے (ہمیں) خبر دی علی بن حسن (حسین) نے، انہوں نے کہا: مجھے خبر دی مُخَوَّل نے، انہوں نے سنا محمد بن بکر بن جناح سے، انہوں نے کہا: ہمیں صبیح الصائغ ابو علی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۴۲﴾

صعصعہ بن صوحان العبدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار مالک بن الحارث الاشتر کے عہدنامہ کے راوی ہیں۔ ابن نوح نے کہا: خبردی علی بن حسین بن شقیر ہمدانی نے، انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن علی بن حاتم تمیمی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن ثابت نے، انہوں نے سنا جابر سے، انہوں نے کہا: میں نے شعبی سے عہدنامہ کا ذکر سنا، انہوں نے صعصعہ سے سنا، صعصعہ نے کہا:

جب حضرت امام علی علیہ السلام نے مالک اشتر کو مصر کے لئے بھیجا تو اہل مصر یہ خط لکھا:

اللہ کے بندے علی امیرالمومنین کی طرف سے مسلمانوں کے گروہ کی طرف۔ سلام علیکم!

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں

تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ میں نے اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تمہاری طرف بھیجا ہے جو خطرے کے دنوں میں سوتا نہیں اور خوف کی گھڑیوں میں دشمن سے ہراساں نہیں ہوتا، اس کے پیروں میں کوئی بیڑی نہیں (جو اسے صحیح اقدام سے روک سکے) نہ ہی اس کے ارادے میں سُستی ہے۔

اللہ کے بندوں کے بارے میں سب سے زیادہ خیال کرنے والا اور انکے بزرگوں کی توقیر کرنے والا۔ کافروں کے لئے جلانے والی لکڑیوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا، عیب اور عار کے معاملہ میں لوگوں سے سب سے زیادہ دُور یہ بنی مذحج سے مالک بن حارث ہے۔ نہ عادت کا اسیر ہے اور نہ ہی حد جاری کرنے میں سُستی کرتا ہے۔ چیزوں کو سُدھارنا جانتا ہے اور دوران جنگ محکم فیصلہ کرتا ہے۔

اس کی بات سُنو اور اس کے حکم پر چلو اگر متفرق ہونے کو کہے تو چلے جاؤ اور اگر ٹھہرنے کو کہے تو ٹھہر جاؤ کیونکہ وہ میرے حکم کے بغیر آگے نہ بڑھتا ہے اور نہ رُکتا ہے میں نے اس کے ذریعہ تمہیں اپنے نفس پر برتری دی ہے تاکہ تمہاری خیر خواہی اور ہمارے دشمنوں سے ظلم کی دادرسی میں منتقد رہو۔

اے لوگو!

تقویٰ کے ذریعہ اللہ کی پناہ میں آجاؤ اور طلب مغفرت سے خود کو آراستہ کرو۔ اللہ ہمیں اور تمہیں توفیق دے کہ اپنی محبت اور خوشنودی پر جمع کردے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

﴿۵۴۳﴾

جناب صابر رحمۃ اللہ علیہ

صابر موٹی بسّام بن عبداللہ صیرفی مولی بنی اسد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں ہمیں ہمارے چند علماء نے بتایا، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے انہوں نے سنا حسن صفّار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطّاب نے، انہوں نے سنا صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو صبّاح سے، انہوں نے موٹی بسّام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۴۴﴾

حضرت صدقہ بن بُندار قمی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوسہل پرانے احادیث کی سماعت کرنے والے ہیں، ان ۳ھ میں فوت ہوئے۔ اس امر کی حکایت حسین بن عبید اللہ نے اپنے اساتذہ سے کی ہے، یہ بزرگوار اپنی ثقاوت میں بڑھ چڑھ کر ہیں۔ ان کی کتاب کا نام "التجمل والمروۃ" ہے جو حسن ہے۔ یہ صحیح الحدیث ہیں۔

﴿۵۴۵﴾

حضرت صلت بن حُر رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں، اسکی خبر ہمیں احمد بن محمد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے بتایا۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، اور انہوں نے صلت بن حر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب الضاد

﴿۵۴۶﴾

حضرت ضحّاک ابو مالک حضرمی کوفی عربی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا دورِ امامت پایا تھا۔ ایک گروہ نے کہا کہ یہ ہمارے اصحاب میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ لیکن بعض محدثین کا کہنا ہے کہ ضحّاک ابو مالک نے امام صادق علیہ السلام سے روایت نہیں کی۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی تھی، یہ بزرگوار متکلم تھے۔ حدیث میں ثقہ اور ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب توحید کے بارے میں ہے۔ جس کی روایت علی بن حسن طاطری نے کی۔ انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ احمد بن نہیک نے، انہوں نے علی بن حسن طاطری سے، اور انہوں نے ضحّاک سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۴۷﴾

حضرت ضحّاک بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ضحّاک بن محمد بن شیبان ابو عاصم نبیل، شیبانی بصری، عامی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر علیہ السلام سے حدیث سنی۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ہارون بن مسلم نے کی، کہ ہمیں چند راویوں نے حسن بن حمزہ طبری کے حوالے سے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابو القاسم نے، انہوں نے سنا حسن بن علی محبوب سے، انہوں نے ہارون سے، اور انہوں نے ضحّاک بن محمد سے سنا، اور ہمیں محمد بن عثمان بن حسن نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو علی اسماعیل بن محمد بن صالح صفّار سے، ان کے سامنے پڑھ کر انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن محمد بن حاتم بن واقد ابو الفضل الدّوری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عاصم نبیل نے، اور انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث نقل کی۔

﴿۵۴۸﴾

حضرت ضحّاک بن سعد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے، ہمیں حسین بن عبید اللہ نے اس کی خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابراہیم بن سلیمان نے ان کی کتاب کے بارے میں ذکر کیا۔

باب الطاء

﴿۵۴۹﴾

حضرت طلاّب بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ

جناب طلاّب بن حوشب بن یزید بن حارث بن رُوَیم بن حارث بن عبداللہ بن سعد بن مرۃ بن ذُھل بن شیبان ابو رُوَیم ہمیں ان کے نسب کے بارے میں احمد بن محمد بن ہارون نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن طلاب بن حوشب نے، یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث سماعت کی۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی ہمیں احمد بن محمد بن ہارون نے دوسروں میں سے خبر دی۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا مُنذر بن محمد قابوی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی ازدی نے، انہوں نے طلاّب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۵۰﴾

حضرت طلحہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ

جناب طلحہ بن زید ابو الخزرج نہدی شامی انہیں خزری بھی کہا گیا ہے۔ عامی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ اصحاب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ان کی روایات مختلف فیہ ہیں۔ ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن کُلَیب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سیف بن عُمَیرہ نے، انہوں نے سنا منصور بن یونس سے، انہوں نے طلحہ بن زید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۵۱﴾

حضرت طاہر بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ

جناب طاہر بن حاتم بن ماھویہ قزوینی، فارس بن حاتم کے بھائی تھے۔ یہ صحیح الحدیث تھے پھر ان کی حدیث تخلیط سے محفوظ نہ رہی۔

ان کی کتاب ہے کہ جس کا ذکر حسن بن حسین نے کیا۔ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے ماموں حسین بن حسن نے اور ابن الولید نے اور انہوں نے حمیری سے سنا۔

انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عبید سے، اور انہوں نے طاہر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۵۲﴾

حضرت طاہر غلام ابوالجیش رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار متکلم تھے۔ ابتداء میں ہمارے استاذ ابوعبداللہؒ نے ان کے سامنے حدیث پڑھی تھی۔

ان کی مختلف کتابیں تھیں۔ شیخ ابوعبداللہ نے ان کی کتاب "کلام فی فدک" کا ذکر کیا ہے۔

maablib.org

باب الظاء

﴿۵۵۳﴾

حضرت ظریف بن ناصح رحمۃ اللہ علیہ

آپ اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے۔ لیکن آپ کی نشوونما بغداد میں ہوئی حدیث میں ثقہ اور صدوق ہیں۔ ان بزرگوار کی بہت سی کتابیں ہیں ان میں سے ایک "کتاب الدیات" ہے۔ جس کی ہمارے کچھ اصحاب نے روایت کی ہے۔ ہمارے چند اصحاب نے ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر ابو غالب احمد بن محمد کے حوالے سے دی، انہوں نے کہا: جب یہ کتاب عبداللہ بن جعفر پر پڑھی گئی تو میں نے اس وقت اس کتاب کی سماعت کی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن ظریف نے اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب "کتاب الحدود" ہے۔ جس کے بارے میں ہمارے چند اصحاب نے جعفر بن محمد سے سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم ہمدانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے والد علی بن ابراہیم سے اور انہوں نے ظریف سے سنا۔

جناب ظریف کی تیسری کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے دی ہے۔ انہوں نے احمد بن محمد یحییٰ سے اس بارے میں سنا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے اور انہوں نے سنا حسن بن ظریف سے، انہوں نے اپنے والد سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی چوتھی کتاب کا نام "الجامع فی سائر ابواب الحلال و الحرام" ہے۔ جس کی ہمارے چند اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے سنا عطار سے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے حسن بن ظریف سے، انہوں نے اپنے والد سے ان کی اس کتاب کی روایات سنیں۔

﴿۵۵۴﴾

حضرت ظفر بن حُمدُون رحمۃ اللہ علیہ

جناب ظفر بن حُمدُون ابو منصور بادرائی ہمارے اصحاب میں سے تھے، ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

"کتاب اخبار ابوذر" میں نے یہ کتاب ابوالقاسم علی بن شبل بن اسد کے سامنے پڑھی تھی۔

انہوں نے کہا: ابو منصور ظفر بن حُمدُون باذرائی نے اپنی اس کتاب کی مجھے خبر دی۔ کتاب الرجال کا پہلا جز تمام ہوا اس کے بعد دوسرے جز کو باب عین تک بیان کیا گیا ہے، ان میں سے پہلے عبداللہ ہیں۔

باب العین

"عبداللہ"

﴿۵۵۵﴾

جناب عبداللہ بن نجاشی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ خثیم بن سمعان ابوبُجیر الاسدی النصری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی روایت کی تھی، امامؑ کی طرف سے ان کے پاس رسالہ پہنچا تھا، اسی رسالے میں احادیث تھیں۔ منصور سے پہلے اھواز کے حاکم عبداللہ بن نجاشی تھے۔

﴿۵۵۶﴾

جناب عبداللہ بن یعفور العبدی رحمۃ اللہ علیہ

ابویعفور کا نام واقد تھا اور واقدان بھی کہا جاتا ہے۔ عبداللہ کی کنیت ابومحمد ہے، یہ ثقہِ ثقہ ہیں، ہمارے اصحاب میں جلیل قدر تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے نزدیک محترم ومکرم تھے، امامؑ کے دورِ امامت میں ان کا انتقال ہوا تھا، یہ بزگوار ماہر قرانیات تھے، مسجد کوفہ میں قرانی علوم کی تعلیم دیتے تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت اُن سے ہمارے متعدد اصحاب نے کی ہے۔ اُن میں سے ایک ثابت بن شریح ہیں۔ ہمیں احمد بن جُندی نے خبر دی، اُنہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابوعلی بن ھمام نے، اُنہوں نے کہا ہمیں بتایا احمد بن رباح نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، اُنہوں نے کہا: ہمیں خبر دی صالح بن خالد اور غنیس بن ہشام نے، انہوں نے سنا ثابت بن شریح سے، اُنہوں نے عبداللہ بن یعفور سے سنا اُن کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۵۵۷﴾

جناب عبداللہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن میمون بن اسود القدّاح بنی مخزوم کے غلام تھے، پیالے بناتے تھے۔ ان کے والد نے حضرت باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ اور انہوں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع

کیا، یہ ثقہ تھے۔ان کی کئی کتابیں ہیں، ان میں سے ایک کتاب "معبث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کی احادیث" اور دوسری کتاب "صفت الجنت والنار" ہے۔

ہمیں خبر دی علی بن احمد بن طاہر ابوالحسین قمی نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے۔انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبید اللہ نے۔اُنہوں نے عبداللہ بن میمون سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۵۸﴾

جناب عبداللہ بن سنان رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن سنان بن طریف بنی ہاشم کے غلام تھے انہیں بنی ابی طالب کا غلام کہا جاتا تھا، بنی عباس کا غلام بھی کہا جاتا تھا، یہ منصور عباسی، مہدی عباسی، ہادی عباسی اور رشید عباسی کے خزانچی رہے تھے کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔ہمارے اصحاب میں سے ہیں۔صاحب قدر وجلالت تھے۔انہیں کسی امر میں مطعون نہیں کیا گیا۔

انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، لیکن یہ ثابت نہیں ہے۔ان کی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

"کتاب الصلوٰۃ" اس کتاب میں شبانہ روز کے اعمال نماز ہیں۔ "کتاب الصلوٰۃ الکبیر"

"کتاب حلال وحرام" اس میں حلال وحرام کے تمام ابواب موجود ہیں۔

ہمارے اصحاب کی جماعتوں نے ان کتابوں سے روایت کی ہے کیونکہ طائفہ محدثین میں وہ وثاقت میں معروف اور صاحب جلالت تھے، مجھے خبر دی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، اُنہوں نے سنا حسن بن سماعہ سے، اُنہوں نے عبداللہ بن جَبلہ سے، اور انہوں نے عبداللہ بن سنان سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۵۹﴾

محدث عبداللہ بن مُسکان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، عنزہ کے غلام تھے۔ثقہ اور چشمہ علم تھے، انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، لیکن یہ ثابت نہیں

ہے۔ان کی کتابوں میں یہ بھی ہیں:

☆ کتاب فی الامامت ☆ کتاب فی الحلال والحرام

انہوں نے اکثر احادیث محمد بن علی حلبی سے نقل کی تھیں۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ قزوینی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، اُنہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اُنہوں نے محمد بن سنان سے اور انہوں نے عبداللہ بن مسکان سے سنا۔

اور ہمیں خبر دی احمد بن محمد المستشق نے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابوعلی بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، اُنہوں نے سنا حسین بن ہاشم سے، اُنہوں نے ابن مُسکان سے۔ان کا انتقال حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دورِ امامت میں امامؑ کی شہادت کے حادثہ سے پہلے ہوا تھا۔

﴿۵۶۰﴾

محدث جناب عبداللہ بن وَضّاح رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے، کوفی تھے، ثقہ اور دوستوں میں سے تھے۔ لمبے عرصہ ابوبصیر یحییٰ بن قاسم کے مصاحب رہے اور انہی کی وجہ سے معروف ہوئے۔ان کی کتابوں میں ایک "کتاب الصلوٰۃ" اس کی اکثر احادیث انہوں نے ابوبصیر سے سنیں۔ہمیں اِس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حُمید نے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن طاطری نے اور انہوں نے عبداللہ بن وَضّاح سے اس بارے میں سنا۔

﴿۵۶۱﴾

محدث جناب عبداللہ بن مُغیرہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد تھی، بجلی معروف تھے، جُندب بن عبداللہ بن سفیانی کے غلام تھے، ثقہ ثقہ ہیں۔

کوفہ کے رہنے والے تھے، یہ اپنی جلالت قدر، دین اور پرہیزگاری وتقویٰ میں بے مثل و بے عدیل تھے۔

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ایک قول ہے کہ ان کی تیس تصنیفات ہیں، میں نے اپنے اصحاب سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا، وہ صرف دو کتابوں کی معلومات رکھتے تھے: "کتاب الوضوء" اور "کتاب الصلوٰۃ"

ہمارے بہت سے اصحاب نے ان کی کتابوں کی روایت کی ہے۔ ہمارے بہت سے اصحاب نے ہمیں احمد بن محمد بن سعید کے حوالے سے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عُبید اللہ بن عتبہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ایوب بن نوح نے اور انہوں نے سنا عبداللہ بن مُغیرہ سے۔

ان کی تین کتابیں اور ہیں جن کے نام یہ ہیں:

"کتاب الزکوٰۃ" "کتاب الفرائض" "کتاب فی اصناف الکلام"

ہمیں خبر دی احمد بن علی بن عباس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے دادا سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن مُغیرہ نے اور انہوں نے اپنے دادا سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۶۲﴾

جناب عبداللہ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن ابراہیم بن محمد علی بن عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، ابو محمد ثقہ راوی اور صدوق ہیں۔ ان کے والد نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کے بھائی جعفر بن ابراہیم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، لیکن اُن کی روایت کو شہرت نہیں ملی۔

ان کی دو کتابوں کے نام یہ ہیں:

"کتاب خروج محمد بن عبداللہ و مقتلہ" "کتاب خروج صاحب فخ و مقتلہ"

ہمارے متعدد اصحاب نے مجھے خبر دی، انہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے بکر بن صالح سے، اور انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے سنا۔

یہ تمام کتابیں بکر بن صالح کا ترجمہ ہیں۔

﴿۵۶۳﴾

محدث جناب عبداللہ بن جَبَلَہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن جَبَلَہ بن حَیّان بن اَبجر الکنانی ابو محمد عربی نسل تھے۔ ثقہ ہیں، انہوں نے اپنے والد سے حدیث کا

maablib.org

سماع کیا تھا اور اُن کے والد نے اپنے والد حَیّان بن ابجر سے، ابجر نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ جَبلَہ کا گھر کوفہ کے مشہور گھروں میں سے تھا، عبداللہ واقفی تھے، یہ بہت بڑے فقیہ اور ثقہ تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الرجال، کتاب الصفت فی الغیبت علی مذاہب الواقفہ، کتاب الصلوٰۃ،

کتاب الزکوٰۃ، کتاب الفطرۃ، کتاب الطلاق، کتاب مواریث الصُّلب، کتاب النوادر

تمام کتابوں کی خبر ہمیں حسین بن عبیداللہ نے دی۔ اُنہوں نے سنا احمد بن جعفر سے۔ اُنہوں نے حُمید سے اور احمد بن عبدالواحد سے۔ اُنہوں نے علی بن حَبَشی بن قُونی سے۔ اُنہوں نے حُمید سے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن حسن بصری نے۔ اُنہوں نے سنا عبداللہ بن جَبلَہ سے۔ عبداللہ بن جَبلَہ کا انتقال ۲۱۹ھ میں ہوا تھا۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی اور اُنہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا۔

﴿۵۶۴﴾

جناب عبداللہ بن صَلَت رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوطالب ہے، قم کے رہنے والے تھے، بنی تیم الات بنی تغلبہ کے غلام تھے۔ ثقہ ہیں اور روایت میں متزلزل نہیں ہیں، قابل اعتماد ہیں، حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی "کتاب التفسیر" معروف ہے، ہمیں ہمارے کچھ اصحاب نے اس کی خبر دی ہے۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ بن صلت نے، اور انہوں نے اپنے والد عبداللہ سے سنا۔

﴿۵۶۵﴾

محدث جناب عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن سعید بن حَیّان بن ابجر الکنانی ابوعمر الطبیب ہمارے بزرگ اصحاب میں سے ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، بنو ابجر کوفہ کے رہنے والے تھے، یہ لوگ طب میں مشہور تھے ان کے بھائی عبدالملک بن سعید بھی ثقہ تھے، انہوں نے ۲۴۰ھ تک زندگی بسر کی۔

ان کی کتابوں کی تفصیل یہ ہے:

"کتاب الدیات" (انہوں نے اس کتاب میں روایات اپنے آباء سے سن کر جمع کی ہیں)

انہوں نے یہ کتاب حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے حضور پیش کی تھی۔ ان کی ایک اور کتاب جو ہمارے اصحاب کے درمیان معروف ہے وہ کتاب "عبداللہ بن ابجر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد الانباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن احمد مالکی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ بن عُبید نے، انہوں نے سنا یونس بن عبدالرحمن سے، اور انہوں نے عبداللہ بن ابجر سے سنا۔

﴿۵۶۶﴾

محدث جناب عبداللہ بن عبدالرحمن اصم مِسمَعی بصری رحمۃ اللہ علیہ

ضعیف اور غالی تھے، لَیسَ لِشی ہیں یعنی قابل اعتماد نہیں ہیں۔

انہوں مسمع کردین وغیرہ سے روایت کی ہے، ان کی کتاب "المزار" ہے، میں نے اس کے بارے میں ہر اُس فرد سے سنا جس نے اس کتاب کو دیکھا تھا، یہ کتاب تخلیط واختلاط کا مجموعہ ہے، ان کی ایک اور کتاب "ناسخ ومنسوخ" ہے۔

مجھے اس کے بارے میں ایک سے زیادہ لوگوں نے خبر دی، اُنہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، اُنہوں نے سعد سے، اُنہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عُبید سے اور انہوں نے عبداللہ سے سنا۔

﴿۵۶۷﴾

محدث جناب عبداللہ بن بسطام رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عتّاب ہے۔ یہ حسین بن بسطام کے بھائی تھے، اُن کا ذکر "باب الحسین" میں ہو چکا ہے، ان کی اور ان کے بھائی کی ہے جو طب کے موضوع پر لکھی ہوئی کتاب ہے، ان کا پورا نام عبداللہ بن بسطام بن سابور الزیات ہے۔

﴿۵۶۸﴾

محدث جناب عبداللہ بن حَمّاد انصاری رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہمارے بزرگ اصحاب میں سے تھے۔ ان کی دو کتابیں ہیں جن میں ایک دوسری سے ضخامت میں چھوٹی ہے۔

ہمیں ان دونوں کتابوں کی خبر دی علی بن شبل بن اسد نے، اور انہوں نے سنا ظفر بن حمدون سے اور اُنہوں نے

احمری سے اور اُنہوں نے عبداللہ بن حمّاد سے سنا۔

﴿۵۶۹﴾

عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن احمد بن حرب بن مہزم بن خالد بن الفزر العبدی ابو محمد ہمارے اصحاب میں کافی شہرت کے مالک ہیں، مذہبی شاعر تھے۔ بصرہ میں عبدالقیس شیعہ میں بنو مہزم کا خاندان ایک بڑا خاندان تھا، عبداللہ بن احمد کی کتاب حضرت ابو طالب بن عبدالمطلب علیہ السلام کے اشعار پر مشتمل تھی، اس کتاب میں حضرت ابو طالب علیہ السلام کی احادیث بھی ہیں۔ ایک اور کتاب "طبقات الشعراء" ہے۔ ان کی تیسری کتاب کا نام " کتاب اشعار عبدالقیس اور ان کی احادیث ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو احمد عبدالسلام بن حسین ادیب بصری نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن عمران نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن ابی منصور نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا ابو محمد سے۔ اور ہمیں خبر دی: ابوالحسن بن جُندی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن قاسم بن بشار الانباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن احمد نے۔

﴿۵۷۰﴾

جناب عبداللہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن عامر بن عمران بن ابی عمر اشعری ابو محمد ہمارے سرکردہ اصحاب میں سے ایک بزرگ تھے۔ ثقہ ہیں ان کی کتاب ہے۔ ہمیں دوسروں میں سے اس کی خبر حسین بن عُبید اللہ نے دی۔

انہوں نے سنا جعفر بن محمد بن قُولَویہ سے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے اور انہوں نے اپنے چچا سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۷۱﴾

جناب عبداللہ بن علاء مذاری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، ثقہ راوی ہیں، ہمارے صفِ اول کے اصحاب میں سے تھے۔ کہا گیا ہے کہ ان کی ایک

کتاب ہے جس کا نام "کتاب الوصایا" ہے۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ کتاب محمد بن عیسیٰ بن عُبید کی ہے اور عبداللہ نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ ان کی ایک کتاب "نوادر" ہے جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

ہمیں ابوالحسن بن جُندی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن العلاء نے اس کتاب کے بارے میں۔

﴿۵۷۲﴾

جناب عبداللہ بن ابی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن ابی عبداللہ محمد بن خالد بن عمر طیالسی ابوالعباس تمیمی ہمارے اصحاب میں سے تھے، یہ ثقہ ہیں، وضع دار تھے، ان کے بھائی ابو محمد الحسن بھی اسی طرح تھے، عبداللہ کی کتاب "نوادر" ہے، اس کی ہمیں خبر ہمارے متعدد اصحاب نے دی زراری کے حوالے سے انہوں نے محمد بن جعفر سے، اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کا نوادر صغیرہ کا ایک اور نسخہ بھی ہے، جس سے روایت ابوالحسین نصیبی نے کی، انہوں نے احمد بن حسین کی قرائت کی ہمیں خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زبیر نے اور اُنہوں نے عبداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا، ان کا ایک اور نسخہ صغیرہ تھا ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مسعود نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے عبداللہ سے سنا۔

﴿۵۷۳﴾

محدث جناب عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن جعفر حسین بن مالک بن جامع حمیری ابوالعباس قمی اہل قم کے صف اول کے بزرگوں میں تھے۔

یہ ۲۹۵ میں قم آئے، وہاں کے بہت زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے بہت سی کتابیں تالیف کی تھیں۔ اُن کی مشہور کتابیں یہ ہیں:

کتاب الامامت، کتاب الدلائل، کتاب العظمت والتوحید، کتاب الغیبت والحیرۃ،

کتاب فضل العرب، کتاب التوحید والبداء والارادہ والاستطاعت والمعرفت،

کتاب قرب الاسناد الی الرضا علیہ السلام، کتاب قرب الاسناد الی ابی جعفر بن الرضا علیہ السلام،

کتاب ما بین ہشام بن حکم، وہشام بن سالم والقیاس، والارواح والجنۃ والنار،
والحدیثین المختلفین، مسائل الرجال ومکاتباتہم ابا الحسن الثالث علیہ السلام، مسائل لابی محمد الحسن علیہ السلام،
علی ید محمد بن عثمان العمری، کتاب قرب الاسناد الی صاحب الامر علیہ السلام،
مسائل ابی محمد وتوقیعات کتاب الطب،
ہمیں ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی احمد بن محمد بن یحییٰ عطار کے حوالے سے کہ انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۵۷۴﴾

جناب عبداللہ بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، زبیری معروف تھے۔
ان کی کتاب کا نام "کتاب فی الامامت" ہے، یہ وہ رسالہ ہے جو انہوں نے مامون کی طرف بھیجا تھا۔

﴿۵۷۵﴾

جناب عبداللہ بن عبدالرحمن الزبیری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
۱ کتاب فی الامامت ۲ کتاب سماہ ۳ کتاب الاستفادۃ فی الطعون علی الاوائل والرد علی اصحاب الاجتہاد والقیاس
ہمارے اصحاب میں زُبیری تین افراد ہیں:
عبداللہ بن ہارون، عبداللہ بن عبدالرحمن اور ابو عمر محمد بن عمرو بن عبداللہ بن مصعب بن زبیر۔ میں نے ابوالعباس نوح کی تحریر "فیما اوصٰی بہ إلیّ من کتبہ" میں دیکھا ہے۔

﴿۵۷۶﴾

جناب عبداللہ بن زبیر اسدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب نوادر ہے۔ احادیث کا سماع انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا جیسا کہ ابوالعباس نے

کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عباس نے محمد حسین اور محمد بن قاسم نے ان سب نے کہا: ہم سے بیان کیا عباد بن یعقوب اسدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا: عبداللہ بن زبیر نے کہ انہوں نے حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام سے اپنی کتاب نوادر کی احادیث کا سماعت کی تھا۔

﴿۵۷۷﴾

جناب عبداللہ بن ولید السمان نخعی رحمۃ اللہ علیہ

غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے۔ اس کتاب کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے اُن میں سے ایک عُبیس بن ہشام ہیں، ہمیں ابوالحسن بن جُندی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس بن ہشام نے اور انہوں نے عبداللہ بن ولید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۷۸﴾

محدث جناب عبداللہ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن ایوب بن راشد زُہری بَیَّاعُ زُطِّی [1] (کڑا فروش) نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان کی روایت میں تخلیط ہے۔ ان کی کتاب "کتاب النوادر" ہے، ہمیں خبر حسین بن عبیداللہ دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس نے، اور انہوں نے عبداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۷۹﴾

جناب عبداللہ بن عبدالرحمن عتیبہ اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] الزُّط ۔ جبل ہند کا علاقہ جہاں خاص کڑا بنتا ہے جسے زطیہ کہا جاتا ہے۔ تنقیح المقال، ص ۱۱۰ (مترجم)

ان کے والد کی کنیت ابواُمیہ ہے ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی، اُنہوں نے سنا احمد بن محمد سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمر بن احمد بن کیسبہ نے، اُنہوں نے علی بن حسن طاطری سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زیاد نے اور انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۰﴾

جناب عبداللہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے۔ بنوکاہل سے ہیں۔ عرب تھے۔ اسحاق کے بھائی تھے۔ ان دونوں بھائیوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ جناب عبداللہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی بارگاہ میں قابل منزلت تھے۔ آپؑ نے علی بن یقطین کو ان کے بارے میں حکم دیا تھا:

اِضْمَنْ لِي الْكَاهِلِيَّ وَعِيَالَهُ أَضْمَنْ لَكَ الْجَنَّةَ

میں کاہلی اور اُس کے عیال کی سفارش کرتا ہوں ان کا خیال رکھنا، کل قیامت کے دن میں تجھے جنت کی ضمانت دیتا ہوں

محمد بن عبدۃ الناسب نے کہا: عبداللہ بن یحییٰ جسے کاہلی کہا جاتا ہے، یہ تمیمی النسب ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔

ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے ان میں سے ایک احمد بن محمد بن ابی نصر ہیں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاضی ابوعبداللہ جُعفی نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد قطوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد ابی نصر نے اور انہوں نے کاہلی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۱﴾

جناب عبداللہ بن بُکیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بُکیر بن اعین بن سُنسُن ابوعلی شیبانی، یہ شیبانی کے حلیف تھے۔

انہوں نے اور ان کے بھائیوں عبدالحمید جہم، عمر اور عبدالاعلیٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، عبدالحمید نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

عبدالحمید کے بیٹے محمد، حسین اور علی نے بھی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، جو کثیر احادیث پر مشتمل ہے اس کا بہت سے راویوں نے ذکر کیا ہے۔

ان ہی میں احمد بن عبدالواحد نے اُنہوں نے سنا علی بن حَبَشی سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے احمد بن حسن بصری سے، انہوں نے عبداللہ بن جبلہ سے، اور انہوں نے عبداللہ بن بکیر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۲﴾

جناب عبداللہ بن غالب اسدی رحمۃ اللہ علیہ

شاعر اور فقیہ تھے، کنیت ابوعلی ہے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر، حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ ثقہ راوی ہیں، ان کے بھائی کا نام اسحاق بن غالب ہے۔

ان کی کتاب کا بہت زیادہ راویوں نے ذکر کیا ہے، اُن میں سے ایک حسن بن محبوب ہیں کہ ہمیں خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد القلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن مثیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی ال خطّاب نے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے ان کی کتاب کے بارے میں عبداللہ بن غالب سے سنا۔

﴿۵۸۳﴾

جناب عبداللہ بن زرارہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن زرارہ بن اَعیَن الشیبانی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے علی بن نعمان نے اُن سے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں خبر دی حسین بن عبیداللہ نے، اُنہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے اُنہوں نے سنا محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اُنہوں نے سنا علی بن نعمان سے اور انہوں نے عبداللہ بن زرارہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۴﴾

جناب عبداللہ بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

ابوشبل اسدی، بنی اسد کے حلیف تھے، کوفی تھے۔ نقش ونگار والے کپڑے بیچتے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ثقہ راوی ہیں ان کی ایک کتاب ہے ان سے اس کی روایت علی بن نعمانی نے کی ہے کہ مجھے خبر دی قاضی ابوعبداللہ جُعفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن نعمان نے۔ اُنہوں نے ابوشبل عبداللہ بن سعید اسدی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۵﴾

جناب عبداللہ بن فضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن فضل بن عبداللہ ببّہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب، ابومحمد نوفلی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ راوی ہیں ان کی ایک کتاب ہے، ان سے اُس کی محمد بن ابی عُمیر نے روایت کی ہے کہ قاضی ابوعبداللہ جُعفی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، اُنہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے کہ انہوں نے عبداللہ بن فضل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۶﴾

جناب عبداللہ بن اُویس رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن اُویس بن مالک بن ابی عامر اصبحی، بنی تیمم بن مُرۃ کے حلیف تھے، ان بزرگوار کا احادیث کا نسخہ ہے جس کا اُنہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔

اس کے بارے میں ہمیں قاضی ابوالحسین محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوحاتم محمد بن ادریس حنظلی کِسائی رازی نے اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابی اویس نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابواُویس نے بتایا کہ انہوں نے اپنے نسخہ کی احادیث کا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔

﴿۵۸۷﴾

جناب عبداللہ بن ابراہیم بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن ابراہیم بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کا حدیث کا ایک نسخہ ہے، انہوں نے یہ احادیث اپنے آباء سے روایت کی تھیں۔

ہمیں اُس کی خبر ابوعبداللہ حسین بن جعفر بن محمد مخزومی خزاز المعروف ابن الخمری نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ہارون کندی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن فرزدق قطعی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن سالم ثوبانی نے۔ اور انہوں نے عبداللہ سے مذکورہ نسخہ کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۸﴾

جناب عبداللہ بن طلحہ نہدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عرب تھے، کوفہ میں رہائش پذیر تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یحییٰ بن طلحہ ان کے بھائی نہیں ہیں ان کی ایک کتاب ہے، علی بن اسماعیل میثمی نے ان سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی قاضی ابوعبداللہ جُعفی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد مُفضل بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن اسماعیل نے اور انہوں نے عبداللہ بن طلحہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۸۹﴾

جناب عبداللہ بن حجاج بجلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عبدالرحمن بن حجاج کے بھائی ہیں، موالیوں میں سے تھے، ثقہ راوی ہیں ان کی ایک کتاب ہے۔

جس کی روایت اُن سے محمد بن ابی عُمیر نے کی ہے ہمیں خبر دی محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے۔ اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۰﴾

جناب عبداللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو غفاری رحمۃ اللہ علیہ

یہ انصار کے حلیف تھے، مدینہ میں مزینہ کے رہائشی تھے، انہیں کبھی غفاری کہا گیا ہے اور کبھی انصاری اور کبھی مزنی کہا گیا ہے ان کی ایک کتاب ہے۔

حسن بن علی بن فضال نے اُن سے اُس کی روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور احمد بن ادریس نے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے سنا۔ اُنہوں نے حسن بن علی بن فضال سے اور انہوں نے عبداللہ بن ابراہیم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۱﴾

جناب عبداللہ بن حکم الارمنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ضعیف راوی تھے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی ہمیں علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، اُنہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن حسان سے، اُنہوں نے ابو عمران موسیٰ بن رنجویہ ارمنی سے اور انہوں نے عبداللہ بن حکم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۲﴾

جناب عبداللہ بن سلیمان صیرفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ موالیوں میں سے تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب "اصل" ہے، اُس کی ہمیں احمد بن عبدون نے خبر دی انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حبشی بن قونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان الخزاز نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن علی نے، وہ اُس وقت درب اسامہ میں آئے ہوئے تھے، انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن سلیمان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۵۹۳﴾

جناب عبداللہ بن قاسم حارثی رحمۃ اللہ علیہ

ضعیف راوی ہیں، غالی تھے، معاویہ بن عمار کے مصاحب تھے پھر اختلاف وتخلیط سے کام لینا شروع کر دیا تھا اور معاویہ بن عمار کی صحبت چھوڑ دی تھی۔

ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان قزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن خالد برقی سے اور انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۴﴾

جناب عبداللہ بن قاسم الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ

بَطَل کے نام سے معروف تھے۔ کذاب اور غالی تھے۔ غالیوں نے ان سے روایت کی ہے۔

"لَا خَیْرَ فِیْهِ" کے مصداق تھے یعنی ان میں کوئی اچھائی نہیں تھی۔

ان کی روایت "لَا یُعْتَدُّ بِهٖ" ہے یعنی قبول نہیں ہے۔

انکی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، اس کی ہمیں احمد بن محمد بن عمران نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن علاء نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن شموُن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور انہوں نے عبداللہ بن قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۵﴾

جناب عبداللہ بن محمد الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

بنواسد کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، شب عروسی کے کمرے کو سجاتے تھے، کنیت ابومحمد ہے۔ ایک قول ہے کہ بنی تیم کے حلیف تھے۔

ثقہ ثقہ اور روایت کرنے میں محکم ہیں ان کی ایک کتاب ہے، ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے

ہمیں اس امر کی عباس بن عمر بن عباس بن محمد بن عبدالملک فارسی دھقان نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن بن علی بن عبداللہ بن مُغیرہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے عبداللہ بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۶﴾

جناب عبداللہ بن الھیثم رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کی کتاب "اصل" ہے۔

ہمیں اس کی احمد بن علی نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین محمد بن علی بن حمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن قاسم بن زکریا نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبّاد بن یعقوب نے اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۵۹۷﴾

جناب عبداللہ بن محمد بن خُصین حُصینی اھوازی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب کی ہمارے اصحاب کی جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عُبید نے، انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا جو حضرت امام رضا علیہ السلام کے بیان کردہ مسائل پر مشتمل ہے۔

﴿۵۹۸﴾

جناب عبداللہ بن محمد الاھوازی رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان کے پاس حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مسائل پر مشتمل کتاب دیکھی تھی۔

﴿۵۹۹﴾

جناب عبداللہ بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن علی بن حسین بن زید بن علی بن حسین نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ان کا احادیث پر مشتمل ایک نسخہ ہے جس سے روایت کی گئی ہے،ہم نے قاضی ابوالحسین محمد بن عثمان کے سامنے اسے پڑھا تھا انہوں نے کہا: میں نے اسے محمد بن عمر بن محمد بن سالم کے سامنے پڑھا تھا،انہوں نے کہا: ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن علی بن حسین بن زید نے تمہیں بتایا،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے،انہوں نے کہا: ہم سے حضرت ابوعلی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اس نسخہ کی احادیث بیان کی تھیں۔

﴿۶۰۰﴾

جناب عبداللہ بن عمر بن بکّار الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

کوفی تھے،ثقہ ہیں۔ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت یحییٰ بن زکریا لؤلؤی نے کی،انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب احمد بن محمد نے،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو محمد بن جعفر کے ماموں نے،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا نے اور انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۱﴾

جناب عبداللہ بن عطا کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار قلیل الحدیث تھے۔ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین نے دی،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کی احمد بن جعفر نے،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ نے اور انہوں نے عبداللہ بن عطا سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۲﴾

جناب عبداللہ بن داھر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن داھر بن یحییٰ احمری ضعیف راوی تھے۔ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی احادیث کا انہوں نے

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔ حسن بن احمد بن محمد بن ہیثم عجلی نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا احمد بن یحییٰ بن زکریا سے، اُنہوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۳﴾

محدث جناب عبداللہ بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن محمد بن علی بن عباس بن ہارون تمیمی رازی کا ایک نسخہ حدیث ہے، جس کا سماع انہوں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر دی ابوالحسین محمد بن عثمان نصیبی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن عمر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابومحمد حسن بن عبداللہ بن محمد بن عباس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے یہ احادیث بیان فرمائیں۔

﴿۶۰۴﴾

جناب عبداللہ بن خِدَاش رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوخداش ہے، المہری ہیں کہ مہر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، یہ بہت ضعیف راوی ہیں، غالی تھے یہ مرفوع حدیث بیان کرتے تھے۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں ابن شاذان نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلمہ بن خطاب نے اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۵﴾

جناب عبداللہ بن محمد فَہکی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، قلیل الحدیث تھے، اُن کی کتاب نوادر کو جمع کیا گیا ہے، ہمیں اس کی خبر ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے دی حسن بن حمزہ سے، انہوں نے سنا احمد بن عبداللہ سے، انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے، اور انہوں نے عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۶﴾

جناب عبداللہ بن احمد بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن احمد بن عامر بن سلیمان بن صالح بن وھب بن عامر۔ یہی وہب بن عامر میدان کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ شہید ہو گئے تھے، جناب عامر کے والد کا نام حُسّان تھا جو جنگِ صفین میں امام علی علیہ السلام کی نصرت میں شہید ہو گئے تھے۔ جناب حُسّان کا شجرہ نسب کچھ اس طرح ہے:

حسّان بن شریح بن سعد بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن ذُھل بن جذعان بن سعد بن طی

جناب عبداللہ کی کنیت ابوالقاسم ہے، انہوں نے اپنے والد سے اور اُنہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ میں نے یہ نسخہِ حدیث جناب علی ابی الحسن احمد بن محمد بن موسیٰ کے سامنے پڑھا تھا، انہوں نے کہا:

تمہیں ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بن عامر نے بتایا ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے اور ان کے والد نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس کا سماع کیا تھا۔ جناب عبداللہ کی کتابیں ہیں، اُن میں سے ایک کتاب "قضایا امیر المومنین علیہ السلام" ہے۔

ہمیں اِن کی اس کتاب کی اجازت کی خبر احمد بن محمد بن جُندِی نے دی اور انہوں نے عبداللہ بن احمد سے اس بارے میں سنا۔

﴿۶۰۷﴾

جناب عبداللہ بن ابی خالد رحمۃ اللہ علیہ

اس کے علاوہ مزید اُن کا کوئی تعارف نہیں ہے، اُن کی ایک تصنیف "کتاب المناقب" ہے۔

ہمارے چند اصحاب نے مجھے اس کی خبر احمد بن محمد بن یحییٰ کے حوالے سے دی اُنہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد اور سعد نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد اور محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے اور اُنہوں نے عبداللہ بن ابو خالد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۰۸﴾

جناب عبداللہ بن حسین بن سعد القطر بلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ کاتب تھے۔ یہ بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے خواص میں سے تھے۔ انہوں نے ثعلب کے سامنے قرات کی، یہ اہل ادب کے سرکردہ میں سے تھے۔ اُن کی کتاب کا نام "کتاب التاریخ" ہے۔

﴿۶۰۹﴾

جناب عبداللہ بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے، کفش فروش تھے۔ دعالیجہ نامی گاؤں جو کوفہ کے دروازے کی پشت پر بغداد کے راستے پر واقع ہے کے باشندے تھے۔ یہ فقیہ عارف تھے، ان کی کتاب کا نام کتاب الحج ہے۔

﴿۶۱۰﴾

جناب عبداللہ بن حسین بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبداللہ بن حسین بن محمد بن یعقوب ابومحمد فارسی۔ ہمارے بزرگ اور سرکردہ افراد میں تھے۔
ان کے محدث اور فقیہ تھے، میں نے انہیں دیکھا ہے لیکن ان سے حدیث کا سماع نہیں کرسکا تھا۔
ان کی کتاب کا نام "اُنس الوحید" ہے۔

﴿۶۱۱﴾

جناب عبداللہ بن ہلَیل رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابوالحسن بن جُندِی نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا ابن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے انہوں نے سنا احمد بن حسن بن فضّال سے، انہوں نے علی بن اسباط سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ہُلَیل سے اور اپنے والد سے ان کی ایک کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۱۲﴾

جناب عبیداللہ بن علی بن ابی شعبہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی تیم اللات بن ثعلبہ کے غلام تھے، ان کی کنیت ابوعلی ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، یہ ان کے والد اور بھائی حلب میں تجارت کرتے تھے اس لئے یہ حلبی مشہور ہو گئے تھے۔ آل ابی شعبہ کوفہ کا ہمارے اصحاب میں ایک قابل ذکر گھرانہ تھا، ان کے دادا ابوشعبہ نے حضرت امام حسن اور امام حسین علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ سب ثقات تھے جو بات کہتے

تھے لوگ اُس کی طرف رجوع کرتے تھے۔ جناب عبیداللہ سب سے بڑے تھے اور علمی وجاہت میں سب سے آگے تھے انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی جو اُن کی طرف منسوب ہے۔ انہوں نے اس کتاب کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے پیش کیا تھا تو آنجنابؑ نے اُس کی تصحیح کی تھی۔

بوقت قرات فرمایا تھا: کیا تو ان سب کو اس کی مثل دیکھتا ہے

اس کتاب کے نسخے اولین تحریروں سے مختلف ہیں، تقریباً ان سب میں تفاوت ہے۔

ہمارے بہت سے اصحاب نے اس کتاب سے روایت کی ہے، انہوں نے اس کے بارے میں عبیداللہ سے سنا تھا، اس کی طرف بہت زیادہ سلسلہ روات ہیں۔ اس کتاب میں ہماری عادت رہی ہے کہ صرف ایک طریقہ ذکر کرتے ہیں یہاں بھی ہمارا معمول وہی ہے۔ ہمیں ایک سے زیادہ لوگوں نے خبر دی ہے: انہوں نے علی بن حُبَیْشِ بن قُوْنی کاتب کوفی سے سنا، انہوں نے حُمید بن زیاد سے، انہوں نے عبیداللہ بن احمد بن نہیک سے، انہوں نے ابن ابی عُمَیر سے، انہوں نے حَمّاد سے، اور انہوں نے حلبی سے سنا۔

﴿۶۱۳﴾

جناب عبیداللہ بن ولید وصّافی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عرب تھے، ثقہ راوی ہیں، ان کی کنیت ابو سعید ہے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ اصحاب کتب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے ان کی ایک کتاب ہے جس کی اُن سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمارے بہت سے اصحاب نے احمد بن محمد بن سلیمان کے حوالے سے مجھے خبر دی، اُنہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر رزّاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی الخطّاب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سِنان نے، اُنہوں نے ابن مُسکان سے، اور انہوں نے عبیداللہ بن ولید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۱۴﴾

جناب عبیداللہ بن عبداللہ دھقان واسطی رحمۃ اللہ علیہ

یہ روایت میں ضعیف تھے، ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت اُن سے محمد بن عیسٰی بن عبید نے کی کہ

ہمیں خبر دی علی بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عُبید نے، اور انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۱۵﴾

جناب عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نخعی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو العباس ہے، صدوق بزرگ اور ثقہ تھے۔ کوفہ میں آل نہیک ہمارے اصحاب کا خانوادہ تھا، ان میں سے عبد اللہ بن محمد و عبد الرحمن الشمر یان وغیرہ تھے۔ ان بزرگوار کی کتاب "النوادر" ہے۔

ہمیں اس کی خبر قاضی ابو الحسین محمد بن عثمان بن حسن نے دی، انہوں نے کہا: اس کتاب میں ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم الموسوی کا اجازہ شامل تھا۔ انہوں نے وہ تمام روایات ہمیں دکھائیں جو عبید اللہ بن احمد بن نُہیک سے متعلق تھیں، انہوں نے کہا: وہ کوفہ میں تھے پھر مکہ معظمہ کی طرف آئے۔ حُمید بن زیاد نے اپنی فہرست میں کہا: میں نے عبید اللہ بن احمد نُہیک سے ان کی کتاب المناسک، کتاب الحج، کتاب فضائل الحج، کتاب الثلاث والاربع اور کتاب المناقب کے بارے میں سنا۔ میں یہ نہیں جانتا کہ یہ کتابیں حُمید نے اُن کے سامنے پڑھی تھیں یا نہیں، اور یہ کہ مصنفات عبید اللہ کی ہیں یا کسی اور کی ہیں۔

﴿۶۱۶﴾

جناب عبید اللہ بن فضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبید اللہ بن فضل بن محمد بن نبہانی ابو عیسیٰ کی اصل رہائش کوفہ میں تھی بعد میں یہ مصر چلے گئے اور وہیں آباد ہو گئے۔ ان کی کچھ کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے: "زہر الریاض" یہ کتاب عمدہ ہے اور کثیر الفوائد ہے۔

مجھے اس کتاب کی خبر ابو الفرج کاتب نے دی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابو عیسیٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۱۷﴾

جناب عبید اللہ بن ابی زید احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبید اللہ بن ابی زید احمد بن یعقوب بن نصر انباری ہمارے بزرگ اصحاب میں سے تھے، ان کی کنیت ابو طالب ہے، حدیث میں ثقہ اور اس پر دست رس رکھتے تھے۔ یہ ابتداء ہی میں واقفی تھے، ابو عبد اللہ حسین بن عبید اللہ نے کہا

کہ ابو غالب زراری کا بیان ہے: میں ابو طالب کو اچھی طرح سے جانتا ہوں انہوں نے اکثر عمر کتب واقفہ میں گزاری اور اُن کے ساتھ مل جل کر رہے بعد میں نظریہ امامت کی طرف لوٹے، ہمارے اصحاب نے انہیں پسند نہیں کیا۔

جناب ابوطالب حسن العبادت اور خشوع وخضوع رکھنے والے انسان تھے۔ ابو القاسم بن سہل الواسطی العدل کہتے تھے میں نے ابوطالب سے زیادہ عبادت گزار، زاہد اور خوش لباس کسی اور کو نہیں دیکھا اور ابی طالب شیریں گفتاری میں بہت سوں سے بڑھے ہوئے تھے وہ واسط کے عامہ سے خوف زدہ رہتے تھے کہ وہ کہیں انہیں نماز پڑھتے ہوئے نہ دیکھ لیں اور ان کے کتب سے واقف نہ ہو جائیں اس لئے ویرانوں، جنگلوں، گرجہ گھروں میں تن تنہا عبادت کرتے رہتے تھے۔ لوگوں نے اُن کا تعاقب کیا تو انہوں نے انہیں نماز و مناجات میں حسن حال میں پایا۔

ہمارے بغدادی اصحاب نے اُن پر ارتفاع کا الزام لگایا۔

ایک کتاب ان سے منسوب کی گئی ہے جس کا نام "کتاب الصفوۃ" ہے۔

حسین بن عبداللہ نے کہا کہ جب ابوطالب بغداد آئے تو میں نے کوشش کی ہمارے اصحاب ان سے ملاقات کریں تا کہ ان سے احادیث سُنیں لیکن ان لوگوں نے ایسا نہیں کیا۔

ان بزرگوار کی بہت زیادہ کتابیں ہیں جن میں کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب الانتصار للشیع من اہل البدع، کتاب المسائل المفردۃ والدلائل المجردۃ،

کتاب اسماء امیر المومنین علیہ السلام، کتاب فی التوحید العدل والامامۃ

کتاب طرق حدیث الغدیر، کتاب طرق حدث الرایۃ،

کتاب طرق حدیث انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ،

کتاب التفضیل، کتاب ادعیہ الائمہ علیہم السلام، کتاب فدک، کتاب مزار ابی عبداللہ علیہ السلام،

کتاب طریق حدیث الطائر، کتاب طرق قسیم النار، کتاب التطہیر

، کتاب الخط والقلم، کتاب اخبار فاطمہ علیہا السلام، کتاب فرق الشیعہ،

کتاب الابانۃ عن اختلاف الناس فی الامامت، کتاب مسند خلفاء بنی عباس،

ہمیں اس بارے میں احمد بن عبید الواحد نے خبر دی۔

انہوں نے عبیداللہ بن ابی زید سے اُن کی مذکورہ کتابوں کے بارے میں سنا۔ جناب ابوطالب کا انتقال واسط میں ۳۵۶ھ میں ہوا تھا۔

﴿۶۱۸﴾

جناب عبید بن زرارہ بن اَعْیَن الشَّیبانی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ثقہ ثقہ ہیں اور چشمہ علم تھے۔

لَا لَبْسَ فِیْہِ وَلَا شَکٌّ یعنی یہ ہر لحاظ سے قابل اعتماد تھے۔

ان کی کتاب سے ہمارے اصحاب نے روایت کی ہے، ہمارے متعدد اصحاب نے احمد بن محمد بن یحییٰ کے حوالے سے ہمیں خبر دی انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن ابی خطّاب، محمد بن عبدالجبار اور احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، انہوں نے حمّاد بن عثمان سے، اور انہوں نے عبید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۱۹﴾

جناب عبید بن حسن کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں لیکن قلیل الحدیث ہیں۔

یہ فضل بن جعفر بزّاز (پارچہ فروش) کے قریبی تھے، ان کی ایک کتاب ہے جس کی ہمارے بعض اصحاب نے مجھے ابوعبداللہ بن شاذان کے حوالے سے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین نے، اور انہوں نے عبید بن حسن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۲۰﴾

جناب عبید بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

ان کے والد کا نام محمد ہے، ایک قول کے مطابق ان کا شجرہ نسب یہ ہے:

عُبید بن محمد بن کثیر بن عبدالواحد بن عبداللہ بن شریک بن عدی ابوسعید عامری کلابی وحیدی، وحید کا نام عامر بن کعب بن کلاب تھا۔ عبداللہ بن کثیر عُبید کے دادا تھے۔

جناب عُبید نے حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کنیت ابو نخل تھی، دونوں اماموں کی بارگاہ میں انہیں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ عُبید کوفہ کے رہنے والے تھے، ہمارے اصحاب نے انہیں ملعون کیا ہے اور کہا کہ عُبید حدیث وضع کرتے تھے ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب التحریج فی بنی الشیصبان" ہے۔

جس کی اکثر احادیث جھوٹی ہیں اور صحیح احادیث بہت کم ہیں، ابو عبداللہ بن عیاش نے اس کتاب کی روایت کی ہے، انہوں نے ابوالحسین عبدالصمد بن علی بن مکرم الطستی سے سنا تھا، انہوں نے کہا: میں نے اسے عُبید کے سامنے پڑھا تھا۔

ان کی دوسری کتابوں کے نام یہ ہیں: "کتاب الفضائل" اور "کتاب المعرفت" ہے۔

جناب عبید کا انتقال رمضان ۲۹۴ھ میں ہوا تھا۔

﴿۶۲۱﴾

جناب عبدالرحمن بن کثیر ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے یہ روایت میں ضعیف تھے۔ ہمارے اصحاب نے ان پر طنز کیا ہے کہ یہ احادیث وضع کرتے تھے، ان کی ایک کتاب کا نام "فضل سورہ انا انزلناہ" ہے۔

ہمیں ان کی اس کتاب کی خبر عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن لاحق نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، اُنہوں نے سنا علی بن حسّان سے، انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "صلح حسن علیہ السلام" ہے۔

اس کے بارے میں ہمیں بعد والوں میں محمد بن جعفر ادیب نے بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا مُفضل بن ابراہیم بن قیس بن رُمانہ اشعری نے، انہوں نے سنا علی بن حسّان سے اور انہوں نے اپنے چچا عبدالرحمن بن کثیر سے، ان کی ایک اور کتاب کا نام "کتاب فدک" ہے۔ جناب عبدالرحمن کی کتاب "کتاب الاظلۃ" ایک فاسد اور مختلط کتاب ہے۔

﴿۶۲۲﴾

جناب عبدالرحمٰن بن ابی نجران رحمۃ اللہ علیہ

ابو نجران کا نام عمرو بن مسلم تھا، تیمی تھے کیونکہ بنو تیم کے حلیف تھے۔ عبدالرحمن کی کنیت ابوالفضل ہے۔ انہوں

نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کے والد ابو نجران نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا، ابو نجران سے حنّان نے حدیث کا سماع کیا تھا، عبدالرحمن ثقہ ثقہ تھے اور اپنی روایات میں معتمد ان کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ابو العباس نے کہا: میں نے ان کی صرف ایک کتاب دیکھی ہے۔

کتاب البیع والشراء" ہمیں اس کی خبر قاضی ابو عبداللہ وغیرہ نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے عبدالرحمن سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ اور ہمیں ابو عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے سنا محمد بن جعفر الرزاز سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن خالد سے، اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اُن کی کتاب "القضایا" کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب ہے جس کا نام "کتاب محمد بن قیس" ہے، اس کی روایت اُنہوں نے عاصم بن حُمید سے کی اور انہوں نے محمد سے اور عبدالرحمن نے اِس کتاب میں اضافے کیے تھے اور ہمیں اِن کی کتاب "المطعم والمشرب" کی خبر محمد بن علی کاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن مَعْمَر کوفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمدان بن معافی ابو جعفر ضبیعی نے، انہوں نے عبدالرحمن سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ "کتاب یوم ولیلہ" اور "کتاب النوادر" بھی ان کی تصنیفات ہیں۔

ہمیں ان کی خبر دی محمد بن عثمان نے اور انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے انہوں نے عبیداللہ بن احمد سے، اور انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے اُن کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔

﴿۶۲۳﴾

جناب عبدالرحمن بن محمد بن ابی ہاشم بَجَلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، ہمارے اصحاب میں صاحبِ قدر و منزلت تھے، یہ روایت میں ثقہ ثقہ ہیں، ان کی کتاب النوادر ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے سنا ابن ثابت سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا القاسم بن محمد بن حسین بن حازم (خازم) نے، اور انہوں نے عبدالرحمن سے سنا۔

﴿۶۲۴﴾

جناب عبدالرحمن بن احمد بن نُہیک سمری رحمۃ اللہ علیہ

ان کا لقب دُحمان تھا، کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ نہیں تھے، ان کی کچھ حدیث قابل قبول اور کچھ

ناقابل قبول ہیں۔ احمد بن علی سیرافی نے اس امر کا ذکر کیا ہے ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حمید سے اور انہوں نے عبدالرحمن بن احمد سے سنا۔

﴿۶۲۵﴾

جناب عبدالرحمن بن احمد بن جَبرُوَیہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد عسکری ہمارے اصحاب میں متکلم تھے، حسن تصنیف اور جید الکلام تھے۔ محمد بن عبداللہ بن مُملک اصبہانی نے ان کے دلائل سے متاثر ہو کر اپنا مذہب معتزلہ چھوڑ کر مذہب امامیہ کو قبول کیا تھا، ان بزرگوار نے عباد بن سلیمان اور ان کے طبقہ کے لوگوں سے مناظرے کیے۔

ہماری طرف ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "کتاب الکامل فی الامامت" بھیجی گئی یہ عمدہ کتاب ہے۔

﴿۶۲۶﴾

جناب عبدالرحمن بن حسن القاسانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، نابینا تھے، مفسر قران، حافظ بلکہ نمایاں حافظ تھے، قاسان کے رہنے والے تھے۔

میں نے ان کی کتاب ابو عبداللہ بن عبیداللہ اور ابو عبداللہ محمد بن محمد کے پاس دیکھی ہے۔

اس میں فقہ کے تمام ابواب قصیدہ کی شکل میں موجود ہیں۔

﴿۶۲۷﴾

جناب عبدالرحمن بن اَعیَن بن سُنسُن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ بزرگوار قلیل الحدیث تھے، علی بن نعمان نے اُن کی کتاب سے روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن نعمان نے، اور انہوں نے عبدالرحمن بن

اُعَین سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۲۸﴾

جناب عبدالرحمن بن محمد بن عبیداللہ زرمی فزاری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ثقہ راوی ہیں، ہمارے صاحبانِ رجال نے ان کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے، ہمیں ان کی کتاب کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا زکریا بن یحییٰ نے، اور انہوں نے کہا:

ہمیں عبدالرحمن نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۲۹﴾

جناب عبدالرحمن بن سالم رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن کوفی عطار، سالم بیّاع المصاحف (مصحف فروش) تھے۔ یہ عبدالرحمن بن سالم عبدالحمید بن سالم کے بھائی تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اُس کی خبر قاضی ابوعبیداللہ جُعفی نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا منذر بن جفیر نے انہوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن سالم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۳۰﴾

جناب عبدالرحمن بن حجاج بَجَلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار قبیلہ بُجیلہ کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، زرہ فروش تھے، بغداد ان کا مسکن تھا، ان پر کیسانیہ کے مکتب کا پیروکار ہونے کا الزام تھا۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد یہ قید حیات رہے پھر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی صحبت اختیار کی اور حق کی طرف لوٹے، یہ ثقہ ثقہ، محکم اور اہم افراد میں تھے۔ ان کے بیٹے کی پوتی ہماری بوڑھی خواتین میں سے ایک گزرے ہوئے لوگوں کے حوالے سے ان کی عبادت کا ذکر کرتی تھیں۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت اُن سے ہمارے اصحاب کی جماعتوں نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، اُنہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے عبدالرحمن سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۱﴾

جناب عبدالرحمن بن بدر رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو ادریس ہے، کوفی اور ثقہ تھے، ان جیسی مضبوط بنیاد والا کوئی نہیں کہ ان سے حدیث لی جا سکتی ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ان سے یحییٰ بن زکریا لؤلؤی نے اس کی روایت کی ہے کہ ہمیں بتایا ہمارے کچھ اصحاب نے احمد بن محمد زُراری کے حوالے سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا لؤلؤی نے، انہوں نے کہا: ہمیں عبدالرحمن بن بدر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۳۲﴾

جناب عبدالرحمن بن عمرو العائذی رحمۃ اللہ علیہ

موصوف عائذہ قریش سے ہیں۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، کوفی افراد کہتے ہیں کہ یہ جعیدی تھے جو عائذ اللہ بن سعد بن مذحج کا کنبہ ہیں۔

بعض اوقات یہ نسب صحیح نظر آتا ہے کیونکہ عائذہ قریش کا کوفہ سے کوئی تعلق نہیں تھا، عائذہ یمن کے رہنے والے تھے ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت کلابی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن بن اسحاق اکنانی

نے، اور انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۳﴾

جناب عبدالرحمن بن ابی حماد رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، صرّاف تھے قم کی طرف ہجرت کی پھر یہیں آباد ہو گئے۔

یہ احمد بن ابی عبداللہ برقی کے مصاحب تھے، ان پر ضعف اور غلو کا الزام ہے۔ ان کی کتاب ہے، جس کی ہمیں خبر دی عبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطّاب زیّات نے، اور انہوں نے عبدالرحمن بن ابی حماد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۴﴾

جناب عبدالرحمن بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن سفیان نے، اُنہوں نے حُمید بن ابراہیم بن سلیمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۵﴾

جناب عبدالملک بن عُتبہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

اللّھبی النسل تھے، انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابوالعباس بن سعید نے ان کا ان راویوں میں ذکر کیا ہے جنہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کوئی کتاب نہیں ہے، جس کتاب کی نسبت عبدالملک بن عتبہ کی طرف دی گئی ہے وہ کتاب عبدالملک بن عتبہ نخعی صیرفی کی کتاب ہے، وہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

اُن سے اس کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر رزّاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی ابن بنت الیاس نے، اور انہوں نے عبدالملک بن عتبہ سے اُن کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۶﴾

جناب عبدالملک بن حکیم خثعمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ اور پُر یقین تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر قاضی ابوعبداللہ جعفی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن حکیم نے، اُنہوں نے کہا: ہمیں عبدالملک بن حکیم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۳۷﴾

جناب عبدالملک بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی کوفی تھے، ثقہ اور پُر یقین تھے، انہوں نے ہمارے اصحاب سے حدیث کا سماع کیا اور انہوں نے ان سے روایت کی، یہ ہمارے امر سے متحقق نہیں تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت محمد بن خالد برقی نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی علی بن احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے اُنہوں نے اپنے والد سے سنا، اور انہوں نے عبدالملک سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۳۸﴾

جناب عبدالملک بن والید کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں حسین بن عبیداللہ نے بتایا اور کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے انہوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سلیمان نے بتایا۔

﴿۶۳۹﴾

جناب عبدالملک بن منذر العمی بصری رحمۃ اللہ علیہ

ضعیف راوی ہیں، ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا برقی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبدالملک نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۶۴۰﴾

جناب عبدالعزیز بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالعزیز بن یحییٰ بن احمد بن عیسیٰ الجلودی ازدی بصری ابواحمد شیخ البصرہ اور اخباری تھے، ان کے دادا جناب عیسیٰ جلودی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے صحابی تھے۔ یہ جلود کی طرف منسوب ہیں، جلود ساحل سمندر پر ایک گاؤں ہے لیکن کچھ افراد نے کہا، جلود بنی ازد کا علاقہ ہے، ماہرین انساب اس بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔

ان بزرگوار کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

ان کتابوں کا ذکر علماء نے کیا ہے۔

کتاب مسند امیر المومنین علیہ السلام، کتاب الجمل، کتاب صفین، کتاب الحکمین، کتاب الغارات، کتاب الخوارج، کتاب بنی ناجیہ، کتاب حروب علی علیہ السلام، کتاب ما نزل فی الخمسہ علیہم السلام، کتاب الفضائل، کتاب نسب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب تزویج فاطمہ علیہا السلام، کتاب ذکر علیؑ فی حروب النبیؐ، کتاب محب علیؑ ومن ذکرہ بخیر، کتاب من احب علیاً علیہ السلام وابغضہ، کتاب ضغائن فی صدور قوم، کتاب من سبّہ من الخلفاء، کتاب الکنایہ عن سب علیؑ، کتاب التفسیر عنہ، کتاب القرءات،

کتاب مانزل فیہ من القرآن، کتاب خطبہ، کتاب شعرہ، کتاب خلافتہ، کتاب عمالہ وولاتہ علیہ السلام،
کتاب قولہ فی الشوریٰ، کتاب ماکان بین علی وعثمان من الکلام، کتاب المرء مع من احب،
کتاب قال الشیعہ بعد علی، کتاب ذکر الشیعہ ومن ذکرھم ھواؤ من احب بن من الصحابہ،
کتاب قضاء علی علیہ السلام، کتاب رسائل علی علیہ السلام، کتاب من روی عنہ من الصحابہ، کتاب مواعظہ علیہ السلام،
کتاب ذکر کلامہ فی الملاحم، کتاب ماقیل فیہ من شعر ومن مدح، کتاب مقتلہ علیہ السلام، کتاب علمہ،
کتاب قسمہ علیہ السلام، کتاب الدعاء علیہ السلام، کتاب اللباس عنہ، کتاب الشراب وصفتہ وذکر شرابہ،
کتاب الادب عنہ، کتاب النکاح عنہ، کتاب الطلاق عنہ، کتاب التجارات عنہ، کتاب الجنایہ والدیات عنہ،
کتاب الضحایا والذبائح والصید والایمان والجراح، کتاب الفرائض والعتق والتدبیر والمکاتبہ عنہ،
کتاب الحدود عنہ علیہ السلام، کتاب الطہارۃ عنہ، کتاب الصلاۃ عنہ، کتاب الصیام عنہ، کتاب الزکوۃ عنہ علیہ السلام،
کتاب ذکر خدیجہ وفضل اہلبیت علیہم السلام، کتاب ذکر فاطمہ علیہا السلام، کتاب ذکر الحسن والحسین علیہما السلام،
کتاب فی امر الحسن، کتاب ذکر الحسین، کتاب مقتل الحسین، الکتب المتعلقہ بعبد اللہ بن العباس مسند
کتاب التنزیل عنہ، کتاب التفسیر عنہ، کتاب المناسک عنہ، کتاب النکاح والطلاق عنہ،
کتاب الفرائض عنہ، کتاب تفسیرہ عن الصحابہ، کتاب القراءات عنہ، کتاب البیوع والتجارات عنہ،
کتاب الناسخ والمنسوخ عنہ، کتاب نسبہ، کتاب ما أسندہ عن الصحابہ، کتاب ماروا من رای الصحابہ،
کتاب بقیتہ قولہ فی الطہارۃ، کتاب الصلوٰۃ والزکوۃ، کتاب الذبائح والاطعمہ واللباس،
کتاب الفتیا والشہادات والاقضیہ والجہاد والعدۃ وشرائع الاسلام
کتاب قولہ فی الدعاء والعوذ وذکر الخیر فضل ثواب الاعمال والطب والنجوم
کتاب قولہ فی قتال اہل القبلۃ وانکار الرجعت والامر بالمعروف
کتاب فی الادب وذکر الانبیاء واول کلامہ فی العرب
کتاب بقیتہ کلامہ فی العرب وقریش والصحابہ والتابعین ومن ذمہ کتاب قولہ فی شیعۃ علی علیہ السلام
کتاب بقیتہ رسائلہ وخطبہ واول مناظرتہ وذکر نساءہ وولدہ

ابن عباس علیہ السلام کی دوسری کتابیں:

اخبار التوابین و الوردہ، اخبار مختار بن ابی عبیدہ ثقفی، اخبار علی بن الحسین علیہ السلام، کتاب اخبار ابی جعفر محمد بن علی علیہ السلام،
کتاب اخبار المہدی علیہ السلام، کتاب اخبار زید بن علی علیہ السلام، کتاب اخبار عمر بن عبد العزیز، کتاب اخبار محمد بن الحنفیہ،

کتاب اخبار العباس، کتاب اخبار جعفر بن ابی طالبؑ، کتاب اخبار اُم ہانی، کتاب اخبار عبداللہ بن جعفر،
کتاب اخبار الحسنؑ بن ابی الحسنؑ، کتاب اخبار محمد بن عبداللہ، کتاب اخبار ابراہیم بن عبداللہ بن حسن،
کتاب اخبار من عشق من الشعراء، کتاب اخبار لقمان بن عاد، کتاب اخبار لقمان الحکیم، کتاب مرج الفقہا،
کتاب من خطب علی منبر بشعر، کتاب اخبار تابط شرا، کتاب اخبار الاعراب، کتاب اخبار قریش والاصنام،،
کتاب فی الحیوانات، کتاب قبائل نزار وحرب ثقیف، کتاب الطب، کتاب طبقات العرب والشعراء، کتاب النحو،
کتاب السحر، کتاب الطیرۃ، کتاب زجر الطیر، کتاب مارثی بہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب الرؤیا، کتاب اخبار لسودان،
کتاب العوذ، کتاب الرقی، کتاب المطر، کتاب السحاب والرعد والبرق، کتاب اخبار عمرو بن معدیکرب،
کتاب اخبار امیہ بن ابی الصلت، کتاب اخبار ابی الاسود الدئلی، کتاب اخبار اکثم بن صیفی،
کتاب اخبار عبدالرحمن بن حسان، کتاب اخبار خالد بن صفوان، کتاب اخبار ابی نواس، کتاب اخبار المتنمین،
کتاب الاطعمہ، کتاب الاشربہ، کتاب اللباس، کتاب اخبار الحجاج، کتاب النکاح، کتاب ماجاء فی الحمام،
کتاب اخبار رؤبہ بن العجاج، کتاب ماروی فی الشطرنج، کتاب شعر عباد بن بشار، کتاب اخبار ابی بکر وعمر،
کتاب من اوصٰی بشعر جمعہ، کتاب من قال شعراً فی وصیۃ، کتاب خطب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب خطب ابی بکر، کتاب خطب عمر،
کتاب خطب عثمان بن عفان، کتاب کتب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب رسائل ابی بکر، کتاب رسائل عمر، کتاب رسائل عثمان،
کتاب حدیث یعقوب بن جعفر بن سلیمان، کتاب الطیب، کتاب الریاحین، کتاب التمثل بالشعر،
کتاب قطائع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب قطائع ابی بکر وعمر وعثمان، کتاب الحیات، کتاب الدنانیر والدراہم،
کتاب اخبار الاحنف، کتاب زیاد، کتاب اخبار الوفود علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان، کتاب اخبار الفرس،
کتاب اخبار ابی داؤد، کتاب مقتل محمد بن ابی بکر، کتاب السخا والکرم، کتاب الاقتضاء، کتاب البخل والشح،
کتاب اخبار قنبر، کتاب الالویہ والرایات، کتاب الرایات الازد، کتاب اخبار شریح، کتاب اخبار حسان،
کتاب اخبار دغفل النسابہ، کتاب اخبار سلیمان، کتاب اخبار حمزہ بن عبدالمطلب، کتاب اخبار الجن،
کتاب اخبار صعصعہ بن صوحان، کتاب اخبار الحجاج، کتاب اخبار الفرزدق، کتاب الزہد، کتاب الدعا،
کتاب القصاص، کتاب الذکر، کتاب المواعظ، کتاب اخبار جعفر بن محمد علیہما السلام، کتاب اخبار موسیٰ بن جعفر علیہما السلام،
کتاب مناظرات علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام، کتاب اخبار عقیل بن ابی طالب علیہما السلام، کتاب اخبار السید بن محمدؒ،
کتاب اخبار بنی مروان بن محمد، کتاب اخبار العرب والفرس، کتاب اخبار البراجم، کتاب ہدبہ بن خشرم، کتاب اخبار المحدثین،
کتاب اخبار حذیفہ، کتاب مقتل عثمان، کتاب اخبار ایاس بن معاویہ، کتاب اخبار ابی الطفیل، کتاب الفار، کتاب القرود،

یہ تمام کتابیں ابواحمد الجلودی کی ہیں۔ میں نے انہیں تمام فہرستوں میں دیکھا ہے اور بعض کتابوں کو میں نے دیکھا ہے۔ ہمیں ابوعبداللہ الحسین بن عبید اللہ نے کہا: ہمیں ان تمام کتابوں کی ابوالحسن علی بن حماد بن عبید اللہ بن حماد العدوی نے اجازت دی ہے۔ میں نے شاعر ابوالحسن بن حماد کو دیکھا تھا، ہمیں ابوعبداللہ بن ہدیہ نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں عبدالعزیز نے اپنی تمام کتابوں کی اجازت دی۔

﴿۶۴۱﴾

جناب عبدالعزیز العبدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ضعیف راوی ہیں، ابن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں خبر دی ابوالعباس احمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے عبدالعزیز سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۲﴾

جناب عبدالعزیز بن مھتدی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالعزیز بن مہتدی بن محمد بن عبدالعزیز الاشعری القمی تے جو ثقہ ہیں حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے۔

جس کی خبر ہمیں محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر مؤدب نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبدالعزیز نے اپنی کتاب کے بارے میں۔ محمد بن الحسین بن عبدالعزیز بن المھتدی ان کی اولاد میں سے تھے۔

﴿۶۴۳﴾

جناب عبد السلام بن صالح رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبد السلام بن صالح بن ابو صلت الھروی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
یہ ثقہ اور صحیح الحدیث راوی تھے۔ انکی کتاب کا نام "کتاب وفات الرضا علیہ السلام" ہے۔

﴿۶۴۴﴾

جناب عبد السلام بن سالم البجَلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبد السلام بن سالم البجلی کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے، اُس کتاب کی ہمیں محمد بن جعفر نحوی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن یوسف بن بقاح نے، اور انہوں نے عبد السلام سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۵﴾

جناب عبد الکریم بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبد الکریم بن عمرو بن صالح خثعمی بنی خثعم کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا پھر انہوں نے واقفی مکتب اپنا لیا تھا۔
یہ ثقہ ثقہ اور چشمۂ علم تھے، ان کا لقب کرّام تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، ہمارے متعدد اصحاب نے اُس کی روایت کی ہے۔ ہمیں اُس کی خبر ابو عبد اللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن خازم نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عُبَیس نے، اور انہوں نے کرّام سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۶﴾

جناب عبدالکریم بن ہلال الجُعفی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالکریم بن حلال جُعفی خراز کے حلیف تھے ,کوفہ کے رہائشی تھے، ثقہ اور چشمہ علم تھے، انہیں خُلقانی کہا جاتا تھا۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اُس کی خبر قاضی ابو عبداللہ جُعفی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خازمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن عبدالکریم بن حلال نے اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۷﴾

جناب عبدالحُمید بن ابی العلا ء رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالحُمید بن ابی عُلاء، بن عبدالملک ازدی ثقہ راوی ہیں انہیں سمین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی خبر ہمیں احمد بن عبدلواحد نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی بن قُونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عُبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، اُنہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، اور اُنہوں نے عبدالحُمید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۸﴾

جناب عبدالغفار بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالغفار بن قاسم بن قیس بن قیس بن قَہد ابو مریم الانصاری نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ثقہ راوی ہیں اُن کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ہمارے متعدد اصحاب نے کی ہے۔ ہمیں اس کی ابن نوح نے خبر دی، اُنہوں نے سنا حسن بن حمزہ سے، اُنہوں نے ابن بُطہ سے، اُنہوں نے صفار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، اُنہوں نے سنا حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے عبدالغفار سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۴۹﴾

جناب عبدالغفار بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالغفار بن حبیب الطائی الجازی اہل جازیہ سے تھے جو نہرین کے علاقہ کا ایک گاؤں ہے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ راوی ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے، جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔

ہمیں خبر دی حسین بن عُبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، اُنہوں نے سنا محمد بن عبدالجبار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا نضر بن شعیب نے اور انہوں نے عبدالغفار سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۵۰﴾

جناب عبدالواحد بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالواحد بن عمر بن محمد بن ابی ہاشم المقری، ابن مجاہد کے شاگرد تھے عامی تھے۔ ان کی کتاب کا نام "قرات امیر المومنین علیہ السلام" ہے۔ ان کی کنیت ابو طاہر ہے۔

ہمیں ان کی کتاب کی خبر ابو احمد عبدالسلام بن حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو بکر الدوری نے انہوں نے کہا: ہمیں ابو طاہر نے اس کتاب کا املا کرایا یعنی ہم نے اس قرائت کو لکھا۔

﴿۶۵۱﴾

جناب عبدالوہاب المادرائی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالوہاب المادرائی ابو محمد کی ایک کتاب ہے۔ جو غیبت کے موضوع پر ہے۔

﴿۶۵۲﴾

جناب عبدالعظیم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالعظیم بن عبداللہ بن علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابوقاسم کی ایک کتاب ہے جس کا نام "خطب امیرالمومنین علیہ السلام" ہے۔

ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ نے کہا: ہمیں جعفر بن محمد ابوالقاسم نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد برقی نے۔ جناب عبدالعظیم بادشاہ کے خوف سے بھاگ کر "رے" چلے آئے اور سکۃ موالی میں ایک محب آل محمدؐ کے گھر میں اُن کے گھر کی سرداب میں پوشیدہ ہو کر رہنے لگے۔

آپ اس سرداب میں محوِ عبادت رہتے تھے، رات کو نمازوں میں مصروف رہتے اور دن کو روزے رکھتے تھے چھپ چھپ کر باہر آتے اور اُس قبر کی زیارت کرتے جو دوسری قبر کے مقابلے میں تھی اور ان دونوں قبور کے درمیان راستہ تھا وہ فرماتے تھے کہ یہ قبر حضرت موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے ایک فرزند کی ہے۔

آپ ہمیشہ اس سرداب میں پناہ گزین رہتے تھے، بات آگے بڑھی ایک کے بعد دوسرے تک خبر پہنچی کہ یہاں آل محمدؐ کے گھرانے کا ایک فرد موجود ہے، یہ بات عام ہوگئی۔ انہی ایام میں ایک محب آل محمدؐ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپؐ نے اُس سے فرمایا: سکۃ موالی سے ایک مرد لایا جائے گا وہ میری اولاد میں سے ہے، اسے عبدالجبار بن عبدالوہاب کے باغ میں سیب کے درخت کے قریب دفن کیا جائے گا۔ آپؐ نے اُس جگہ کی طرف اشارہ کیا جس میں اس وقت حضرت عبدالعظیم دفن ہیں، وہ آدمی صاحب مکان کے پاس گیا جس میں سیب کا درخت تھا کہ وہ اُسے خریدنا چاہتا ہے۔

انہوں نے پوچھا وہ یہ مکان اور درخت کیوں خریدنا چاہتا ہے؟

اُس آدمی نے اُسے خواب سنایا، درخت کے مالک نے اُسے کہا: جو خواب تم نے دیکھا ہے وہی خواب میں نے بھی دیکھا ہے، اُس آدمی نے اپنا وہ باغ اور گھر سب وقف کر دیا کہ یہ باغ اور مکان اُس ہستی کے لئے وقف ہے جسے یہاں دفن ہونا ہے۔

حضرت عبدالعظیمؒ مریض ہوئے اور اس دنیا سے رخصت ہوئے، جب آپ کو غسل دینے کے لئے آپ کے جسم سے لباس اتارا گیا تو آپ کی جیب سے ایک کاغذ ملا جس پر آپ کا نسب لکھا ہوا تھا۔

"میں ابوالقاسم عبدالعظیم ہوں، ابن عبداللہ ابن علی بن الحسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب علیہم السلام"۔

ہمیں یہ خبر احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن فضل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن موسیٰ الرویانی ابوتراب نے، اُنہوں نے کہا: ہمیں عبدالعظیم بن عبداللہ نے اپنی تمام احادیث کے بارے میں بتایا۔

☆ کتاب الوصیت والامامت ☆ کتاب الدیات

ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن محمد بن زبیر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن عثمان الخراز (موچی) نے، انہوں نے سنا حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے علی بن رماب سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۵۷﴾

جناب علی بن منصور رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ پھر بغداد آئے کر آباد ہو گئے۔ اصحاب ہشام میں سے تھے اور بہت بڑے متکلم تھے۔ ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب کا نام "کتاب التدبیر فی التوحید والامامت" ہے۔

﴿۶۵۸﴾

جناب علی بن حسن بن رِباط بَجلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔

قابل بھروسہ ہیں علامہ الکشی نے کہا ہے کہ یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الصلوٰۃ" ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، اُنہوں نے حُمید سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ حضرمی صیرفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن رباط نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۶۵۹﴾

جناب علی بن حَسّان بن کثیر ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

عباس بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے حلیف تھے، یہ بہت زیادہ ضعیف ہیں۔ ہمارے بعض اصحاب نے اُن کا ذکر غالیوں میں کیا ہے ان کا عقیدہ فاسد تھا۔ ان کی کتاب کا نام "تفسیر باطن" ہے جو مکمل طور پر تخلیط ہے۔

﴿۲۶۰﴾

جناب علی بن اسماعیل بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن اسماعیل بن شعیب بن میثم بن یحییٰ تمار ابوالحسن بنی اسد کے حلیف تھے، کوفی تھے ان کا مسکن بصرہ تھا، یہ ہمارے اصحاب میں سرکردہ متکلمین میں سے تھے، ابوالھذیل اور نظام کے ساتھ ان کا مناظرہ مشہور ہے۔

ان کی مجالس اور کتابیں ہیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب الامامت، کتاب الطلاق، کتاب النکاح،

کتاب مجالس ہشام بن حکم، کتاب المتعہ

﴿۲۶۱﴾

جناب علی بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین ابوالحسن مدینہ کے مضافات میں عریض نامی بستی میں رہتے تھے چنانچہ ان کی اولاد عریض کی طرف منسوب ہے۔

ان کی کتاب "حلال وحرام" کے موضوع پر ہے، کہیں یہ کتاب ابواب میں ہے اور کہیں بغیر ابواب کے، ہمیں اس کی خبر قاضی ابوعبداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن اسباط بن سالم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حاصل کردہ احادیث کا ذکر ابواب کی صورت میں کیا اور ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن حسن بن علی بن جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن جعفر نے بتایا کہ انہوں نے غیر ابوابی صورت میں احادیث کا ذکر کیا ہے۔

﴿۲۶۲﴾

جناب علی بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن اسباط بن سالم بیاع الزطی (کپڑا فروش) ابوالحسن المقری کوفی تھے۔

maablib.org

یہ روایت میں ثقہ ہیں، فطحی مسلک رکھتے تھے۔ [1]

علی بن مہزیار اور ان کے درمیان خط وکتابت کا سلسلہ شروع ہوا، اُن کے دلائل سے متاثر ہو کر اپنے فطحی مسلک سے اعراض کر کے امامیہ مسلک کی طرف واپس آئے، انہوں نے اس مسئلہ میں حضرت ابوجعفر ثانی علیہ السلام کی طرف رجوع کیا اور اپنے فطحی مسلک کو ترک کر دیا اس سے پہلے انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ جناب علی بن اسباط روایت اور لہجہ کے اعتبار سے تمام لوگوں میں اوثق اور اصدق تھے۔

ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب الدلائل" ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن داوٗد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علاّن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، اُنہوں نے سنا محمد بن ایوب الدھقان سے، اور انہوں نے علی بن اسباط سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی کہ انہوں نے احمد بن جعفر سے اور انہوں نے حُمید سے سنا۔

جناب علی بن اسباط نے "کتاب التفسیر" تصنیف کی تھی۔

ہمیں اس کی خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن حمزہ بن زیاد جُعفی نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن اسباط نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا ان کی ایک اور کتاب "کتاب المزار" ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن اسباط نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔ ان کی کتاب "النوادر" بھی ہے جو ایک مشہور کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابوالحسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن جراح جُندی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ھمام ابوعلی کاتب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ہلال نے، اور انہوں نے علی بن اسباط سے سنا۔

﴿۲۶۳﴾

جناب علی بن مہزیار الاھوازی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن دَورقی الاصل موالیوں میں سے تھے ان کے والد نصرانی تھے، بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔ ایک قول ہے

---

[1] حضرت امام موسیٰ کاظم کے صاحبزادہ عبداللہ افطح کو امام ماننے والے فطحی کہلائے۔

کہ علی بن مہزیار نے بھی اپنے بچپن میں اسلام قبول کرلیا تھا، اللہ ربّ العزت نے اُن پر حق وحقیقت اپنانے کا احسان کیا اور انہیں تفقہ عطا کیا۔

انہوں امام رضا اور امام ابوجعفر علیہالسلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ بزرگوار حضرت امام ابوجعفر الثانی علیہالسلام کے خواص میں سے تھے اور آپؑ کے وکیل تھے امامؑ کی بارگاہ میں انہیں خاص مقام حاصل تھا۔

نیز یہ امام ابوالحسن ثالث کے بھی وکیل تھے، ان کے ذریعے امامؑ کی طرف سے ان کے محبوں کے نام توقیعات پہنچتی تھیں، جناب علی بن مہزیار روایت میں ثقہ ہیں۔ اور ان کا عقیدہ صحیح تھا۔ انہوں نے مشہور کتابیں تصنیف کی تھیں، ان کی کتابیں حسین بن سعید کی طرح ہیں۔

اضافی کتابوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الحج، کتاب الطلاق، کتاب الحدود، کتاب الدیات، کتاب العتق والتدبیر، کتاب التجارت والاجازات، کتاب المکاسب، کتاب التفسیر، کتاب الفضائل، کتاب المثالب، کتاب الدعا، کتاب التجمل والمروۃ، کتاب المزار، کتاب الرد علی الغلاۃ، کتاب الوصایا، کتاب الموریث، کتاب الخمس، کتاب شہادات، کتاب فضائل المومنین وبرھم، کتاب الملاحم، کتاب التقیہ، کتاب الصید والذبائح، کتاب الزھد، کتاب الاشربۃ، کتاب النذور والایمان والکفارات۔

جناب حسین بن سعید کی کتابوں سے انہوں نے مزید یہ کتابیں تصنیف کی تھیں:

کتاب الحروف، کتاب القائم، کتاب البشارات، کتاب الانبیاء، کتاب النوادر، رسائل علی بن اسباط

ہمیں ان کتابوں کی خبر محمد بن محمد، حسین بن عبیداللہ اور حسین بن احمد بن موسیٰ بن ھدیہ نے دی، اُنہوں نے سنا جعفر بن محمد، انہوں نے محمد بن حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے اپنے والد سے سنا ان تمام کتابوں کے بارے میں، اور ان کتابوں کی روایت علی بن مہزیار کے بھائی ابراہیم نے کی ہے۔

ہمیں ابوعبداللہ قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے سنا ابراہیم سے اور انہوں نے اپنے بھائی علی بن مہزیار سے سنا۔

اب رہی العباس بن المعروف کی روایت، وہ یہ ہے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی۔ انہوں نے محمد بن حسین سے سنا: انہوں نے سنا محمد بن حسن صفّار سے، اُنہوں نے عباس سے اور اُنہوں نے علی بن مہزیار سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۶۴﴾

جناب علی بن حسین بن علی المسعودی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی کنیت ابوالحسن ہے، الھذلی معروف ہیں۔
ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
کتاب المقالات فی اصول الدیانات، کتاب الزلف، کتاب الاستبصار، کتاب سر الحیات، کتاب نشر الاسرار،
کتاب الصفوۃ فی الامامت، کتاب الھدایہ الی تحقیق الولایہ، کتاب المعالی فی الدرجات،
والابانۃ فی اصول الدیانات، رسالۃ اثبات الوصیت لعلی بن ابی طالب علیہ السلام،
رسالہ الی ابن صفوۃ المصیصی، اخبار الزمان من الامم الماضیۃ والاحوال الخالیہ،
کتاب مروج الذھب ومعادن الجواہر، کتاب الفھرست۔
ابوالمفضل الشیبانی کے بارے میں گمان ہے کہ انہوں نے مسعودی سے ملاقات کی اور ان سے اُن کتابوں کی اجازت حاصل کی تھی۔ انہوں نے کہا: میں نے مسعودی سے ملاقات کی تھی۔ جناب علی بن حسین ۳۳۳ھ تک زندہ رہے۔

﴿۶۶۵﴾

جناب علی بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، عطار تھے۔ ثقہ راوی ہیں، ہمارے اصحاب میں سے تھے۔
ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام "کتاب الاستطاعت علی مذھب اہل العدل" ہے، ہمیں اس کتاب کی خبر ابوعبداللہ القزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سنا، اور انہوں نے علی بن عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۶۶﴾

جناب علی بن حسن بن محمد الطائی الجرمی رحمۃ اللہ علیہ

الطاطری کے نام سے معروف تھے، یہ ایک خاص قسم کا کپڑا بیچتے تھے جسے طاطریہ کہا جاتا ہے اس لئے الطاطری مشہور تھے، ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ عظیم الشان فقیہ تھے اور حدیث میں ثقہ تھے، جناب علی بن حسن

مذہب واقفہ کے سرگروہوں اور ان کے شیوخ میں سے تھے، یہ حسن بن محمد بن سماعہ صیرفی حضرمی کے استاد تھے کہ حسن نے ان سے علم حاصل کیا تھا۔ حسن بن سماعہ ان کے اکثر رجال میں شریک ہیں، حسن بن سماعہ نے جناب علی بن حسن سے کوئی روایت نہیں کی ہاں مذہبی علوم ان سے حاصل کیے تھے۔

علی حسن طاطری کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب التوحید، الامامۃ، الصلوٰۃ، الجمعہ، الفرائض، الفطرہ، الغیبت، المعرفت، النکاح، الطلاق، الاوقات، القبلہ، المناقب، الحج فی الطلاق، الحج، الولایت، الدعا، الحیض والنفاس، الامامت۔

ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن حسن نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا اور ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عمر بن کیسہ اور محمد بن غالب نے، اُن دونوں نے کہا: ہمیں علی بن حسن نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۶۷﴾

جناب علی بن العباس الجراذینی الرازی رحمۃ اللہ علیہ

ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ غالی تھے اور انہیں مطعون کیا گیا ہے یہ بہت زیادہ ضعیف تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الآداب والمُر وٓات، کتاب الرد علی سلمانیہ (سلیمانیہ غالیوں کا ایک گروہ ہے)

ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے سنا ابن ابورافع سے، اُنہوں نے محمد بن یعقوب سے، اُنہوں نے محمد بن حسن الطائی الرازی سے، اور انہوں نے کہا: ہمیں علی بن عباس نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۶۸﴾

جناب علی بن محمد بن شیرہ القاشانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ بہت بڑے فقیہ تھے۔ کثیر الحدیث تھے۔ فاضل تھے۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے انہیں مطعون کیا۔ اُس نے ذکر کیا کہ اُس نے ان سے مذاہب منکرہ کے بارے میں سنا تھا۔ لیکن جہاں تک میں نے دیکھا

ہے ان کی کتابوں میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ان بزرگوار کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
کتاب التادیب، یہ کتاب الصلوٰۃ ہے۔[1] کتاب الجامع فی الفقہ کبیر۔
ہمیں ان کتابوں کی خبر علی احمد بن محمد بن طاہر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے سنا علی بن محمد بن شیرہ قاسانی سے ان کی کتابوں کے بارے میں۔

﴿۶۶۹﴾

جناب علی بن عمر الاعرج رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ زکریا المومن کے مصاحب تھے، واقفی تھے۔
حدیث میں ضعیف ہیں، ان کی کتاب کا نام "کتاب الغیبت" ہے۔ ہمیں اس کی خبر قاضی ابوالحسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن عمر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۷۰﴾

جناب علی بن عبیداللہ بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین ابوالحسن آل ابی طالب ہیں، اپنے زمانہ کے بے مثل و بے عدیل عابد و زاہد انسان تھے۔ حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے خواص میں سے تھے۔ ہمارے امامی اصحاب کے ساتھ اختلاط تھا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب محمد بن ابراہیم طباطبا نے چاہا کہ ابوالسراد کی بیعت کر لیں بعد میں اس سے باز رہے اور اپنے معاملات کو محمد بن محمد بن زید بن علی کی طرف پھیر دیا تھا۔
جناب علی بن عبیداللہ کی کتاب حج کے احکام پر مشتمل ہے، انہوں نے اس کتاب کی تمام احادیث کا سماع حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کیا تھا، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد مرحوم نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا: ابوالحسن علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن حسین الجوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن حکم ابوعبداللہ اسدی زعفرانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

---

[1] اور یہ ابن خانبہ کی کتاب کے موافق ہے، اور اسی میں حج (کے احکام) کا اضافہ کیا گیا ہے۔

جعفر بن عبداللہ بن جعفر بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبید اللہ بن علی بن عبداللہ نے، اور انہوں نے اپنے والد سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۱﴾

جناب علی بن فضل الخزّاز رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی حسین نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن میثم بن ابی نُعَیم نے، اور انہوں نے علی بن فضل سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۲﴾

جناب علی بن محمد بن علی القزدانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن علی بن سعد اشعری قمی قزدان نامی گاؤں کے رہنے والے تھے، ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔

ابن متّویہ کے نام سے معروف تھے، ان کی کتاب "نوادر کبیر" ہے۔

ہمیں اس کی ابن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اور انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے علی بن محمد بن علی سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۳﴾

جناب علی بن محمد المنقَری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب "النوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے، اور انہوں نے علی بن محمد سے، اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۴﴾

جناب علی بن ابی صالح رحمۃ اللہ علیہ

ابوصالح کا نام محمد ہے ان کا لقب بزرگ تھا، علی بن ابی صالح کی کنیت ابوالحسن ہے۔

کوفہ کے رہنے والے تھے، پیشہ کے لحاظ سے حناط تھے، یہ مذہب اور حدیث میں ضعیف تھے۔

حُمید نے اپنی فہرست میں کہا ہے: میں نے اُن سے ان کی متعدد کتابوں کے بارے میں سنا، اُن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

کتاب ثواب انا انزلناہ (فی لیلۃ القدر)، کتاب الاظلہ، کتاب البداء والمشیئۃ، کتاب الثلاث والاربع، کتاب الجنۃ والنار، کتاب النوادر، کتاب الملاحم

میں ان کتابوں کے میں کچھ نہیں جانتا کہ ان کتابوں کی رجال نے روایت کی ہو۔

﴿۶۷۵﴾

جناب علی بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن حسن بن علی بن فضال بن عمر بن ایمن، عکرمہ بن ربعی کے حلیف تھے، جناب علی بن حسن بن علی الفیاض ابوالحسن ہمارے کوفی اصحاب فقہا میں سے اہم اور ثقہ تھے، عارف بالحدیث تھے۔

حدیث میں مسموع القول تھے اُن سے بہت زیادہ حدیث کا سماع ہوا۔

روایت وحدیث کے معاملے میں کسی نے ان کی لغزش کے بارے میں بات نہیں کی ہے اور نہ کسی نے انہیں مطعون کیا ہے، انہوں نے بہت کم ضعیف راویوں سے روایت نقل کی ہے۔

یہ فطحی تھے، انہوں نے اپنے والد سے براہ راست کوئی روایت نہیں کی، اس بارے میں انہوں نے کہا: اس وقت میری عمر اٹھارہ سال تھی، اپنے والد کی کتاب میرے سامنے تھیں، میں ان روایات کو نہیں سمجھتا تھا اور نہ اُن سے روایات کے لینے میں اپنے آپ کو قابل سمجھتا تھا۔

البتہ علی بن حسن نے اپنے دونوں بھائیوں سے حدیث کا سماع کیا جبکہ ان کے بھائیوں نے اپنے والد سے حدیث کا سماع کیا تھا، احمد بن حسینؒ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ایک نسخہ حدیث دیکھا جو ابوجعفر بابویہ نے نکالا تھا یعنی اُس کی تخریج کی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم بن اسحاق الطالقانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت سعید نے، انہوں نے امام رضاؑ سے سنا، لیکن کوئی علماء اس نسخہ کا علم نہیں رکھتے تھے اس طریق کے علاوہ اس کی روایت نہیں کی گئی ہے۔

جناب علی بن حسن کی بہت زیادہ تصنیفات ہیں، اُن میں سے جو میری طرف بھیجی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

کتاب الوضو، کتاب الحیض والنفاس، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ والخمس، کتاب الصیام، کتاب مناسک الحج،

کتاب الطلاق، کتاب النکاح، کتاب المعرفت، کتاب التنزیل من القرآن والتحریف، کتاب الزہد، کتاب الانبیاء،

کتاب الدلائل، کتاب الجنائز، کتاب الوصایا، کتاب الفرائض، کتاب المتعہ، کتاب الغیبت،

کتاب الکوفہ، کتاب الملاحم، کتاب المواعظ، کتاب البشارات، کتاب الطب، کتاب اثبات امامت عبداللہ،

کتاب اسماء الآت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسماء سلاحہ، کتاب العلل، کتاب وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،

کتاب عجائب بنی اسرائیل، کتاب الرجال، کتاب ماروی فی الحمام، کتاب التفسیر، کتاب الجنتہ والنار،

کتاب الدعا، کتاب المثالب، کتاب العقیقہ۔

میں نے اپنے اساتذہ کی ایک جماعت کو دیکھا ہے جنہوں نے علی بن حسن کی ایک اور کتاب "اصفیاء امیر المومنین علیہ السلام" کا ذکر کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا: یہ صرف ایک بات ہے، اس کی اصل نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

انہوں نے کہا: اس کتاب کی روایات ابوالعباس بن عقدہ اور ابن زبیر کے زیادہ قریب ہیں۔

لیکن ہم نے کسی ایک کو نہیں دیکھا جس نے ان دونوں بزرگوں سے روایت کی ہو۔

میں نے اس کتاب کو اپنے شیخ کے سامنے پڑھا تھا، سوائے اس کے کہ انہوں نے ان دونوں میں سے ہر ایک کی طرف اجازت کی نسبت دی ہو۔

جناب احمد بن حسین نے جناب احمد بن عبدالواحد کے سامنے ایک مدت تک درج ذیل کتابیں پڑھی تھیں، اور ان کے ساتھ ان کی سماعت کی تھی:

کتاب الصلوٰۃ، الزکوٰۃ، مناسک الحج، صیام، طلاق، نکاح، زہد، جنائز، مواعظ، وصایا، فرائض، المتعہ،

الرجال۔ میں نے احمد بن عبدالواحد کے سامنے مشہد عتیقہ میں کتاب الصیام پڑھی تھی۔

انہوں نے اس کے بارے میں ابن زبیر سے اور انہوں نے علی بن الحسن سے سنا تھا۔

ہمیں اس طریق سے ابن فضال کی تمام کتابوں کی خبر دی گئی اور ہمیں بعد والوں میں محمد بن جعفر نے خبر دی۔

انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، اور انہوں نے علی بن حسن سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۶﴾

جناب علی بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن سعید بن رزام قاسانی ابوالحسن قاسان کے علاقہ کے ایک گاؤں کے رہائشی تھے، یہ بزرگوار حدیث میں ثقہ ہیں اور مامون ہیں۔ انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ اور ابن ابی خطّاب سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی تصنیف کا نام "کتاب الجنائز" ہے جو عمدہ اور ایک مکمل کتاب ہے۔

﴿۶۷۷﴾

جناب علی بن محمد بن قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری پر ابوعمرو الکشی نے کتاب الرجال میں اعتماد کیا ہے۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے، فضل بن شاذان کے مصاحب تھے اور ان کی کتابوں کے راوی ہیں ان کی تصنیفات میں سے ایک کتاب وہ ہے جو "مجالس الفضل مع اہل خلاف اور مسائل اہل البلدان" کے ذکر پر مشتمل ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، اور انہوں نے علی بن سعید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۸﴾

جناب علی بن محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن علی بن عمر بن رباح بن قیس بن سالم عمر بن سعد بن ابی وقاص کے غلام تھے، ان کی کنیت ابوالحسن ہے انہیں ابوالحسن سوّاق اور اَلقلا کہا جاتا ہے۔ ان کے دادا عمر بن رباح نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ میدانِ حدیث میں انہیں عمر بن رباح القلا کہا جاتا ہے، ایک قول ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ جناب علی بن محمد حدیث میں ثقہ تھے ان کا مذہب واقفی تھا، یہ بزرگوار روایت میں صحیح اور ثبت تھے۔

ان کی روایات قابلِ اعتماد ہیں، ان بزرگوار کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب الدلائل ☆ کتاب الغیبت ☆ کتاب ماروی فی ابی الخطّاب محمد بن ابی زینبؒ

ان کی کتابوں کے بارے میں ہمیں احمد بن عبدالواحد وغیرہ نے خبر دی۔ انہوں نے عبیداللہ بن احمد الانباری سے سنا

اور انہوں نے علی بن محمد سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۷۹﴾

جناب علی بن ابراہیم بن ہاشم رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، قم کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ، ثبت، معتمد اور صحیح المذہب ہیں۔
انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، اور بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں، اپنی درمیانی زندگی میں بینائی کھو بیٹھے تھے۔
ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:
کتاب التفسیر، کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب قُرب الاسناد، کتاب الشرائع، کتاب الحیض، کتاب التوحید والشرک، کتاب فضائل امیر المومنین علیہ السلام، کتاب المغازی، کتاب الانبیاء، رسالہ فی معنی ہشام ویونس ان مسائل کے جوابات جو انہوں نے محمد بن بلال سے پوچھے تھے۔
کتاب یعرف بالمشذر "واللہ اعلم" اس کو اُن کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس بارے میں ہمیں محمد بن محمد وغیرہ نے خبر دی، انہوں نے حسن بن حمزہ بن علی بن عبداللہ سے سنا، انہوں نے کہا: علی بن ابراہیم نے میری طرف لکھا کہ تمہیں میری تمام کتابوں اور تمام احادیث کی اجازت ہے۔

﴿۶۸۰﴾

جناب علی بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن سلیمان بن حسن بن الجہم بن بکیر بن اَ ابوالحسن زراریؒ کی امام صاحب الزمان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تھی، ان کی طرف توقیعات جاری کی گئی تھیں۔
ہمارے اصحاب کے نزدیک انہیں بہت بڑا مقام حاصل تھا، یہ بزرگوار بہت زیادہ پرہیزگار تھے۔ ثقہ اور فقیہ تھے کسی چیز میں ان پر طعن نہیں کیا گیا ہے۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے، اس کی ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن سلیمان نے اپنی کتاب "النوادر" کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۸۱﴾

جناب علی بن محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن ابراہیم اَبان الرازی الکُلَینی المعروف علّان کی کنیت ابوالحسن ہے، ثقہ اور علم کا سرچشمہ ہیں۔
ان کی کتاب کا نام "اخبار القائم" ہے، ہمیں محمد نے اس کی خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے۔ جناب علّان کوفہ کے راستے میں قتل ہو گئے تھے۔ یہ صاحب علیہ السلام کے پاس گئے تا کہ حج کرنے کی اجازت حاصل کریں، انہوں نے فرمایا: اس سال حج کو موقوف کر دو۔ لیکن جناب علی محمد نے اس حکم کی مخالفت کی تھی۔

﴿۶۸۲﴾

جناب علی بن ابی القاسم عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن ابی القاسم عبداللہ بن عمران برقی ان کے والد ماجیلویہ کے نام سے معروف تھے۔ جناب علی بن القاسم کی کنیت ابوالحسن ہے، روایت میں ثقہ ہیں۔ عالم، فاضل فقیہ اور ادیب تھے ان کی احمد بن محمد برقی سے ملاقات ہے۔
فن ادب اُن سے حاصل کیا تھا، یہ ان کے نواسے تھے۔ انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

﴿۶۸۳﴾

جناب علی بن حسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ قمی ابوالحسن، اپنے زمانے میں اہل قم کے شیخ سب سے اول اور فقیہ تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔ جب عراق تشریف لائے تو حضرت ابوالقاسم حسین بن روح کے پاس آئے اور اُن سے مسائل پوچھے۔
بعدازیں اُن کی خدمت میں علی بن جعفر بن اسود کے ذریعے جناب حسین بن روح کی طرف بھیجا کہ یہ اُن کا یہ خط امام زمانہ علیہ السلام تک پہنچا دیں، جناب علی بن حسین نے اُس خط میں امامؑ کی خدمت میں بیٹے کی دعا کی درخواست کی تھی۔
امامؑ نے اُن کی طرف لکھا تھا:

«قَدْ دَعَوْنَا اللّٰهَ لَكَ بِذٰلِكَ سَتُرْزَقُ وَلَدَيْنِ ذَكَرَيْنِ خَيِّرَيْنِ»

"ہم نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں تمہارے لئے دعا کی ہے کہ وہ تمہیں دو بیٹے عطا کرے گا جو ہر اعتبار سے

بہتر و برتر ہوں گے"

امام کی دعا کے بعد اُن کے ہاں اُن کی کنیز کے بطن سے دو فرزند پیدا ہوئے تھے جن کے اسماء یہ ہیں:

"ابو جعفر" اور "ابو عبداللہ" ابو عبداللہ حسین بن عبید اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے ابو جعفر سے سنا وہ کہتے تھے:

"میری ولادت حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہے"۔ وہ اس بات پر فخر کرتے تھے۔

ان بزرگوار کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب التوحید، کتاب الوضو، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الجنائز، کتاب الامامت، التبصرہ من الحیرۃ،

کتاب الاملاء نوادر، کتاب المنطق، کتاب الاخوان، کتاب النساء والولدان،

کتاب الشرائع (یہ رسالہ ہے جو ان کے بیٹے کے نام ہے) کتاب التفسیر، کتاب النکاح، کتاب المناسک حج،

کتاب قرب الاسناد، کتاب التسلیم، کتاب الطب، کتاب المواریث، کتاب المعراج

ہمیں خبر دی ابوالحسن عباس بن عمر بن العباس بن محمد بن عبدالملک بن ابی مروان الکلوذانی رحمۃ اللہ علیہ نے، انہوں نے کہا: میں نے علی بن الحسین بن بابویہ سے اُس وقت اُن کی تمام کتابوں کی اجازت لی تھی جب وہ ۳۲۸ھ میں بغداد تشریف لائے تھے۔

جناب علی بن الحسین کا انتقال ۳۲۹ھ میں ہوا تھا یہ وہ سال تھا کہ جس سال متعدد ستارے جھڑتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔

ہمارے اصحاب کی ایک جماعت کا کہنا ہے، ہم نے اپنے اصحاب سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم اُس وقت ابوالحسن علی بن محمد سری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے کہا: "اللہ رب العزت علی بن الحسین بن بابویہ پر رحم کرے"۔

کسی نے کہا: "وہ تو زندہ ہیں" جناب علی بن محمد سری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ابھی ان کا انتقال ہوا ہے"۔

حاضرین نے دن اور تاریخ اپنے پاس لکھ لی۔ جب اُن کی وفات کی خبر آئی تو واقعی وہ اسی دن فوت ہوئے تھے۔ جس دن جناب علی بن محمد سری رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی وفات کی خبر دی تھی۔

﴿۶۸۴﴾

جناب علی بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن جعفر بن موسیٰ بن مسرور ابوالحسین کے والد کا لقب ممّلہ تھا، ان بزرگوار نے حدیث کی روایت کی لیکن چھوٹی عمر میں وفات پائی، اُن سے کسی دوسرے نے حدیث کا سماع نہیں کیا ان کی کتاب کا نام "فضل العلم وآدابہ" ہے۔ ہمیں محمد اور ابوالحسن بن حدیہ نے یہ خبر دی، اُن دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن قولویہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں میرے بھائی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۸۵﴾

جناب علی بن محمد بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن جعفر بن عنبسہ الحداد العسکری ابوالحسن کے بارے میں ابوعبداللہ بن عیاش نے کہا: ان کے لئے کہا گیا ہے کہ ابن رویدہ مضطرب الحدیث تھے۔ ان کی کتاب "الکامل" ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کتاب کا مفہوم حسین بن سعید کی کتابوں والا ہے۔ ان کی ایک اور کتاب کا نام ہے "کتاب من روی من نشاء من آل ابی طالب" ہے۔

ہمیں احمد بن علی بن نوح نے اس کی خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی الحسین بن احمد بن محمد بن منصور الصائغ نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن محمد بن جعفر نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۸۶﴾

جناب علی بن ابراہیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن ابراہیم بن محمد بن حسن بن محمد بن عبیداللہ بن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابوالحسن الجوّانی ثقہ راوی اور صحیح الحدیث ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب اخبار صاحب فخ ☆ کتاب اخبار یحییٰ بن عبداللہ بن حسن

ہمیں اس بارے میں عباس بن عمر بن عباس نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالفرج علی بن حسین الاصبہانی نے ان کی کتابوں اور ان کے سماع کے بارے میں انہوں نے کہا: ہمیں علی بن ابراہیم نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۸۷﴾

جناب علی بن ابی سہل حاتم رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن ابی سہل حاتم بن ابی حاتم القزوینی ابوالحسن ہمارے اصحاب میں اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہیں۔

انہوں نے ضعفاء سے روایت کی ہے اور ان سے بہت زیادہ سنا۔

انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں، ان میں سے کچھ کی تفصیل یہ ہے:

کتاب التوحید والمعرفت، کتاب الوضو، کتاب الاذان، کتاب القبلہ، کتاب الوقت، کتاب الصلوٰۃ،

کتاب السھو، کتاب یوم ولیلہ، کتاب الحج، کتاب الفرائض، کتاب مصابیح النور، کتاب البیان والا ایضاح،
کتاب مصابیح موازین العدل، کتاب العلل، کتاب الصفوہ فی اسماء امیر المومنین علیہ السلام،
کتاب صفات الانبیاء علیہم السلام، کتاب المعرفت، کتاب الرد علی القرامطہ، کتاب الرد علی اہل البدع،
کتاب حدود الدین، کتاب الصیام

ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے اس بارے میں خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن علی بن حاتم نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۶۸۸﴾

جناب علی بن محمد العدویؒ الشمشاطی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، یہ عدی قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے، عدی بنی تغلب کی شاخ ہے۔

ان کا شجرہ نسب اس طرح ہے:

عدی بن عمرو بن عثمان بن تغلب یہ جزیرہ کے شیخ اور اپنے زمانے کے بہت بڑے فاضل اور ادیب تھے۔

ان کی کتابوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں:

"کتاب الانوار والثمار" سلامہ بن ذکاء نے مجھ سے کہا ہے کہ یہ کتاب پچیس سو صفحات پر مشتمل ہے اور انوار اور ثمار کو منظوم صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

"کتاب النزہ والابتہاج" سلامہ بن ذکاء نے کہا، یہ کتاب پچیس سو اوراق پر مشتمل ہے، اس میں آداب اور احادیث کا ذکر ہے۔

"کتاب الادیرہ والاعمار فی البلدان والاقطار" سلامہ نے کہا، یہ ایک بہت بڑی کتاب ہے، اس میں ۳۰ سے زیادہ شہروں اور ان کی آبادیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

"کتاب فضل ابی نواس والرد علی الطاعن فی شعرہ" "کتاب شرح الحماسہ اولیٰ"

ابوتمام نے اسے عبداللہ بن طاہر کے لئے مرتب کیا تھا، سلامہ نے کہا یہ کتاب سات ہزار چار سو ستر اشعار پر مشتمل ہے، اس میں احادیث کی شرح بیان کی گئی ہے، ابوریاش نے اس میں تقریباً ایک ہزار صفحات کا اضافہ کیا تھا اُسے بھی اُنہوں نے اپنی اس کتاب میں شامل کیا ہے۔

کتاب ماتشابہت مبانیہ وتخالفت معانیہ فی اللغۃ۔

کتاب المثلث فی اللغت علی حروف المعجم، کتاب المجزی فی النحو،

کتاب المقصور والممدود کتاب المذکر والمونثه، کتاب الواضح، کتاب الموثق،

کتاب غریب القرآن، کتاب مختصر فقه اهل بیت علیہم السلام

کتاب رسالة البرهان فی النص الجلی علی امیر المومنین علیہ السلام

جناب علی بن محمد نے خلیل بن احمد کی کتاب "کتاب العین" کو کچھ اس طرح مرتب کیا کہ مستعمل کا ذکر کیا اور مہمل شواہد اور تکرار کو گمراہی قرار دیا، اور اُس میں اپنی طرف سے اضافہ جات بھی کیے۔

کتاب مختصر تاریخ طبری وحذف الاسانید والتکرار "اس میں اپنی طرف سے ۳۰۲ھ سے اپنے آخری وقت تک اس میں اضافے کیے۔

سلامہ کا بیان ہے کہ اس طرح یہ کتاب تین ہزار اوراق کی ایک ضخیم کتاب بن گئی، انہوں نے ابوزکریا زید بن محمد کی کتاب "الموصل" کو مکمل کیا تھا۔

اس میں ۳۲۱ھ تک کے حالات وواقعات تھے، اُنہوں نے اس میں ۳۲۲ھ سے لے کر اپنے آخری وقت تک کے حالات کا اضافہ کیا، اُنہوں نے اس کتاب میں بہت زیادہ اضافے کیے۔

"کتاب نسب ولد معد بن عدنان" اس کتاب میں اُن کے اور اداور اخبار کا ذکر کیا ہے۔

کتاب الشبهات رسالة فی الشعر، رسالة فی ابطال احکام النجوم

الرسالہ الجامعة وهی الفاضحة، الرسالة الکاشفة عن خطاء العصبة المخالفة،

رسالة المعاتبه رسالة الانتصاف من ذوی البغی والاقتراف،

رسالہ فی کشف تمویہ حلیف الکذب وما اقترف من سن فی الاشعار والنسب،

رسالة نقد شعر ابی نضلة وشعر الناجی والحکم بینهما؟

رسالہ تستعلق بأبی نضلة، رسالة البیان جس میں الخالدی شعراء کا ذکر ہے۔

رسالة الایضاح جس میں لغت کی غلطیوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

رسالة التنبیه، جس میں (علم سے) اندھوں کی خطاؤں کا ذکر ہے۔

رسالةجواب مسالة، جس میں اُن سے پوچھے گئے سوالوں کے جواب ہیں، رسالہ جس میں حسن کا بدصورتی کے ساتھ تقابل پیش کیا گیا ہے۔

رسالہ فی الرد علی من خطا ابا سعید السیرافی اس میں نحوں کی بحثیں ہیں۔ سیف الدولہ کے نام سے متعدد

رسائل، شعر و یک الجن وصنعت شعر۔

ہمیں سلامہ بن ذکاء ابوالخیر الموصلیؒ نے ان کی تمام کتابوں کی خبر دی۔ میں نے ابونصر بن الریانؒ کی فہرست میں ان کی کتابوں کو دیکھا ہے، جو اس مذکورہ تعداد سے زائد ہیں۔ سلامہ کی روایت کے علاوہ ہیں، ان لوگوں نے محدث علی بن محمد عدویؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ بہت بڑے عالم فاضل متدین اور محقق تھے۔

﴿۶۸۹﴾

جناب علی بن بلال رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن بلال بن ابی معاویہ ابوالحسن المہلبی الازدی ہمارے بصرہ کے علماء کے استاد تھے۔

ثقہ راوی ہیں، انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان بزرگوار نے کتابیں تصنیف کی تھیں جن کے اسماء یہ ہیں:

کتاب المتعہ، کتاب المسح علی الرجلین، کتاب المسح علی الخفین،

کتاب البیان عن خیرۃ الرحمن فی ایمان ابی طالب علیہ السلام وآباء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہمیں ان کی تمام کتابوں کی خبر محمد بن محمد اور احمد بن علی بن نوح نے دی۔

﴿۶۹۰﴾

جناب علی بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن احمد ابوالقاسم، کوفہ کے رہنے والے تھے، لوگوں کا کہنا ہے یہ آل ابوطالب علیہ السلام میں سے تھے۔

آخر عمر میں غلو اختیار کر لیا تھا، اور ان کا مذہب فاسد ہو گیا تھا۔

انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں، ان میں سے اکثر فاسد ہیں۔ اُن کے نام یہ ہیں:

کتاب الانبیاء، کتاب الاوصیاء، کتاب البدع المحدثۃ، کتاب التبدیل والتحریف

کتاب تحقیق اللسان فی وجوہ البیان، کتاب الاستشہاد، کتاب تحقیق جو بخت کی محبت میں مقالات تحریر کیے تھے

کتاب منازل النظر والاختیار، کتاب ادب النظر والتحقیق، کتاب تناقض احکام المذاہب الفاسدہ

یہ تمام کتابیں تخلیط کی حامل ہیں۔

کتاب الاصول فی تحقیق المقالات، کتاب الابتداء، کتاب معرفت وجوہ الحکمۃ،
کتاب معرفت ترتیب ظواہر الشریعۃ، کتاب التوحید، کتاب مختصر فی فضل التوبہ،
کتاب فی تثبیت نبوت الانبیاء، کتاب مختصر فی الامامت، کتاب مختصر فی الارکان الاربعۃ،
کتاب الفقہ علی ترتیب المزنی، کتاب الآداب ومکارم الاخلاق، کتاب فساد اقاویل الاسماعیلیہ،
کتاب الرد علی ارسطاطالیس، کتاب المسائل والجوابات، کتاب فساد قول البراہمہ،
کتاب تناقض اقاویل المعتزلہ، کتاب الرد علی محمد بن بحر الرھنی، کتاب الفحص فی مناہج الاعتبار،
کتاب الاستدلال فی طلب الحق، کتاب تثبیت المعجزات، کتاب الرد علی من یقول ان المعرفۃ من قبل الموجود،
کتاب ابطال مذہب داؤد بن علی الاصبہانی، کتاب الرد علی الزیدیہ، کتاب تحقیق وجوہ المعرفت،
کتاب ماتفرد بہ امیر المومنین علیہ السلام من الفضائل، کتاب الصلوٰۃ والتسلیم علی النبی وامیر المومنین علیہما السلام،
کتاب الرسالہ فی تحقیق الدلالہ، کتاب الرد علی اصحاب الاجتہاد فی الاحکام، کتاب فی الامامت،
کتاب فساد الاختیار، رسالۃ الی بعض الرؤساء، الرد علی المثبتیہ، کتاب الراعی والرعی، کتاب الدلائل والمعجزات،
کتاب ماہیت النفس، کتاب میزان العقل، کتاب ابان حکم الغیبت، کتاب الرد علی الاسماعیلیہ فی المعاد،
کتاب تفسیر قران: اس کتاب کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ مکمل کتاب نہیں ہے۔
کتاب فی النفس: یہ وہ تمام کتابیں ہیں علی بن احمد کے بیٹے نے اُن کی تخریج کی یعنی ان تمام کتابوں کے حوالے دیے۔
ابو القاسم کا انتقال فسا کے علاقے کرمی میں ہوا تھا ان کے مقام انتقال اور فسا کے درمیان پانچ فرسخ کا فاصلہ ہے۔
فسا اور شیراز کے درمیان تقریباً ۲۵ فرسخ کا فاصلہ ہے، ان کی وفات جمادی الاول ۳۵۲ھ میں ہوئی تھی۔
ان کی قبر کرمی میں ہے جو مسافر خانہ اور حمام کے قریب ہے، جب کوئی شیراز سے کرمی آتا ہے تو اس راستے پر ان کی قبر ہے، ان کی آخری تصنیف "مناہج الاستدلال" ہے۔ ابو القاسم کو غلاۃ کے درمیان ایک بہت بڑا مقام حاصل تھا، شریف ابو محمد المحمدی نے ان کا ذکر کیا ہے کہ اُنہوں نے انہیں دیکھا تھا۔

﴿۶۹۱﴾

جناب علی بن عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عبد اللہ بن محمد بن عاصم بن زید بن عمرو بن الحارث بن ہالہ بن ابی ہالہ النباش بن زرارہ بن وقدان بن اُسید بن عمرو بن تمیم ابو الحسن المعروف الخدیجی اور وہ خدیجی اصغر تھے، اور ہمارے لئے خدیجی اکبر علی بن عبد المنعم بن ہارون

ہیں، جنہوں نے ان سے روایت کی ہے۔ علی بن عبداللہ کو خدیجی اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ ہالہ ابن ابوہالہ کی ماں خدیجہ بنت خویلدؑ ہیں۔ [1] علی بن عبداللہ ضعیف راوی اور فاسد المذہب ہیں۔

ان سے ہمارے اصحاب نے کتاب النوادر اور کتاب "خدیجہ وعقبھا وآزواجھا" کی سماعت کی تھی۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن ابی رافع نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ نے کہ میں نے ان کتابوں کو ان کے سامنے پڑھا تھا۔

انکی ایک اور کتاب "کتاب الصفیحیات والکوفیات" ہے۔

اس کتاب میں امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے افعال مذکور ہیں، لیکن یہ کتاب ملعون ہے اس میں تخلیط ہی تخلیط ہے۔

﴿۶۹۲﴾

جناب علی بن محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن عبداللہ ابوالحسن قزوینی ہمارے سرکردہ علماء میں سے ہیں، حدیث میں ثقہ ہیں۔

یہ ۳۵۶ھ میں بغداد آئے تو ان کے پاس عیاشی کی کچھ کتابیں تھیں، عیاشی کی کتابیں بغداد میں لانے والے آپ پہلے فرد ہیں۔ انہوں نے ابوجعفر احمد بن عیسیٰ علوی زاہد سے روایت کی اور انہوں نے عیاشی سے روایت کی تھی۔ ان کی کتاب کا نام "کتاب ملح الاخبار" ہے، حسین بن عبیداللہ نے ان سے اس کتاب کی روایت کی ہے۔

﴿۶۹۳﴾

جناب علی بن عبداللہ بن مسکان رحمۃ اللہ علیہ

﴿۶۹۴﴾

جناب علی بن ابی شعیب المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

[1] حضرت خدیجہ کا عقد جب رسول اللہ سے ہوا تھا تو اس وقت آپ کی عمر ۲۸ سال تھی اور رسول اللہ کی ۲۵ سال تھی (طبقات ابن سعد بصری) احمد بلاذری اور ابوالقاسم کوفی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب رسول اسلام نے حضرت خدیجہ سے شادی کی تو آپ عذرا تھیں۔
رسول اسلام کی ولادت ۵۷۰ عام الفیل میں ہوئی تھی اور حضرت خدیجہ علیہا السلام کی ولادت ۵۶۷ء میں ہوئی تھی۔
(بحار الانوار) تفصیل کے لئے مفصل کتابوں کی طرف رجوع کریں (مترجم)

﴿۶۹۵﴾

جناب علی بن ابی راشد رحمۃ اللہ علیہ

﴿۶۹۶﴾

جناب علی بن عبداللہ بن صالح الدھقان رحمۃ اللہ علیہ

ان مذکورہ صاحبان کی چھوٹی چھوٹی کتابیں ہیں۔

ہمیں ان کی خبر ایک جماعت نے دی، جنہوں نے زراری سے سنا:

انہوں نے محمد بن جعفر سے، انہوں نے یحییٰ بن زکریا لؤلؤی سے سنا اور انہوں نے اپنی جماعت سے ان احباب کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۶۹۷﴾

جناب علی بن عبداللہ بن عمران القرشی رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عبداللہ کی کنیت ابوالحسن ہے اور بنی مخزوم سے تعلق رکھتے تھے، میمونی کے نام سے معروف تھے۔

یہ مذہب اور روایت میں فاسد تھے لیکن فقہ کے عارف تھے۔

انہوں نے دو کتابیں تصنیف کی تھیں:

کتاب الحج اور کتاب الرد علی اہل القیاس

انہوں نے اپنی کتاب حج میرے حوالے کی تھی میں نے اُسے اپنے پاس لکھ لیا تھا۔ یہ مکہ میں ایک لمبا عرصہ قاضی رہے تھے۔

﴿۶۹۸﴾

جناب علی بن محمد بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن یوسف بن مہجور ابوالحسن فارسی المعروف ابن خالو یہ ہمارے بزرگ اصحاب میں سے تھے۔

ثقہ راوی ہیں، انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، میں نے ان کی اکثر کتابیں خریدی تھیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب عمل رجب ☆ کتاب عمل شعبان ☆ کتاب عمل شہر رمضان

ان کتابوں کی ہمارے بہت سے اصحاب نے ہمیں خبر دی۔

﴿۶۹۹﴾

جناب علی بن محمد بن علی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں۔ ان کی کنیت ابوالقاسم ہے، آپ ایک عظیم الشان فقیہ اور متکلم تھے، جناب علی بن محمد ہمارے اہم اصحاب میں سے تھے۔

انکی کتاب کا نام "کتاب الایضاح فی اصول الدین" ہے، اس کتاب میں اہل بیت علیہم السلام کے مذہب کا ذکر ہے۔

﴿۷۰۰﴾

جناب علی بن محمد الکرخی رحمۃ اللہ علیہ

انکی کنیت ابوالحسن ہے، فقیہ اور متکلم تھے، ہمارے اہم اصحاب میں سے تھے، مجھے ہمارے بعض اصحاب نے کہا: انکی امامت کے موضوع پر ایک کتاب ہے۔

﴿۷۰۱﴾

جناب علی بن احمد بن الحسین الطبری الآملی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، استاد تھے، ہمارے اصحاب میں سے کثیر الحدیث تھے، ثقہ راوی ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "ثواب الاعمال" ہے، ہمیں اس کی خبر ابوالفرج الکاتب نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حبۃ اللہ بن الرائقہ الموصلی نے جنہوں نے علی بن احمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۰۲﴾

جناب علی بن محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن جعفر بن علی بن محمد بن الرضا علی بن موسیٰ علیہم السلام جن کی کنیت ابوالحسن ہے، سر من رائے کے نقیب تھے۔ ان کی کتاب کا نام "کتاب الایام" ہے، اس کتاب میں سنت کی فضیلت مذکور ہے۔

﴿۷۰۳﴾

جناب علی بن محمد بن العباس رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن العباس بن فسانجس ابوالحسنؒ حدیث، شعر، نسب، آثار اور سیرت کے ایک بہت بڑے عالم تھے، ان کے زمانے میں ان جیسا عالم نہیں دیکھا گیا۔

ابتداء میں معتزلی تھے پھر انہوں نے امامیہ مذہب اختیار کر لیا تھا، آپ بہت زیادہ شہرت کے حامل تھے ان کی جتنی توصیف کی جائے بہت کم ہے۔

ان کی کچھ کتابوں کے نام یہ ہیں:

المختلف والمؤتلف فی اسماء رجال العرب، کتاب ماقالت العرب ما کذا بافعل من کذا،
کتاب العقیق، کتاب الرد علی المنجمین، کتاب الرد علی اھل المنطق
کتاب الرد علی الفلاسفة، کتاب الرد علی اھل العروض

میں نے ان کی ایک اور کتاب "کتاب المنامات" جو ان کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی تھی دیکھی ہے۔

﴿۷۰۴﴾

جناب علی بن محمد بن شیران رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن شیران ابوالحسن الاُبلّی اصل میں کازرون تھے، ان کے والد کا مسکن الاُبلّہ تھا۔ یہ ہمارے علماء میں سے ہیں، ثقہ اور صدوق ہیں۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الاشربہ" ہے، اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے۔

ان کا انتقال ۴۱۰ھ کو ہوا تھا۔ ہم سب ان کے ساتھ احمد بن الحسین کے ہاں جمع ہوتے تھے۔

﴿۷۰۵﴾

جناب علی بن عبدالرحمن بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عبدالرحمن بن عیسیٰ بن عروہ بن الجراح القنانی ابوالحسن الکاتب سلیم الاعتقاد، کثیر الحدیث اور صحیح الروایت تھے، میں نے ان کی کچھ کتابیں دارابی طالب بن المنشم میں خریدی تھیں یہ ہمارے اہم علماء میں سے تھے۔

ان کی کتابیں یہ بھی ہیں:

کتاب نوادر الاخبار　　　کتاب طرق خبر الولایت

ان کا انتقال ۴۱۳ھ میں ہوا تھا۔

﴿۷۰۶﴾

جناب علی بن صالح رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن صالح بن محمد بن یزداذ بن علی بن جعفر الواسطی العجلی الرفاء ابوالحسن نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، پھر انہوں نے اپنے مذہب میں تخلیط پیدا کر لی تھی۔ انہوں نے قرآن مجید کی ہر سورت کی علیحدہ علیحدہ فضیلت لکھی تھی، اُن کی طرح یہ کام کسی نے نہیں کیا ہے۔

﴿۷۰۷﴾

جناب علی بن الحسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن الحسین بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابوالقاسم المرتضیٰ وہ متبحر عالم تھے کہ انکے معاصرین میں سے کوئی ان کے پایہ کا نہیں تھا۔ انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، آپ متکلم، شاعر اور توانا ادیب تھے، علم اور دین و دنیا میں انہیں بہت بڑا مقام حاصل تھا۔

جناب علی بن حسین نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں اُن میں سے بعض یہ ہیں:

تفسیر سورۃ الحمد وقطعہ من سورۃ البقرہ

تفسیر قولہ تعالیٰ، قل تعالو اتل ماحرم ربکم علیکم

الکلام علی من تعلق بقولہ (تعالیٰ)　ولقد کرمنا آدم وحملناھم فی البر والبحر

تفسیر قوله (تعالیٰ) لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا.
کتاب الموضع عن جهة اعجاز القرآن وهو الکتاب المعروف بالصرفة
کتاب الملخص فی اصول الدین کتاب الذخیرة. کتاب العلم و العمل.
کتاب تقریب الاصول. الرد علی یحییٰ بن عدی.
کتاب الرد علی یحییٰ ایضاً فی اعتراضه دلیل الموحدین فی حدث الاجسام
الرد علیه فی مسئله تماها طبیعة المسلمین مسالة فی کونه تعالیٰ عالماً مسالة فی الارادة
مسالة آخری فی الارادة کتاب تنزیه الانبیاء والائمة علیهم السلام مسالة فی التوبة
مسالة فی الولایة من قبل السلطان کتاب الشافی فی الامامة کتاب المقنع فی الغیبة
کتاب الخلاف فی اصول الفقه مسالة فی التاکید مسالة فی دلیل الخطاب
المصباح فی الفقه شرح مسائل الخلاف مسالة فی المتعة
المسائل المحمدیات خمس مسائل المسائل البادرائیات اربع وعشرون مسالة
المسائل الموصلیات ثلاثة فی الوعید والقیاس والاعتماد المسائل المصریات
الاوائل خمس مسائل الثانیة المسائل الرملیات سبع مسائل المسائل التبانیة
ثلاث مسائل سئل عنها السطان کتاب الغرر کتاب الوعید کتاب الذریعه
تفسیر قصیدته کتاب مسائل انفرادات الامامیه و ماظن انفرادها به

جناب علی بن حسین کا انتقال قیس میں ۵ ربیع الاول ۴۳۶ھ میں ہوا تھا۔ ان کی نماز جنازہ ان کے فرزند نے پڑھی تھی اور انہیں گھر میں دفن کیا تھا۔ ان کے غسل کی تولیت میرے پاس تھی۔ میں نے شریف ابویعلیٰ محمد بن حسن جعفری اور سلار بن عبدالعزیز کے ساتھ مل کر اس بزرگوار کو غسل دیا تھا۔

﴿۷۰۸﴾

جناب علی بن وصیف رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین الناشی شاعر اور متکلم تھے۔ ہمارے استادؒ نے ذکر کیا تھا کہ ان کی ایک کتاب تھی جو امامت کے موضوع پر تھی۔

﴿۷۰۹﴾

جناب علی بن عُقبہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عُقبہ بن خالد اسدی ابوالحسن موالیوں میں سے تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، یہ ثقہ ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، اس بارے میں ہمیں احمد بن محمد بن الجراح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن تسنیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن حجّال نے، انہوں نے علی بن عُقبہ سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ ان کے والد عُقبہ کی بھی ایک کتاب تھی، سعد نے اُس کا ذکر کیا ہے۔

﴿۷۱۰﴾

جناب علی بن عمران الخزّاز رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے۔ شفاء کے نام سے معروف تھے، یہ ثقہ راوی ہیں لیکن قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس کی روایت اُن سے عبداللہ بن جبلہ وغیرہ نے کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشیؒ بن قُونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن خازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جبلہ نے اور انہوں نے علی بن عمران سے اُن کی کتاب کی روایت کی۔

﴿۷۱۱﴾

جناب علی بن میمون الصائغ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسن ہے، لقب ابوالاکراد تھا۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے جس کی اُن سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اُس کی خبر ابوالحسن احمد بن محمد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھَمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: مجھے بتایا احمد بن محمد بن زید اور جعفر بن ابان نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا غُمیس بن ہشام نے، انہوں نے

کہا: ہمیں علی بن میمون الصائغ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۷۱۲﴾

جناب علی بن محمد بن حفص رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن محمد بن حفص بن عبید بن حُمید، السائب بن مالک اشعری کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوقتادہ ہے، قمی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ انہوں نے طویل عمر پائی تھی، ثقہ ہیں شاعر حسن بن ابی قتادہ اور احمد بن ابی قتادہ ان کے بیٹے تھے، احمد بن ابی قتادہ کی آگے نسل چلی تھی۔ ان بزرگوار کی ایک کتاب ہے کہ جس کی ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن ہمدانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن خالد برقی نے اور انہوں نے ابوقتادہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۱۳﴾

جناب علی بن حمزہ بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابیطالب علیہم السلام کی کنیت ابو محمد ہے۔ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حدیث کی روایت کی ہے اور بہت زیادہ روایت کی ہے۔ ان کے پاس ایک نسخہ حدیث تھا جو انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سماعت کر کے جمع کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا کہ اُنہوں نے ان احادیث کا سماع حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کیا تھا اور نسخہ کا ذکر کیا۔

﴿۷۱۴﴾

جناب علی بن یقطین رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن یقطین بن موسیٰ نے بغداد میں زندگی بسر کی تھی حالانکہ وہ کوفی الاصل تھے، بنی اسد کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوالحسن ہے ان کے والد یقطین بن موسیٰ نے حکومت کی مخالفت کی تو مروان نے انہیں طلب کیا تو آپ

بغداد سے کوفہ کی طرف چلے آئے، آپ کے فرزند علی کوفہ میں پیدا ہوئے تھے یہ ۱۲۴ھ کا زمانہ تھا علی کی ماں ان کے اور ان کے بھائی عبید بن یقطین کے ساتھ مدینہ چلی آئیں، جب ہاشمیوں کو غلبہ حاصل ہوا تو وہ واپس اپنے وطن کی طرف چلی گئی تھیں۔ جناب علی بن یقطین کا انتقال بغداد میں ۱۸۲ھ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دورِ امامت میں ہوا تھا۔ اُن دنوں امام ہارون رشید کی قید میں تھے، امام چار سال تک پسِ زندان رہے تھے، ہمارے اصحاب نے کہا: علی بن یقطین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صرف ایک حدیث کا سماع کیا تھا، اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بہت زیادہ احادیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب مسائل ہے، مجھے اس کی خبر عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطاب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جبلہ نے، انہوں نے سنا علی بن عمران سے، اُنہوں نے ایک مدائنی فرد سے اور انہوں نے علی بن یقطین سے سنا۔

﴿۷۱۵﴾

جناب علی بن مَعبدَ رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے انہوں نے کہا: ہمیں علی بن معبد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۷۱۶﴾

جناب علی بن حدید رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن حدید بن حکیم المدائنی ازدی الساباطی نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، اُنہوں نے علی بن فضّال سے، اور انہوں نے علی بن حدید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۱۷﴾

جناب علی بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن الحکم بن زبیر نخعی ابوالحسن بینائی سے محروم تھے انہوں نے اپنے چچازاد بھائی جو علی بن جعفر بن زبیر کے نام سے معروف تھے سے روایت کی ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے سنا محمد بن اسماعیل اور احمد بن ابی عبداللہ سے اور انہوں نے علی بن حکم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۱۸﴾

جناب علی بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن نعمان الاعلم النخعی ابوالحسن انہوں نے اور ان کے بھائی داؤد بن نعمان جو ان سے بڑے تھے، دونوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ان کے بیٹوں حسن بن علی اور احمد بن علی نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جناب علی بن نعمان ثقہ، اہم، ثابت، صحیح اور واضح الطریق تھے ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اُس کی روایت کی ہے اس بارے میں ہمیں علی بن احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن الصفّار، عبداللہ بن جعفر اور سعد نے، ان سب نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی خطّاب نے، اور انہوں نے علی بن نعمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۱۹﴾

جناب علی بن شجرہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن شجرہ بن میمون بن ابی ارکۃ ابنال قبیلہ کندہ کے حلیف تھے ان کے والد نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ان کے بھائی حسن بن شجرہ نے ان سے روایت کی ہے۔

یہ سب ثقہ، اہم اور جلیل القدر محدث تھے جناب علی بن شجرہ کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں اُس کی خبر علی بن احمد نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے سنا حسن بن علی بن فضّال سے، اور انہوں نے علی

بن شجرہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۲۰﴾

جناب علی بن ابی جہمہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے، موالیوں میں سے تھے، ثقہ راوی ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی ہمیں احمد بن محمد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، اور انہوں نے علی بن ابی جہمہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۲۱﴾

جناب علی بن عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن عبداللہ بن غالب القیسی، ثقہ وصدوق راوی ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے ان کی کنیت ابوالحسن ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کے بارے میں ہمیں حسین نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین ابی ال خطّاب نے، انہوں نے سنا اسماعیل بن یسار سے، اور انہوں نے علی بن عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۲۲﴾

جناب علی بن الحسن الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطّہ نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا مجھے ان کی کتاب کے بارے میں صفّار نے بتایا۔

انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن ابی عُمیر سے اور انہوں نے علی بن حسن صیرفی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۲۳﴾

جناب علی بن سُوید السائی رحمۃ اللہ علیہ

مدینہ منورہ کے قریب السّایہ نامی ایک گاؤں کے رہنے والے تھے، اس لئے السّائی کہلاتے ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا، میں اس بات کا علم نہیں رکھتا۔ انہوں نے رسالہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کی ہے کہ یہ رسالہ ان کی طرف آیا تھا۔

ہمیں خبر دی احمد بن عبدالواحد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی ٹُونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن محمد بن حسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل بن بزیع نے، انہوں نے سنا اپنے چچا حمزہ بن بزیع سے، انہوں نے سنا علی بن سُوید سے، انہوں نے کہا: حضرت ابوالحسن موسیٰ علیہ السلام نے لکھ کر یہ رسالہ مجھے بھیجا۔

﴿۷۲۴﴾

جناب علی بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ کا کہنا ہے کہ صفّار نے انہیں بتایا تھا، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سنا تھا اور انہوں نے صفوان سے انہوں نے فضل الاعور سے سنا اور انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۲۵﴾

جناب علی بن حَسّان الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین قصیر، مُنمّس کے نام سے معروف تھے، ان کی عمر ایک سو سال سے زائد تھی۔ ان سے حدیث لینے میں کوئی حرج نہیں (یعنی ثقہ راوی ہیں)۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، اُن سے اُن کی حدیث کی روایت سعدان بن مسلم نے کی ہے۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمارے متعدد اصحاب نے اُس کی روایت کی ہے۔

ہمیں اُس کی خبر ابوالحسین علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن الصفّار نے، انہوں نے کہا: ہمیں علی بن حَسّان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۷۲۶﴾

جناب علی بن علی بن رزین رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن علی بن رزین بن عثمان بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن بدیل بن ورقاء الخزاعی ابوالحسن دعبل بن علی کے بھائی تھے، ان کی حدیث معلوم نہیں ہے ہاں اگر ہے تو وہ ان کے بیٹے اسماعیل کی طرف سے ہے ان کی کتاب "کبیر" ہے، اس میں وہ احادیث ہیں جو انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

عثمان بن احمد الواسطی اور ابو محمد عبداللہ بن محمد الدعلجی نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن علی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن علی بن علی بن رزین ابوالقاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد ابوالحسن علی بن علی نے ۲۷۲ھ میں بغداد میں انہوں نے کہا: ہمیں ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے ۱۹۸ھ میں طوس میں بتایا ہم بصرہ کی طرف جارہے تھے ہمارا مقصود عبدالرحمن بن مہدی تھے کیونکہ وہ اُس وقت علیل تھے، ہم اُن کے پاس ٹھہرے کچھ دنوں کے بعد وہ فوت ہوگئے۔ ہم نے اُن کی نماز جنازہ میں شرکت کی وہاں سے فارغ ہوکر حضرت امام رضا علیہ السلام کے حضور حاضر ہوئے۔

میرے بھائی دعبل بھی میرے ساتھ تھے ہم ۲۰۰ھ کے آخر تک وہاں رہے (یعنی دو سال تک وہاں اقامت پذیر رہے) قم کی طرف ہم اُس وقت نکلے تو میرے بھائی دعبل کو امام رضا علیہ السلام نے اپنی قمیض اتار کر دی، یہ قمیض خز اخضری کی تھی۔

عتیق کی انگوٹھی اور رضوی درہم بھی عطا کیے تھے، اور دعبل سے فرمایا تھا: "اے دعبل قم کی طرف چلے جاؤ وہاں تمہیں فائدہ ہوگا، میری قمیض کی حفاظت کرنا، میں نے اس قمیض کو پہن کر ایک ہزار رات ہر رات ایک ایک ہزار رکعت نماز پڑھی ہے اور اس قمیض میں ایک ہزار ختم قرآن کیے ہیں"۔

ہمیں ان کی کتاب کے بارے میں بتایا گیا جس کی پہلی حدیث "زبیب احمر" والی حدیث ہے۔ اور اُس کی آخری حدیث وہ ہے جو آنجنابؑ نے اپنے آباء سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ انصاری نے کہا:

إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ لَحْمَ وُلْدِ فَاطِمَةَ عَلَى النَّارِ

"اللہ رب العزت نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اولاد پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا ہے"

اسماعیل بن علی نے کہا: میرے والد علی بن علی ۱۷۲ھ میں پیدا ہوئے تھے اور ۲۸۳ھ میں اُن کا انتقال ہوا تھا، اُن کی عمر ایک سو گیارہ (۱۱۱) سال تھی، میرے چچا دعبل خزاعی منصور عباسی کی حکومت کے دوران ۱۴۸ھ میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے ملاقات کی تھی۔ ان کا انتقال متوکل عباسی کے دور میں ۲۴۵ھ میں ہوا تھا اور میری ولادت ۴ محرم ۲۵۷ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۷۲۷﴾

جناب علی بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن مہدی بن صدقہ بن ہشام بن غالب بن محمد بن علی الرقی الانصاری ابوالحسن کی ایک کتاب ہے۔

انہوں نے اُس کی تمام احادیث کا سماع حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی احمد بن علی بن مہدی نے رملہ میں کہ میں نے یہ کتاب اُن کے سامنے پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں یہ احادیث حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد کی تھیں۔

﴿۷۲۸﴾

جناب علی بن سیف رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن سیف بن عُمیرہ النخعی ابوالحسین کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں۔ یہ اپنے بھائی حسین بن سیف سے بڑے تھے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک ضخیم کتاب ہے جس کی روایت رجال نے کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نحوی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن سیف نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۷۲۹﴾

جناب علی بن بلال بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بغداد سے واسط کی طرف منتقل ہو گئے تھے، انہوں نے حضرت امام ابوالحسن ثالث علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ابی قتادہ اور محمد بن احمد بن یحییٰ نے، اور انہوں نے علی بن بلال سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۳۰﴾

جناب علی بن الرّیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن ریان بن الصلت الاشعری القمی ثقہ راوی ہیں، ان کے پاس حضرت امام ابوالحسن ثالث علیہ السلام کا نسخہ حدیث تھا۔ ہمیں اس کی خبر ابو عبد اللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمران بن موسیٰ نے، اور انہوں نے علی بن ریان سے اس نسخہ کے بارے میں سنا۔

﴿۷۳۱﴾

جناب علی بن میسرہ البصری رحمۃ اللہ علیہ

﴿۷۳۲﴾

جناب علی بن حسن البصری رحمۃ اللہ علیہ

﴿۷۳۳﴾

جناب علی بن عیسیٰ بن اہل رامش رحمۃ اللہ علیہ

﴿۷۳۴﴾

جناب علی بن الصّلت رحمۃ اللہ علیہ

﴿۷۳۵﴾

جناب علی بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

﴿۷۳۶﴾

جناب علی بن زیدویہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ سب اہل نہاوند میں سے ہیں، ان تمام افراد کا ابن بطہ نے اپنے رجال میں ذکر کیا ہے اور کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے کہ ان تمام لوگوں کی کتابیں ہیں، اور کہا:

ہمیں ایک دفعہ علی بن صلت نے بتایا اور ہمیں احمد بن محمد نے بتایا، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے علی بن زید و یہ ایک دفعہ سنا۔

﴿۷۳۷﴾

جناب علی بن مُعَمّر کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن میثم نے، اور انہوں نے علی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۳۸﴾

جناب علی بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب علی بن اسحاق بن عبد اللہ بن سعد اشعری ثقہ راوی ہیں، ان کی کنیت ابو الحسن ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے نے علی بن اسحاق سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۳۹﴾

جناب علی بن جعفر الھُمانی البرمکی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کچھ احادیث معروف اور کچھ منکر ہیں ان کے پاس حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے مسائل تھے۔

ہمیں اس کی خبر ابن جُندی نے دی، انہوں نے سنا: ابن ہمّام ہے سے، اُنہوں نے ابن مابنداذ سے، اُنہوں نے اہل راس العین کے ایک فرد ابن المعافی الثعلبی سے سنا، انہوں نے احمد بن محمد طبری سے سنا اور انہوں نے علی بن جعفر سے ان مسائل کے بارے میں سنا۔

باب "العباس"

﴿۷۴۰﴾

جناب عباس بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

جناب عباس بن ہشام ابوالفضل الناشری الاسدی عرب تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔ ہمارے علماء میں جلیل القدر تھے اور ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں۔

نام کو مختصر کر کے انہیں عُنیس کہا جاتا تھا۔

ان کی کتابوں میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

"کتاب الحج" "کتاب الصلوٰۃ (وکتاب الصوم)" "کتاب المثالب"

انہوں نے اُس کا نام رکھا کتاب خالدات فلاں فلاں۔

"کتاب جامع الحلال والحرام" "کتاب الغیبت" "کتاب نوادر"

ان کتابوں کی بہت سے راویوں نے ان سے روایت کی ہے۔

ہمیں ابوعبداللہ نحوی ادیب نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ محمدی نے، اور انہوں نے عُنیس سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

جناب عُنیس کا انتقال ۲۲۰ھ میں یا اس سے پہلے ہوا تھا۔

﴿۷۴۱﴾

جناب عباس بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالفضل الوراق ثقہ راوی ہیں۔ بغداد کو مسکن بنایا اور وہاں وفات پائی، یہ یونس کے اصحاب میں سے تھے۔

ان کی کتاب "المتعہ" ہے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن الحسن نے، انہوں نے صفّار سے سنا۔

اُنہوں نے احمد بن محمد سے، اور انہوں نے عباس بن موسیٰ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۷۴۲﴾

جناب العباس بن معروف رحمۃ اللہ علیہ

ابوالفضل، جعفر بن (عمرو بن) عبداللہ الاشعری کے حلیف تھے، یہ قمی ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

ان کی ایک کتاب کا نام "کتاب الآداب" ہے، ان کی "نوادر" بھی ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطہؒ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہیں عباس نے اپنی تمام احادیث اور تصنیفات کی خبر دی۔

﴿۷۴۳﴾

جناب عباس بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

جناب عباس بن عامر بن رباح ابوالفضل الثقفی القصبانی شیخ، صدوق، ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔

ان کی کتابیں ہیں ہمیں اُن کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے۔ اُنہوں نے سعد بن عبداللہ سے سنا اور انہوں نے عباس بن عامر سے سنا۔

﴿۷۴۴﴾

جناب عباس بن یزید خَرَ ذی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حدیث میں ثقہ ہیں، ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا:

ہمیں خبر دی محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے اور انہوں نے عباس بن یزید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۴۵﴾

جناب عباس بن عیسیٰ الغاضری کوفی

ابومحمد کنیت ہے، رجال نے کہا، ان کی رہائش بنی غاضرہ میں تھی۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی بن قُونی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عباس بن عیسیٰ نے، اور انہوں نے اپنے والد سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۷۴۶﴾

جناب عباس بن علی بن اَبی سارہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔ مجھے اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا انہوں نے عباس بن علی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۴۷﴾

جناب عباس بن الولید بن صبیح کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔ اس کی ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطہ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے عباس بن ولید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۴۸﴾

جناب عباس بن ھلال الشامی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ہمیں محمد بن عثمان بن حسن نے اس کی خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن خاقان النہدی صاحب القلانس نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن ولید الخزاز نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عباس بن ہلال شامی نے، انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے نسخہ احادیث سنا۔
احادیث کا یہ نسخہ راویوں کے اعتبار سے مختلف ہے۔

﴿۷۴۹﴾

جناب عباس بن زید رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت جعفر بن محمدؑ کے آزاد کردہ غلام تھے۔
ان کے پاس احادیث کا مجموعہ تھا ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زبیر نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن تسنیم نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا یزید بن اسحاق نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عباس بن زید نے، اور انہوں نے حضرت امام جعفر بن محمدؑ سے احادیث کا سماع کیا۔

maablib.org

باب "عمر، عمرو، عمّار"

﴿۷۵۰﴾

جناب عمر بن محمد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالاسود ہے، زرہ فروش تھے، بنی ثقیف کے حلیف تھے کوفہ کے رہنے والے تھے۔ روایت کے بیان میں ثقہ اور جلیل ہیں یہ ان لوگوں میں سے تھے جو سالانہ مدینہ منورہ امامؑ کی ملاقات کے لئے آتے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ اصحاب کتب رجال نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کتاب کا نام "مناسک الحج و فرائضہ" ہے، اس میں سنتوں کا ذکر بھی ہے اس کتاب کی تمام احادیث کا انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سماع کیا تھا، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ قزوینی نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے سنا: احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے ،انہوں نے محمد بن عذافر سے سنا اور انہوں نے عمر بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

اور ہمیں ابن نوح نے خبر دیا انہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالحمید نے، اور انہوں نے عمر بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ اور ہمیں ابوعبداللہ نحوی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن عثمان نے، انہوں نے سنا محمد بن عذافر سے اور انہوں نے عمر بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۱﴾

جناب عمر بن محمد بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمر بن محمد بن عبدالرحمن بن اُذَینہ بن سَلَمہ بن حارث بن خالد بن عائذ بن سعد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن بُہثہ بن جدیمہ بن الدیل بن شنّ بن افصیٰ بن عبدالقیس بن افصیٰ بن دُعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معدّ بن عدنان، ہمارے بصری اصحاب کے شیخ اور اُن میں سرکردہ تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے خط و کتابت

کے ذریعے حدیث نقل کی ہے۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب الفرائض" ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفضّل بن ابراہیم نے، انہوں نے سنا: محمد بن زیاد سے، انہوں نے عُبید اللہ بن احمد بن نہیک اور احمد بن سقلاب سے سنا۔ ان دونوں نے محمد بن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے عمر بن اذینہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۲﴾

جناب عمر بن توبہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابویحییٰ ہے، صنعانی تھے ان کی کچھ احادیث معروف اور کچھ منکر ہیں۔ ہمارے اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ ان کی کتاب "اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ" کے فضائل پر مشتمل ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے سنا کامل بن افلح سے اور انہوں نے عمر بن توبہ سے سنا۔

﴿۷۵۳﴾

جناب عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

یہ عرب تھے، بصرہ کے رہنے والے تھے اور تخلیط سے کام لیتے تھے۔ ان کی کتاب کی ہمیں ابن ابی جید نے خبر دی، انہوں نے محمد بن حسن سے سنا: انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے اور اُس نے عمر بن عبدالعزیز سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۴﴾

جناب عمر بن ابی زیاد رحمۃ اللہ علیہ

ابزاری ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اُس کی روایت کی ہے۔

ہمیں اس کے بارے میں ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے سنا ابو غالب سے، انہوں نے عمر بن ابی زیاد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۵﴾

جناب عمر بن الربیع رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمر بن الربیع ابو احمد بصری ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی کتاب کی ہمیں خبر محمد بن علی کاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین نے، اور انہوں نے عمر بن ربیع سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۶﴾

جناب عمر ابو حفص الرمّانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ثقہ ہیں، انہوں نے حدیث کا سماع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا نیز اس شخص سے جس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت اُن سے ایک جماعت نے کی ہے، اُن میں سے ایک عُبَیس بن ہشام ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حُبَیش نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے انہوں نے عُبَیس سے سنا اور انہوں نے ابو حفص سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۷﴾

جناب عمر بن سالم صاحب السابری رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے، حفص کے بھائی تھے، یہ دونوں بھائی ثقہ ہیں۔

ان دونوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ جناب عمر کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان بن حسن نے دی۔ انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا، انہوں نے عبید اللہ بن احمد سے انہوں نے محمد بن زیاد سے اور انہوں نے عمر بن سالم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۸﴾

جناب عمر بن ابان الکلبی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو حفص ہے، موالیوں میں سے تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ ان میں سے ایک عباس بن عامر القصبانی ہیں۔

ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے سنا علی بن حاتم سے، انہوں نے محمد بن احمد بن ثابت سے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زید بن بزیع نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن عامر نے، اُنہوں نے عمر بن ابان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۵۹﴾

جنابؒ عمر ابو حفص الزُّبالی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ اُن میں ایک غُنیس ہیں۔

ہمیں خبر دی احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا غُنیس نے، اور انہوں نے ابو حفص عمر الزبالی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۰﴾

جناب عمر بن علی بن عمرؒ رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ نے کہا: ہمیں ان کی کتاب کی خبر محمد بن علی بن محبوب نے دی ہے۔

﴿۷۶۱﴾

جناب عمر بن عبد اللہ بن یَعلٰی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمر بن عبد اللہ بن یعلٰی مُرّہ بن الثقفی کا نسخہِ حدیث ہے۔

انہوں نے اُس کی احادیث اپنے والد سے سنی تھیں ان کے والد نے اپنے والد سے اور اُنہوں نے امیر المومنین

امام علی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے ان کی اصل کتاب کے بارے میں ۲۶۷ھ میں بتایا۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن خلف بن ثُبطاس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمر بن عبداللہ بن یعلیٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۷۶۲﴾

جناب عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمر بن یزید بن ذبیان الصیقل ابو موسیٰ، بنی نہد کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زیاد نے، اور انہوں نے عمر بن یزید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۳﴾

جناب عمر بن خالد الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

ان کا لقب اُزرق تھا، موالیوں سے تھے، ثقہ اور علم کا چشمہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اُس کی ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، اور انہوں نے صفوان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۴﴾

جناب عمرو بن شمر رحمۃ اللہ علیہ

عمرو بن شمر ابو عبداللہ جُعفی عرب تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، لیکن

زیادہ ضعیف تھے۔انہوں نے جابر جُعفی کی کتابوں میں احادیث کا اضافہ کیا۔ اُن میں بعض احادیث کی نسبت خود ان ہی کی طرف ہے یہ معاملہ مشتبہ ہے۔

﴿۷۶۵﴾

جناب عمرو بن عثمان ثقفی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ

ایک قول کے مطابق یہ بنی ازد سے تھے ان کی کنیت ابو علی ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں، انہوں نے اپنے والد سے حدیث کا سماع کیا تھا اور انہوں نے سعید بن یسار سے۔ ان کا ایک بیٹا جس کا نام محمد ہے، اس نے ابن عقدہ سے حدیث کا سماع کیا۔

جناب عمرو بن عثمان حدیث کا گودا بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور صحیح الحکایات ہیں۔ ان کی بہت سی کتابیں ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب "الجامع" ہے، جس میں حلال وحرام کے احکام ہیں، یہ ایک عمدہ کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن احمد بن عبدالواحد نے دی ہے کہ میں نے اس کتاب کو اُن کے سامنے پڑھا تھا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن محمد بن زبیر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، انہوں نے عمرو بن عثمان سے سنا ان کی ایک اور کتاب نوادر ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے سنا محمد بن جعفر بن بُطّہ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے عمرو بن عثمان سے سنا اُن کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۶﴾

جناب عمرو بن سعید المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ثقہ ہیں انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابوالحسن الجُندِی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو علی بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا عمران بن موسیٰ سے، انہوں نے سنا موسیٰ بن جعفر سے انہوں نے عمر بن سعید سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۷﴾

جناب عمرو بن عبید اللہ الازرق رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۷۶۸﴾

جناب عمرو بن جُمیع الازدی البصری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عثمان ہے، رَے کے قاضی تھے روایت کرنے میں ضعیف ہیں ان کا نسخہ حدیث ہے۔

ان سے ان کے اس نسخہ کی روایت سہیل بن عامر نے کی کہ ہمیں خبر دی محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن عفان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سہل بن عامر نے، اور انہوں نے عمرو بن جمیع ازدی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۶۹﴾

جناب عمرو بن الیسع کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ محدث بھی صاحب کتاب ہیں۔

﴿۷۷۰﴾

جناب عمرو بن خالد رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو خالد ہے، واسط سے تعلق ہے، انہوں نے زید بن علی سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک ضخیم کتاب ہے، ان سے نصر بن مزاحم منقری اور دوسرے رجال نے روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زبیر نے، انہوں نے سنا علی بن حسن بن فضّال سے، انہوں نے نصر بن مزاحم سے اور انہوں نے عمرو بن خالد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۱﴾

جناب عمرو بن الیاس البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا اور وہ الیاس بن عمرو کے والد ہیں، عمرو بن الیاس سے ابن جبلہ نے روایت کی ہے ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔

انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے ابن سماعہ سے، انہوں نے ابن جبلہ سے اور انہوں نے عمرو بن الیاس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۲﴾

جناب عمرو بن الیاس رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمرو بن الیاس بن عمرو بن الیاس بجلّی، عمرو بن الیاس کے پوتے ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان سے طاطری نے روایت کی ہے یہ ثقہ ہیں اور ان کے بھائی یعقوب اور رُقَیم بھی ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے ابن غالب سے، انہوں نے طاطری سے اور انہوں نے عمرو بن الیاس سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۳﴾

جناب عمرو بن ابراہیم الدزدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی روایت کی ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے سنا حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور اُنہوں نے عمرو بن ابراہیم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۴﴾

جناب عمرو بن حُریث رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمرو بن حُریث ابو احمد الصیر فی الاسدی کوفہ کے رہنے والے تھے، بنی اسد کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اُس کی خبر محمد بن جعفر نے دی۔

انہوں نے احمد بن محمد سے سنا، انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے صفوان سے، اور انہوں نے عمرو بن حُریث سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۵﴾

جناب عمرو بن منہال رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمرو بن منہال بن مقلاص قیسی نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے دونوں بیٹے احمد اور حسن محدث تھے ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان نے دی۔ انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے عبید اللہ بن احمد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے اور انہوں نے عمرو بن منہال سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۶﴾

جناب عمرو بن ابی المقدام رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمرو بن المقدام ثابت ہرمز حداد بنی عجل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام زین العابدین، حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک لطیف اور شاندار کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی انہوں نے سنا ابو الحسین بن تمام سے، انہوں نے محمد بن قاسم بن زکریا المحاربی سے، انہوں نے عباد بن یعقوب سے اور انہوں نے عمرو بن ثابت سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۷﴾

جناب عمرو بن ابی نصر رحمۃ اللہ علیہ

ابو نصر کا اسم زید ہے، ایک قول ہے کہ زیاد ہے، یہ قبیلہ سکون کے حلیف تھے پھر یزید (زید) بن فرات شرعبی کے

حلیف تھے۔ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے علاوہ اہل بیتؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی اُنہوں نے سنا احمد بن جعفر سے اور انہوں نے حُمید سے، انہوں نے ابوسماعہ سے، اور انہوں نے ابن جَبَلَہ سے، اور انہوں نے عمرو بن ابی نصر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۸﴾

جناب عمار بن موسیٰ الساباطی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالفضل ہے، موالیوں میں سے تھے۔ انہوں نے اور ان کے بھائی قیس اور صبّاح سب نے حدیث کا سماع حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے کیا تھا۔ یہ سب روایت میں ثقہ ہیں ان کی کتاب ہے ایک جماعت نے انہوں کی روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن سعید نے، انہوں نے سنا مُصدق بن صَدَقہ سے، اور انہوں نے عمار بن موسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۷۹﴾

جناب عمار بن مروان رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمار بن مروان یشکر قبیلہ کے حلیف تھے یہ اور ان کے بھائی عمرو ہیں، دونوں ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اُس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفضّل بن ابراہیم نے، انہوں نے سنا محمد بن سنان سے، اور انہوں نے عمار بن مروان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۸۰﴾

جناب عمار ابوالیقظان الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کی روایت عُبَیس بن ہشام الناشری نے کی ہے۔

﴿۷۸۱﴾

جناب عمران البرقی الجبابی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعلی ہے، یہ محمد بن ابوالقاسم عبداللہ بن عمران کے دادا تھے قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی کتاب کا نام "خلق الخلق" ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم (عبداللہ بن عمران) نے، اور انہوں نے اپنے دادا عمران سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۸۲﴾

جناب عمران بن مُسکان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر الحسین نے دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، اور انہوں نے عمران سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۸۳﴾

جناب عمران بن موسیٰ الزیتونی قمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب "النوادر کبیر" ہے۔ ہمیں ابن شاذان نے اس کی خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، اور انہوں نے عمران بن موسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۸۴﴾

جناب عمران بن میثم رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمران بن میثم بن یحییٰ اسدی بنی اسد کے حلیف تھے۔ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام باقر علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے

بیان کیا محمد بن اسماعیل بن اسحاق بن راشد ازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی الازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابی خالد محمد بن مہاجر بن عُبید نے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے عمران بن میثم سے سنا۔

﴿۷۸۵﴾

جناب عمران بن حُمران الاذرَعی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار اہل اذرعات سے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے ابی سماعہ سے، انہوں نے حسن بن حماد بن عدیس سے، اور انہوں نے عمران سے سنا۔

﴿۷۸۶﴾

جناب عمران بن شفا الاصبحی رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عبدالرحمن القیسی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے سنا علی بن حسن طاطری سے اور انہوں نے عمران بن شفا سے سنا۔

﴿۷۸۷﴾

جناب عمران بن قطن رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، صاحب کتاب ہیں۔

﴿۷۸۸﴾

جناب عمران بن محمد بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب عمران بن محمد بن عمران بن عبداللہ بن سعد الاشعری القمی کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہؒ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے عمران سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۸۹﴾

جناب عمران بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

ابن بطہؒ نے کہا: ہم سے بیان کیا برقی نے اور انہوں نے عمران سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۰﴾

جناب عبّاد بن صُہیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب عباد بن صہیب ابو بکر التمیمی الکلیبی الیربوعی بصری ثقہ راوی ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن مسلم نے، اور انہوں نے عباد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۱﴾

جناب عبّاد بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ان کے بارے میں ابو عبداللہ القزوینی نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد بن خالد برقی سے، اور انہوں نے عبّاد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۲﴾

جناب عَبَّاد ابوسعید العُصفُری کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ کہتے تھے کہ انہوں نے اپنے اصحاب سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ یہ عباد وہ عباد بن یعقوب ہیں جن کے بارے میں ابوسُمینہ نے تدلیس کی بات کی ہے۔

ہمیں اس بارے میں ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ہمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوجعفر محمد بن احمد بن خاقان نہدی نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابوسمینہ نے عباد کی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۷۹۳﴾

جناب عامر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عامر بن عبداللہ بن جذاعہ الازدی عرب تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا ابراہیم بن مہزم نے، اور انہوں نے عامر بن جذاعہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۴﴾

جناب عامر بن کثیر السرّاج زیدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی۔

انہوں نے ابن حاتم سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمیری نے بتایا، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، اور انہوں نے عامر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

"باب عیسیٰ"

﴿۷۹۵﴾

جناب عیسیٰ بن روضہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ منصور عباسی کے حاجب تھے۔ جلیل القدر متکلم تھے، امامت کے موضوع پر ان کی ایک کتاب ہے۔ احمد بن ابی طاہر نے اپنی کتاب بغداد میں اس کتاب کی تعریف کی اور کہا کہ انہوں نے یہ کتاب دیکھی ہے، ہمارے بعض اصحابؒ نے کہا ہے کہ انہوں نے بھی اس کتاب کو دیکھا ہے۔

میں نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ جب منصور عباسی حیرہ میں تھا تو انہوں نے عیسیٰ بن روضہ سے ان کا کلام اس وقت سنا جب یہ امامت کے موضوع پر بات کر رہا تھا۔ منصور نے ان کا کلام سن کر تعجب کا اظہار کیا اور اُن کے کلام کو پسند کیا تھا۔

﴿۷۹۶﴾

جناب عیسیٰ بن داؤد النجّار کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہمارے اصحاب سے تھے، قلیل الروایت ہیں۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب "کتاب التفسیر" ہے۔ اس کی روایت احمد بن محمد بن سعید نے کی ہے، انہوں نے سنا محمد بن سالم بن عبدالرحمن سے اور انہوں نے عیسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۷﴾

جناب عیسیٰ بن حمزہ المدائنی الثقفیؒ رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے ہمیں اس کی خبر احمد بن الواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن حسن میثمی نے، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا میرے میرے چچا علی بن حسن نے، انہوں نے سنا حمزہ بن محمد سے، انہوں نے سنا عمرو بن سعید سے اور انہوں نے عیسیٰ بن حمزہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۷۹۸﴾

جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالحسن بن الجُندِی نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ھَمّام نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن احمد بن خاقان نَہدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوسُمَینہ نے، اور انہوں نے سنا عیسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ابوبکر محمد بن سالم جعابی نے عیسیٰ بن عبداللہ کی روایات کو جمع کیا تھا جو انہوں نے اپنے آباء سے سماعت کی تھیں، اس کی خبر ہمیں محمد بن عثمان نے عیسیٰ بن عبداللہ سے سُن کر دی۔

﴿۷۹۹﴾

جناب عیسیٰ بن راشد کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ابن کازر کے نام سے معروف تھے، ان کی ایک کتاب ہے، محدثین کی ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عمر بن کیسبہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن فضل الخزاعی نے، انہوں نے سنا محمد بن زیاد سے، اور انہوں نے عیسیٰ بن راشد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۰۰﴾

جناب عیسیٰ بن الولید الھمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد نے انہوں نے کہا:

ہمیں احمد بن عمر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن فضل نے، اور عانہوں نے عیسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۰۱﴾

جناب عیسیٰ بن سَرِی رحمۃ اللہ علیہ

جناب عیسیٰ بن سَرِی ابوالیسع الکرخی بغدادی، موالیوں میں سے تھے، ثقہ ہیں۔

انہوں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع تھا، اُن کی ایک کتاب ہے۔

ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حَبَشی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا القاسم بن اسماعیل نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سَلَمہ بن اَرتبیل نے، اور انہوں نے عیسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۰۲﴾

جناب عیسیٰ بن أعْیَنْ الجُریری رحمۃ اللہ علیہ

بنی اسد کے حلیف تھے، اس لئے اسدی معروف ہیں۔

کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام حدیث کا سماع کیا تھا۔

نیز انہوں نے عبید بن عیسیٰ بن اَعْیَن صاحب السَّبوب سے روایت نقل کی، سبوب سفید ریشم کے کپڑے کو کہتے ہیں ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن الحسین بن خازم نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن جَبلہ سے اور انہوں نے عیسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا تھا۔

﴿۸۰۳﴾

جناب عیسیٰ بن صَبیح العرزمی رحمۃ اللہ علیہ

نسلی عرب تھے، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اُس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے سنا: حسن بن حمزہ سے، انہوں نے محمد بن جعفر بن بُطّہ سے، انہوں نے صفّار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے عیسیٰ بن صَبیح سے سنا۔

﴿۸۰۴﴾

جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

جناب عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد بن مالک اشعری نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کے پاس وہ سوالات ومسائل تھے جو انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھے تھے اور آنجناب نے اُن کے جوابات دیئے تھے۔ ہمیں ان مسائل کی خبر ابن ابی جید نے دی، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے انہوں نے صفار سے، اور انہوں نے عباس بن معروف سے، انہوں نے محمد بن حسن بن ابی خالد سے، اور انہوں نے عیسیٰ سے سنا۔

﴿۸۰۵﴾

جناب عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب عیسیٰ بن احمد بن عیسیٰ بن منصور ابوموسیٰ سرمن رائی نے حضرت امام ابوالحسن علی بن محمد علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر ابومحمد الحسن بن محمد بن یحییٰ بن داؤد الفحام نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبیداللہ بن احمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں چچا ابوموسیٰ عیسیٰ بن احمد نے بتایا کہ انہوں نے حضرت امام ابوالحسن علی بن محمد علیہما السلام سے نسخہ حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۸۰۶﴾

جناب عیسیٰ بن مہران المُستَعطِف رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوموسیٰ ہے۔

ان کی متعدد کتابیں ہیں، اُن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب مقتلِ عثمان، کتاب الفرق بین الآل والامۃ، کتاب المحدثین،
کتاب السنن المشترکہ، کتاب الوفات، کتاب الکشف،
کتاب الفضائل، کتاب الدیباج

ہمیں ابوالحسن بن جُندی نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن ہمام نے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن نوفلی سے، اور انہوں نے عیسیٰ بن مہران سے
ان کتابوں کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب "کتاب المہدیٰ" ہے۔
میں نے اُسے ابواحمد عبد بن حسین الادیب کے سامنے پڑھا ہے، انہوں نے کہا: میں نے اسے علی ابی بکر بن خلّین الدُّوری کے سامنے پڑھا۔ اُنہوں نے کہا: میں نے اس کتاب کو پڑھا ہے۔

«۸۰۷»

جناب عیسیٰ بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی ایک کتاب ہے اس کی روایت اُن سے محمد بن حسین نے کی ہے۔

«۸۰۸»

جناب عیسیٰ بن المستفاد رحمۃ اللہ علیہ

ابوموسیٰ بجلی نابینا تھے، انہوں نے حضرت امام ابوجعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ثقہ نہیں ہیں، ضعیف راوی ہیں۔

ان کی کتاب "کتاب الوصیت" ہے، ہمارے شیوخ نے ابوالقاسم جعفر بن محمد سے اس کی روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہمیں ابوعیسیٰ عبیداللہ بن فضل بن ہلال بن فضل بن محمد بن احمد بن سلیمان الصابونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوجعفر محمد بن اسماعیل بن احمد بن اسماعیل بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابویوسف الوحاظی اور الازہر بن رستم اور حسن بن یعقوب نے، ان سب نے کہا:

ہم سے بیان کیا عیسیٰ بن المستفاد نے بتایا، یہ طریق مصری طریق ہے۔ جو مضطرب ہے اور ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن محمد القصبانی نے اور انہوں نے عبیداللہ بن فضل سے سنا۔

maablib.org

"باب العَلاَ"

﴿۸۰۹﴾

جناب عُلاء بن الفُضَیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب عُلاء بن الفُضَیل بن یسار ابوالقاسم نہدی کے حلیف تھے، ان کی ایک کتاب ہے جس کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابن الجُندِی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سِنَان سے علاء کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۰﴾

جناب عُلاء ابن رزین القلا رحمۃ اللہ علیہ

بنی ثقیف کے حلیف تھے، اس لئے ثقفی معروف ہیں، ابن عبدۃ الناسب نے کہا: یہ قبیلہ یشکر کے حلیف تھے، ستو بناتے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

نیز محمد بن مسلم کے مصاحب تھے، ان کے سامنے فقہ پڑھی تھی، ثقہ اور صاحب منزلت تھے ان کی متعدد کتابیں ہیں، ایک جماعت نے ان کی روایت کی ہے اور ہمیں خبر دی کہ انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے صَفّار سے سنا، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن نے، اور انہوں نے علاء سے ان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۱﴾

جناب عَلاء بن مُقعد کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، اُن میں سے ایک محمد بن ابی عُمیر ہیں انہوں نے کہا: ہمیں اس کی خبر ابوالعباس بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ علوی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد

بن جعفر نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے اور انہوں نے علاء سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۲﴾

جناب علاء بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

بینائی سے محروم تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، حدیث میں ثقہ ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، اُن میں سے ایک علی بن الحسن الطاطری ہیں۔

﴿۸۱۳﴾

جناب عُقبہ بن خالد اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن تمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو جعفر احمد بن محمد بن لاحق نے، انہوں نے سنا احمد بن حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن عُقبہ سے اور انہوں نے اپنے والد عُقبہ بن خالد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۴﴾

جناب عُقبہ بن مُحرِز جُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جُعفی قبیلہ کے حلیف تھے، انہوں نے اور ان کے بھائی عبداللہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا نیز عبداللہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے بھی حدیث سنی تھی۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن طاطری نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے، انہوں نے عقبہ بن مُحرِز سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۵﴾

جناب عثمان بن جعفر مُحاربی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن فضل نے، اور انہوں نے عثمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۶﴾

جناب عثمان بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابوعمرو العامری کلابی، یہ عبید بن رُواس کی اولاد میں سے تھے یہی وجہ ہے کہ کبھی انہیں کلابی، کبھی عامری اور کبھی رُواسی کہا جاتا ہے، صحیح بات یہ ہے کہ یہ بنی رُواس کے حلیف تھے۔ یہ واقفہ کے شیخ اور سرکردہ تھے اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مطلق وکلا میں سے ایک تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

کشی نے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے، نصر بن صبّاح نے ذکر کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا مال ان کے ہاتھ میں تھا، انہوں نے اپنے پاس رکھ لیا تو امامؑ ان پر ناراض ہو گئے تھے۔ انہوں نے توبہ کی اور مال امامؑ کی طرف بھیج دیا، انہوں نے ابوحمزہ سے روایت کی ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ اپنے امام زمانہ علیہ السلام کے حائر میں ہیں اور ان پر موت واقع ہو گئی ہے تو فوراً کوفہ سے حائر میں آئے اور وہاں اقامت پذیر ہوئے، یہاں تک کہ انتقال ہوا اور وہیں دفن ہوئے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب المیاہ" ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی۔

انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ، انہوں نے سعد سے، انہوں نے علی بن اسماعیل بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے عثمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

"کتاب القضایا والاحکام" "کتاب الوصایا" "کتاب الصلوٰۃ"

ہمیں ان کی خبر ہمارے متعدد اصحاب نے دی، انہوں نے سنا: احمد بن محمد بن سعید سے، انہوں نے جعفر بن عبداللہ محمدی سے، اور انہوں نے عثمان سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا اور مجھے میرے والد علی بن احمدؒ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے سعد سے، اُنہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے

،اور انہوں نے عثمان بن عیسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۷﴾

جناب عَون بن جَرِیر رحمۃ اللہ علیہ

عمرو بن ہارون ثقفی کے مصاحب تھے، ابن بُطّہ نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن خالد نے خبر دی، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے عون بن جَرِیر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۱۸﴾

جناب عون بن سالم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، قلیل الحدیث ہیں، ان کی ایک چھوٹی کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم نے ،اور انہوں نے عون بن سالم سے سنا۔

﴿۸۱۹﴾

جناب عاصم الکُوزی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوز ضبۃ میں سے تھے، ایک قول ہے کہ یہ کوز بنی مالک بن اسد میں سے تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حکیم بن داؤد بن حکیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلمہ بن خطّاب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلیمان بن سماعہ الحذاء نے، انہوں نے کہا: ہم ۔ نے اپنے چچا عاصم سے اپنی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۰﴾

جناب عاصم بن حُمَیدَ الحنّاط الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالفضل ہے، غلام تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ثقہ، علم حدیث کا سرچشمہ اور صدوق ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالحمید نے، اور انہوں نے عاصم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۱﴾

جناب عنبسہ بن مجاد العابد رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار بنی اسد کے حلیف تھے، قاضی کے عہدہ پر فائز تھے، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، ہمیں اس کی خبر ابن الجُندِی نے دی۔

انہوں نے سنا ابن ہمام سے، انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انہوں نے محمد بن حسین سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی ہاشم سے اور انہوں نے عنبسہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۲﴾

جناب عبدوس بن ابراہیم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطّہؒ نے ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن عبداللہ نے بتایا اور انہوں نے عبدوس سے سنا۔

﴿۸۲۳﴾

جناب عِیص بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب عِیص بن قاسم بن ثابت بن عُبید بن مہران بجلی کوفہ کے رہنے والے تھے، عرب تھے۔ ان کی کنیت

ابوالقاسم ہے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ عیص اوران کے بھائی ربیع، سلیمان بن خالد اقطع کے بھانجے تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوغالب الزراری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر حمیری نے کہ میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ایوب بن نوح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوان بن یحییٰ نے، اورانہوں نے عیص سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۴﴾

جناب عُیَینَہ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

بانس کی تجارت کرتے تھے، یہ ثقہ اور علم حدیث کا سرچشمہ ہیں بنی بجیلہ کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کی بہت سے رجال نے روایت کی ہے۔

ہمیں حسین نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انہوں نے علی بن نعمان سے، اورانہوں نے عُیَینَہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۵﴾

جناب العَوّام بن حَوشَب رحمۃ اللہ علیہ

جناب العوام بن حوشب بن یزید بن رُوَیم شیبانی اپنے بھائی طلاب سے بڑے تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اسکی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب اور مُنذر بن محمد۔ نے اور دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی اَلازدی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا طلّاب نے، اورانہوں نے اپنے بھائی العوام سے سنا۔

﴿۸۲۶﴾

جناب عُمارہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ

ابوزید الخیوانی الہمدانی کے مفصل حالات کا علم نہیں ہے۔ حسین بن عبیداللہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ہمارے

بعض اصحاب سے سنا تھا کہ عبداللہ بن محمد البلوی سے سوال کیا گیا کہ یہ عمارہ بن زید کون ہیں جنہوں نے تم سے حدیث بیان کی؟ انہوں نے کہا تھا: "ایک آدمی آسمان سے نازل ہوا، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی اور پھر آسمان کی طرف واپس چلا گیا"

کچھ کتابیں ان کی طرف منسوب ہیں، وہ یہ ہیں:

☆ کتاب المغازی ☆ کتاب حروب امیر المومنین علیہ السلام ☆ کتاب مقتل الحسین بن علی علیہما السلام

ان کے علاوہ بھی بہت سی اشیاء ان کی طرف منسوب ہیں۔ واللہ اعلم!

﴿۸۲۷﴾

جناب العمرکی بن علی رحمۃ اللہ علیہ

ابومحمد البوفکی، "بوفک" نیشاپور کے قریب ایک گاؤں ہے، یہ وہاں کے رہنے والے تھے، اس لئے بوفکی معروف ہیں، ہمارے بعض اصحاب کے استاد ہیں، ثقہ راوی ہیں۔

ہمارے شیوخ اصحاب نے ان سے حدیث سنی ہے کہ عبداللہ بن جعفر الحمیری ان میں اہم ہیں۔

ان کی ایک کتاب "الملاحم" ہے۔ ہمیں اس کی خبر عبداللہ قزوینی نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن اسماعیل علوی نے، انہوں نے سنا عمرکی سے۔

ان کی کتاب "النوادر" بھی ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن علی بن شاذان نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، اور انہوں نے عمرکی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۲۸﴾

جناب عَلِیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابوسلمہ البکری ساسی (شاشی) ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام "کتاب التوحید کلام" ہے۔

یہ وہ کتاب ہے کہ ہمارے اصحاب میں سے مجھے کسی نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے کہ کسی نے اس کتاب کو دیکھا ہے؟ ہاں صرف فہرستات میں اس کا ذکر ہے۔

﴿۸۲۹﴾

جناب عبادہ بن زیادہ الاسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، زیدی تھے۔ ان کی کتاب کی ہمیں حسین نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن جعفر بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سلیمان نہمی نے، اور انہوں عبادہ بن زیاد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۳۰﴾

جناب عبدان بن محمد الجُوَیمی رحمۃ اللہ علیہ

کنیت ابومعاذ ہے، ان کا احادیث کا نسخہ ہے۔ انہوں نے ان احادیث کا سماع امام ابومحمد الحسن بن علی صاحب العسکر علیہ السلام سے کیا تھا۔

مجھے اس کی خبر محمد علی کاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابواحمد محمد بن احمد بن رکویہ البرزعی نے جو شابرزان آئے تھے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابومعاذ عبدان بن محمد جویمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابومحمد حسن بن علی علیہم السلام صاحب العسکر نے یہ احادیث بیان کی تھیں۔

﴿۸۳۱﴾

عُلَیہ بنت علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

ان خاتون کی ایک کتاب ہے۔

انہوں نے احادیث کا سماع ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن قاسم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عَقیل سے کیا تھا۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا رجاء بن جمیل بن صالح نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوجمیل بن صالح نے، انہوں نے سنا زرارہ بن اعیَن سے، اور انہوں نے عُلیہ بنت علی بن حسین سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب "غین"

﴿۸۳۲﴾

جناب غیاث بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب غیاث بن ابراہیم تیمی الاسیدی بصری کا مسکن کوفہ تھا۔ یہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، جو ابواب کی صورت میں ہے اور حلال وحرام کے موضوع پر مشتمل ہے۔

ایک جماعت نے اس کتاب کی روایت کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالعباس احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن ابورافع نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن زیاد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر محمدی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا اسماعیل بن ابان بن اسحاق الورّاق نے، اور انہوں نے غیاث بن ابراہیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۳۳﴾

جناب غیاث بن کَلُّوب رحمۃ اللہ علیہ

جناب غیاث بن کلّوب بن فیمس کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے سنا عطار سے، انہوں نے الحمیری سے، انہوں نے حسن بن موسیٰ خشاب سے، اور انہوں نے غیاث سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

﴿۸۳۴﴾

جناب غالب بن عثمان المنقری رحمۃ اللہ علیہ

یہ موالیوں میں سے تھے۔ ماہر چشم معالج تھے، ایک قول یہ ہے کہ آل اعُین کے حلیف تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ راوی ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

﴿۸۳۵﴾

جناب غالب بن عثمان الھمدانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ شاعر تھے، زیدی مکتب کے پیروکار تھے۔

انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کے پاس احادیث کا مجموعہ تھا۔

maablib.org

باب "الفا"

﴿۸۳۶﴾

جناب الفضل بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب فضل بن سلیمان بغدادی کاتب تھے، منصور اور مہدی عباسی کے دیوان خراج کو تحریر میں لاتے تھے۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، انہوں نے کتاب "یوم ولیلۃ" تصنیف کی تھی، ہمیں اس کی خبر ابو العباس احمد بن علی نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان الخزاز نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ المدائنی نے، انہوں نے کہا: ہمیں فضل بن سلیمان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۳۷﴾

جناب فضل بن اسماعیل الکندی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ہمارے اصحاب میں سے تھے، ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ایوب نے، اور انہوں نے فضل سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۳۸﴾

جناب فضل بن عبدالرحمٰن بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

متکلم اور جید الکلام تھے، ابو عبداللہ حسین بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:
ہمارے پاس ان کی امامت کے موضوع پر کتاب تھی جو ایک ضخیم کتاب ہے۔

﴿۸۳۹﴾

جناب فضل بن شاذان بن الخلیل رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد ازدی نیشاپوری کے والد یونس کے اصحاب میں سے تھے۔ جناب فضل بن شاذان نے حضرت امام ابو جعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ایک قول ہے انہوں نے امام رضا علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ایک ثقہ راوی ہیں۔ جناب فضل فقہا و متکلمین اصحاب میں سے تھے، اس طائفہ کے یہ راس و رئیس تھے۔ جناب فضل آسمان علم کے ایک درخشندہ ستارے تھے، ان کی جس قدر تعریف و توصیف کی جائے وہ بہت کم ہے۔ الکجی نے ذکر کیا ہے کہ جناب فضل بن شاذان نے ۱۸۰ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

ان میں سے جو کتابیں انہوں نے میری طرف بھیجی تھیں کچھ کے اسماء درج ذیل ہیں:

کتاب النقض علی الاسکافی فی تقویت الجسم، کتاب العروس وھو کتاب العین، کتاب الوعید،

کتاب الرد علی اہل التعطیل، کتاب الاستطاعت، کتاب مسائل فی العلم، کتاب الاعراض والجواہر، کتاب العلل،

کتاب الایمان، کتاب الرد علی الثنویہ، کتاب اثبات الرجعت، کتاب الرجعت حدیث،

کتاب الرد علی الغالیہ المحمدیہ، کتاب تبیان اصل الضلالۃ، کتاب الرد علی محمد بن کرام، کتاب التوحید فی کتب اللہ،

کتاب الرد علی احمد بن الحسین، کتاب الرد علی الاصم، کتاب فی الوعد والوعید آخر،

کتاب الرد علی البیان (ایمان) بن رباب، کتاب الرد علی الفلاسفۃ، کتاب محنت الاسلام، کتاب السنن،

کتاب الاربع مسائل فی الامامت، کتاب الرد علی المنانیہ، کتاب الفرائض الکبیر، کتاب الفرائض الاوسط،

کتاب الفرائض الصغیر، کتاب المسح علی الخفین، کتاب الرد علی المرجئۃ، کتاب الرد علی القرامطہ، کتاب الطلاق،

کتاب مسائل البلدان، کتاب الرد علی البائسہ، کتاب اللطیف، کتاب القائم علیہ السلام، کتاب الملاحم،

کتاب حذو النعل بالنعل، کتاب الامامت کبیر، کتاب فضل امیر المومنین علیہ السلام، کتاب معرفت الھدیٰ والضلالۃ،

کتاب التعری والحاصل، کتاب الخصال فی الامامت، کتاب المعیار والموازنۃ، کتاب الرد علی الحشویۃ،

کتاب النجاح فی عمل شہر رمضان، کتاب الرد علی الحسن البصری فی التفضیل، کتاب النسبۃ بین الجبریۃ والثنویۃ،

ہمیں ابو العباس بن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن قتیبہ نیشاپوری نے، اور انہوں نے فضل بن شاذان سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۰﴾

جناب فضل بن عثمان المرادی رحمۃ اللہ علیہ

سونے چاندی کے زیورات بنانے کا کاروبار کرتے تھے، انبار کے رہنے والے تھے، اس لئے انباری مشہور ہیں، ان کی کنیت ابو محمد ہے، یک چشم تھے، موالیوں میں سے تھے، ثقہ ثقہ ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ابو الاکراو علی بن میمون کے بھانجے تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب اور احمد بن عمر بن کیسبہ نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عمیر، انہوں نے کہا: ہمیں فضل بن عثمان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۴۱﴾

جناب فضل بن ابی قُرہ تمیمی السہندی رحمۃ اللہ علیہ

سہندی آذربائی جان کا ایک شہر ہے، یہ وہاں کے رہنے والے تھے، پھر ارمینیہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے۔

انہوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ثقہ راوی نہیں ہیں۔ ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمیں اُس کی خبر محمد بن جعفر نے دی۔ اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد کلابی نے، انہوں نے کہا: علی بن اسحاق بن عمار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا شریف بن سابق نے، اور انہوں نے فضل سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۲﴾

جناب فضل بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ

ابوالعباس (بسیار گو) موالیوں میں سے تھے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کی روایت داؤد بن حصین نے کی کہ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن جراح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ھمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان

کیا منذر بن زیاد نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن داؤد بن حُصین نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے اور انہوں نے فضل بن عبدالملک سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۳﴾

جناب فضل بن یونس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

کاتب تھے، انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ تھے۔ ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں ابوالعباس احمد بن علی بن عباس نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، اُنہوں نے سنا حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے فضل بن یونس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۴﴾

محدث جناب فضل بن محمد اشعری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ اشعری سے، انہوں نے محمد بن حسین ابی الخطّاب سے، اُنہوں نے حسن بن علی بن فضّال سے، اور انہوں نے فضل بن محمد اشعری سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۵﴾

جناب فضیل بن یسار نَہدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالقاسم ہے، عرب تھے، بصرہ کے رہنے والے تھے، مرد خالص اور ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا انتقال حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دور امامت میں ہوا تھا، ابن نوح نے کہا کہ ان کی کنیت ابا میسور ہے۔

ہمیں علی بن بلال نے خبر دی، انہوں نے محمد بن عمرو (عمر) سے، اُنہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے، انہوں نے عصمت بن عبیداللہ سدوسی سے سنا، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن اسماعیل بن صبیح نے، انہوں نے کہا: ہم سے

بیان کیا ہارون بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا ابو میسور فضیل بن یسار سے، اُنہوں نے کہا: مجھے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بتایا:

رَضَاعُ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ خَيْرٌ مِنْ رَضَاعِ النَّاصِبِيَّةِ

"یہودی اور نصرانی عورت سے دودھ پلوانا ناصبی عورت سے دودھ پلوانے سے بہتر ہے"

ان کی ایک کتاب ہے جس کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اس بارے میں ابو العباس احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا احمد بن حسین بن سعید سے، انہوں نے اپنے والد اور علی بن مہزیار سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے فضیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۶﴾

جناب فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ

بصرہ کے رہنے والے تھے عامی تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نسخہ احادیث کا سماع کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے سعد سے، انہوں نے قاسم بن محمد الاصبہانی سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلیمان بن داؤد نے، اور انہوں نے فضیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۴۷﴾

جناب فارس بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ

جناب فارس بن حاتم ماہویہ القزوینی عسکر پہنچے تھے، انہوں نے جتنی احادیث روایت کی ہیں ان میں سے اکثر شاذ ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الرد علی الواقفۃ، کتاب الحروب، کتاب التفضیل،

کتاب عدد الائمۃ علیہم السلام من حساب الجمل، کتاب الرد علی الاسماعیلیۃ

﴿۸۴۸﴾

جناب فارس بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

ابوشجاع ارجانی ہمارے اصحاب میں سے ایک بزرگ ہیں، کثیر الادب اور کثیر الحدیث ہیں۔ یحییٰ بن زکریا ماشیری اور محمد بن بحر رہنی کے مصاحب تھے، ان دونوں سے حدیث اخذ کی تھی۔ انہوں نے کتاب "مسند ابی نواس، تمیمی، اشعب، بہلول، جُعیفران، مارووامن الحدیث" تصنیف کی تھی۔ میں نے اس کتاب کو قاضی ابوالحسین محمد بن عثمان بن حسن نصیبی کے سامنے پڑھا تھا، اور اس کتاب کو اس کی اصل سے اپنے پاس لکھا تھا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوشجاع فارس نے ارجان میں، میں نے ان کے سامنے یہ کتاب پڑھی اور ابوشجاع نے ہمیں اس کتاب کی احادیث کی اجازت دی تھی۔ ابوالعباس بن نوح نے مجھے کہا کہ ابوشجاع نے مجھ سے اس کتاب کی کتابت کرائی تھی۔

﴿۸۴۹﴾

جناب فَضَالہ بن ایوب الازدی رحمۃ اللہ علیہ

عرب تھے، مرد خالص ہیں، ان کا مسکن اہواز تھا، حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

حدیث میں ثقہ اور دین میں مستقیم تھے ان کی کتاب "کتاب الصلوٰۃ" ہے۔

ابوالحسن بغدادی سورائی بزار نے مجھے کہا کہ انہیں حسین بن یزید سورائی نے کہا: حسین بن سعید کی وہ روایت جو انہوں نے فَضَالہ سے نقل کی ہے وہ ساری کی ساری غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جو صحیح ہے وہ روایت ہے جو حسین نے اپنے بھائی حسن سے سنی تھی، اور انہوں نے فَضَالہ سے سنی تھی، انہوں نے بھی یہ کہا کہ حسین بن سعید کی فَضَالہ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی، ان کے بھائی حسن بن سعید نے فَضَالہ سے حدیث سنی تھی، ان کے بھائی حسین اس وقت ان کے ساتھ نہیں تھے، وہ اس وقت اکیلے تھے۔ میں نے اس جماعت کو دیکھا ہے کہ جنہوں نے حسین بن سعید کی ان روایات کو جو انہوں نے فَضَالہ سے روایت کی ہیں مختلف طریقوں کی اسناد سے روایت کیا ہے، واللہ اعلم!

اور یہی حال زُرعہ بن محمد الحضرمی کا ہے۔ ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے، انہوں نے فَضَالہ ابن ایوب سے سنا اور ان کی کتاب "النوادر" ہے۔

ہمیں اس کی خبر ایک جماعت نے احمد بن محمد زراری کے حوالے سے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن

معمر یار نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے کہا: ہم سے فضالہ نے بیان کیا۔

﴿۸۵۰﴾

جناب فیض بن مختار رحمۃ اللہ علیہ

الجعفی الکوفی انہوں نے حضرت امام محمد باقر، امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ثقہ اور علم کا سرچشمہ ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے ان کے بیٹے جعفر نے ان سے اس کی روایت کی ہے۔

﴿۸۵۱﴾

فائد الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، ابن فضّال نے کہا ہے کہ انہوں نے امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی کتاب کی روایت ان سے عثمان بن عیسیٰ نے کی ہے۔

﴿۸۵۲﴾

جناب فتح بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبداللہ الجرجانی صاحب "المسائل" ہیں، ہمیں اس کی خبر ابوالحسن بن الجُندِی نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن همام نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے سنا احمد بن ابی عبداللہ سے، اُنہوں نے فتح سے اُن کی کتاب کے بارے یں سنا یعنی ان کے مسائل کے بارے میں سنا۔

﴿۸۵۳﴾

فرج السندی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کی ہمیں ابن جُندِی نے خبر دی، انہوں نے سنا ابن همام سے، انہوں نے حُمید بن زیاد سے، انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انہوں نے احمد بن رباح سے اور انہوں نے فرج سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

"باب القاف"

﴿۸۵۴﴾

جناب قاسم بن ولید القرشی رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاسم بن ولید قرشی عماری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، اس سے علی بن حسن بن رباط وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابوعبداللہ احمد بن محمد بن عبیداللہ نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن ابی زید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حسین نے، انہوں نے کہا: ہمیں القاسم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۵۵﴾

جناب قاسم بن فُضَیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب القاسم بن فُضَیل بن یسار النہدی البصری ابومحمد ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، اس سے محمد بن عُمیر نے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: محمد بن جعفر بن بُطّہ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صَفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اُنہوں نے ابن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۵۶﴾

جناب قاسم بن بُرَید رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاسم بن بُرید بن معاویہ عِجلی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کی روایت فَضَالہ بن ایوب نے کی ہے کہ ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد القلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے فَضَالہ سے، اور انہوں

نے قاسم سے سنا۔

﴿۸۵۷﴾

جناب قاسم بن سلیمان بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے اس کی روایت نضر بن سُوید نے کی ہے کہ ہمیں علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسن الولید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے، اُنہوں نے نضر بن سُوید سے اور انہوں نے قاسم بن سلیمان سے، اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔
اور ہمیں احمد بن علی بن عباس نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین سے، اُنہوں نے نضر سے، اور انہوں نے قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۵۸﴾

جناب القاسم الرسی رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاسم رَسّی ابن ابراہیم طباطبا ابن اسماعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسن (الحسن بن الحسن) بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی ایک کتاب ہے۔ انہوں نے اس کتاب کی احادیث اپنے والد اور دوسرے محدثین سے سنی تھیں۔
انہوں نے جعفر بن محمد سے اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی۔
ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد انباری نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن مغلس ابوالعباس الجمّانی نے قاسم رَسی کی کتاب کے بارے میں کہ میں نے اسے لکھا تھا، یہ ذی الحجہ ۲۹۷ھ کی بات ہے کہ ہمیں القاسم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۵۹﴾

جناب قاسم بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد یہ ابوایوب الخوزی کے غلام تھے۔ بغداد کے رہنے والے تھے بغداد ہی میں ان کا انتقال ہوا تھا۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی کہ ہم سے بیان کیا: احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اُنھوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد، سعد اور حمیری نے ،ان سب نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے، انہوں نے نضر سے، اور انہوں نے قاسم سے۔ اور ہمیں خبر دی حسین بن عبداللہ اور احمد بن عبدُون نے، انہوں نے سنا علی بن حَبَشی سے انہوں نے حُمَید سے ،انہوں نے عبید اللہ بن احمد بن نُہیک سے، اور انہوں نے قاسم بن عروہ سے سنا۔

﴿۸۶۰﴾

جناب قاسم بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ

کوفی تھے، حدیث میں ثقہ ہیں لیکن قلیل الحدیث تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی خبر ہمیں حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا لؤلؤی نے، اُنھوں نے کہا: ہمیں القاسم بن خلیفہ نے بتایا۔

﴿۸۶۱﴾

جناب قاسم بن محمد الجواہری کوفی رحمۃ اللہ علیہ

بغداد کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اُنھوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد اور عبداللہ بن جعفر نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسین بن سعید سے اور انہوں نے قاسم بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۶۲﴾

جناب قاسم بن محمد قمی رحمۃ اللہ علیہ

کاسولا کے نام سے معروف تھے، ان کو مرضی کے مطابق نہیں پایا یعنی ضعیف ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا برقی نے، اور انہوں نے قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۶۳﴾

جناب القاسم بن محمد الخُلقانی رحمۃ اللہ علیہ

کوفی تھے، حدیث میں قریب الامر ہیں (یعنی حسن ہیں)۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر الحسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن میثم بن ابی نُعیم نے، اور انہوں نے قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۶۴﴾

جناب قاسم بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاسم بن حسن بن علی بن یقطین بن موسیٰ ابو محمد بنی اسد کے حلیف تھے، قم کے رہنے والے تھے۔

میرے خیال میں کوئی ایسی کتاب نہیں جو ان سے منسوب ہو، ہاں البتہ انہوں نے حسین بن سعید کی کتاب "التجمل والمروۃ" میں اضافہ کیا تھا۔ جو کچھ ابن ولید نے ذکر ہے اس کی بناء پر یہ ضعیف راوی ہیں۔

ابن ولید نے اپنے رجال سے روایت کی ہے اور انہوں نے قاسم بن حسن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حسین بن سعید کی کتاب میں اضافہ کیا تھا۔

﴿۸۶۵﴾

جناب قاسم بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن یحییٰ نے، اُنہوں نے سنا محمد بن عیسیٰ بن عبید اللہ سے، اور انہوں نے قاسم بن یحییٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۶۶﴾

جناب قاسم بن الربیع رحمۃ اللہ علیہ

ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے "فِیۡ مَاۤ اَوۡصٰی اِلَی بِهٖ مِنۡ کُتُبِهٖ" کے حوالے سے ہمیں خبر دی کہ: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن ابراہیم بن ہشام نے انہوں نے سنا اپنے والد سے موصوف کی کتاب کے متعلق۔ اور ہمیں خبر دی حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے سنا جعفر بن محمد بن مالک فزاری کوفی سے انہوں نے اس کے متعلق کہ کہا: ہم سے بیان کیا زید شحّام کے بھانجے قاسم بن ربیع نے۔

﴿۸۶۷﴾

جناب قاسم بن ہشام اَللُّؤْلُؤِیّ رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے سنا ابوالحسن بن داؤد سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عمار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن ہشام لولوی نے اپنی کتاب "النوادر" کے بارے میں۔

﴿۸۶۸﴾

جناب قتیبہ بن محمد الاعشیٰ رحمۃ اللہ علیہ

مؤدب مقری کی کنیت ابومحمد ہے، بنی ازد کے حلیف تھے۔ ثقہ ہیں، سرچشمہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ہمارے متعدد اصحاب نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر السراج نے، انہوں نے کہا: ہمیں قتیبہ نے بتایا۔

"باب الکاف"

﴿۸۶۹﴾

کُعَیب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی طرَفہ کے حلیف تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔
انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث میں سماع کیا تھا، اصحاب الرجال نے ان کا ذکر کیا ہے، ان کی ایک کتاب ہے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔
ہمیں اس بارے میں احمد بن عبدالوحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن ابی زید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے سنا احمد بن حسین کے دونوں بیٹوں محمد اور حسین سے، اُن دونوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عباس بن عامر سے، اور انہوں نے کُعیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۷۰﴾

جناب کُلَیب بن معاویہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب کُلیب بن معاویہ بن جَبلہ صیداوی اسدی کی کنیت ابو محمد ہے، ایک قول ہے کہ ان کی کنیت ابوالحسین ہے۔
انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے فرزند محمد بن کُلیب نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ان میں سے ایک عبدالرحمن بن ابی ہاشم ہیں۔
ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن داوٗد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علّان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن خازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبدالرحمن بن ابی ہاشم نے، اور انہوں نے کُلیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۷۱﴾

جناب کثیر بن کلثم رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحارث ہے اور ایک قول کے مطابق ابوالفضل ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ ہیں۔
انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۸۷۲﴾

جناب کثیر بن طارق رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوطارق قنبری حضرت امام علی علیہ السلام کے غلام حضرت قنبر کی اولاد میں سے تھے، انہوں نے حضرت زید اور دوسرے محدثین سے حدیث سنی تھی، ان کی ایک کتاب ہے۔
ہمیں اس کی خبر محمد جعفر مؤدب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن عیسیٰ بن ہارون بن سلام (جو نابینا تھے) نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن زکریا مالکی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا کثیر بن طارق ابوطارق نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۷۳﴾

کلثوم بنت سلیم رحمۃ اللہ علیہ

ان معظمہ نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب آنجناب کی احادیث پر مشتمل ہے۔
ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے،
انہوں نے محمد بن اسماعیل بن بزیع سے، اور انہوں نے کلثوم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

"باب اللام"

﴿۸۷۴﴾

جناب لوط بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب لوط بن یحییٰ بن سعید بن مخنف سالم الازدی الغامدی ابو مخنف کوفہ کے اخباریوں کے شیخ اور سرکردہ تھے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے۔

ان کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:

کتاب المغازی کتاب السقیفہ کتاب الردۃ کتاب فتوح الاسلام

کتاب فتوح العراق کتاب فتوح خراسان کتاب الشوریٰ کتاب قتل عثمان

کتاب الجمل کتاب الصفین کتاب النہر کتاب الحکمین

کتاب الغارات کتاب مقتل امیر المومنین علیہ السلام کتاب قتل الحسن علیہ السلام

کتاب قتل الحسین علیہ السلام کتاب مقتل حجر بن عدی کتاب اخبار زیاد

کتاب اخبار مختار کتاب اخبار الحجاج کتاب اخبار محمد بن ابی بکر

کتاب مقتل محمد کتاب اخبار ابن الحنفیہ

کتاب اخبار یوسف بن عمر کتاب اخبار شعیب خارجی

کتاب اخبار مطرف بن المغیرہ بن شعبہ کتاب اخبار ابی مخنف بن سلیم

کتاب اخبار الحریث بن اسد (الخریت بن راشد) الناجی وخروجہ

ہمیں احمد بن علی بن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبد الجبار بن شیران ساکن نہر خطی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن زکریا بن دینار الغلابی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن ضحاک مرادی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے، اور انہوں نے ابو مخنف لوط بن یحییٰ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۷۵﴾

جناب لیث بن بَختری مرادی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے، ایک قول ہے کہ اس کی کنیت ابو بصیر اصغر ہے۔

انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ان میں سے ایک ابو جمیلہ المفضّل بن صالح ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن علی القزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا علی بن حاتم بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسین نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابن فضّال نے، انہوں نے سنا ابو جمیلہ سے، اور انہوں نے لیث سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

"باب المیم"

﴿۸۷۶﴾

جناب محمد بن سالم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد سالم بن ابی سلمہ الکندی السجستانی کے بارے میں ہمیں علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسحاق بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہمیں علّوَیَہ بن متّوَیَہ بن علی بن سعد نے جو ابوالاثار القزوانی کے بھائی تھے، اور انہوں نے محمد بن سالم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۷۷﴾

جناب محمد بن احمد بن روح رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن احمد بن روح طرسوی کی کنیت ابواحمد ہے، ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد علی بن نوح نے دی، انہوں نے ابزوفری سے سنا، انہوں نے احمد بن ادریس سے، اور انہوں نے ابواحمد (محمد) بن احمد طرسوی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۷۸﴾

محمد بن جریر رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر طبری عامی ہیں، ان کی کتاب کا نام "الرد علی الحرقوصیہ" ہے۔ انہوں نے یوم غدیر کی حدیث کے سلسلہ راویان کا ذکر کیا ہے، ہمیں اس کی خبر قاضی ابواسحاق ابراہیم بن مخلد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جریر نے اپنی کتاب "الرد علی الحرقوصیہ" بارے میں بتایا۔

﴿۸۷۹﴾

جناب محمد بن قیس ابونصر الاسدی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی نصر بن قُعَین بن حارث بن ثعلبہ بن دُودان بن اسد کوفہ میں عربوں کے اہم افراد میں سے اور عمر بن

عبدالعزیز کے خواص میں سے تھے۔ پھر یزید بن عبدالملک کے مقرب ہوئے، ان دونوں میں سے ایک نے جناب محمد بن قیس کو ملک روم کی طرف بھیجا تھا کہ وہ وہاں جا کر فدیہ دے کر گرفتار مسلمانوں کو نجات دلائیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب "قضایا امیر المومنین علیہ السلام" پر مشتمل ہے اور دوسری کتاب "النوادر" ہے۔ ہمارے پاس ایک اور راوی محمد بن قیس بجلی ہیں، ان کی کتاب محمد بن قیس ابونصر کی کتاب کے برابر ہے، ہمارے پاس جو محمد بن قیس اسدی، ابوعبداللہ ہیں وہ بنی نصر کے حلیف تھے، وہ مخصوص اور ممدوح تھے۔ ہمارے پاس ایک اور محمد بن قیس ہیں جو اسدی ہیں، ان کی کنیت ابواحمد ہے، ضعیف راوی ہیں۔ اُنہوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ہمیں اس بارے میں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا نصر بن مزاحم نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا حنفی نے، اور انہوں نے محمد بن قیس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۸۸۰﴾

جناب محمد بن قیس ابوعبداللہ بجلی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے تھے۔

انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی مشہور و معروف کتاب "کتاب القضایا" ہے۔ عاصم بن حُمَید حَنّاط نے ان سے اس کتاب کی روایت کی ہے، اس کے علاوہ یوسف بن عقیل اور ان کے بیٹے عبید نے بھی روایت کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد قرشی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے سنا عبدالرحمن بن ابی نجران سے، انہوں نے عاصم سے، اور انہوں نے محمد بن قیس سے سنا۔ ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن محمد بن حسین نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نجران سے، اُنہوں نے عاصم سے، انہوں نے محمد بن قیس سے سنا۔

﴿۸۸۱﴾

جناب محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن مسلم بن رباح ابو جعفر الاوقص طحان بنی ثقیف کے حلیف تھے، ان کی ایک آنکھ میں بینائی نہیں تھی ،ہمارے کوئی اصحاب میں اہمیت کے حامل تھے، عظیم الشان فقیہ اور ایک پرہیزگار انسان تھے۔ حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام کے صحابی تھے، دونوں اماموں سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ اپنے دور کے تمام لوگوں سے زیادہ ثقہ تھے۔ ان کی کتاب کا نام "الاربع مائۃ مسئالۃ فی ابواب الحلال والحرام" ہے۔

ہمیں اس کتاب کی خبر احمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن سفیان نے، انہوں نے سنا نے حمید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمدان قلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سندی بن محمد نے، انہوں نے علا بن رزین سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کا انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا تھا۔

﴿۸۸۲﴾

جناب محمد بن حسن بن ابی سارہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر، یہ انصار کے حلیف تھے، الرؤاسی معروف تھے، اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے، اس سے پہلے یہ اور ان کے والد نیل کے علاقے میں رہتے تھے۔ انہوں نے ان کے والد اور ان کے چچازاد بھائی معاذ بن مسلم بن ابی سارہ سب نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا گھر علم و فضل و ادب کا گہوارہ تھا۔ مشہور عالم و ادیب الکسائی نے ان کے چچاؤں اور والد معاذ و محمد سے فقہ کسائی علم العرب حاصل کیا تھا۔ الکسائی اور الفرؔا نے اپنی کتابوں میں ان کے کثیر احوال قلم بند کیے ہیں، یہ سب بزرگوار ثقہ ہیں، ان پر کوئی طعن وارد نہیں ہوا۔

محمد بن حسن کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب اعراب القرآن، کتاب الھمز، کتاب الوقف والابتداء،

ابو اسحاق طبری نے کہا ہے ہم سے بیان کیا ابو القاسم یحیٰی بن محمد بن یحیٰی نے کہ میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی تھی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن اللیث کوفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالخصاف نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا خلاد بن عیسیٰ صیرفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو جعفر الرؤاسی نے اپنی کتابوں کے بارے میں۔

﴿۸۸۳﴾

جناب محمد بن الحسن بن عبداللہ جعفری رحمۃ اللہ علیہ

ہمارے بعض اصحاب نے ان کا ذکر طعن کے ساتھ کیا ہے، ان سے البلوی نے روایت کی ہے، البلوی ایک ضعیف اور مطعون آدمی تھے۔ ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اُن کی وہ روایت دیکھی ہے جس روایت کو ان سے صاحب زنج علی بن محمد برذعی نے نقل کیا ہے، یہ روایت بھی انہیں ضعیف قرار دیتی ہے۔ ہماری کتابوں میں ایک کتاب ہے جو ان سے منسوب ہے، جو کتاب "علل الفرائض والنوافل" کا ترجمہ ہے۔ حسین بن خصیین قمیؒ نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوبشر احمد بن ابراہیم بن معلی قمیؒ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن عطار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد البلوی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن جعفری نے کہ اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۸۸۴﴾

جناب محمد بن علی بن ابی شعبہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوجعفر ہے، ہمارے اصحاب میں اہم اور یہ بہت بڑے فقیہ تھے، ثقہ ہیں، ان پر اور ان کے بھائی عبیداللہ، عمران اور عبدالاعلیٰ پر طعن نہیں کیا گیا، انہوں نے کتاب "التفسیر" تصنیف کی تھی۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوان نے اور انہوں نے محمد بن علی سے سنا، اور ان کی ایک کتاب "حلال وحرام" کے ابواب پر مشتمل ہے ہمیں اس کی خبر دی ابن نوح نے انہوں نے سنا بزوفری سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، اُنہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حسین نے، انہوں نے ابن مُسکان سے، اور انہوں نے محمد بن علی سے سنا۔

﴿۸۸۵﴾

جناب محمد بن علی بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد علی بن نعمان بن ابی طریف البجلی قبیلہ بجیلہ کے حلیف تھے، بھینگے تھے، ان کی کنیت ابوجعفر ہے، کوفہ

کے رہنے والے تھے، صَرّاف تھے، ان کا لقب مومن طاق اور صاحب طاق تھا، مخالفین انہیں شیطان طاق کہتے تھے، مُنذر بن ابی طرِیفہ ان کے والد کے چچا تھے۔

محمد نے حضرت امام زین العابدین، امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ان کے چچازاد بھائی حسین بن مُنذر بن ابی طریفہ نے بھی ان تینوں اماموں سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کا کاروباری مرکز کوفہ کے بازار میں اس مقام پر تھا جو بار برداری کے لئے خاص تھا لوگ وہاں ان کے پاس آتے تھے اور سکے تبدیل کراتے تھے، کیونکہ صرف یہ صرّاف تھے، ایک چیز کو دوسری صورت میں پیش کرتے تھے، مخالفین انہیں شیطان طاق کہتے تھے۔

آپ کا علم شہرہ آفاق تھا، نہایت ہی خوش اخلاق انسان تھے، ان کی طرف بہت سی چیزوں کی نسبت دی گئی ہے، لیکن ہمارے ہاں وہ ثابت نہیں ہیں۔

ان کی کتاب کا نام "افعل لا تفعل" ہے، میں نے اس کتاب کو احمد بن الحسین بن عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دیکھا تھا، یہ ایک عمدہ اور ضخیم کتاب ہے، بعض متاخرین نے اس کتاب میں احادیث کا اضافہ کر دیا ہے، جو فساد پر دلالت کرتی ہیں۔

اس میں صحابہ کے بے فائدہ اقوال کا ذکر کیا گیا ہے، ان کی ایک اور کتاب "کتاب الاحتجاج" ہے جو حضرت امام علی علیہ السلام کی امامت کے موضوع پر ہے، ان کتابوں کے علاوہ دو اور کتابیں ہیں۔

کتاب کلامہ علی الخوارج اور کتاب مجالس مع ابی حنیفہ والمرجئہ

مومن طاق کے ابو حنیفہ کے ساتھ بہت سی حکایات ہیں، ایک دن ابو حنیفہ نے ان سے کہا:

اے ابو جعفر! کیا رجعت پر تمہارا عقیدہ ہے؟ کہ تمام لوگوں نے قیامت سے پہلے ایک دفعہ واپس آنا ہے؟ مومن طاق نے کہا: جی ہاں.. ابو حنیفہ نے کہا: اگر ایسی بات ہے تو اپنی جیب سے پانچ سو دینار نکالو اور مجھے بطور قرض دے دو، مرنے کے بعد جب میں اور تم واپس آئیں گے تو یہ رقم میں تمہیں واپس کر دوں گا۔

مومن طاق نے کہا: ٹھہریئے! بالکل میں تمہیں قرض دیتا ہوں، قرض دینے میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لیکن ایک شرط پر دینے کو تیار ہوں، تم مجھے اس بات کی ضمانت دو کہ تمہیں انسان واپس آنا ہے، مجھے تو خوف ہے کہ جب رجعت ہوگی تم انسانی صورت میں نہیں ہوں گے بلکہ بندر کی صورت میں واپس آؤ گے۔ میں اس وقت تم سے یہ رقم کیسے حاصل کروں گا؟

﴿۸۸۶﴾

جناب محمد بن ابی عُمیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابی عُمیر زیاد بن عیسیٰ ابو احمد ازدی، مُہلّب بن ابی صُفرہ کے حلیف تھے، ایک قول یہ ہے کہ وہ بنی امیہ

کے حلیف تھے، لیکن پہلا قول صحیح ہے، بغدادی الاصل والمقام تھے، انہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہے، انہوں نے امامؑ سے بہت زیادہ احادیث کا سماع کیا تھا۔ بعض دفعہ امامؑ انہیں "اے ابواحمد" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا، ہمارے اور دوسروں کے درمیان انہیں ارفع و اعلیٰ مقام حاصل تھا۔

جاحظ نے ان کی حکایات اپنی کتابوں میں بیان کی ہیں، انہوں نے عدنانیہ اور قحطانیہ کے درمیان ہونے والے قابل فخر مناظروں کا ذکر کیا ہے، انہوں نے اپنی کتاب "البیان والتبیین" میں کہا ہے "مجھے بتایا ابراہیم بن داحہ نے انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر جیسے قابل ذکر افراد میں سے ایک اہم فرد سے کہ ہارون الرشید نے انہیں زندان میں ڈال دیا تھا، ایک قول ہے کہ مطابق قاضی بنانا چاہا تھا اور کہا گیا کہ اس کے بعد انہیں حکومتی عہدہ پر فائز کر دیا گیا تھا، یہ اُمور اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پیروکاروں کو ایک بہت بڑا مقام حاصل تھا۔

مروی ہے کہ ایک دفعہ انہیں کوڑے مارے جا رہے تھے معاملہ اس حد تک پہنچا کہ اپنے درد کا اظہار کریں، اسوقت ابن ابوعُمیر نے محمد بن یونس بن عبدالرحمن کی بات سنی وہ انہوں وقت کہہ رہے تھے:

"اے محمد بن ابی عمیر صرف اللہ کا خوف رکھو، یہ سن کر کوڑوں کی تکلیف کو برداشت کیا"

تو اللہ رب العزت نے اُن کی مصیبت ختم کر دی۔

ایک روایت ہے کہ مامون الرشید نے انہیں محبوس کر دیا تھا، کچھ عرصہ بعد انہیں رہائی دی اور کچھ شہروں کا قاضی بنادیا، روایت ہے کہ یہ تقریباً چار سال تک قید میں رہے تھے، اس دوران ان کی بہن نے ان کی کتابیں زمین میں دفن کر دی تھیں۔ یہ تمام کتابیں ضائع ہوگئی تھیں۔

ایک قول یہ ہے کہ انہوں نے ان کتابوں کو گھر کے بالائی حصے میں رکھ دیا تھا بارشوں کی وجہ سے تمام کتابیں ضائع ہوگئی تھیں (جب انہیں رہائی ملی) تو انہوں نے اپنے حافظہ کے زور پر حدیث بیان کی، ان کا وہ علمی سرمایہ جو لوگوں کے پاس تھا ہمارے اصحاب نے مراسلوں کے ذریعہ ایک دوسرے سے حاصل کیا۔

جناب ابن ابی عُمیر نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں، ہمیں ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے مباحثہ کے دوران خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ طبری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا: محمد بن ابی عمیر نے ۹۴ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

ان کتابوں میں سے ایک کتاب "المغازی" ہے، ہمیں اس کی محمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن عامر

نے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ان کی اس " کتاب الکفر والایمان " کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک کتاب " ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن فضل بن تمام و ہقان نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابو عبد اللہ جعفر بن محمد بن علی الجرجانی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عباس بن محمد بن حسین نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ان کی ان کتابوں کے بارے میں سنا:

" کتاب البداء، کتاب الحج، کتاب الاحتجاج فی الامامت، کتاب فضائل الحج "

کے بارے میں ہمیں احمد بن ہارون نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، اُس نے کہا ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا ہمیں عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ان کتابوں کے بارے میں سنا تھا:

کتاب المتعہ	کتاب الاستطاعت	کتاب الملاحم	کتاب یوم ولیلہ
کتاب الصلوٰۃ	کتاب مناسک الحج	کتاب الصیام	کتاب اختلاف الحدیث
کتاب المعارف	کتاب التوحید	کتاب النکاح	کتاب الطلاق
کتاب الرضاع			

ہمیں ان تمام کتابوں کی احمد بن علی سیرافی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسن بن حمزہ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابی عمیر سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا، ان کی نوادر کتابیں بہت زیادہ ہیں، کیونکہ اُن کے راوی بہت زیادہ ہیں، راویوں کے اختلاف کی وجہ سے یہ مختلف ہیں۔

بہر حال وہ نوادر جن کی روایت عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے کی ہے، میں نے وہ قاضی ابو الحسین بن محمد بن عثمان بن حسن سے، اُس وقت سماعت کی تھی جب اُن کے سامنے وہ کتاب پڑھی جا رہی تھی، انہوں نے کہا تھا:

تمہیں الشریف الصالح ابو القاسم جعفر بن محمد بن ابراہیم نے بتایا کہ میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی تھی، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہمارے استاد عبید اللہ بن احمد بن نُہیک نے، اُنہوں نے ابن ابی عمیر سے ان کی کتاب نوادر کے بارے میں سنا۔

جناب ابن ابی عمیر کا ۲۱۷ھ میں انتقال ہوا تھا۔

﴿۸۸۷﴾

جناب محمد بن سنان رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر الزاہری کی اولاد میں سے تھے، زاہر، عمر بن الحمق الخزاعی کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابو عبداللہ بن عیاش کہتے تھے۔

ہم سے بیان کیا ابو عیسیٰ محمد بن احمد بن محمد بن سنان نے، انہوں نے کہا: وہ محمد بن الحسن بن سنان غلام زاہر کی اولاد میں سے تھے، محمد کے والد حسن ان کے بچپنے میں فوت گئے تھے اور ان کے دادا سنان نے اُن کی کفالت کی تھی، اس وجہ سے یہ سنان کی طرف منسوب ہیں۔ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید نے کہا: محمد بن سنان نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا، اُنہوں نے کہا: ان کے پاس مسائل ہیں۔ جو امامؑ سے پوچھے تھے۔ محمد بن سنان بہت ضعیف راوی ہیں ان کی طرف التفات نہیں کیا جا سکتا اور نہ ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔

ابو عمرو الکشی نے ان کا اپنے رجال میں ذکر کیا ہے، ابو الحسن علی بن محمد بن قتیبہ نیشاپوری نے کہا کہ ابو محمد فضل بن شاذان نے کہا: میں تم لوگوں کو محمد بن سنان کی احادیث کی روایت کی اجازت نہیں دیتا۔

نیز انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ابو عبداللہ شاذانی کی تحریر میں یہ پایا کہ میں نے عاصمی کو کہتے ہوئے سنا کہ عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ جن کا لقب بنان تھا، نے کہا: میں کوفہ میں صفوان بن یحییٰ کے گھر میں تھا کہ وہاں محمد بن سنان ہمارے پاس آئے تو صفوان نے کہا: یہ ابن سنان ہیں، انہوں نے کئی دفعہ اُڑنے ارادہ کیا ہم نے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ وہ ہمارے ہمنوا ہو گئے یہ بات ان کے اضطراب اور متزلزل ہونے کی دلیل تھی انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں، ان میں سے ایک "کتاب الطرائف" ہے ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے سنا ابو غالب سے، انہوں نے اپنے دادا ابو طالب محمد بن سلیمان سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، اور انہوں نے محمد بن سنان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

محمد بن سنان کی باقی تصنیفات یہ ہیں:

کتاب الاظلۃ	کتاب المکاسب	کتاب الحج	کتاب الصید والذبائح
کتاب الشراء والبیع	کتاب الوصیت	کتاب النوادر	

ہمارے شیوخ کی ایک جماعت نے ہمیں خبر دی: انہوں نے ابو غالب احمد بن محمد سے سنا، انہوں نے اپنے والد کے چچا علی بن سلیمان سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے اور انہوں نے محمد بن سنان سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

محمد بن سنان کا انتقال ۲۲۰ھ میں ہوا تھا۔

﴿۸۸۸﴾

جناب محمد بن خلیل رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر السکاک بغداد کے رہنے والے تھے، سکہ کی ڈھلائی کرتے تھے، یہ ہشام بن الحکم کے مصاحب اور ان کے تلمیذ تھے اور ان سے احادیث اخذ کی تھیں۔

ان کی کتابوں میں سے کچھ کتابیں یہ ہیں:

"کتاب فی الامامت" ایک اور کتاب ہے انہوں نے اس کا نام "کتاب التوحید" رکھا اور وہ تشبیہ ہے۔ ان پر طعن کیا گیا ہے۔

﴿۸۸۹﴾

جناب محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن سماعہ بن موسیٰ بن رُوید بن نُشیط الحضرمی، عبد الجبار بن وائل بن حُجر کے حلیف تھے۔

محمد بن سماعہ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، یہ حسن، ابراہیم اور جعفر کے والد ہیں اور مُعلّٰی بن حسن کے دادا ہیں۔

یہ ہمارے اہم اصحاب میں سے تھے اور ثقہ تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الوضو۔ کتاب الحیض۔ کتاب الصلوٰۃ کتاب الحج۔

ہمیں ان کتابوں کی خبر محمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعدی سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن فتیّ سے، اُنہوں نے کہا ہمیں محمد بن سماعہ نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ اور ہم نے ابن سعید سے، انہوں نے محمد بن مُفضّل بن ابراہیم سے، انہوں نے محمد بن سماعہ سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۹۰﴾

جناب محمد بن اُورمہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو جعفر ہے، قم کے رہنے والے تھے۔ قمی علماء نے طعن کے ساتھ ان کا ذکر کیا ہے اور غالی بتایا ہے۔

ان کے خلاف قتل کی سازش کی گئی کہ رات کو اچانک حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا جائے، ان کے مخالفین رات کے پہلے حصہ میں آئے تو انہوں نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ صبح ہوگئی ان کو اس حال میں دیکھا تو اپنے ارادہ سے باز آگئے۔

ایک جماعت نے قمی علماء سے روایت کی ہے اور انہوں نے ابن ولید سے سنا انہوں نے کہا:

محمد بن اورمہ پر غلو کا الزام لگایا گیا ان کی کتابوں میں جو کچھ ہے، وہی ہے جو حسین بن سعید کی کتابوں میں ہے، اس کے علاوہ جو کام انہوں نے خود کیا ہے وہ قابل اعتماد نہیں ہے۔

ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ انہوں نے ابوالحسن ثالث علیہ السلام کی وہ توقیع دیکھی ہے جو آپؑ نے محمد بن اورمہ کے بارے میں اہل قلم کی طرف سے جاری کی تھی کہ وہ ان باتوں سے بری الذمہ ہیں جو لوگوں نے ان کی طرف منسوب کی ہیں، ان کی کتابیں صحیح ہیں صرف ایک کتاب جو ان کی طرف "تفسیر الباطن" کے نام سے منسوب ہے اس میں تخلیط ہے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الوضو، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الصیام کتاب الحج، کتاب النکاح، کتاب الطلاق، کتاب الحدود، کتاب الدیات، کتاب الشہادات، کتاب الایمان والنذور، کتاب العتق والتدبیر، کتاب التجارت والاجارات، کتاب المکاسب، کتاب الصید والذبائح، کتاب المزار، کتاب حقوق المومن وفضلہ، کتاب الجنائز، کتاب الخمس، کتاب تفسیر القران، کتاب الرد علی الغلاۃ، کتاب المثالب، کتاب المناقب، کتاب التجمل والمروۃ، کتاب الملاحم، کتاب الدعا، کتاب التقیہ، کتاب الوصایا، کتاب الفرائض، کتاب الزہد، کتاب الاشربہ، کتاب ما نزل فی القران فی امیر المومنین علیہ السلام

ہمیں حسین بن محمد بن ہدیہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن فضل بن ہلال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن علی بن نعمان نے، اُنہوں نے کہا: ہمیں محمد بن اُورمہ نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۹۱﴾

جناب محمد بن ابی یونس تسنیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابی یونس تسنیم بن الحسن بن یونس ابوطاہر الوَرّاق الحضرمی الکوفی ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے اور صحیح الحدیث ہیں، ان سے عامہ اور خاصہ دونوں نے روایت کی ہے، یہ بزرگوار حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے کاتب تھے۔ اور ابونُعَیم الفضل بن دُکَین کے مُحرر تھے۔

ان کی کتابوں میں سے ایک "کتاب الحج" ہے، یہ عُمدہ کتاب ہے ان کو سلامۃ بن محمد الارزنی نے متہم کیا ہے، ان کی

ایک اور "کتاب الجامع" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالحسن بن جُندی نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابن ھمام ابوعلی نے خبردی، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک فزاری نے، اُنہوں نے کہا: ہمیں محمد بن تسنیم وراق نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۸۹۲﴾

جناب محمد بن اسماعیل بن بزیع رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن اسماعیل بن بزیع ابوجعفر، المنصور ابوجعفر کے حلیف تھے۔

بزیع اس گھر کے فرد ہیں کہ جس گھر میں حمزہ بن بزیع پیدا ہوئے تھے، آپ اس طائفہ محدثین کے صالحین میں سے تھے، آپ ثقہ اور کثیر العمل ہیں۔

محمد بن اسماعیل کی کچھ کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب ثواب الحج، کتاب الحج

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن سفیان نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے محمد اسماعیل سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ محمد بن عمر الکشی نے کہا: محمد بن اسماعیل بن بزیع امام ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام کے رجال میں سے ہیں۔

انہوں نے حضرت ابوجعفر ثانی علیہ السلام کا زمانہ بھی پایا تھا تھا، حمدویہ نے اپنے شیوخ سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسماعیل اور بزیع اور احمد بن حمزہ دونوں وزیروں میں تھے اور علی بن نعمان نے محمد بن اسماعیل کو اپنی کتابوں کی وصیت کی تھی۔

ابوالعباس بن سعید نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے: محمد بن اسماعیل بن بزیع نے منصور بن یونس، حماد بن عیسیٰ، یونس بن عبدالرحمن اور اس طبقہ کے تمام محدثین سے حدیث سنی تھی، ابوالعباس نے کہا: میں نے علی بن حسن سے محمد بن اسماعیل کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا وہ ثقہ ثقہ حدیث کو ہوبہو بیان کرنے والے ہیں اور محمد بن یحییٰ عطار نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن یحییٰ نے خبردی کہ میں قید میں تھا، مجھے محمد بن علی بن بلال نے کہا: اٹھو تا کہ ہم محمد بن اسماعیل بن بزیع کی قبر کی طرف چلیں اور ان کی قبر کی زیارت کریں۔ ہم اُن کی قبر پر آئے، ہم ان کی قبر پر قبلہ رخ ہو کر اُن کے سر کے قریب بیٹھے، اُن کی قبر ہمارے سامنے تھی۔ اس وقت محمد بن احمد نے مجھے کہا: مجھے اس صاحب قبر نے خبردی ہے یعنی محمد بن اسماعیل نے کہ انہوں نے حضرت ابوجعفر ثانی سے سنا تھا کہ انہوں نے فرمایا: جس نے اپنے مومن بھائی کی قبر کی زیارت کی اور اُس کی قبر پہ ہاتھ رکھ کر سات مرتبہ سورہ القدر پڑھی تو قیامت کے دن وہ فزع اکبر سے محفوظ رہے گا۔

ابو عمرو نے نصر بن صبّاح سے روایت کی ہے کہ محمد بن اسماعیل نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام کا زمانہ پایا تھا اور ابن بکیر سے روایت کی تھی۔ ہمارے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ انہوں نے ابن الولید سے سنا تھا، انہوں نے کہا:

محمد بن اسماعیل بن بزیع کی روایت ہے کہ ابوالحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ رب العزت نے جن لوگوں کے قلوب کو اپنے براہین سے منور کیا ہے اور انہیں ظالموں کے ذریعے حکومت عطا کی ہے تاکہ وہ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے اللہ کے دوستوں کا دفاع کریں۔ اللہ اُن کے ذریعے مسلمانوں کے امور کی اصلاح کرے اور وہ اہلِ ایمان کے لئے ہر ضرر سے بچنے کے لئے جاہ پناہ ہوں اور ہمارے صاحبانِ حاجت محب اُن کے پاس جائیں تو ان کی حاجت روائی ہو اور اُن کے ذریعہ اللہ ظلم کے ماحول میں مومن کا خوف ختم کرے تو ایسے لوگ حقیقی مومن ہیں، یہی لوگ اس کی زمین میں اللہ کے امانت دار ہیں، یہی لوگ قیامت کے دن اس کی رعایا اور اس کا نور ہوں گے، ایسے لوگوں کا نور آسمان والوں کے لئے اس طرح منور ہے جیسے کواکب اہلِ زمین کے لئے منور ہوتے ہیں۔ قیامت کے دن ان کے نور سے عرصۂ محشر منور ہوگا، واللہ ان لوگوں کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جنت کو ان کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کے لئے ہر قسم کی خوشی اور لذت کے سامان ہیں۔ تم میں سے ہر ایک آدمی اگر چاہے تو وہ یہ انعامات حاصل کر سکتا ہے۔

محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے معصومؑ کی خدمت میں عرض کیا اللہ رب العزت مجھے آپ کا فدیہ قرار دے یہ اجر و جزا ہم کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟

امامؑ نے فرمایا: کوئی آدمی ان لوگوں کے ساتھ ان کے درجات اس وقت پا سکتا ہے جب وہ اہلِ ایمان کے دلوں کو خوش کرتا ہے اس سے ہمارے قلوب میں مسرت در آتی ہے۔ اے محمد! تو ان لوگوں میں سے ہو جا۔

ہمیں ہمارے والدؒ نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن حسین نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ نے، انہوں نے سنا علی بن ابراہیم سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے علی بن معبد سے، انہوں نے حسین بن خالد صیرفی سے، اُنہوں نے کہا: ہم سب حضرت امام رضا علیہ السلام کے پاس تھے، ہم کافی افراد تھے اس وقت محمد بن اسماعیل کا ذکر کیا گیا تو امامؑ نے فرمایا:

وَدِدْتُ أَنَّ فِيكُمْ مِثْلَهُ

"میں چاہتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک فرد اُس جیسا بن جائے"

اس بات کی ہمیں ابو عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، اُنہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے سعد سے، انہوں نے معاویہ بن حکیم سے، اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے سنا۔

﴿۸۹۳﴾

جناب محمد بن علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن ابراہیم بن موسیٰ، ابو جعفر القرشی قریش کے حلیف تھے، صراف تھے، یہ خلاً دمقری کے بھانجے تھے، وہ خلاد بن عیسیٰ ہیں، محمد بن علی کا لقب ابو سُمَینہ تھا روایت کرنے میں بہت ضعیف اور فاسد الاعتقاد تھے۔

ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، کوفہ سے قم آئے کوفہ میں اپنے کذب میں خاصی شہرت رکھتے تھے، قم میں احمد بن محمد بن عیسیٰ کے ہاں ایک مدت تک مقیم رہے پھر قم میں اپنے غلو میں مشہور ہوئے تو ان سے دوری اختیار کی گئی، احمد بن محمد بن عیسیٰ نے انہیں قم سے نکال دیا تھا، ان کے لئے یہی قصہ ہے۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الدلائل، کتاب الوصایا، کتاب العتق

ہمیں ابوالحسین علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ نے اور انہوں نے محمد بن علی سے اُن کی کتاب "الدلائل" کے بارے میں اور ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ المحمدی نے ،اور انہوں نے محمد بن علی بن ابراہیم سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ اور کتاب تفسیر عم یتسالون اور کتاب کتاب الآداب کے بارے میں ہمیں ابن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابوالقاسم ماجیلویہ نے اور انہوں نے محمد بن علی سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۹۴﴾

جناب محمد بن سَلَمہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن سَلَمہ بن اَرْتَبیل، ابو جعفر الیشکری ہمارے کوفی اصحاب میں عظیم القدر عالم فقیہ قاری، لغوی اور اہم راوی تھے یہ عرب دیہات کی طرف نکلے عربوں سے ملے اور ان سے ادب ولغت کے لحاظ سے بہت کچھ حاصل کیا۔ یعقوب بن سکیت اور محمد بن عبدہ الناسب نے ان سے علوم اخذ کیے جو بہت کثرت سے کہتے تھے۔

ہمیں محمد بن سَلمیٰ الیشکری نے یہ بتایا: کوفہ میں آل یشکر کا ایک علمی اور ادبی گھرانہ تھا۔ اس خاندان کے لوگ عالم اور فاضل ہیں، آج تک یہ گھر علم وفضل میں معروف ہے ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو آج تک حکمرانوں کے کاتب چلے آ رہے ہیں۔ ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "بَجیلہ" ہے، اس میں اس قبیلہ کے انساب احادیث، اشعار کا ذکر ہے۔

علاوہ ازیں کتاب "خثعم" ہے اس میں اس قبیلہ کے انساب اور اشعار مذکور ہیں۔ کتاب النواقل من العرب، یہ کتاب لوگوں کی برائیوں پر مشتمل ہے۔ کتاب "المیسر والقداح" بھی ان کی تصنیف ہے۔

احمد بن محمد بن عبداللہ جُعفی نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن داؤد الفقار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا غسان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن عبداللہ نے، اور انہوں نے محمد بن سلمہ سے اس بارے میں سنا۔

﴿۸۹۵﴾

جناب محمد بن عیسیٰ بن عُبید رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عیسیٰ بن عُبید بن یقطین بن موسیٰ، اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابوجعفر ہے۔

ہمارے اصحاب میں جلیل القدر انسان تھے، یہ ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے تھے۔

جناب محمد بن عیسیٰ کثیر الروایت تھے، ان کی تصانیف حسن ہیں۔ انہوں نے حضرت امام ابوجعفر ثانی علیہ السلام سے براہ راست اور خط وخطابت کے ذریعہ روایت کی ہے۔

ابوجعفر بن بابویہ نے ذکر کیا ہے اُنہوں نے ابن الولید سے سنا، انہوں نے کہا: محمد بن عیسیٰ نے اکیلے یونس کی کتابوں اور ان کی احادیث کو بیان کیا ہے ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا اور میں نے اپنے اصحاب کو دیکھا ہے لیکن انہوں نے اس قول کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انوں نے کہا ہے: ابوجعفر محمد بن عیسیٰ کی کون برابری کر سکتا ہے یعنی وہ اپنی مثال آپ تھے وہ بغداد کے رہنے والے تھے۔ ابوعمرو الکشی نے کہا ہے: نصر بن صبّاح کہتے تھے محمد بن عیسیٰ بن عُبید بن یقطین، عمر میں صغیر تھے وہ کس طرح ابن محبوب سے روایت کر سکتے تھے۔ ابوعمرو نے کہا کہ قُتیبی نے کہا: جناب فضل بن شاذان عُبیدی سے بہت زیادہ محبت رکھتے تھے، اور ان کی تعریف وتوصیف کرتے تھے اور ان کی طرف میلان رکھتے تھے، کہتے تھے ان کے معاصر میں سے ان جیسا کوئی نہیں ہے، یہ تعریف وتوصیف ان کی فضیلت کے لئے کافی ہے، محمد بن جعفر رزاز نے کہا ہے کہ وہ سوق العطش میں رہا کرتے تھے۔

ان کی کتابوں کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الامامت، کتاب الواضح المکشوف فی الرد علی اہل الوقوف، کتاب المعرفت، کتاب بُعد الاسناد، کتاب قرب الاسناد، کتاب الوصایا، کتاب اللؤلؤۃ، کتاب المسائل التجربۃ، کتاب الضیاء، کتاب الطرائف، کتاب التوقیعات، کتاب التجمل والمروّت، کتاب الفیٔ والخمس، کتاب الرجال، کتاب الزکوۃ، کتاب ثواب الاعمال، کتاب النوادر

ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبردی۔ اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا الحمیری سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ نے اپنی کتابوں اور روایات کے بارے میں۔

اور احمد بن محمد نے سعد سے، اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے کتاب "مسائل" کے بارے میں سنا۔

﴿۸۹۶﴾

جناب محمد بن حسین بن ابی خطّاب رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر الزیّات الھمدانی کے دادا ابوالخطّاب کا نام زید ہے، محمد بن حسین ہمارے اصحاب میں جلیل القدر حیثیت کے مالک تھے، یہ کثیر الروایت، ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے ہیں۔ ان کی تصانیف حسن اور ان کی روایات قابل اعتماد ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب التوحید، کتاب المعرفت والبداء، کتاب الرد علی اہل القدر، کتاب الامامت، کتاب اللؤلؤۃ

کتاب وصایا الائمہ علیہم السلام، کتاب النوادر۔

ہمیں علی بن احمد نے خبردی، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے صفّار سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔ جناب محمد بن حسین کا انتقال ۲۶۲ھ میں ہوا تھا۔

﴿۸۹۷﴾

جناب محمد بن خالد بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن خالد بن عبدالرحمن بن محمد بن علی البرقی ابوعبداللہ قم کے مضافات میں برقہ گاؤں کے رہنے والے تھے، اس لئے برقی مشہور ہیں، ان کے بھائیوں کے نام ہیں:

ابوعلی بن خالد اور ابوالقاسم فضل بن خالد

فضل بن خالد کے پوتے کا نام علی بن علا بن فضل بن خالد ہے جو فقیہ تھے۔

محمد بن خالد حدیث میں ضعیف تھے، ادب میں ان کا بڑا نام تھا البتہ علوم عرب اور احادیث میں حسن معرفت کے مالک تھے۔

ان کی کتابوں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب التنزیل والتعبیر، کتاب یوم ولیلہ، کتاب التفسیر، کتاب مکہ ومدینہ، کتاب حروب الاوس والخزرج
کتاب العلل، کتاب فی علم الباری، کتاب الخطب

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ طبری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن احمد بن عبداللہ محمد بن خالد برقی نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا: احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے اپنے والد سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۸۹۸﴾

جناب محمد بن حسن بن شمّون رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر بغدادی مکتب واقفہ کے فرد تھے۔ پھر غلو کرنے لگے، یہ بہت زیادہ ضعیف اور فاسد المذھب تھے۔

ان کی طرف وہ احادیث منسوب ہیں جو وقف پر دلالت کرتی ہیں اور ان کے بارے میں یہی کچھ لکھا گیا ہے۔

ان کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے وہ یہ ہے جو ابو عبداللہ بن عیاش نے ابو طالب انباری سے حکایت سنی، انہوں نے کہا: مجھے یہ بات حسین بن قاسم بن محمد بن ایوب بن شمّون نے، انہوں نے کہا: مجھے محمد بن حسن نے بتایا انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:

مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّهُ مَرَّضَنِي وَ غَمَّضَنِي وَ غَسَّلَنِي وَ وَضَعَنِي
فِي لَحْدِي وَ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تُرَابِ قَبْرِي فَلَا تُصَدِّقْهُ

"جو شخص تجھے یہ خبر دے کہ اس نے مجھے حالتِ مرض میں دیکھا ہے اور مجھے غسل دیا ہے۔ حنوط کیا ہے، کفن دیا ہے اور مجھے لحد میں اتارا ہے پھر میری قبر بنائی ہے اور ہاتھوں کو گرد وغبار سے جھاڑا ہے، اُس نے جھوٹ بولا ہے"۔

اور امامؑ نے یہ بھی فرمایا:

من سأل عني فقل حي والحمد لله لعن الله من سئل عني فقال مات

"جو آدمی میرے بارے میں سوال کرے کہ تم کہو وہ زندہ ہیں والحمد للہ اللہ اس پر لعنت کرے کہ جب اس سے میرے بارے میں سوال ہو اور وہ کہے کہ وہ فوت ہو گئے ہیں"۔

محمد بن حسن بن شمون نے اس دنیا میں ۱۱۴ سال زندگی بسر کی۔ ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اسی (۸۰) اصحاب سے روایت کی، ایک قول ہے کہ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے دو حدیثیں سنی تھیں۔ ان کا انتقال ۲۵۸ھ میں ہوا تھا، ایک روایت ہے کہ حضرت امام علی رضا، حضرت امام علی نقی اور امام محمد تقی اور امام حسن

عسکری علیہم السلام نے اپنے اپنے ادوار میں ان کی اور ان کے خاندان کے چالیس نفوس کی کفالت کی۔

ہمیں ابوعبداللہ بن الخُمریؒ نے ان کی عمر کے بارے میں خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن احمد بن مُغیرہ ثلّاج نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین بن قاسم بن محمد بن ایوب بن شمّون ابوالقاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین بن قاسم نے، انہوں نے کہا: محمد بن حسن بن شمّون نے ۱۱۴ سال زندگی بسر کی اور اسحاق بن محمد بن اَبان نے محمد بن حسن سے حدیث سنی، جس میں حضرت امام ابوالحسن ثالث علیہ السلام پر دلالت ہے، یہی راوی اسحاق اپنی روایت میں مشکوک ہے۔ واللہ اعلم!

ان کی کتابوں میں سے چند کے نام یہ ہیں: کتاب السنن والآداب ومکارم الاخلاق، کتاب المعرفت

ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد الانباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن قاسم نے، اور انہوں نے محمد بن حسن سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔ انہوں نے ایک اور کتاب نوادر تصنیف کی تھی ہمیں اسکی خبر احمد بن علی نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی رافع نے، انہوں نے سنا محمد بن یعقوب سے، انہوں نے علی بن محمد سے، انہوں نے سہل بن زیاد سے، اور انہوں نے محمد بن حسن بن شمّون سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔ یہ ساری کتاب اختلاط وتخلیط پر مشتمل تھی۔ ابوالمفضّل نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین رجاء بن یحییٰ بن سامان العبرتائی اور احمد بن محمد بن عیسیٰ بن العزّ ادنے۔ انہوں نے محمد بن حسن سے سنا۔ یہ طریق سند روشن نہیں ہے۔

اور ہمیں ابوالحسن بن جُندی نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن العلا المذاری نے، انہوں نے محمد بن حسن بن شمون سے سنا، کہ ۱۷۹ھ میں داؤد رقی بصرہ میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے بعد وارد ہوئے تو میرے والد مجھے لے کر اُن کے پاس گئے اور اُن دونوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا:

سَوَاءٌ عَلَى النَّاصِبِ صَلّیٰ أَمْ زَنَیٰ

ناصبی کے لئے نماز پڑھنا یا زنا کرنا برابر ہے۔ (یعنی اسے نماز فائدہ نہیں دیتی)

﴿۸۹۹﴾

جناب محمد بن الحسین بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

الصائغ کوفہ میں بنی ذھل میں آئے تھے، ان کی کنیت ابوجعفر ہے۔ روایت میں بہت زیادہ ضعیف ہیں، ایک قول ہے کہ یہ غالی تھے۔ "کتاب التباشیر" اور "کتاب النوادر" ان کی تصنیفات ہیں۔

ہمیں اس بارے میں احمد بن عبدالواحد نے خبردی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد انباری نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رَبَاح نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین الصائغ نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ محمد بن حسین کا انتقال ۱۲ رجب ۲۶۹ھ میں ہوا تھا۔ ان کی نماز جنازہ محدث جعفر المحمدی نے پڑھی تھی۔ یہ قبرستانِ جُعفی میں دفن ہوئے تھے۔

﴿۹۰۰﴾

جناب محمد بن جمہور رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ العمی حدیث میں ضعیف اور مذہب میں فاسد تھے۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ ان میں ایسی چیزیں ہیں کہ اللہ ان کی عظمت کے متعلق بہتر جانتا ہے۔ انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الملاحم الکبیر، کتاب نوادر الحج، کتاب ادب العلم

ہمیں خبردی محمد بن علی کاتب نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے ،انہوں نے کہا: ہمیں علی بن حسین الخذ لی المسعودی نے ،انہوں نے مجھ سے کہا: میں حسن بن محمد بن جمہور سے ملا تھا۔ انہوں نے کہا: محمد سے میرے والد محمد بن جمہور نے بیان کیا۔ اس وقت اس کی عمر ۱۱۰ سال تھی۔

ہمیں ابن شاذان نے خبردی، انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا۔ اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن حسین بن سعید نے اور انہوں نے محمد بن جمہور سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۱﴾

جناب محمد بن احمد بن ابی قتادہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن قتادہ بن علی بن محمد بن حفص بن عبید بن حُمید ،اسائب بن مالک اشعری کے حلیف تھے۔ حُمید مختار ثقفیؒ کے ساتھ جنگ میں مارے گئے تھے، محمد بن احمد کی کنیت ابو جعفر ہے، یہ ثقہ راوی ہیں۔ اہل قم کے علماء میں سے تھے، صدوق اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے ہیں۔ ان کی کتاب کا نام ہے "ما یجب علی العبد عند مضی الامام"۔

ہمیں اس کے بارے میں احمد بن علی نے خبردی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے ،انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے محمد بن احمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۲﴾

جناب محمد بن حسّان الرازی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ الزینبی کی کچھ احادیث معروف اور کچھ منکر ہیں، انہوں نے ضعفاء سے کثیر احادیث کا سماع کیا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب العقاب، اکتاب ثواب انا انزلناہ، کتاب ثواب الاعمال، کتاب الشیخ والشیخہ، کتاب ثواب القرآن

ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد اور احمد بن ادریس نے اور انہوں نے محمد بن حسّان سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۳﴾

جناب محمد بن موسیٰ بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر الھمدانی السمّان، قمی علماء نے ان کے غلو کی وجہ سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن الولید نے ان کے بارے میں کہا: یہ حدیث وضع کرتے تھے۔ واللہ اعلم!

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب ماروی فی ایام الاسبوع　　کتاب الرد علی الغلاۃ

ہمیں ان کی خبر ابن شاذان نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۴﴾

جناب محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عیسیٰ بن عبداللہ بن سعد بن مالک اشعری ابوعلی اہل قم کے علماء کے استاد تھے اور اشاعرہ کے سرکردہ تھے۔ سلطان کی قربت میں سب سے آگے تھے وہ حضرت امام علی رضاؑ کی بارگاہ میں پہنچے اور حدیث کا سماع کیا۔ انہوں نے حضرت ابوجعفر ثانیؑ سے بھی روایت نقل کی ہے۔ ان کی تصنیف "کتاب الخطب" ہے۔

احمد بن محمد بن عبیداللہ نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن مصقلہ نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن

عبداللہ نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اپنے والد کی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۰۵﴾

جناب محمد بن عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبد الحمید بن سالم عطار ابو جعفر نے عبد الحمید سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت امام ابو الحسن موسیٰ علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، یہ ہمارے کوفی اصحاب میں سے تھے اور ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اسکی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن جعفر سے، اور انہوں نے محمد بن عبد الحمید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۶﴾

جناب محمد بن جبرئیل الاہوازی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کے بارے میں ہمیں محمد بن علی بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے محمد بن جبرئیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۰۷﴾

محمد جناب محمد بن عُبید الکاتب رحمۃ اللہ علیہ

کوفی محدثین میں سے اہم تھے۔ روایت میں ثقہ اور ہو بہو بیان کرنے والے ہیں۔ ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "کتاب الفرائض" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عُبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن تمام نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسین بن محمد بن بنان عسکری نے۔
انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن الطیب الشجاعی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا عُبید العقیقی الکندی نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن عُبید الکاتب نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۰۸﴾

جناب محمد بن عمرو بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عمرو بن عبداللہ بن عمر بن مصعب بن زبیر بن العَوّام، ہمارے اصحاب میں حاذق متکلم تھے۔ ان کی کتاب امامت کے موضوع پر ہے۔ جو عمدہ ہے۔ یہ کتاب "کتاب الصورت" کے نام سے معروف ہے۔

﴿۹۰۹﴾

جناب محمد بن خالد بن عمر الطیالسی التمیمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ ان کا مسکن کوفہ کے صحرا جرم میں تھا، ان کی کتاب "النوادر" ہے۔
ہمیں اس کی خبر ابن نوح نے دی۔
انہوں نے ابن سفیان سے سنا۔ انہوں نے حُمید بن زیاد سے سنا، انہوں نے کہا: محمد بن خالد الطیالسی کا انتقال بدھ کی رات تین جمادی الثانی ۲۵۹ھ میں ہوا تھا اس وقت ان کی عمر ۹۷ سال تھی۔

﴿۹۱۰﴾

جناب محمد بن مُفَضَّل رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن مُفَضَّل بن ابراہیم بن قیس بن رُمّانہ اشعَرِی عرب تھے۔ ان کی کنیت ابوجعفر ہے۔ ہمارے کوفی اصحاب میں سے تھے، ثقہ ہیں۔ ابوالعباس نے اپنے رجال میں ان کا ذکر کیا ہے۔
ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "التقیہ" ہے۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، اور انہوں نے محمد بن مُفَضَّل سے سنا۔ ان کی ایک اور کتاب "مجالس الائمہ" ہے۔

﴿۹۱۱﴾

جناب محمد بن بُندار رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن بندار بن عاصم الذہلی ابوجعفر قمی ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے ہیں۔ ان کی کتابوں میں

سے ایک کتاب "المثالب" ہے۔ ہمیں اس کی خبر علی بن احمد بن طاہر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن الولید نے، انہوں نے سنا حسین بن محمد بن عامر سے اور انہوں نے محمد بن بندار سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۲﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ انصاری بزاز روایت میں ثقہ ہیں، مذہباً واقفی تھے۔

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالعباس بن نوح نے دی، انہوں نے سنا ابن سفیان سے، انہوں نے حمید سے، اور انہوں نے محمد بن عبداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۳﴾

جناب محمد بن احمد بن خاقان نہدی رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر القلانسی المعروف بہ حمدان کوفہ کے رہنے والے تھے۔ حدیث میں مضطرب تھے۔

ان کی کتابوں کے نام ہیں:

کتاب الموقیت فی الصلوٰۃ، کتاب فضل الکوفہ، کتاب النوادر

ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے حمدان سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۴﴾

جناب محمد بن اسماعیل بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن اسماعیل بن احمد بن بشیر برکی المعروف بہ صاحب الصومعہ ابوعبداللہ، کا مسکن قم تھا، لیکن یہ اصلی مسکن نہیں تھا۔ ابوالعباس بن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے، یہ ثقہ اور مستقیم ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "التوحید" ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر اسدی نے، اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے ان

کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۵﴾

جناب محمد بن عباس بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، بنی غاضرہ میں رہتے تھے، ثقہ ہیں۔ انہوں نے اپنے والد اور حسن بن علی بن ابی حمزہ اور عبداللہ بن جبلہ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب زیارت ابوعبداللہ علیہ السلام، کتاب الملاحم، کتاب الدعا، کتاب الفرائض، کتاب الجنت والنار، کتاب التفسیر

ہمیں اس بارے میں حسین نے خبر دی: انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، اور انہوں نے محمد سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۶﴾

جناب محمد بن ابراہیم بن ابی البلاد رحمۃ اللہ علیہ

ان کے بھائی یحییٰ بنی عبداللہ بن غطفان کے حلیف تھے، یہ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ ان کے بھائی یحییٰ ان سے زیادہ حدیث کے راوی ہیں، ان کی ایک کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالعباس بن نوح نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے کہا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطہ نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے، اور انہوں نے محمد بن ابراہیم سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۷﴾

جناب محمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن موسیٰ ابوجعفر، ان کا لقب خوراء تھا۔ کوفی تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں۔ ان کی کتاب "الصلوٰۃ" ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن موسیٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۱۸﴾

جناب محمد بن علی بن جاک قمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو طاہر ہے، ثقہ ہیں قلیل الحدیث ہیں۔ ابو العباس نے ان کا ذکر اہل قران میں کیا ہے اور یہ کہ یہ ایک فاضل انسان تھے۔ ان کی کتاب کا نام "کتاب الحکمین" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد الایادی نے، اور انہوں نے ابو طاہر محمد بن علی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۱۹﴾

جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن محمد رجاء البجلی ابو جعفر کوفی طاقات غرینہ کے رہنے والے تھے۔ حُمید نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ہمیں اپنی کتاب "النوادر" اور "کتاب الطب" کے بارے میں بتایا۔ حُمید نے کہا ان کا انتقال ماہ ذالحجہ ۲۶۶ھ میں مکہ کے راستے پر ہوا تھا وہ اس وقت مکہ سے واپس جا رہے تھے اور ذاتِ عرق میں دفن ہوئے تھے۔

﴿۹۲۰﴾

جناب محمد بن الخلیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن الخلیل بن اسد ثقفی کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نخعی تھے۔ کوفہ کے باشندے اور ہمارے اصحاب میں سے تھے۔ ثقہ راوی ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو الحسین نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمید سے، اور انہوں نے محمد بن خلیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۱﴾

جناب محمد بن نافع کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر

سے، انہوں نے حُمید سے، اور انہوں نے محمد بن نافع سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۲﴾

جناب محمد بن عبداللہ المُسلی رحمۃ اللہ علیہ

مُسلیہ قبیلہ بنی مذحج کی شاخ ہے۔ یہ ثقہ ہیں اور قلیل الحدیث ہیں۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین نے دی۔ انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، اور انہوں نے محمد بن عبداللہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۳﴾

جناب محمد عُبید بن صاعد رحمۃ اللہ علیہ

کوفی اور واقفی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے روایت کی ہے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ابوالقاسم علی بن عبدالرحمن نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن احمد بن الیاس نے، انہوں نے کہا: ہمیں میرے ماموں نے، اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۲۴﴾

جناب محمد بن خالد اشعری قمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ روایت میں قریب الامر یعنی قابل اعتماد راوی ہیں۔ ابوالعباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے، ابوالعباس نے کہا: ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن سلیمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، اُنہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ برقی نے، اور انہوں نے محمد بن خالد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۵﴾

جناب محمد بن اَصبغ الھمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں۔ ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالعباس نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا

حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے محمد بن اصبغ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۶﴾

جناب محمد بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ

یہ اور ان کے بھائی علی بن بشیر دونوں حدیث روایت کرنے میں ثقہ ہیں۔ محمد بن بشیر کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کا انتقال قم میں ہی ہوا تھا۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے ہمیں اس کی خبر ابو العباس نے دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے اور انہوں نے محمد بن بشیر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۷﴾

جناب محمد بن علی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد الھمدانی نے اپنے والد سے، اُن کے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا اور ابراہیم بن ہاشم نے اور ابراہیم بن محمد ہمدانی سے اور انہوں نے بھی امام رضا علیہ السلام ...یث کی سماعت کی تھی، ہمیں ابو العباس احمد بن علی بن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو القاسم جعفر بن محمد... نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم بن محمد جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے جو ناحیہ مقدسہ کے وکیا... تھے۔ اُن کے والد بھی ناحیہ مقدسہ کے وکیل تھے۔ ان کے دادا علی بھی وکیل الناحیہ مقدسہ تھے اور ان کے والد کے دادا جناب ابراہیم بن محمد بھی ناحیہ مقدسہ کے وکیل تھے۔ کہا گیا کہ ہمذان میں قاسم کے دور میں اُن کے ساتھ ابو علی بُسطام بن علی اور عزیز بن زُہیر جو بنی گشمز د میں سے تھے، یہ تینوں بزرگوار ہمذان میں ایک جگہ پر وکیل تھے۔

وہ سب اس امر میں ابو محمد الحسن بن ہارون بن عمران ہمدانی کی طرف رجوع کرتے تھے اور اُن کی رائے سے امر صادر کرتے تھے نیز جناب ابو محمد الحسن سے پہلے ان کے والد ابو عبد اللہ ہارون کی رائے پر عمل پیرا ہوتے تھے۔ جناب ابو عبد اللہ اور ان کے فرزند ابو محمد دونوں وکیل ناحیہ تھے۔ محمد بن علی کی کتاب "نوادر کبیرۃ" ہے۔ ہمیں اس کی محمد بن محمد بن نعمان نے خبر دی، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے قاسم بن محمد بن علی سے، اور انہوں نے اپنے والد سے اُن کی کتاب "

النوادر" کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۸﴾

جناب محمد بن عمر الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ

ابو العباس بن نوح نے کہا ہے کہ یہ روایت کو خلط ملط کر دیتے تھے، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ اس کی ہمیں ابن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا۔ اُنہوں نے ابن بُطّہ سے سنا۔ انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ سے اور انہوں نے محمد بن عمر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۲۹﴾

جناب محمد مروان الانباری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان قزوینی نے دی جب وہ ہمارے پاس ملاقات کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے کہا ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ عطار نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن یحییٰ الاشعری نے، اور انہوں نے محمد بن مروان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۳۰﴾

جناب محمد بن الولید البجَلی الخزاز رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ثقہ ہو بہو اور صاف ستھرے انداز میں حدیث بیان کرتے ہیں۔ محدثین کی جماعت نے ان کے بارے میں ایسا ہی ذکر کیا ہے، جناب محمد نے یونس بن یعقوب، حماد بن عثمان اور ان دونوں کے سلسلوں کے تمام محدثین سے حدیث کی روایت کی۔

انہوں نے اپنی زندگی میں محمد بن حسن صَفّار اور سعد سے ملاقات کی۔ ان کی کتاب "نوادر" ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن خالد سے، اور انہوں نے محمد بن الولید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۳۱﴾

جناب محمد بن ابی اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

یہ متکلم تھے۔ ابن بطہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ ان کی متعدد تصنیفات ہیں، اور کہا ہمیں اس بارے میں احمد بن محمد بن خالد نے خبر دی اور انہوں نے محمد بن ابی اسحاق سے سنا۔

﴿۹۳۲﴾

جناب محمد بن اسماعیل بن میمون الزعفرانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے، ثقہ اور حدیث کو ہو بہو بیان کرنے والے ہیں۔ انہوں نے ثقات سے روایت کی اور ثقات نے ان سے روایت کی ہے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب سے ملاقات کی تھی، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن حاتم بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے محمد بن اسماعیل سے سنا۔

﴿۹۳۳﴾

جناب محمد بکر بن جناح رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ موالیوں میں سے تھے۔ ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی۔ انہوں نے علی بن حاتم سے سنا، انہوں نے ثابت سے، اور انہوں نے محمد سے سنا، حُمید نے کہا: ان کا انتقال ۲۶۳ھ میں ہوا تھا، ان کی نماز جنازہ حسن بن سماعہ نے پڑھائی تھی۔

﴿۹۳۴﴾

جناب محمد بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن احمد بن عبداللہ بن مہران بن خانبہ الکرخی ابو جعفر کے والد جناب احمد بن عبداللہ کا حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ خط و کتابت کا رابطہ تھا۔

وہ ہمارے بڑے اصحاب کے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، الحمیری نے محمد بن اسحاق بن خانیہ سے روایت کی۔ انہوں نے اپنے چچا محمد بن عبداللہ بن خانیہ سے، انہوں نے ابراہیم بن زیاد الکرخی سے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔ محمد بن احمد بے عیب ثقہ تھے۔

ان کی تصنیفات میں ہیں: کتاب التادیب، کتاب یوم ولیلہ

ہمیں اس بارے میں ابوالعباس بن نوح نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن الوجناابومحمد النصیبی نے، انہوں نے کہا: ہم نے حضرت امام ابومحمد علیہ السلام کی طرف خط لکھا کہ آپ ہماری طرف خط کا جواب یا کوئی کتاب بھیجیں جس پر ہم عمل کریں۔ امامؑ نے ہماری طرف کتاب بھیجی۔ وہ کتاب "کتاب عمل" ہے۔ صفوانی نے کہا وہ نسخہ حدیث ہے۔ پس یہ نسخہ حدیث ابن خانیہ کی کتاب کے بالمقابل ہے۔ حروف اس میں کم ہیں نہ زیادہ، اس کی عبارت آسان ہے۔

جناب محمد کی دوسری کتابیں یہ ہیں:

کتاب الزکوٰۃ کتاب الحج کتاب الجواہر

﴿۹۳۵﴾

جناب محمد بن زکریا بن دینار رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی غلاب کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے۔ بنی غلاب بصرہ کا ایک قبیلہ ہے جو بنی نصر بن معاویہ کی شاخ ہے۔ ایک قول ہے کہ اس قبیلہ کے لوگ صرف بصرہ میں ہی رہتے تھے۔ یہ صاحب ہمارے اہم بصری اصحاب میں ایک اہم شخصیت تھے، انہوں نے بڑی تعداد میں کتابیں تصنیف کی تھیں۔ یہ اخباری تھے اور وسیع علم کے مالک تھے۔ ابوالعباس بن نوح نے مجھے کہا تھا، میں نے ایسے دس راویوں سے روایات کی جنہوں نے ان سے روایت کی ہے۔

جناب محمد بن زکریا کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الجمل الکبیر، کتاب الجمل الصغیر، کتاب صفین الکبیر، کتاب صفین المختصر، کتاب مقتل الحسین علیہ السلام، کتاب النہر، کتاب الاجواد، کتاب الوافدین، کتاب مقتل امیرالمومنین علیہ السلام، اخبار زید علیہ السلام، اخبار فاطمہ علیہا السلام، منشاھا ومولوھا، کتاب الجبل۔

ہمیں ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن علی بن یحییٰ بن جعفر السلمی الحذاء اور ابوعلی احمد بن حسین بن اسحاق شعبۃ الحافظ اور عبدالجبار بن شیران ساکن نہر بخلی نے، اُن سب نے کہا: ہم سے بیان

کیا محمد دینار الغلابی نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں۔ محمد بن زکریا کا انتقال ۲۹۸ھ میں ہوا تھا۔

﴿۹۳۶﴾

جناب محمد بن سلیمان بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن سلیمان بن الحسن بن الجہم بن بکیر بن اُعین ابو طاہر الزراری سلسلہ راویان حسن سے ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے ہیں۔ ان کے پاس حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے مسائل وجوابات تھے۔

ان کی کتابوں کے نام ہیں:

کتاب الآداب والمواعظ۔ کتاب الدعا۔

ہمیں اس بارے میں محمد بن محمد اور دوسرے راویوں نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب احمد بن محمد بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ جناب محمد بن سلیمان کا انتقال ۳۰۱ھ میں ہوا تھا، ان کی ولادت ۲۳۷ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۹۳۷﴾

جناب محمد بن علی بن حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن حمزہ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کی کنیت ابو عبداللہ ہے، ثقہ، حدیث میں ہو بہو نقل کرنے والے اور صحیح الاعتقاد ہیں، انہوں نے حضرت امام ابوالحسن اور حضرت امام ابو محمد علیہم السلام سے حدیث کی روایت کی۔ ان کا رابطہ خط وخطابت سے تھا۔

ان کے گھر میں حضرت امام زمان فرج اللہ شریف کی والدہ ماجدہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد تشریف لائی تھیں۔

ان کی تصنیف "مقاتل الطالبین" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد القلانسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ بن قاسم نے، انہوں نے اپنے چچا محمد بن علی بن حمزہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴾۹۳۸﴿

جناب محمد بن احمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن یحییٰ بن عمران بن عبداللہ بن سعد بن مالک اشعری قمی ابوجعفر حدیث میں ثقہ ہیں مگر یہ کہ ہمارے اصحاب نے کہا محمد بن احمد ضعفاء سے روایت کرتے ہیں، مراسیل پر اعتماد کرتے ہیں وہ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے کہ وہ جس سے حدیث اخذ کر رہے ہیں وہ مطعون ہے، محمد بن حسن بن الولید نے صرف ان روایات کو ضعیف قرار دیا ہے جو محمد بن احمد بن یحییٰ نے درج ذیل راویوں یا طریقوں سے روایت کی ہیں۔

اُن راویوں کے نام یہ ہیں:

محمد بن موسیٰ الھمدانی سے یا جہاں کہتے ہیں ایک شخص نے کہا یا کہتے ہیں بعض اصحاب نے کہا: "یا محمد بن یحییٰ المعاذی سے، یا ابوعبداللہ الرازی الجاموارنی سے، یا ابوعبداللہ السیاری سے یا یوسف بن السخت سے، یا وہب بن منبہؒ سے، یا ابوعلی نیشاپوری سے، یا ابویحییٰ واسطی سے، محمد بن علی ابی سُمَینہ سے یا ان الفاظ کے ساتھ وہ حدیث میں کہتا ہے" کتاب جسے نہ دیکھا ہو اور روم لبل زیاد الآدمی سے، یا محمد بن عیسیٰ بن عبید کی منقطع اسناد کے ساتھ یا احمد بن ہلال سے یا محمد بن علی الھمدانی سے یا عبداللہ بن محمد الشامی یا عبداللہ بن احمد الرازی سے یا احمد بن الحسین بن سعید سے یا احمد بن بشیر الرقی سے یا محمد بن ہارون لحمویہ بن معروف سے یا محمد بن عبداللہ بن مہران سے یا جو منفرد ہیں یا الحسن بن الحسین اللؤلؤی سے اور انہوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے روایت نہیں کی یا یوسف بن الحارث یا عبداللہ بن محمد دمشقی سے"۔

ابوالعباس بن نوح نے کہا ہمارے استاد ابوجعفر محمد بن الحسن بن ولید نے اس فیصلے کو صحیح قرار دیا ہے اور ابوجعفر بن بابویہ نے اسی طریقہ کار کو اپنایا ہے، سوائے محمد بن عیسیٰ بن عبید کی روایت کے کہ اس میں اتباع نہیں کی۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اس میں کیوں شک کیا ہے، شاید انہوں نے ظاہری عدالت کی بناء پر اس کے وثوق کی بات کی ہے۔ محمد بن احمد بن یحییٰ کی کتابوں میں سے بعض کی تفصیل یہ ہے:

"کتاب نوادر الحکمہ" یہ کتاب روایات حسن پر مبنی ہے اور ضخیم ہے۔ قمی علماء کے درمیان یہ کتاب "دُبّہ شبیب" کے نام کے ساتھ معروف ہے۔ کہا گیا کہ شبیب قامی نے قم میں ایک مقام پر دودھ دینے والے جانور پال رکھے تھے جب بھی کوئی گھی لینے آتا تو وہ اس کی ضرورت کے مطابق گھی دے دیتا۔ علماء نے اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر اس کتاب کا نام "دُبہ شبیب" رکھ دیا۔ نیز: کتاب الملاحم۔ کتاب الطب۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام۔ کتاب الامامت۔ کتاب المزار۔

یہ تصنیفات محمد بن احمد کی ہیں، اس کی ہمیں حسین بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر رزاز نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد نے نوادر الحکمت کے بارے میں۔ اور ہمیں خبر دی احمد بن علی، ابن

شاذان اور دوسروں نے کہ انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں۔

﴿۹۳۹﴾

جناب محمد بن علی بن محبوب رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن محبوب اشعری قمی ابوجعفر اپنے زمانہ کے اہل قم کے علماء کے استاد تھے۔ ثقہ، ہو بہو نقل کرنے والے فقیہ اور صحیح المذہب تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب النوادر۔ کتاب الصلوٰۃ۔ کتاب الجنائز۔ کتاب الزکوٰۃ۔ کتاب الصوم۔ کتاب الحج۔
کتاب النکاح۔ کتاب الرضاع۔ کتاب الطلاق۔ کتاب الحدود۔ کتاب الدیات۔
کتاب الثواب۔ کتاب الضیاء والنور فی الحکومات۔ کتاب الزمردہ۔ کتاب الزبرجدۃ۔ کتاب التولد الکبیر۔

ہمیں اس بارے میں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے احمد بن ادریس سے سنا۔ اور انہوں نے محمد بن علی بن محبوب سے ان کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۴۰﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن مُجیح رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ کوفی المعروف شُقیر ہمارے اصحاب میں سے ہیں۔ قلیل الحدیث ہیں ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ جس میں انہوں نے حسن بن محبوب اور سلیمان دیلمی سے روایت کی ہمیں اس کی عبداللہ بن شاذان نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ثابت نے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن نجیح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۴۱﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن مہران رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر الکرخی عجمی تھے غالی، کذاب، فاسد المذہب والحدیث تھے کہ ان باتوں میں یہ شہرت رکھتے تھے۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الممدوحین والمذمومین، کتاب مقتل ابی الخطاب، کتاب مناقب ابی الخطاب،
کتاب الملاحم، کتاب التبصرۃ، کتاب القباب، کتاب النوادر

یہ کتابیں حق کے قریب ہیں۔ان کی باقی کتابیں تخلیط ہیں۔یہی کچھ ابن نوح نے کہا۔ہمیں ابن نوح نے خبردی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ طبری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا برقی نے اور انہوں نے محمد سے سنا۔

﴿۹۴۲﴾

جناب محمد بن الحسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ المُحاربی ہمارے اصحابؒ میں جلیل القدر عالم تھے۔ ہمارے اصحاب کے اُمور کے نگراں تھے۔ وہ اُن کے باطنوں کے انساب کے عالم تھے۔ان کی کتاب "الرجال" ہے۔میں نے اپنے اصحاب کی جماعت سے سنا، جو اس کتاب کی تعریف کرتے تھے ہمیں محمد بن جعفر تمیمی نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالعباس بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: محمد بن حسن بن علی نے کتاب الرجال ہمیں اِملا کرائی تھی۔

﴿۹۴۳﴾

جناب محمد بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن مسعود بن محمد بن عَیّاش السلمی السمرقندی ابوالنضر المعروف بہ العیاشی ثقہ، صدوق اور محدثین کے اہم ترین تھے۔البتہ انہوں نے ضعفاء سے بہت زیادہ روایت کی ہے۔ابتداء میں یہ عامی مذہب کے تھے۔عامہ سے بہت زیادہ حدیث سنی، پھر ان احادیث پر تبصرے کیے اور ہماری طرف لوٹے۔اس وقت اُن کی عمر بہت کم تھی۔

جناب عیاش نے علی بن حسن بن فضّال اور عبداللہ بن محمد بن خالد الطیالسی کے اصحاب سے حدیث کا سماع کیا۔اس کے علاوہ کوفی، بغدادی اور قمی علماء سے حدیث سنی، ابوعبداللہ الحسینؒ بن عبیداللہ نے کہا: میں نے قاضی ابوالحسن علی بن محمد سے سنا۔انہوں نے کہا: ہمیں ابوجعفر زاہد نے بتایا کہ ابوالنضر نے علم وحدیث کی تحصیل پر اپنے والد کا تمام ترکہ خرچ کردیا تھا،ان کے والد کا ترکہ تین لاکھ دینار پر مشتمل تھا۔ان کا گھر مسجد کی مانند تھا جو لکھنے والوں، مباحثہ کرنے والوں، قاریوں اور محبت کرنے والوں، علماء وطلباء سے بھرا رہتا تھا۔

ابوالنضر نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب التفسیر، کتاب الصلوٰۃ، کتاب الصوم، کتاب الطہارت الکبیر، کتاب مختصر الصلوٰۃ،
کتاب مختصر الصوم، کتاب الجنائز الکبیر، کتاب مختصر الجنائز، کتاب المناسک، کتاب العالم والمتعلم،
کتاب الدعا، کتاب الزکوٰۃ، کتاب زکوٰۃ الفطرہ، کتاب الاشربہ، کتاب حد الشارب،
کتاب الاضاحی، کتاب العقیقہ، کتاب النکاح، کتاب الصداق، کتاب الطلاق، کتاب التقیہ،
کتاب الاجوبہ المسکتۃ، کتاب سجود القرآن، کتاب القول بین القولین، کتاب معرفت الناقلین،
کتاب الرویا، کتاب النجوم والقیافہ، کتاب القرعہ، کتاب الفرق بین حل الماکول وحرامہ، کتاب المبیوع،
کتاب السلم، کتاب الصرف، کتاب الرہن، کتاب الشرکت، کتاب المضاربہ، کتاب الشفعہ،
کتاب الاستبراء، کتاب التجارت والکسب، کتاب القضا وآداب الحکم، کتاب الحد فی الزنا،
کتاب الحدود فی السرقۃ، کتاب حد القاذف، کتاب الدیات، کتاب العاقل، کتاب الملاہی،
کتاب معاریض الشعر، کتاب السبق والرمی، کتاب قسمت الغنیمۃ والفئ، کتاب الدین والحوالۃ والحمالۃ،
کتاب القبالات والمزارعات، کتاب الاجارات، کتاب الھبہ، کتاب الزہد، کتاب الاجناس،
کتاب صفت الجنتہ والنار، کتاب الصید، کتاب الذبائح، کتاب الرضاع، کتاب المتعہ،
کتاب الوطی بملک الیمین، کتاب الوصایا، کتاب المواریث، کتاب البر والصلۃ، کتاب محاسن الاخلاق،
کتاب حقوق الاخوان، کتاب الایمان، کتاب النذور، کتاب النساء والولاء، کتاب استیذان،
کتاب عشرۃ النساء، کتاب الشہادات، کتاب الشروط، کتاب الیمین مع الشاہد، کتاب لکتابتہ والعتق والتدبیر،
کتاب النشوز والخلع والمبارات، کتاب صنائع المعروف، کتاب الخیار والتخییر، کتاب العدد، کتاب الظہار،
کتاب الایلاء، کتاب اللعان، کتاب الرجعت، کتاب التوحید والصفت، کتاب الایمان،
کتاب البداء، کتاب المبشارات، کتاب الرد علی من صام اوافطر قبل رویۃ، کتاب اللباس،
کتاب اثبات امامۃ علی بن الحسین علیہ السلام، کتاب من یکرہ مناکحتہ۔ کتاب القبلہ،
کتاب الجزیہ والخراج، کتاب الطاعۃ، کتاب احتجاج المعجز، کتاب الحیض، کتاب العمرۃ،
کتاب مکہ والحرم، کتاب نکاح الممالیک، کتاب المسح علی القدمین، کتاب الاوصیاء، کتاب السفر،
کتاب القسامہ، کتاب جنایۃ العبید، کتاب الحدود، کتاب العجم والجنایہ علیہم، کتاب دیۃ الجنین،
کتاب الغیبہ، کتاب الحث علی النکاح، کتاب الاساری والغلول، کتاب حبس المحارب،
کتاب الاکفاء والاولیاء والشہادات فی النکاح، کتاب قتل المشرکین، کتاب الجہاد، کتاب الانبیاء،

کتاب المزار ، کتاب الجمع بین الصلاتین، کتاب الاستخارہ، کتاب دلائل الائمہ،
کتاب صوم الکفارات، کتاب قسمت الزکوۃ، کتاب المساجد، کتاب الماتم،
کتاب فرض طاعت العلما،، کتاب الصدقۃ غیر الواجب، کتاب الکعبہ، کتاب جلد الشارب،
کتاب ما ئبح قتلہ فی الحرم، کتاب وجوب الحج، کتاب سیرت ابوبکر، کتاب سیرت عمر،
کتاب سیرت عثمان، کتاب سیرت معاویہ، کتاب معیار الاخبار، کتاب الموضع تذکر فیہ الشرائع،
کتاب الصلاۃ، کتاب ابتدائے فرض الصلاۃ، کتاب المساجد، کتاب سنت الصلاۃ،
کتاب الصلاۃ نوافل النہار، کتاب مواقیت الظہر والعصر، کتاب الاذان، کتاب حدود الصلاۃ،
کتاب الوتر وصلاۃ اللیل، کتاب الاقامت فی الصلاۃ، کتاب السہو، کتاب الصلاۃ العلیل،
کتاب الصلاۃ السفر، کتاب الصلاۃ یوم الجمعہ، کتاب صلاۃ الحوائج، کتاب الصلاۃ الغدیر،
کتاب الصلاۃ الخوف، کتاب الصلاۃ الاستسقاء، کتاب صلوٰۃ الکسوف، کتاب صلاۃ السفینہ،
کتاب الصلاۃ علی الجنائز، کتاب غسل المیت، کتاب الجنائز

مجھے ابوعبداللہ بن شاذان القزوینی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہمیں حیدر بن محمد السمرقندی نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد مسعود نے اپنی کتابوں کے بارے میں بیان کیا۔

﴿۹۴۴﴾

جناب محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد ہارون نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن متعر نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن خشیش اور محمد بن راشد الحتال سے، انہوں نے حسن بن حسین سے، انہوں نے علی بن قاسم الکندی سے، اور انہوں نے محمد بن عبید اللہ سے انکی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۴۵﴾

جناب محمد بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر العطار قمی اپنے زمانہ میں ہمارے اصحاب کے استاد تھے، ثقہ، ہو بہو نقل کرنے والے اور کثیر الحدیث ہیں۔
ان کی دو کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب مقتل الحسین علیہ السلام کتاب النوادر

مجھے ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی۔ انہوں نے ان کے بیٹے احمد سے سنا۔ اور انہوں نے اپنے والد سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۹۴۶﴾

جناب محمد بن ابی القاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابی القاسم عبید اللہ بن عمران الجنابی البرقی ابو عبداللہ کا لقب ماجیلویہ ہے۔ ابو القاسم کا لقب بندار ہے۔ ہمارے قمی اصحاب کے سید و سالار تھے۔ ثقہ، عالم، فقیہ، عارف بالادب والشعر والغریب تھے۔ آپ احمد بن ابی عبداللہ برقی کے داماد تھے۔ آپ کا بیٹا علی بن محمد، احمد بن عبداللہ کا نواسا تھا۔ آپ کے فرزند نے آپ سے علم وادب اخذ کیا تھا۔

ان کی کتابوں میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب الشارب، ابو العباس نے اس کتاب کے بارے میں کہا ہے کہ اس کتاب کا مقصود حدیث رسول ثقلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف ہے۔

کتاب الطب کتاب تفسیر حماسہ ابی تمام

ہمیں ابو علی بن احمدؒ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن الحسین نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی ماجیلویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو علی بن محمد نے، اور انہوں نے اپنے والد محمد بن ابو القاسم سے سنا۔

﴿۹۴۷﴾

جناب محمد بن الحسن بن فرّوخ الصفّار رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن حسن بن فرّوخ صفّار، عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ بن سائب بن مالک بن عامر اشعری کے حلیف تھے، جناب محمد بن حسن کی کنیت ابو جعفر ہے۔ الاعرج یعنی لنگڑے تھے، ہمارے اہم قمی اصحاب میں اہمیت کے حامل تھے۔ ثقہ، عظیم القدر، فائق اور روایت میں کم ہی سہو کرتے تھے۔

ان کی تصنیفات میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

کتاب الصلوٰۃ	کتاب الوضوء	کتاب الجنائز	کتاب الصیام	کتاب الحج
کتاب النکاح	کتاب الطلاق	کتاب العتق والتدبیر والمکاتبہ		کتاب التجارت

کتاب المکاسب | کتاب الصید والذبائح | کتاب الحدود | کتاب الدیات
کتاب الفرائض | کتاب المواریث | کتاب الدعا | کتاب المزار
کتاب الرد علی الغلاۃ | کتاب الاشربہ | کتاب المرؤۃ (المروۃ)
کتاب الزہد | کتاب الخمس | کتاب الزکوۃ | کتاب الشہادات
کتاب الملاحم | کتاب التقیہ | کتاب المومن
کتاب الایمان والنذور والکفارات | کتاب المناقب | کتاب المثالب
کتاب بصائر الدرجات | کتاب ماروی فی اولاد الائمہ علیہم السلام | کتاب ماروی فی شعبان
کتاب الجہاد | کتاب فضل القرآن

ہمیں ان تمام کتابوں کی سوائے بصائر الدرجات کے ابوالحسین علی بن احمد بن محمد بن طاہر اشعری قمی نے خبر دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن ولید نے، انہوں نے محمد بن حسن سے سنا۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے اپنی تمام کتابوں اور بصائر الدرجات کی خبر دی، جناب محمد بن حسن بن الصفار کا انتقال ۲۹۰ھ میں قم میں ہوا تھا۔

﴿۹۴۸﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبداللہ بن جعفر بن الحسین بن جامع بن مالک الحمیری ابوجعفر القمی ثقہ اور اہم شخصیت ہیں۔
یہ حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے کاتب تھے، انہوں نے امامؑ سے ابواب الشریعت کے مسائل پوچھے تھے۔
اس بارے میں ہمیں احمد بن حسین نے بتایا کہ میری طرف یہ مسائل اپنی اصل حالت میں بھیجے گئے تھے اور توقیعات سطور کے درمیان تھیں۔

محمد بن عبداللہ بن جعفر کے بھائیوں کے نام یہ ہیں:
جعفر، حسین اور احمد، ان سب کا امامؑ کے ساتھ خط و کتابت کا رابطہ تھا۔
محمد بن عبداللہ کی بھی تصانیف ہیں، ان میں سے بعض کے اسماء یہ ہیں:
کتاب الحقوق | کتاب الاوائل | کتاب السماء | کتاب الارض
کتاب المساحت والبلدان | کتاب ابلیس وجنودہ | کتاب الاحتجاج

ہمیں ابو عبداللہ بن شاذان قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن جعفر نے کہا: میرے لئے ان کتابوں کی تصنیفات کا سبب یہ ہے۔

احمد بن ابی عبداللہ البرقی نے کتب مساحت تصنیف کی تھیں۔ میں نے ان کتابوں کی فہرست کو موجود نہ پایا تو میں نے ان کتابوں کو لکھا۔ میں نے ان روایات کو وہاں سے حاصل کیا جہاں اور جس سے انہوں نے روایت کی تھی۔

مجھ سے ان کتابوں کے سلسلہ ہائے روایات ساقط ہو گئے تھے۔ اس بارے میں مجھے کوئی نسخہ نہ ملا۔ میں قم اور بغداد گیا اور وہاں اپنے برادران سے کرید کی لیکن مجھے اُن سے بھی کچھ حاصل نہ ہوا۔ پھر میں نے اُصول اور مصنفات کی طرف رجوع کیا اور تو اُن سے تخریج کی۔ پس میں نے ان سے تمام احادیث نکالیں اور انہیں کتاب اور باب کی شکل دی جسے انہوں نے مرتب کیا تھا۔

﴿۹۴۹﴾

جناب محمد بن میمون رحمۃ اللہ علیہ

ابونصر الزعفرانی عامی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صرف ایک نسخہ حدیث کی روایت کی تھی۔ اس بارے میں عبیداللہ بن احمد بن یعقوب بن النواب المقری نے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن حفص خثعمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبید المحاربی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن میمون نے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۹۵۰﴾

جناب محمد بن ابراہیم الامام رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابراہیم الامام ابن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب کے پاس ایک بڑا نسخہ حدیث تھا۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کی سماعت کی تھی۔ ہمیں اس کی خبر قاضی ابوالحسن علی بن محمد بن یوسف نے سرمن رائے میں دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن علی بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد عبدالصمد بن موسیٰ بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابراہیم نے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۹۵۱﴾

جناب محمد بن عطیہ الحناّط رحمۃ اللہ علیہ

یہ حسن بن عطیہ اور جعفر بن عطیہ کے بھائی ہیں۔

انہوں نے اپنے بچپن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے سنا: ابن ابی عُمیر سے اور انہوں نے محمد بن عطیہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۲﴾

جناب محمد بن عوّام الخلقانی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ مجھے اِس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حُبشی بن قونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن بزرج حنّاط نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسّان نے، اور انہوں نے محمد بن عوّام سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۳﴾

جناب محمد بن عبداللہ ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، قمی علماء نے اس کی روایت کی ہے۔ ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی خطّاب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن ہلال نے اور انہوں نے محمد بن عبداللہ الھاشمی سے سنا۔

﴿۹۵۴﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن رباط البجلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ اور ان کے والد دونوں ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب "النوادر" ہے۔ ہمیں اسکی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے محمد بن عبداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۵﴾

جناب محمد بن یوسف الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان المُعدَّل نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الشریف الصالح ابوالقاسم جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد بن نُہیک نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے، انہوں نے حَمّاد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن یوسف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۶﴾

جناب محمد بن الحکیم خثعمی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کنیت ابوجعفر ہے ان کی ایک کتاب ہے، اس کی روایت جعفر بن محمد بن حکیم نے کی ہے کہ انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عمار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا القاسم بن ہشام اللُّؤلُؤی اور علی بن حسن بن فضّال نے، ان سب نے سنا جعفر بن محمد بن حکیم سے، اور انہوں نے اپنے والد محمد بن حکیم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۷﴾

جناب محمد بن ماردالتمیمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مخلص عرب تھے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ محمد بن مسلم کے بہنوئی تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ ثقہ اور ہو بہو حدیث کو نقل کرنے والے ہیں۔

ان کی کتاب کی روایت حسن بن محبوب نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا، انہوں نے ابن بُطّہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صَفّار نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے محمد بن مارد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۵۸﴾

جناب محمد بن مسعود الطائی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

مخلص عرب ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن خازم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن جَبَلہ نے اور انہوں نے کہا ہمیں محمد بن مسعود نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۵۹﴾

جناب محمد الحذّاد الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار مُعلّٰی بن خُنیس کے مصاحب تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت محمد بن ابی عُمیر نے کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے سنا ابن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے صَفّار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے محمد حذّاد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۶۰﴾

جناب محمد بن ابی حمزہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن حمزہ ثابت بن ابی صفیہ الثمالی کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد بن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۶۱﴾

جناب محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

محدث جناب محمد بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام ابو جعفر المدنی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نسخہ حدیث کا سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عمر الجعابی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو محمد قاسم بن جعفر نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عبداللہ بن محمد سے، اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

﴿۹۶۲﴾

جناب محمد بن یحییٰ بن سلیمان خثعمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ مُغلّس بن یحییٰ کے بھائی تھے۔ کوفی تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حُبشی بن قونی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو اسماعیل السرّاج نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن یحییٰ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۶۳﴾

جناب محمد بن یحییٰ الخزاز کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے اصحاب سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ثقہ اور حدیث کو ہو بہو نقل کرنے

والے ہیں۔ان کی کتاب نوادر ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب الزراری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزار نے، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن زکریا اللؤلؤی نے، اور انہوں نے محمد بن یحییٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۶۴﴾

جناب محمد بن حُمران نہدی رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر ثقہ راوی ہیں۔کوفی الاصل تھے۔جرجرایا میں رہائش پذیر تھے۔انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی۔انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن اسباط بن سالم نے بروز بدھ بوقت عشاء ۴ شعبان ۲۳۵ھ میں دہلیزہ میں۔انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن حُمران نے بتایا، اس کتاب کے راوی بہت زیادہ ہیں۔

﴿۹۶۵﴾

جناب محمد بن عذافر رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عذافر بن عیسیٰ الصیرفی مدائنی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے زمانے تک حیات رہے تھے، وقت وفات ان کی عمر ۹۳ سال تھی۔ ان کی کتاب ہے۔مختلف راویوں نے ان سے ان کی کتاب کی روایت کی ہے۔ابن نوح نے کہا ہے: وہ محمد بن عذافر بن عیسیٰ بن افلح الخزائی الصیرفی ہیں۔ان کے والد عذافر کوفی تھے۔جن کی کنیت ابو محمد ہے۔ وہ خزاعہ کے حلیف تھے۔عذافر کے بھائی عمر بن عیسیٰ تھے۔نجاشی نے کہا: ہم نے اس کا باب عمر میں ذکر کیا ہے۔ہمیں خبر دی محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے سنا محمد بن احمد بن حسن سے، انہوں نے عباد بن ثابت سے، انہوں نے ابو مریم عبدالغفار بن قاسم سے، انہوں نے عذافر صیرفی سے سنا۔انہوں نے کہا: میں اور حکم بن عتیبہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی بارگاہ اقدس میں تھے وہ امام سے سوالات کرنے لگے۔امام ان کا اکرام کرتے تھے۔ایک چیز میں ان دونوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے بیٹے بیٹھو!

علیؑ کی کتاب نکالو۔ پس انہوں نے کتاب علی علیہ السلام نکالی، یہ ایک بڑی کتاب تھی۔ انہوں نے اسے کھولا، اور اسکی ورق گردانی کرنے لگے۔ آخر مطلوبہ مسئلہ نکال لیا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

هَذَا خَطُّ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِمْلَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وأقبلَ عَلَى الحَكَمِ وقالَ:

يا أبا مُحَمَّدٍ، اِذهَب أنتَ وسَلَمَةُ وأبُو المِقدامِ حيثُ شِئتُم يَمينًا وشِمالاً. فَوَاللهِ لا تَجِدونَ العِلمَ أوثَقَ مِنهُ عِندَ قَومٍ كانَ يَنزِلُ عَلَيهِم جَبرَئيلُ عليه السلام

یہ امام علی علیہ السلام کی تحریر ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ لکھوایا تھا پھر امامؑ نے حکم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو محمد! تم، سلمہ اور ابو المقدام جہاں چاہو چلے جاؤ، چاہے دائیں یا بائیں۔

واللہ! کسی قوم کے پاس باوثوق علم اس طرح نہ پاؤ گے جس طرح اُن لوگوں سے علم حاصل کرو گے جن پر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوتے تھے۔ ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن زبیر نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمرو بن عثمان نے، اور انہوں نے کہا ہمیں محمد بن عذافر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۶۶﴾

جناب محمد بن مروان حناط المدینی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں۔ قلیل الحدیث ہیں۔ ایک کتاب کے مصنف ہیں۔ ہمیں احمد بن محمد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الکلابی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن اسحاق کسائی نے انہوں نے کہا: محمد بن مروان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۶۷﴾

جناب محمد بن اسحاق بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن اسحاق بن عمار بن حیان تغلبی الصیرفی، ثقہ اور حدیث کو ہو بہو نقل کرنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے کثیر راویوں کے حوالے سے۔

ہمیں احمد بن محمد الاہوازی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن عمر بن کیسبہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر بن جناح نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسحاق بن عمار نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۶۸﴾

جناب محمد بن سُکَین رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن سکین بن عمار النخعی جمال ثقہ راوی ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ محمدؒ کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر دی احمد بن عبد الواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن ابی زید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اور انہوں نے ہمیں محمد بن سکین نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۶۹﴾

جناب محمد بن غُورک رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ قلیل الحدیث تھے۔
ان کی کتاب کی روایت ان سے ابراہیم بن سلیمان نے کی ہے۔

﴿۹۷۰﴾

جناب محمد بن جمیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن جمیل بن صالح الاسدی مخلص عرب تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، اُن میں سے ایک محدث برقی ہیں۔ ہمیں خبر دی احمد بن علی بن نوح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ طبری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جمیل بن صالح نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۷۱﴾

جناب محمد بن الہیثم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن الہیثم بن عروہ تمیمی کوفی ثقہ راوی ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا، ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن بُطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے محمد بن الہیثم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۷۲﴾

جناب محمد بن القاسم بن فُضَیل رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن قاسم بن فُضَیل بن یسار النہدی ثقہ راوی ہیں، یہ خود، ان کے والد، چچا علاء اور ان کے دادا فضیل سب ثقہ ہیں، ان سب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن نعمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن خالد نے خبر دی انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے محمد بن قاسم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۷۳﴾

جناب محمد بن سالم بن ابی سلمہ کندی رحمۃ اللہ علیہ

بجستان کے رہنے والے تھے۔ ان کی ایک کتاب ہے جو اصل میں ان کے والد کی ہے اور انہوں نے اپنے والد سے اس کتاب کی روایت کی۔

﴿۹۷۴﴾

جناب محمد بن معروف الخزاز الہلالی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے طویل زندگی پائی، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپؑ سے حدیث کا سماع کیا۔ عبداللہ

بن محمد بن خالد الطیالسی نے ان سے روایت کی ہے مجھے اسکی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن محمد بن حسین بن ہارون نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزّاز نے، انہوں نے کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۷۵﴾

جناب محمد بن فرات الجُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ضعیف راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن حمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن قاسم بن زکریا المحاربی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبّاد بن یعقوب نے، اور انہوں نے کہا: ہم سے محمد بن فرات نے اپنی کتاب کے بارے میں بیان کیا۔

﴿۹۷۶﴾

جناب محمد بن اسماعیل بن خُثیم الکنانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم بن ابی حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا خطیر بن اُبان نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن اسماعیل نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۷۷﴾

جناب محمد رحمۃ اللہ علیہ

ان کا لقب ثواب تھا کوفی تھے، یہ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن ابی زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رُباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اور انہوں نے محمد ثواب سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۷۸﴾

جناب محمد بن الحسن بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن حسن بن زیاد میثمی بنی اسد کے حلیف تھے، ان کی کنیت ابو جعفر ہے، ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن ہدیہؒ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن الولید نے، انہوں نے سنا صَفّار سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے، اور انہوں نے محمد بن حسن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۷۹﴾

جناب محمد بن الصامت رحمۃ اللہ علیہ

(ان کے حالات دستیاب نہیں)

﴿۹۸۰﴾

جناب محمد بن عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ زرہ فروش تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد بن طاہر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبد الحمید نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن عمر بن یزید نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۸۱﴾

جناب محمد بن خالد الاصم رحمۃ اللہ علیہ

(ان کے حالات بھی دستیاب نہیں)

﴿۹۸۲﴾

جناب محمد بن صدقۃ العنبری البصری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو جعفر ہے، انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی

کتاب ہے، اس کی احادیث انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سماعت کی تھیں۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن زکریا نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن صدقہ نے، اور انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۹۸۳﴾

جناب محمد بن خالد الاَحمسی البجلی رحمۃ اللہ علیہ

کوفی تھے، ثقہ راوی ہیں ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں عبید اللہ بن ابوزید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۸۴﴾

جناب محمد بن الصبَّاح کوفی رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ثقہ ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالوحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن ابی زید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن صَبّاح نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۸۵﴾

جناب محمد بن مُرازم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن مُرازم بن حکیم الساباطی الازدی ثقہ راوی ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

جناب محمد کی ایک کتاب ہے اُن سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان میں سے ایک محمد بن خالد برقی ہیں۔ ہمیں اس بارے میں محمد بن محمد نے خبر دی۔ انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے انہوں نے علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں سے محمد بن مرازم سے اُن کی کتاب کے بارے سنا۔

﴿۹۸۶﴾

جناب محمد بن سلیمان بن عبداللہ الدیلمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بہت ضعیف راوی ہیں، ان کی کسی روایت پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے سنا جعفر محمد سے انہوں نے علی بن حسین سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے محمد بن سلیمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۸۷﴾

جناب محمد بن تمیم النہشلی التمیمی البصری رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے جس میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سماعت کی ہوئی احادیث ہیں ہمیں اس کی خبر حسن بن احمد بن ابراہیم نے دی، انہوں نے سنا اپنے والد سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن زکریا نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن تمیم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۸۸﴾

جناب محمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن منصور بن یونس بزرگ کوفی ثقہ راوی ہیں ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن علی کاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسین الصائغ نے، اور انہوں نے محمد بن منصور سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۸۹﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبداللہ بن عمرو بن سالم بن لاحق ابوعبداللہ لاحقی الصفّار نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے پاس نسخہ حدیث ہے جو حلبی کی کتاب کے مشابہ ہے اور ابواب کی صورت میں ہے، ہمیں اس کی خبر ابوالفرج القنائی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ بن المرّاد نے ۳۱۰ھ میں، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ بن عمرو نے ۲۵۰ھ میں اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۹۰﴾

جناب محمد بن شریح الحضرمی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی محمد بن جعفر المؤدِب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحارث بن المغیرہ النصری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا بکار بن ابی بکر الحضرمی نے، انہوں نے کہا:

ہمیں محمد بن شریح نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۹۱﴾

جناب محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد علی بن حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام کے پاس جو نسخہ حدیث تھی انہوں نے اس کی یہ احادیث حضرت امام رضاؑ سے سماعت کی تھیں۔

ہمیں اس کی خبر ابوالفرج محمد بن علی بن ابی قرہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد حسنی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن حسین بن زید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن موسیٰ رضاؑ نے نسخہ حدیث بیان کیا۔

﴿۹۹۲﴾

جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین علیہ السلام کا لقب دیباجہ تھا اُن کے پاس نسخہ احادیث تھا، انہوں نے اس کی احادیث کا سماع اپنے والد سے کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر قاضی ابوالحسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوحاتم محمد بن ادریس حنظلی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن الولید بن برد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر نے اپنے آباء کے حوالے سے۔

﴿۹۹۳﴾

جناب محمد بن سلیمان الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن ہارون نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زیاد نے، اور انہوں نے محمد بن سلیمان الاصفہانی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۹۴﴾

جناب محمد بن فُضَیل بن کثیر الصیرفی الازدی رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر ارزق نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

ان کی کتاب اور مسائل ہیں ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن الولید نے، انہوں نے سنا الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین بن ابی الخطّاب نے، اور انہوں نے محمد بن فُضَیل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا، اس نسخہ حدیث کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔

﴿۹۹۵﴾

جناب محمد سہل بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن سہیل بن الیسع بن عبداللہ بن سعد بن مالک بن الاحوص اشعری القمی نے حضرت امام رضاؑ اور امام ابوجعفر علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد اور حمیری، محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے محمد بن سہل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۹۶﴾

جناب محمد بن مُیَسّر رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن مُیَسّر بن عبدالعزیز النخعی بیّاع الزطی کوفی ثقہ راوی ہیں، ان کے والد نے حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، اور انہوں نے خود امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ ان کی ایک کتاب ہے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد، الحمیری، محمد بن یحییٰ اور احمد بن ادریس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ کے حوالے سے اور ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن میسّر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۹۹۷﴾

جناب محمد بن مُصَبِّح بن الصبَّاح کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت موسیٰ بن جعفر البغدادی نے کی ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمران بن موسیٰ نے، انہوں نے سنا موسیٰ بن جعفر البغدادی سے، انہوں سے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُصَبِّح سے اپنی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۹۸﴾

جناب محمد بن اسلم الطبری الجبلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوجعفر ہے ان کا اصل وطن کوفہ تھا۔ طبرستان میں تجارت کرتے تھے، ان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ غالی تھے، حدیث میں فاسد تھے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ہمیں اس کی خبر ابوالحسن احمد بن محمد بن موسیٰ نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعلی بن ہمام نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید بن کثیر نے، انہوں نے سنا محمد بن علی سے، اور انہوں نے محمد بن اسلم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۹۹۹﴾

جناب محمد بن زید الرِزامی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار حضرت امام رضا علیہ السلام کے خادم تھے، ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن متیل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسان نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن زید الرِزامی نے بتایا۔

﴿۱۰۰۰﴾

جناب محمد بن عمرو بن سعید المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

(روغن فروش)

ثقہ اور حدیث کو ہو بہو نقل کرتے تھے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نسخہ حدیث روایت کیا تھا۔

ہمیں اس کی خبر علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے سنا صفار سے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن سندی نے، اور انہوں نے محمد بن عمرو بن سعید سے اس نسخہ حدیث کے بارے میں سنا۔

maablib.org

﴿۱۰۰۱﴾

جناب محمد بن حسن بن زیاد العطارؔ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ثقہ ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حُبَشی نے، انہوں نے سنا: حُمید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد سے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن زیاد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۰۲﴾

جناب محمد بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

ان کے پاس احادیث کا نسخہ تھا جس کی احادیث انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سماعت کی تھیں، اس بارے میں ہمیں خبر دی احمد بن علی بن نوح نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے بتایا اور محمد بن جعفر المؤدب نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے کہ انہوں نے یہ نسخہ ان کے سامنے پڑھا تھا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہمیں یہ احادیث حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کی تھیں۔

﴿۱۰۰۳﴾

جناب محمد بن مُسلَمہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے، علی بن حسن الطاطری اور دوسرے محدثین نے اس کتاب کی روایت کی ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر التیمی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن غالب الانصاری اور احمد بن عمر کیبہ نے، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن الطاطری نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن مُسلَمہ نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۰۴﴾

جناب محمد بن البُہلُول کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار صاحب کتاب ہیں ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جعفر الرّزاز نے بتایا کہ میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا اللُّؤلُؤِی نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن البہلول نے اپنے کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۰۵﴾

جناب محمد زُرقان رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے مصاحب موسیٰ بن جعفر بن الحبابؒ کے دوست تھے جیسا کہ میں نے پایا ان کے پاس نسخہ احادیث تھا جو انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔ ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن موسیٰ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بن احمد بن محمد بن زُرقان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے کہ اُنہوں نے ان احادیث کا سماع حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کیا تھا۔

﴿۱۰۰۶﴾

جناب محمد بن اسماعیل الجعفری رحمۃ اللہ علیہ

یہ بھی صاحب کتاب ہیں۔

﴿۱۰۰۷﴾

جناب محمد بن عصام الانماطی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد نے ایک کتاب تصنیف کی تھی۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوجعفر محمد بن احمد بن رجا البجلی نے، اور انہوں نے محمد بن عصام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۰۸﴾

جناب محمد بن الرَّیان رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن الریان بن صلت الاشعری نے حضرت امام ابوالحسن العسکری علیہ السلام سے جو مسائل پوچھے تھے، ہمیں ان کی خبر محمد بن علی الکاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد ریّان نے ان مسائل کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۰۹﴾

جناب محمد بن علی بن عیسیٰ القمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار قم کی ایک اہم شخصیت تھے اور بادشاہ کی طرف سے قم کے والی تھے، ان کے والد بھی قم کے حاکم رہ چکے تھے، ان کے والد طلحی کے نام سے معروف تھے، ان کے پاس حضرت امام ابومحمد العسکری علیہ السلام سے دریافت کیے ہوئے مسائل تھے، ہمیں اس کی خبر ابوالفرج محمد بن علی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن زیاد نے، اور انہوں نے محمد بن علی بن عیسیٰ سے اُن مسائل کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۱۰﴾

جناب محمد بن حَمّاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن حَمّاد بن زید الحارثی ابوعبداللہ ثقہ راوی ہیں، ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ایک کتاب کے مصنف ہیں۔

ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا، ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحیٰی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا سعد اور حمیری نے، ان دونوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن حسین بن ابی خطّاب نے، اور انہوں نے محمد بن حماد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۱۱﴾

جناب محمد بن المثنٰی بن القاسم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ثقہ ہیں ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا:
ہمیں احمد بن المثنٰی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۱۲﴾

جناب محمد بن ہشام خثعمی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے کرّام، علاء بن رزین اور دوسرے رجال سے حدیث کی روایت کی، یہ صاحب کتاب ہیں۔

﴿۱۰۱۳﴾

جناب محمد بن الفرج الرُّخَّجی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کی کتاب مسائل ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن احمد المالکی نے، انہوں نے کہا: احمد بن ہلال نے محمد بن الفرج کے مسائل میرے سامنے پڑھے تھے۔

﴿۱۰۱۴﴾

جناب محمد بن ابراہیم بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کاتب تھے ان کی کنیت ابوالحسن ہے، الشافعی معروف تھے۔
ان کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ان میں چند ایک کے نام یہ ہیں:
• کتاب کشف القناع، کتاب الاستعداد، کتاب العدۃ، کتاب الاستبصار، کتاب نقض العباسیۃ کتاب المقتل، کتاب المفید فی الحدیث

ہمیں ان تمام کتابوں کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے محمد بن ابراہیم سے سنا تھا۔

﴿۱۰۱۵﴾

جناب محمد بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوعیسیٰ الوراق کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الامامت، کتاب السقیفہ، کتاب الحکم علی سورۃ لم یکن، کتاب اختلاف الشیعۃ والمقالات

﴿۱۰۱۶﴾

جناب محمد بن سعید بن غَزوان رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ایک کتاب کے مصنف ہیں، جس کی ہمیں ابن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی محمد بن احمد بن داوٗد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عثمان الآجرّی نے، انہوں نے سنا غزوان بن محمد ازدی سے، اور انہوں نے اپنے والد محمد بن سعید بن غزوان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۱۷﴾

جناب محمد بن عمر بن عبدالعزیز الکشّی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعمرو ہے، یہ بزرگوار ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے ہیں لیکن انہوں نے کثرت کے ساتھ ضعفاء سے روایت کی، عیاشی کے مصاحب تھے، اُن سے حدیث اخذ کی اور اُن کی کتابوں سے تخریج کی۔ ان کا گھر شیعوں اور اہل علم کے لئے آسودگی کا مقام تھا۔ ان کی تصنیف الرجال ہے جو ان کے علمِ کثیر کا آئینہ دار ہے البتہ اس میں اغلاط کثرت کے ساتھ ہیں۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے اور دوسرے رجال نے دی، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے اور انہوں نے محمد بن عمر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

﴿۱۰۱۸﴾

جناب محمد بن جعفر بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن جعفر بن احمد بن بُطّہ مئودّب ابوجعفر قمی، قم میں بہت بڑی منزلت کے حامل تھے، علم وفضل وادب میں اپنی مثال آپ تھے، حدیث میں متساہل ہیں یعنی ان کی حدیث سہل ہے، ان کی آسانید اجازت کے ساتھ معلق ہیں۔ انہوں نے اپنی فہرست میں روایات کی ہیں، ان میں کثیر اغلاط ہیں۔

ابن الولید نے کہا ہے:

محمد بن جعفر بن بُطّہ اپنی سند میں غلط ملط کرنے والے ضعیف ہیں، ان کی تصنیفات میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب الواحد، کتاب الاثنین، کتاب الثلاثۃ، کتاب الاربعۃ، کتاب الخمسۃ، کتاب الستۃ،

کتاب السبعۃ، کتاب الثمانیہ، کتاب التسعۃ، کتاب العشرۃ فصاعداً، کتاب العشرین فصاعداً

کتاب الثلاثین فصاعداً، کتاب اربعین فصاعداً، کتاب قرب الاسناد، کتاب تفسیر اسماء اللہ تعالیٰ ومایدعیٰ بہ

ابوالعباس بن نوح نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا: یہ کتاب عمدہ، بہت نادر اور محکم ہے، ہمیں اس کی خبر ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ العلوی الطبری نے، اور انہوں نے محمد بن جعفر بن احمد سے ان کتابوں کے بارے میں سنا۔ اور ابوالمُفَضَّل محمد بن عبداللہ بن المطّلب نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر بُطّہ نے کہ ہم نے یہ کتابیں اُن کے سامنے پڑھی تھیں، انہوں نے ہمیں ان کتابوں کی اجازت بغداد نوبختیہ میں دی تھی وہ ان دنوں وہاں مقیم تھے۔

﴿۱۰۱۹﴾

جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن جعفر بن محمد بن عون الاسدی ابوالحسین الکوفی کا وطن رَے تھا، انہیں محمد بن ابی عبداللہ کہا جاتا ہے، یہ ثقہ اور صحیح الحدیث ہیں سوائے اُن روایات کے جو انہوں نے ضعفاء سے نقل کی ہیں۔

وہ جبر اور تشبیہ کے قائل تھے اُن کے والد اہم شخصیت تھے، احمد بن عیسیٰ نے ان سے روایت کی ہے، ان کی کتاب کا نام "الجبر والاستطاعت" ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابوالعباس بن نوح نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم

سے بیان کیا محمد بن جعفر الاسدی نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں۔ جناب محمد بن جعفر کا انتقال شب جمعرات ۱۰ جمادی الاولی ۳۱۲ھ میں ہوا تھا۔ ابن نوح نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسن بن داؤد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن حمدان القزوینی نے، اور انہوں نے محمد بن جعفر سے اُن کی تمام کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۲۰﴾

جناب محمد بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوعبداللہ البصری کا لقب مُفَجَّع تھا، ارباب لغت، ادب اور حدیث میں جلیل القدر اہمیت کے حامل تھے۔

یہ بزرگوار صحیح المذہب اور حسن الاعتقاد کے حامل تھے، اہل بیت رسولؐ کی شان میں انہوں نے بہت زیادہ قصائد کہے ہیں، ان قصائد میں ائمہ طاہرین علیہم السلام کے اسماء مذکور ہیں ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی مظلومیت اور شہادت کے باعث پریشان نظر آتے تھے اس لئے آپ کا دوسرا نام المفجع معروف ہوگیا۔

ان کا ایک شعر ہے:

ان یکن قیل لی المفجع نبزاً　　　فلعمری انا المفجع ھمّاً

"اگر مجھے غمزدہ کہا جائے تو کوئی بات نہیں ہے،
مجھے اپنی زندگی کی قسم کہ میں غم و ہم سے بھرا ہوا ہوں"

ان کی کتابوں میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الترجمان فی معانی الشعر "یہ اپنے معانی کے اعتبار سے ایک بے مثل و بے مثال کتاب ہے"

کتاب المُنقِذ۔ قصیدہ الاشباہ۔ اس قصیدہ میں آپ نے امیرالمومنین علیہ السلام کو تمام انبیاء کے مشابہ قرار دیا ہے۔

ہمیں محمد بن عثمان بن حسن نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعبداللہ حسین بن خالویہ نے کہ انہوں نے محمد بن احمد سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔ ان کی ایک اور کتاب کا نام "کتاب سعاۃ العرب" ہے۔

ہمیں اس کی خبر عبدالسلام بن حسین ادیب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالقاسم حسن بن بشر بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا مُفَجَّع نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۰۲۱﴾

جناب محمد بن احمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن ابراہیم بن سلیمان ابوالفضل الجعفی الکوفی الصابونی کا مسکن مصر تھا، زیدی تھے پھر ہماری طرف لوٹ آئے، مصر میں انہیں ایک عظیم مقام حاصل تھا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الفاخر، کتاب تفسیر معانی القران وتسمیۃ اصناف کلامہ، کتاب التوحید والایمان، کتاب مبتدء الخلق، کتاب الطہارت، کتاب فرض صلاۃ، کتاب صلاۃ التطوع، کتاب صلاۃ الجمعہ، کتاب صلاۃ المسافر، کتاب صلاۃ الخوف، کتاب صلاۃ الکسوف، کتاب صلاۃ الاستسقاء، کتاب صلاۃ الغدیر،

کتاب صلاۃ الجنائز، کتاب الزکوۃ، کتاب الصیام، کتاب الاعتکاف، کتاب الحج، کتاب المعائش، کتاب البیوع، کتاب عہدۃ الرقیق، کتاب امّ الولد، کتاب المدبّر، کتاب المکاتب، کتاب العتق، کتاب الرہن، کتاب الشفعۃ، کتاب الشرکۃ، کتاب المضاربۃ، کتاب الاجارات، کتاب الغصب، کتاب الضیافت، کتاب الاقطاعات، کتاب الحوالہ، کتاب العطایا والقسمان، کتاب اللقطہ والضالۃ، کتاب الودیعت، کتاب الصلح، کتاب الذربعہ، کتاب العمریٰ والسکنیٰ، کتاب الھبہ والنحلۃ،

کتاب الایمان والنذور، کتاب الشروط، کتاب الحبس، کتاب النکاح، کتاب المواریث، کتاب الوصایا، کتاب الایلاء، کتاب المطلقات، کتاب المتعۃ، کتاب نفی الولد، کتاب النشوز، کتاب اللعان، کتاب الطلاق، کتاب العدد، کتاب الدیات، کتاب المحاربۃ، کتاب الجہاد، کتاب الحدود، کتاب قسمت الغنائم، کتاب السبق والرمی، کتاب الجزیہ، کتاب القضاء والشہادات، کتاب الضحایا، کتاب الصید والذبائح، کتاب الادعیۃ، کتاب الاشربۃ، کتاب الخطب، کتاب تفسیر الرؤیا

ہمیں احمد بن علی بن نوح نے خبر دی، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، اور انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد بن ابراہیم نے اپنی بعض کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۲۲﴾

جناب محمد بن عبدالرحمن بن قبہ الرازی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوجعفر ہے متکلم اور عظیم القدر انسان تھے، عقیدہ میں احسن اور کلام میں توانا تھے۔ ابتداء میں معتزلی

تھے پھر بحث و مباحثہ کے بعد امامیہ کی طرف منتقل ہو گئے تھے، انہوں نے ایک کتاب علم کلام پر تصنیف کی تھی، انہوں نے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابن بُطّہ نے ان سے حدیث نقل کی تھی ابن بُطّہ نے اپنی فہرست "من سمع منہ" میں محمد بن عبدالرحمن کا ذکر کیا ہے۔

ابن بُطّہ نے کہا: میں نے محمد بن عبدالرحمن بن قبہ سے ان کی کتاب "کتاب الانصاف فی الامامت" کے بارے میں سنا ہے۔

اس کتاب کے علاوہ ان کی دوسری کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب المستثبت نقض، کتاب ابی القاسم البلخی، کتاب الرد علی الزیدیہ،

کتاب الرد علی ابی علی الجبائی، المسالۃ المفردہ فی الامامت

میں نے ابوالحسین بن المہلوس العلوی الموسوی ؒ سے سنا وہ رضی ابوالحسن محمد بن حسین بن موسیٰ کی مجلس میں کہہ رہے تھے وہاں ہمارے استاد ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان رحم اللہ اجمعین موجود تھے، میں نے ابوالحسین الموسنجردیؒ سے سنا تھا، وہ ہمارے خاص اصحاب اور صالح متکلمین میں سے تھے۔ ان کی امامت کے موضوع پر معروف کتاب ہے، ان بزرگوار نے پچاس حج پیدل ادا کیے تھے۔ انہوں نے کہا: ایک دفعہ میں امام رضاؑ کی زیارت کے بعد طوس میں بلخی کے پاس پہنچ گیا اور انہیں سلام کیا، وہ مجھے جانتے تھے اس وقت میرے پاس ابوجعفر بن قبہ کی "کتاب الامامت" تھی جو الانصاف کے نام کے ساتھ معروف ہے، انہوں نے کتاب کو دیکھا اور اس پر اعتراض کرتے ہوئے یہ الفاظ لکھے:

"المسترشد فی الامامت" [1]

پھر میں رَے آیا اور یہ کتاب ابن قبہ کے سامنے رکھی تو انہوں نے اعتراض کے جواب میں لکھا:

"المستثبت فی الامامت" [2]

پھر میں یہ کتاب اٹھا کر ابوالقاسم کے پاس گیا انہوں نے المستثبت کے ساتھ اعتراض لکھا۔ پھر میں رَے آیا اور ابوجعفر کو تلاش کیا معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں۔ اللہ ان پر رحمت نازل فرمائے۔

﴿۱۰۲۳﴾

جناب محمد بن جریر بن رستم الطبری الآملی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] امامت کا متلاشی

[2] امامت میں ثابت قدم

ان کی کنیت ابوجعفر ہے، ہمارے اصحاب میں جلیل القدر تھے، جناب محمد کثیر العلم، حسن کلام کے حامل اور ثقہ فی الحدیث تھے، ان کی کتاب "المسترشد فی الامامت" ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن علی بن نوح نے دی، انہوں نے سنا الحسن بن حمزہ الطبری سے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن جریر بن رستم نے اپنی اس کتاب اور دوسری تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۲۴﴾

جناب محمد بن جعفر بن عنبسہ الاہوازی الحداد رحمۃ اللہ علیہ

ابن رُویدہ کے نام سے معروف تھے، بنی ہاشم کے حلیف تھے ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے، یہ حدیث میں اختلاط کرتے ہیں۔

ان کی دو کتابیں ہیں:

"کتاب الخصال" اور "کتاب الکمال" ان میں آداب کا ذکر ہے۔

ابوعبداللہ بن عیاش نے کہا: ہمیں ان دونوں کتابوں کے بارے میں علی بن محمد بن جعفر نے بتایا، انہوں نے کہا: ہمیں میرے والد نے بتایا۔

﴿۱۰۲۵﴾

جلیل حضرت محمد بن یعقوب الکلینی رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن یعقوب بن اسحاق ابوجعفر کُلینی کے ماموں علّان اُلکلینی الرازی تھے، اپنے دور میں رَے میں ہمارے اصحاب کے شیخ اور سرکردہ تھے، وہ بیان حدیث میں لوگوں میں سب سے زیادہ وثاقت کے حامل اور محکم ترین تھے۔

جناب محمد بن یعقوب الکلینیؒ نے مشہور و معروف کتاب "الکافی" تصنیف کی تھی جس کی تشکیل میں انہیں بیس سال کا عرصہ صرف ہوا تھا، اس کتاب کے اندر کئی کتابوں کی تفصیل درج ہے:

کتاب العقل۔ کتاب فضل العلم۔ کتاب التوحید۔ کتاب الحجت۔ کتاب الایمان والکفر۔ کتاب الوضوء والحیض۔

کتاب الصلاۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب الزکوۃ والصدقہ۔ کتاب النکاح والعقیقہ۔ کتاب الشہادات۔

کتاب الحج۔ کتاب الطلاق۔ کتاب العتق۔ کتاب الحدود۔ کتاب الدیات۔

کتاب الایمان والنذور والکفارات۔ کتاب المعیشت۔ کتاب الصید والذبائح۔ کتاب الجنائز۔ کتاب العشرۃ۔

کتاب الدعا۔ کتاب الجہاد۔ کتاب فضل القران۔ کتاب الاطعمہ۔ کتاب الاشربۃ۔ کتاب الزی والتجمل۔

کتاب الدواجن والرواجن۔ کتاب الوصایا۔ کتاب الفرائض۔ کتاب الروضہ۔ کتاب الکافی

کے علاوہ ان کی دوسری کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الرد علی القرامطہ، کتاب رسائل الائمہ علیہم السلام، کتاب تعبیر الرویا، کتاب الرجال،

کتاب ماقیل فی الائمہ علیہم السلام من الشعر

میرا اکثر مسجد اللؤلؤی میں جانا ہوتا تھا یہ مسجد نفطویہ نحوی کی مسجد تھی، میں مسجد کے استاد سے قرآن پڑھتا تھا×
ہمارے اصحاب کی ایک جماعت وہاں ابوالحسین احمد بن احمد الکوفی سے کتاب الکافی پڑھتی تھی، وہ اُن سے کہتے تھے:

محمد بن یعقوب الکلینی نے تمہیں یہ حدیث بتائی ہے میں نے ابوالحسن العقرائی کو دیکھا وہ اُن سے روایت کرتے تھے، ہم نے حضرت محمد بن یعقوب الکلینی کی تمام کتابوں کی روایت اپنے شیوخ کی جماعت سے نقل کی ہے

اُن کے نام یہ ہیں:

محمد بن محمد، حسین بن عبیداللہ اور احمد بن علی بن نوح، انہوں نے ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ سے سنا۔ حضرت ابوجعفر الکلینی کا انتقال ۳۲۹ھ میں بغداد میں ہوا تھا، ان کا اُس سال انتقال ہوا تھا جس سال کثیر ستارے آسمان پر ٹوٹے تھے، آپ کی نماز جنازہ ابوقیراط محمد بن جعفر الحسنی نے پڑھائی تھی۔ باب الکوفہ میں آپ کی تدفین ہوئی تھی، احمد بن عبدون نے کہا: میں ان کی قبر جانتا ہوں۔

حضرت ابوجعفر الکلینی نے کہا: جو کچھ میری کتاب میں ہے میں نے اس کی احادیث اپنے متعدد اصحاب سے سنی تھی کہ جنہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے انہیں سنا تھا۔ ان اصحاب کے نام یہ ہیں:

محمد بن یحییٰ، علی بن موسیٰ کمیدانی، داؤد بن کورہ، احمد بن ادریس اور علی بن ابراہیم بن ہاشم۔

﴿۱۰۲۶﴾

جناب محمد بن القاسم بن زکریا المحاربی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ الکوفی المعروف السودانی ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں، انہوں نے طویل عمر پائی ہے۔

ان کی کتاب کا نام "الفوائد" ہے یہ "کتاب نوادر" ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین تمام نے، اور انہوں نے محمد بن قاسم بن زکریا سے سنا۔

﴿۱۰۲۷﴾

جناب محمد بن عبدالمومن المُوَدِّب قمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ حدیث میں ثقہ ہیں۔ان کی ایک کتاب جمع کی جس کا نام "النوادر" رکھا تھا اس کتاب میں سات سو احادیث ہیں۔
ہمیں اس کی خبر حسین بن احمد بن موسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، اور انہوں نے محمد بن عبدالمومن سے ان کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۲۸﴾

جناب محمد بن علی الشلمغانی رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر معروف یہ ابن ابی عزافر ہمارے متقدمین اصحاب میں ہیں۔انہیں ابوالقاسم الحسین بن روحؒ سے حسد تھا، امامیہ کتب کو چھوڑ مذاہب ردیہ کو اپنا لیا تھا یہاں تک ان کے بارے میں توقیعات خارج ہوئی تھیں، بادشاہ نے انہیں گرفتار کر لیا تھا اور قتل کر کے سولی پر چڑھا دیا تھا۔

آن کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب التکلیف، رسالہ الی ابن ہمام، کتاب ماہیت العصمت، کتاب الزاہر بالحج العقلیہ،
کتاب المباہلہ، کتاب الاوصیاء، کتاب المعارف، کتاب الایضاح، کتاب فضل النطق علی الصمت،
کتاب فضائل فضل العمرتین، کتاب الانوار، کتاب التسلیم، کتاب البرہان والتوحید،
کتاب البداء والمشیہ، کتاب نظم القران، کتاب الامامت الکبیر، کتاب الامامت الصغیر

ابوالفرج محمد علی بن الکاتب القنائی نے کہا: کہ ہمیں ابوالفضل محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے بتایا، کہ ہمیں ابوجعفر محمد بن علی الشلمغانی نے مَعلثایا میں اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا جب وہ وہاں روپوش تھے۔

﴿۱۰۲۹﴾

جناب محمد بن العباس بن علی رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن العباس علی بن مروان بن الماہیار ابوعبداللہ بزاز المعروف ابن الحجام ثقہ ثقہ ہمارے اصحاب میں سے ہیں، ہو بہو نقل کرنے والے محکم اور کثیر الحدیث ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب المقنع فی الحنفہ کتاب الدواجن کتاب مانزل من القران فی اہل البیت علیہم السلام

ہمارے اصحاب کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ آج تک ایسی کتاب تصنیف نہیں کی گئی ہے، ایک قول ہے کہ یہ کتاب ایک ہزار اوراق پر مشتمل ہے۔

﴿۱۰۳۰﴾

جناب محمد بن محمد بن الاشعث رحمۃ اللہ علیہ

ابوعلی کوفی ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں، ان کا مسکن مصر میں تھا۔

ان کی کتاب "کتاب الحج" ہے، اس کتاب میں وہ احادیث میں جو عامہ نے حج کے موضوع پر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سماع کی تھیں۔

ہمیں حسین بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سہل بن احمد نے کہ انہوں نے محمد بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۳۱﴾

جناب محمد بن ابی بکر ھمّام رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابی بکر ھمّام بن سہیل الکاتب الاسکافی ہمارے اصحاب کے شیخ اور اُن میں متقدم ہیں، انہیں عظیم منزلت حاصل تھی نیز کثیر الحدیث تھے۔

ابومحمد ہارون بن موسیٰ نے کہا: ہم سے بیان کیا: محمد بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن مابنداز نے، انہوں نے کہا: میرے والد نے کہ وہ پہلے فرد ہیں جو اپنے خاندان میں دین مجوسی سے نکل کر اسلام لائے تھے، اللہ رب العزت نے انہیں حق کی ہدایت فرمائی، انہوں نے اپنے بھائی سہیل کو اپنے مذہب کی دعوت دیتے ہوئے کہا تھا:

"اے میرے بھائی! تم میری نصیحت سے انکار نہیں کرو گے، تمام لوگ ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں، ہر آدمی اپنے آپ کو حق پر سمجھتا ہے، انسان اس وقت تک اس میں داخل نہیں ہوتا جب تک وہ اس پر یقین حاصل نہ کر لے"۔

وہ کچھ عرصہ اس حال پر رہے آخر کار سہیل نے حج ادا کیا، جب وہ حج کر کے اپنے بھائی کے پاس آئے تو ان سے کہا:

تم نے مجھے جس مذہب کی دعوت دی وہی مذہب حق ہے۔

انہوں نے کہا: تم اس طرح اس مذہب کو حق جانتے ہو؟

سہیل نے کہا: میں دوران حج عبدالرزاق بن ھمّام صنعانی سے ملا، میں نے ان جیسا کوئی فرد نہیں دیکھا ہے، میں نے دوران خلوت اُن سے کہا ہم اعاجم کی اولاد ہیں زمانہ قریب میں اسلام قبول کیا ہے، لوگوں کو مختلف مذاہب میں دیکھا ہے، اللہ نے آپ کو بے نظیر علم عطا کر رکھا ہے، آپ کے معاصر میں آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ کو اپنے اور اپنے اللہ کے درمیان حجت بناؤں جو دین ومذہب آپ کے نزدیک حق ہے مجھے اس مذہب کی راہبری کریں تاکہ میں آپ کی اتباع اور تقلید کروں۔ انہوں نے مجھے محبت آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت دی اور اُن کے اعداء سے برأت کی دعوت دی اور ان کی امامت کے اقرار کی بات کی۔

ابُوعلی نے کہا: میرے والد نے یہ مذہب اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے چچا سے حاصل کیا تھا میں اس مذہب پر اپنے والد کی وجہ سے ہوں۔

ابو محمد ہارون بن موسیٰ نے کہا: ابوعلی محمد بن ھمّام نے میرے والد نے ابو محمد الحسن بن علی العسکری علیہ السلام کی طرف خط لکھا تھا کہ آپؑ ہمارے لئے فرزند کی دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ ہمیں بیٹا عطا فرمائے۔

تو امامؑ نے رقعہ کے اوپر اپنے دست مبارک سے لکھا تھا: اللہ رب العزت نے تمہارے حق میں فیصلہ کر دیا ہے ان شاء اللہ حمل صحیح رہے گا اور بیٹا پیدا ہوگا۔

ہارون بن موسیٰ نے کہا: ابوعلی بن ھمّام نے یہ رقعہ اور اس کی تحریر مجھے دکھائی تھی، واقعی وہ بات حق تھی۔

ان بزرگوار کی کتابوں میں سے ایک کتاب "کتاب الانوار" ہے جو آئمہ علیہم السلام کی تاریخ ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابوالحسن احمد بن محمد بن موسیٰ بن الجرّاح الجُندی نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابوعلی بن ھمّام نے اس کتاب کے بارے میں بتایا۔ جناب ابوعلی بن ھمّام کا انتقال بروز جمعرات ۳۳۶ھ میں ہوا تھا جب جمادی آخر کی گیارہ راتیں رہ گئیں تھیں، آپ کی ولادت سوموار ۲ ذی الحجہ ۲۵۸ھ میں ہوئی تھی۔

﴿۱۰۳۲﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن مُملک الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ

اصل میں جرجان کے تھے پھر اصبہان چلے آئے تھے، ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے یہ ہمارے جلیل القدر اصحاب میں سے عظیم القدر ومنزلت کے مالک تھے، ابتداء میں آپ معتزلی تھے پھر عبدالرحمن بن احمد بن جبرویہؒ کے ہاتھوں مذہب امامیہ قبول کیا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الجامع کبیر "اس کتاب میں علم کلام کے تمام ابواب مذکور ہیں"

کتاب المسائل والجوابات فی الامامت، کتاب مولید الائمہ علیہم السلام، کتاب مجالسہ مع ابی علی الجبائی

﴿۱۰۳۳﴾

جناب محمد بن خلف رحمۃ اللہ علیہ

ابوبکر الرازی عظیم متکلم تھے، یہ ہمارے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے۔

انہوں نے امامت کے موضوع پر کتاب تصنیف کی تھی۔

﴿۱۰۳۴﴾

محدث جناب محمد بن القاسم بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوبکر ہے، قادر الکلام متکلم تھے، ابن ھمّام کے معاصر تھے۔ ان کی کتاب "الغیبت" ہے۔

﴿۱۰۳۵﴾

جناب محمد بشر الحُمدُونی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوالحسین السوسنجردی، متکلم اور جید الکلام تھے، صحیح عقیدہ کے مالک تھے انہیں وعید کہا گیا ہے۔

ان کی کتابوں کے نام ہیں:

کتاب المقنع فی الامامت۔ کتاب المنقذ فی الامامت

ان صاحب کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، یہ حسن عبادت اور حسن عمل کے حامل بزرگوار تھے انہوں نے پچاس حج پیدل کیے تھے۔

﴿۱۰۳۶﴾

جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن اسماعیل الکاتب ابوبکر المعروف ابن ابوالثلج اور ابوالثلج کہ یہی عبداللہ بن

اسماعیل تھے، یہ ثقہ، ہو بہو نقل کرنے والے اور کثیر الحدیث ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب مانزل من القرآن فی امیر المومنین علیہ السلام، کتاب البشریٰ والزلفیٰ فی فضائل الشیعہ، کتاب تاریخ الائمہ علیہم السلام کتاب اخبار النساء الممدوحات، کتاب اخبار فاطمہ والحسن والحسین علیہم السلام، کتاب من قال بالتفضیل من الصحابہ وغیرھم

ابو المفضّل الشیبانی نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی الثلج نے بتایا، اور ہمیں خبر دی ابن نوح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن بن داؤد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلامت بن محمد الارزنی نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں ابوبکر بن ابی الثلج نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۳۷﴾

جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن محمد بن الحارث ابو الحسن ساوہ میں خطیب تھے، حارثی معروف تھے، ہمارے اہم اور ثقہ اصحاب میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

ان کی کتاب "نوادر علم القرآن" ہے نیز "کتاب الامامت" ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابو عبداللہ بن شاذان القزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن احمد الحارثی نے اپنی کتاب "نوادر علم القرآن" کے بارے میں بتایا اور ہمیں ابو العباس بن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے سنا ابن بطہ سے، اور انہوں نے محمد بن احمد سے ان کی کتاب الامامت کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۳۸﴾

جناب محمد بن الحسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ

ابو المثنّیٰ کوفہ کے رہنے والے تھے، یہ ہمارے ثقہ اور عظیم المنزلت اصحاب میں سے ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "التجمل والمروت" ہے۔

ہمیں اس کی خبر احمد بن عبد الواحد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن محمد بن ہارون الکندی نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو الحسن محمد بن الحسن نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۳۹﴾

جناب محمد بن علی بن عبدک رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر الجرجانی ہمارے اصحاب میں سے جلیل القدر انسان تھے، آپ فقیہ اور متکلم تھے۔
ان کی کتابوں میں سے ایک "کتاب التفسیر" ہے۔

﴿۱۰۴۰﴾

جناب محمد بن عبیداللہ حقیقی علوی حسنی (حسینی) رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ایک کتاب "الصیام" تصنیف کی تھی۔ ہمیں اس کی خبر حسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی حسین بن حسن بن موسیٰ نے اور انہوں نے محمد بن عبیداللہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۴۱﴾

جناب محمد بن حسن بن احمد بن ولید رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر قمی علماء اور فقہاء کے شیخ فقیہ، متقدم اور سرکردہ تھے، ان کے بارے میں کہا گیا یہ باہر سے قم آئے تھے اور اصل میں قم کے نہیں تھے، ثقہ ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے تھے، ان کی روایت قابل اعتماد ہے۔
ان کی دو کتابوں کے نام یہ ہیں:
کتاب تفسیر القرآن اور کتاب الجامع
ہمیں ابوالحسین علی بن احمد بن محمد بن طاہر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے اور میں نے ان کی تمام کتابوں اور احادیث کی اجازت دیکھی ہے۔ جناب ابوجعفر محمد بن حسن بن ولید کا انتقال ۳۴۳ھ میں ہوا تھا۔

﴿۱۰۴۲﴾

جناب محمد بن ابراہیم بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ

ابوعبداللہ الکاتب نعمانی المعروف ابن بہ زینب، ہمارے بزرگ اصحاب میں سے تھے۔
یہ بزرگوار عظیم القدر، شریف المنزلت، صحیح العقیدہ اور کثیر الحدیث تھے، یہ بغداد تشریف لائے پھر وہاں سے شام

کی طرف چلے گئے وہیں ان کا انتقال ہوا تھا۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الغیبت کتاب الفرائض کتاب الرد علی الاسماعیلیہ

میں نے ابوالحسین محمد بن علی الشجاع الکاتب کو دیکھا کہ اس وقت ان کے سامنے "کتاب الغیبت" مشہد عتیقہ میں پڑھی جارہی تھی، یہ کتاب محمد بن ابراہیم النعمانی کی تصنیف تھی، گویا کہ یہ کتاب اُن پر پڑھی گئی ہے۔

محمد بن علی الشجاعی کے فرزند نے مجھے اس کتاب اور باقی تمام کتابوں کی وصیت کی تھی، مذکورہ کتاب کا مقررہ نسخہ اس وقت میرے پاس ہے۔

وزیر ابوالقاسم الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف المغربی، جناب ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم النعمانی کی دختر فاطمہ کے فرزند تھے، اللہ ان پر رحم فرمائے۔

﴿۱۰۴۳﴾

جناب محمد بن بحر الرُّھینی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین الشیبانی ارض کرمان کے شہر نرماشیر کے رہنے والے تھے ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ یہ غالی تھے، لیکن ان کی حدیث قریب من السلامت ہے یعنی بے عیب ہے۔ میں نہیں جانتا کہ ہمارے اصحاب کے پاس کون سی بات تھی جس کی بناء پر انہیں غالی کہا گیا ہے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب البدع، کتاب البقاع، کتاب التقوی، کتاب الاتباع وترک المراء فی القرآن، کتاب البرہان، کتاب الاول والعشرۃ، کتاب الحجہ

کتاب القلائد، اس کتاب میں ان مسائل پر گفتگو کی گئی ہے جو ہمارے اور ہمارے مخالفین کے درمیان ہیں۔

ابوالعباس احمد بن علی بن عباس بن نوح نے ہم سے کہا: کہ ہمیں محمد بن بحر نے اپنی تمام کتابوں اور روایات کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۴۴﴾

جناب محمد بن احمد بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن داؤد بن علی ابوالحسن راویانِ حدیث کے طائفہ کے استاد اور عالم تھے، یہ بزرگوار اپنے دور کے قمی علماء کے شیخ اور فقیہ تھے، ابوعبداللہ حسین بن عبید اللہ نے حکایت کی کہ میں نے اپنی زندگی میں ان سے زیادہ حافظ فقیہ اور عارف فی الحدیث نہیں دیکھا تھا، ان کی والدہ ماجدہ سلامہ بن محمد الارزنی کی بہن تھیں، یہ بزرگوار بغداد آئے اور بغداد کو اپنا مسکن بنایا اور یہاں حدیث بیان کی۔

انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں، ان کے نام یہ ہیں:

کتاب المزار، کتاب الذخائر، کتاب البیان عن حقیقت الصیام، کتاب الرد علی المظہر الرخصت فی المسکر، کتاب الممدوحین والمذمومین، کتاب الرسالہ فی عمل السلطان، کتاب العلل، کتاب فی عمل شہر رمضان، کتاب صلوٰت الفرج وادعیتھا، کتاب السہو، کتاب الحدیثین المختلفین، کتاب الرد علی ابن قولویہ فی الصیام

ہمیں ہمارے اصحاب رحمھم اللہ کی ایک جماعت نے محمد بن احمد کے حوالے سے ان کی کتابوں کے بارے میں بتایا۔ ان میں ابوالعباس بن نوح، محمد بن محمد اور حسین بن عبید اللہ ہیں۔ ابوالحسن بن داؤد کا انتقال ۳۶۸ھ میں ہوا تھا اور ان کی تدفین قریش کے قبرستان میں ہوئی تھی۔

﴿۱۰۴۵﴾

جناب محمد بن علی بن الفضل رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن الفضل بن حمام بن سکین بن بنداذ مہر بن فرخ زاذ بن میاذرماہ بن شہریار الاصغر، ان کا لقب سکین تھا کیونکہ آپ ایک عظیم المنزلت انسان تھے اس لئے اس لقب سے یاد کیے جاتے تھے، جناب محمد بن علی ثقہ، ہو بہو نقل کرنے والے، صحیح الاعتقاد اور جید التصنیف تھے۔

ان کی کتابوں میں بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب الکوفہ، کتاب موضع قبر امیر المومنین علیہ السلام، کتاب مختصر فرائض، کتاب الایمان، کتاب ماروی فی عدد الائمہ، کتاب الجمل فی اصول شرائع الاسلام، کتاب عدد الایام ونوادر الاخبار، کتاب الفرج، کتاب فضل الایمان علی الاسلام، کتاب الزیارات، کتاب الزہد، کتاب الوصایا، کتاب مقتل الحسین علیہ السلام

ہمیں ابوالعباس احمد بن علی بن نوح نے ان کی تمام کتابوں اور روایات کی خبر دی۔ اور میں نے ان کی کتاب "الکوفہ" ابوعبداللہ الحسین بن عبیداللہ کے سامنے پڑھی تھی، انہوں نے اس کتاب کے بارے میں محمد بن علی سے سنا تھا۔

﴿۱۰۴۶﴾

جناب محمد بن احمد بن جُنید رحمۃ اللہ علیہ

ابوعلی الکاتب الاسکافی، ہمارے اصحاب میں اہم درجہ رکھتے تھے۔ ثقہ اور جلیل القدر تھے، ان کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں، میں نے فہرست کے مطابق ان کی کتابوں کا ذکر کیا ہے، میں نے اپنے بعض استاتذہ سے سنا ہے کہ ان کے پاس حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا مال تھا اور نیز تلوار بھی تھی انہوں نے یہ مال اور تلوار اپنی کنیز کے حوالے کی تھی یعنی اس کے لئے وصیت کر دی تھی اس لحاظ سے ان کی عدالت زیر بحث آئی، ان کی ایک کتاب کا نام "تہذیب الشیعۃ لاحکام الشریعۃ" ہے۔

دیگر کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الطہارت، کتاب المسح علی الخفین، کتاب المیاہ، کتاب الاوانی، کتاب الانجاء والاستطابہ، کتاب الطہور، کتاب ما ینقض الطہور، کتاب ما ینجس البدن والثوب، کتاب الغسل، کتاب التیمم، کتاب طہر الحائض،

"کتاب الصلاۃ" اس کتاب کے ابواب یہ ہیں:

کتاب الاوقات، کتاب الاذان والاقامت، کتاب لباس المصلی، کتاب استقبال القبلہ، کتاب احکام الصلاۃ، کتاب عدد الفرض والتطوع، کتاب اقامت الصلاۃ، کتاب الجمعہ، کتاب السہو، کتاب قضاء الصلاۃ، کتاب صلوۃ السفر والسفینہ، کتاب صلاۃ العیدین، کتاب الصلاۃ الکسوف، کتاب صلاۃ الخوف، کتاب صلاۃ الاستسقاء، کتاب حکم تارک الصلوۃ، کتاب احتضار المیت وغسلہ، کتاب الاکفان، کتاب الجنائز، کتاب الصلاۃ علی الجنائز، کتاب القبور والنیاحہ، کتاب الزکوۃ والصدقہ، کتاب تفرقہ الصدقات، کتاب زکوۃ الفطرہ، کتاب الصیام، کتاب زیادۃ الصلاۃ فی شہر رمضان، کتاب الاعتکاف، کتاب الحج، کتاب الاشربۃ، کتاب المآکل، کتاب الاطعمہ، کتاب الذبائح، کتاب الصید، کتاب الاضاحی، کتاب القرعہ، کتاب التخیر، کتاب النکاح وما یحل منہ وما یحرم، کتاب الرضاع، کتاب الاولیاء، کتاب الصداق، کتاب خطبۃ النساء، کتاب عشرۃ النساء، کتاب العیب والتدلیس، کتاب نکاح اہل الذمہ، کتاب الاستبراء، کتاب نفقات الازواج،

کتاب احکام الطلاق، کتاب رجعت النساء، کتاب التخییر والنشوز، کتاب الایلاء، کتاب الخلع،
کتاب الظہار، کتاب اللعان، کتاب عدت المطلقات، کتاب عدت الوفات السکنی والنفقہ ومن احق بالولد،
کتاب الایمان والنذور والکفارات یہ چار کتابیں ہیں:
کتاب الایمان واخواتہا ومایجری بین الناس،
ان میں جو کتابیں ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:
کتاب النذور، کتاب الکفارت، کتاب الوقف والحبس والصدقہ، کتاب السکنیٰ والعمریٰ والطعمہ،
کتاب الھبات والنحل، کتاب الوصایا، کتاب العتق مفرداً ومشترکاً، کتاب التدبیر،
کتاب المکاتب جنایاتہ، کتاب الولاء
کُتب البیوع اوران کی ذیلی کتابیں:
کتاب احکام البیوع، کتاب الشرائط فیھا، کتاب الاثمان والارباح، کتاب الخیاروالافتراق، کتاب العیوب،
کتاب السّلم، کتاب الرباوالصرف، کتاب الشرکت والبضاعت، کتاب الاجارۃ، کتاب المزارعۃ والمساقات،
کتاب الغصب، کتاب الشفعہ، کتاب الرھون، کتاب اللقیط والضوال والابق، کتاب الودیعۃ،
کتاب العاریۃ، کتاب اُمہات الاولاد، کتاب الوکالت، کتاب الکفالت، الحوالہ والضمان،
کُتب الحدود:
کتاب احکام السرق، کتاب حدالزنا، کتاب القذف، کتاب احکام المحاربین، کتاب المرتدین، کتاب الساحرو الساحرۃ، کتاب المشترک فی الحدود، کتاب الجنایات، کتاب القسامہ، کتاب الدیات، کتاب العقل، کتاب جراح العمد
کُتب السّیر:
کتاب الجہادوللمشرکین، کتاب الانفال والغنائم، کتاب الاسرا، کتاب الامان، کتاب الہدنہ،
کتاب الجزیہ، کتاب قتل اہل البغی، کتاب الفیٔ، کتاب الخمس، کتاب السرایاوالجنود،
کتاب السبق والرمی، کتاب الشھادات، کتاب الصلح والمہایاۃ، کتاب التدلیس، کتاب الحد،
کتاب الدعاوی والبیّنات، کتاب دعاوی الولدوالقافہ، کتاب القرعہ، کتاب الاقراروالانکار،
کتاب القسمت، کتاب القضاءوالادابہ
کُتب المواریث:
اَلعَول، اَلعَصَبۃ، اَلرّد، الصّلب، الکلالہ، ذوُوالارحام، اَلوجوہ المفردۃ، الولاء، میراث المعتق بعضہ،

میراث الزوجات، کتاب التعیش والتکسب، کتاب احکام الارش، کتاب الذخیرہ، لاحل البصیرۃ،
کتاب حدیث الشیعۃ، کتاب تہذیب الشیعۃ لاحکام الشریعۃ، کتاب الاحمدی للفقہ المحمدی،
کتاب النصرۃ لاحکام العترت۔ اس میں تقریباً ایک ہزار مسائل ہیں اور تقریباً ڈھائی ہزار صفحات پر مشتمل ہے،
اس طرح موصوف کی کتاب، "کتاب الایناس بائمۃ الناس" ہے۔
کتاب کشف التمویہ والالباس علی اغمار الشیعۃ فی امر القیاس،
کتاب اظہار ماسترہ اہل العناد من الروایت عن ائمۃ العترۃ فی امر الاجتہاد،
مسائل کثیرہ جوابات سبکتگین عجمی، وجوات معزّ الدولہ

کُتب الکلام:

کتاب التحریر والتقریر۔ کتاب الالفۃ۔ کتاب کشف الاسرار۔ کتاب الاستیفار۔
کتاب تبصرۃ العارف ونقد الزائف۔ کتاب الشہب المحرقۃ للابالیس المُستر قہ۔
کتاب خلاص المبتدئین من حیرۃ المجادلین۔ کتاب نور الیقین وبصیرۃ العارفین۔
کتاب الفسخ علی من اجاز النسخ لما تمّ نفعہ وثمّل شرعہ۔ کتاب ازالۃ الران عن قلوب الاخوان۔
کتاب ایضاح خطا من شنّع علی الشیعۃ فی امر القران۔ کتاب الظلامۃ الفاطمہ علیہا السلام۔
کتاب رسالۃ البشارۃ والنذارۃ والاستنفار الی الجہاد۔ کتاب علم النجابت فی علم الکتابت۔
کتاب الترقی الی اعلی المراقی۔ کتاب الواعظ المشترط۔ کتاب نثر طوبیٰ۔ کتاب المسح علی الخفین۔
کتاب مناسک الحج۔ کتاب مفرد فی النکاح۔ کتاب اللطیف۔ کتاب اشکال جملۃ المواریث۔
کتاب فرض المسح علی الرجلین۔ کتاب زکوٰۃ العروض۔ کتاب الحاسم للشنعۃ فی نکاح المتعہ۔
کتاب الانتصاف من ذوی الانحراف عن مذہب الاشراف فی مواریث الاخلاف۔
کتاب نقض مانقضہ الزجاجی نیشاپوری علی ابی محمد الفضل بن شاذان"۔
مسالۃ فی وجوب الغسل علی المراۃ اذا انزلت ماء حافی یقظۃ اونوم"۔

اور میں نے اپنے ثقہ شیوخ سے سنا ہے۔ ان سب نے محمد بن احمد سے سنا کہ یہ راوی قیاس پر عمل کرتے تھے، ان تمام شیوخ نے ہمیں ان تمام کتابوں کی اجازت کی خبر دی کہ مصنف نے اپنی تمام تصنیفات کی عام اجازت دے دی تھی۔

﴿۱۰۴۷﴾

جناب محمد بن حسین بن سفر جلہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن الخزاز الکوفی روایت میں ثقہ، ہمارے اصحاب میں سے ہیں، ہو بہو نقل کرنے والے اور واضح الروایت ہیں، ان کی دو کتابیں ہیں:

فضائل الشیعہ اور کتاب فضائل القرآن

ہمیں اس کی حسین بن عبیداللہ نے خبر دی کہ انہوں نے محمد بن حسین سے ان کی دونوں کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۴۸﴾

جناب محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی ابوجعفر، ان کا مسکن رَے تھا۔ یہ ہمارے شیخ اور فقیہ تھے، خراسان میں محدثین کے طائفہ کے سرکردہ تھے۔ جب ۳۵۵ھ میں آپ بغداد تشریف لائے تو محدثین کے طائفہ کے شیوخ نے ان سے حدیث کا سماع کیا تھا، اس وقت آپ نوخیز نوجوان تھے، انہوں نے بہت زیادہ کتابیں تصنیف کی تھیں۔

ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

کتاب التوحید، کتاب النبوت، کتاب اثبات الوصیت لعلی علیہ السلام، کتاب اثبات خلافتہ،
کتاب اثبات النص علیہ، کتاب اثبات النص علی الائمۃ علیہم السلام،
کتاب المعرفت فی فضل النبی وامیر المومنین والحسن والحسین علیہم السلام، کتاب مدینۃ العلم، کتاب المقنع فی الفقہ،
کتاب العرض علی (فی) المجالس، کتاب علل الشرائع، کتاب ثواب الاعمال، کتاب عقاب الاعمال،
کتاب الاوائل، کتاب الاواخر، کتاب الاوامر، کتاب المناہی، کتاب الفرق، کتاب خلق الانسان،
کتاب الرسالۃ الاولیٰ فی الغیبہ، کتاب الرسالۃ الثانیہ، کتاب الرسالۃ الثالثہ،
کتاب الرسالۃ فی ارکان الاسلام، کتاب المیاہ، کتاب السواک، کتاب الوضوء، کتاب التیمم،
کتاب الاغسال، کتاب الحیض والنفاس، کتاب نوادر الوضو، کتاب فضائل الصلاۃ، کتاب فرائض الصلاۃ،
کتاب فضل المساجد، کتاب مواقیت الصلاۃ، کتاب فقہ الصلاۃ، کتاب الجمعۃ والجماعت، کتاب السھو،
کتاب الصلوات سوی الخمس، کتاب نوادر الصلاۃ، کتاب الزکوٰۃ، کتاب الخمس، کتاب حق الجداد،
کتاب الجزیہ، کتاب فضل المعروف، کتاب فضل الصدقہ، کتاب الصوم، کتاب الفطرۃ،

کتاب الاعتکاف، کتاب جامع الحج، کتاب جامع علل الحج، کتاب جامع تفسیر المنزل فی الحج،
کتاب جامع حج الانبیاء، کتاب جامع حج الائمہ علیہم السلام، کتاب جامع فضل الکعبہ والحرم،
کتاب جامع آداب المسافر للحج۔ کتاب جامع فرض الحج والعمرۃ، کتاب جامع فقہ الحج، کتاب ادعیۃ الموقف،
کتاب القربان، کتاب المدینۃ وزیارت قبر النبی والائمہ علیہم السلام، کتاب جامع نوادر الحج،
کتاب زیارت قبور الائمہ علیہم السلام، کتاب النکاح، کتاب الوصایا، کتاب الوقف،
کتاب الصدقۃ والنحل والھبہ، کتاب السکنی والعمریٰ۔ کتاب الحدود، کتاب الدیات، کتاب المعائش والمکاسب،
کتاب التجارت، کتاب العتق والتدبیر والمکاتبہ، کتاب القضا(أ) والاحکام، کتاب اللقاء والسلام،
کتاب الصفات الشیعہ، کتاب اللعان، کتاب الاستقاء، کتاب فی زیارت موسیٰ ومحمد علیہم السلام،
کتاب جامع الزیارت الرضا علیہ السلام، کتاب فی تحریم الفقاع، کتاب المتعہ، کتاب الرجعت، کتاب الشعر،
کتاب معانی الاخبار، کتاب السلطان، کتاب مصادقۃ الاخوان، کتاب فضائل جعفر طیار،
کتاب فضائل العلویہ، کتاب الملاہی، کتاب السنۃ، کتاب فی عبد المطلب وعبداللہ وابی طالب علیہم السلام۔
کتاب فی زید بن علی علیہ السلام، کتاب الفوائد، کتاب الانابت، کتاب الھدایت، کتاب الضیافت،
کتاب التاریخ، کتاب علامات آخر الزمان، کتاب فضل الحسن والحسین علیہما السلام،
کتاب رسالہ فی شہر رمضان۔ "جواب رسالہ جو ماہ رمضان کے متعلق ہے"

کتب المصابیح

المصباح الاول: ذکر من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الرجال
المصباح الثانی: ذکر من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من النساء
المصباح الثالث: ذکر من روی عن امیر المومنین علیہ السلام
المصباح الرابع: ذکر من روی عن فاطمۃ علیہا السلام
المصباح الخامس: ذکر من روی عن ابی محمد الحسن بن علی علیہ السلام
المصباح السادس: ذکر من روی عن ابی عبد اللہ الحسین علی علیہ السلام
المصباح السابع: ذکر من روی عن علی بن الحسین علیہ السلام
المصباح الثامن: ذکر من روی عن ابی جعفر بن محمد بن علی علیہ السلام
المصباح التاسع: ذکر من روی عن ابی عبد اللہ الصادق علیہ السلام

المصباح العاشر: ذکر من روی عن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام

المصباح الحادی عشر: ذکر من روی عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام

المصباح الثانی عشر: ذکر من روی عن ابو جعفر الثانی علیہ السلام

المصباح الثالث عشر: ذکر من روی عن ابی الحسن علی بن محمد علیہ السلام

المصباح الرابع عشر: ذکر من روی عن ابی محمد الحسن بن علی علیہ السلام

المصباح الخامس عشر: ذکر الرجال، یہ وہ لوگ ہیں جن کی طرف توقیعات آئی تھیں۔

کتاب المواعظ، کتاب الرجال منتخب صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتاب الزہد

کتاب زہد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب زہد امیر المومنین علیہ السلام، کتاب زہد فاطمہ سلام اللہ علیہا، کتاب زہد الحسن علیہ السلام،

کتاب زہد الحسین علیہ السلام، کتاب زہد علی بن الحسین علیہ السلام، کتاب زہد ابی جعفر علیہ السلام، کتاب زہد الصادق علیہ السلام،

کتاب زہد ابی ابراہیم علیہ السلام، کتاب زہد الرضا علیہ السلام، کتاب زہد ابو جعفر الثانی علیہ السلام، کتاب زہد ابی الحسن علی بن محمد علیہ السلام،

کتاب زہد ابو محمد الحسن بن علی علیہ السلام، کتاب اوصاف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، کتاب دلائل الائمہ و معجزاتھم علیہم السلام،

کتاب الروضۃ، کتاب نوادر الفضائل، کتاب المحافل، کتاب امتحان المجالس،

کتاب غریب حدیث النبیؐ و امیر المومنین علیہ السلام، کتاب الخصال، کتاب مختصر تفسیر القرآن،

کتاب اخبار سلمان و زہد و فضائلہ، کتاب اخبار ابی ذر و فضائلہ، کتاب التقیۃ، کتاب حذو النعل بالنعل،

کتاب نوادر الطب، کتاب جوابات المسائل الواردۃ علیہ من واسط، کتاب الطرائف،

کتاب جوابات المسائل الواردۃ علیہ من قزوین، کتاب جوابات مسائل وردت من مصر،

(کتاب) جوابات مسائل وردت من البصرۃ، (کتاب) جوابات مسائل وردت من الکوفۃ،

جواب مسئلہ وردت علیہ من المدائن فی الطلاق، کتاب العلل غیر مبوّب،

کتاب جس میں ان اصحاب حدیث کا ذکر ہے جن سے ملاقات کی اور ہر ایک سے حدیث لی اس مجلس کا ذکر جو رکن الدولہ کے سامنے ہوئی۔

ذکر مجلس آخر، ذکر مجلس ثالث، ذکر مجلس رابع، ذکر مجلس خامس، کتاب الحذاء والخف، کتاب الخاتم،

کتاب علل الوضوء، کتاب الشوریٰ، کتاب اللباس، کتاب المسائل، کتاب الخطّاب، کتاب فضل العلم،

کتاب الموالاۃ، کتاب مسائل الوضوء، کتاب مسائل الصلاۃ، کتاب مسائل الزکوٰۃ، کتاب مسائل الخمس،

کتاب مسائل الوصایا، کتاب مسائل المواریث، کتاب مسائل الوقف، کتاب مسائل النکاح ثلاثۃ عشر کتابا، مسائل الحج، کتاب مسائل العقیقہ، کتاب مسائل الرضاع، کتاب مسائل الطلاق، کتاب مسائل الدیات، کتاب مسائل الحدود، کتاب ابطائی الغلو والتقصیر، کتاب السرّ المکتوم الی الوقت المعلوم، کتاب المختار بن ابی عبیدہ، کتاب الناسخ والمنسوخ، کتاب جواب مسالۃ نیشاپور، کتاب رسالہ الی ابی محمد الفارسی فی شہر رمضان، کتاب الرسالۃ الثانیہ الی اہل بغداد فی معنی شہر رمضان، کتاب ابطال الاختیار واثبات النص، کتاب المعرفت برجال البرقی، کتاب مولد امیر المومنین علیہ السلام، کتاب مصباح المصلی، کتاب مولد فاطمہ علیہا السلام، کتاب الجمل، کتاب تفسیر القرآن، جامع کتاب اخبار عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی، کتاب تفسیر قصیدہ فی اہل بیت علیہم السلام۔

مجھے ان تمام کتابوں کی خبر دی گئی، بعض کتابیں میں نے اپنے والد علی بن احمد بن العباس النجاشیؒ کے حضور پڑھی تھیں، انہوں نے مجھ سے کہا: جناب محمد بن علی بن حسین نے مجھے اپنی تمام کتابوں کی اس وقت اجازت دی تھی جب میں بغداد میں ان کی کتابوں کا اُن سے سماع کر رہا تھا۔ اس محدث جلیل کا انتقال ۳۸۱ھ میں رَے میں ہوا تھا۔

﴿۱۰۴۹﴾

جناب محمد بن احمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن احمد بن عبداللہ بن قضاعہ بن صفوان بن مہران جمال، بنی اسد کے حلیف تھے، جناب محمد کی کنیت ابوعبداللہ ہے، محدثین کے طائفہ کے شیخ تھے۔ ثقہ، فقیہ اور فاضل تھے۔

بادشاہ کی طرف سے انہیں ارفع واعلیٰ مقام حاصل تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ محمد بن احمد اور قاضی موصل کے درمیان مناظرہ ہوا، موضوع امامت تھا۔ اس مناظرے میں ابن حمدان موجود تھا۔ جب مناظرے نے طول کھینچا تو جناب محمد نے قاضی سے کہا: مناظرہ ختم اب مباہلہ کرتے ہیں کل صبح مباہلہ ہوگا۔ اگلی صبح دونوں حاضر ہوئے، دونوں نے مباہلہ کے لئے ہاتھ اٹھائے اور وہاں سے اپنے گھروں کی طرف لوٹ گئے۔ جب اگلے دن کی صبح ہوئی تو قاضی موصل امیر ابن حمدان کے دفتر نہ پہنچا تو امیر نے کہا: قاضی کی خبر لو وہ آج اپنے دفتر کیوں نہیں آیا۔ جب انہوں کے گھر آدمی بھیجا گیا تو معلوم ہوا کہ مباہلہ کے بعد جب وہ اپنے گھر گیا تو اُسے بخار ہو گیا اس کے ہاتھ کی ہتھیلی متورم ہوگئی اور سیاہ ہوگئی اور صبح کے وقت وہ مر گیا۔ پورے شہر میں یہ خبر پھیل گئی۔ جناب ابی عبداللہ صفوان کی عظمت اور کرامت کے، واقعہ نے جہاں عوام کو متاثر کیا تھا وہاں خواص کو بھی متاثر کیا تھا۔ اسی وجہ سے سلاطین اُن کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب ثواب القران۔ کتاب الرد علی ابن رباح الممطور۔ کتاب الرد علی الواقفۃ۔
کتاب الغیبت وکشف الحیرت۔ کتاب الامامت۔ کتاب الرد علی اہل الاہواء۔
کتاب فی الطلاق الثلاث۔ کتاب الجامع فی الفقہ۔ کتاب انس العالم وادب المتعلم۔
کتاب معرفت الفروض من کتاب یوم ولیلہ۔ کتاب غرر الاخبار ونوادر الاثار۔ کتاب التصرف۔

مجھے ان کی تمام کتابوں کی خبر میرے استاد ابو العباس احمد بن علی بن نوح نے دی اور انہوں نے ان کتابوں کے بارے میں محمد بن احمد بن عبداللہ سے سنا تھا۔

﴿۱۰۵۰﴾

جناب محمد بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن محمد بن احمد بن اسحاق بن رباط الکوفی البجلی کا مسکن بغداد تھا، وہاں انہیں ایک عظیم مقام حاصل تھا، جناب محمد ثقہ، فقیہ اور صحیح العقیدہ راوی تھے۔

ان کی کتابوں کے نام ہیں:

کتاب الفرائض۔ کتاب الطلاق

انہیں کرخ کی ریاست حاصل تھی، کچھ لوگوں نے انہیں نقصان پہنچایا تو کوفہ چلے گئے اور یہیں زندگی بسر کی اور یہیں وفات پائی۔

﴿۱۰۵۱﴾

جناب محمد بن بکران بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر الرازی کا مسکن کوفہ تھا، انہوں نے ساری زندگی کوفہ میں بسر کی حدیث کو ہو بہو نقل کرنے والے تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الکوفہ، کتاب موضع قبر امیر المومنین علیہ السلام، کتاب شرف التربۃ

﴿۱۰۵۲﴾

جنابِ محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوالفتح الھمدانی الوادعی المعروف المراغی، بغداد میں علم نحو اور لغت کے بہترین اساتذہ میں تھے۔ جناب محمد عمدہ حافظ اور صحیح الروایت تھے، ان کی وہ روایات جو ہمارے علم میں ہیں وہ صحیح ہیں، علم کلام پر بھی ان کا کام ہے، ابوالحسن السمسی ان کے شاگردوں میں سے تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب مختار الاخبار، کتاب الخلیلی فی الامامت، کتاب ذکر المجاز من القران، کتاب الجزء

﴿۱۰۵۳﴾

جناب محمد بن جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن جعفر بن محمد بن عبداللہ النحوی ابوبکر المؤدب عربی علوم میں ید طولیٰ اور علم حدیث میں خاص دسترس رکھتے تھے۔

ان کی کتاب کا نام "الموازنۃ لمن استبصر فی امامۃ الاثنی عشر علیہم السلام" ہے۔

ہمیں اس کی خبر ابواحمد عبدالسلام بن الحسین بصری نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوبکر احمد بن عبداللہ بن جلّین الدّورقی نے، اور انہوں نے محمد بن جعفر سے ان کی اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۵۴﴾

جناب محمد بن عمر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عمر بن محمد بن سالم بن البراء بن سبرہ بن سیّار التمیمی ابوبکر المعروف الجعابی، حافظ اور قاضی تھے، جناب محمد بن عمر حافظ الحدیث اور جلیل القدر اہل علم تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

"الشیعہ من اصحاب الحدیث وطبقاتہم" یہ ایک ضخیم کتاب ہے میں نے اس کے بارے میں ابوالحسین محمد بن عثمان سے سنا نیز:

کتاب طرق من روی عن امیر المومنین علیہ السلام۔

اِنَّہ لَعَہِدَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اِلَیَّ اَنَّہ۔ لَا یُحِبُّنِیْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُنِیْ اِلَّا مُنَافِق۔

نبی اُمی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا:

"مجھ سے صرف مومن ہی محبت کرے گا اور مجھ سے بغض نہیں کرے گا مگر وہ جو منافق ہوگا"۔

کتاب ذکر من روی مواخاۃ النبی لامیر المومنین علیہ السلام۔ کتاب الموالی الاشراف وطبقاتھم۔

کتاب من روی الحدیث من بنی ہاشم وموالیھم۔ کتاب من روی حدیث غدیر خم۔

کتاب اختلاف اُبیّ وابن مسعود فی لیلۃ القدر وطرق ذلک۔ کتاب اخبار آل ابی طالب علیہ السلام۔

کتاب اخبار بغداد وطبقات اصحاب الحدیث بہا۔ کتاب مُسند عمر بن علی بن ابی طالب علیہم السلام۔

کتاب اخبار علی بن الحسین علیہ السلام۔

موصوف کی تمام کتابوں کی ہمیں ہمارے استاد ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ؒ نے خبر دی۔

﴿۱۰۵۵﴾

جناب محمد بن احمد النُّعَیمی رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی کنیت ابوالمظفر ہے، یہ ہمارے اصحاب میں سے ہیں اخباری ہیں، انہوں نے حدیث اور اخبار کا سماع بہت زیادہ کیا۔

ان کی دو کتابیں ہیں:

کتاب فی فرق الشیعہ اور اخبار آل ابی طالب علیہم السلام۔

انہوں نے اس کتاب کا نام "البہجت" رکھا تھا۔

﴿۱۰۵۶﴾

جناب محمد بن المظفر رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو مخنف الازدی کے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، آخری عمر میں یہ عقل کے اعتبار سے مضطرب ہو گئے تھے۔

ان کی تصنیف کا نام "کتاب اخبار الشعراء" ہے۔

﴿۱۰۵۷﴾

جناب محمد بن حسن بن عُبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن حسن بن عبید اللہ بن حسن بن محمد بن حسن بن محمد بن عبید اللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ابوعبداللہ الجوانی طبرستان کے رہنے والے تھے، عظیم الشان فقیہ تھے انہوں نے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی تصنیف "ثواب والاعمال" ہے۔

﴿۱۰۵۸﴾

جناب محمد بن عبداللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ بن بہلول بن ہمّام بن المطلب بن ہمام بن بحر بن مَطر بن مُرّۃ الصغریٰ بن ہمّام بن مُرّۃ بن شیبان ابوالمفضّل نے تحصیل حدیث میں دوردراز کے سفر کیے اور ساری عمر اس کام میں صرف کردی تھی۔

یہ اصل میں کوفہ کے رہنے والے تھے ابتداء میں ان کی روایت قابل اعتماد تھی اور یہ معتمد تھے، بعد میں اختلاط و تخلیط کا شکار ہو گئے تھے۔ میں نے اپنے جلیل القدر اصحاب کو دیکھا ہے کہ انہوں نے انہیں مطعون کیا اور ضعیف قرار دیا ہے۔

ان کی تصنیفات بہت زیادہ ہیں ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب شرف التربت۔ کتاب مزار امیر المومنین علیہ السلام۔ کتاب مزار الحسین علیہ السلام۔

کتاب فضائل العباس بن عبدالمطلب۔ کتاب الدعا۔ کتاب من روی حدیث غدیر خم۔

کتاب رسالہ فی التقیۃ والاذاعۃ۔ کتاب من روی عن زید بن علی بن حسین۔ کتاب فضائل زید علیہ السلام۔

کتاب الشافی فی علوم الزیدیۃ۔ کتاب اخبار ابی حنیفہ۔ کتاب القلم

میں نجاشی نے ان شیخ کو دیکھا تھا اور ان سے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، پھر میں نے ان سے روایت موقوف کردی تھی، ہاں صرف اُن سے وہ روایت لیتا تھا جو میرے اور ان کے درمیان والے واسطہ سے تعلق رکھتی تھی۔

﴿۱۰۵۹﴾

جناب محمد بن وَھبان رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن وھبان بن محمد بن حمّاد بن بشر بن سالم بن نافع بن ہلال بن صُہبان بن ہرّاب بن عائذ بن خنزیر بن

اسلم بن عناۃ (ضناءہ) بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن نصر بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن مالک بن نصر ازد، ابوعبداللہ دیلی بصرہ کے رہنے والے تھے۔

ثقہ راوی ہیں ہمارے اصحاب میں سے تھے، یہ روایت میں واضح اور تخلیط میں قلیل تھے۔

موصوف کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الصلاۃ علی النبی ﷺ۔ کتاب اخبار الصادق علیہ السلام مع المنصور۔ کتاب اخبارہ مع ابی حنیفہ۔

کتاب بشارات المومنین عند الموت۔ کتاب اخبار الرضا علیہ السلام۔ کتاب ترویح القلوب بطرائف الحکمت۔

کتاب الخواتیم۔ کتاب من روی عن امیر المومنین علیہ السلام۔ کتاب المزار۔ کتاب الدعا۔

کتاب فی معنی طوبیٰ۔ کتاب التحف۔ کتاب الاذان حی علی خیر العمل۔ کتاب اخبار یحییٰ بن ابی الطویل

کتاب اخبار ابی جعفر الثانی علیہ السلام

﴿۱۰۶۰﴾

جناب محمد بن محمد بن نصر رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن محمد بن نصر بن منصور ابوعمرو، السکونی المعروف ابن جرقہ، ہمارے اصحاب میں سے ہیں۔

ان کا تعلق بصرہ سے تھا اپنے وقت کے شیخ الطائفہ تھے، فقہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔ ان کی کتابوں میں سے دو کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب السہو، کتاب الحیض

﴿۱۰۶۱﴾

جناب محمد بن ابی عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن ابی عمران موسیٰ بن علی بن عبدویہ ابوالفرج، القزوینی، الکاتب، ثقہ، صحیح الروایت اور واضح الطریقہ راوی ہیں۔

ان کی کتابوں میں چند کے نام یہ ہیں:

کتاب السہو، کتاب الموجز المختصر من الفاظ سید البشر، کتاب الرد علی الاسماعیلیہ،

کتاب الطرائف، کتاب الموفور، کتاب قرب الاسناد

میں (نجاشی) نے ان شیخ کو دیکھا تھا لیکن ان سے حدیث کے سماع کا اتفاق نہیں ہو سکا تھا۔

﴿۱۰۶۲﴾

جناب محمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر، الجریری المعروف ابن بصری، ہمارے اصحاب میں سے تھے۔ ان سے روایت کی گئی ہے اور ان کی کتاب کا نام "کتاب عمل شہر رمضان" ہے۔

﴿۱۰۶۳﴾

جناب محمد بن عبید اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبید اللہ بن احمد بن محمد بن سلیمان بن حسن بن جہم بن بکیر بن اعین ابو طاہر الزراری ایک عظیم الشان ادیب تھے، انہوں نے حدیث کا سماع کیا تھا، وہ ہمارے استاد ابو غالب کے پوتے تھے۔

ان کی کتاب کا نام "فضل الکوفۃ علی البصرۃ" ہے۔

اس کتاب کے علاوہ ان کی دو اور کتابیں ہیں:

کتاب الموشح کتاب جمل البلاغۃ

﴿۱۰۶۴﴾

جناب محمد بن الحسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن الحسین بن موسیٰ بن محمد بن موسیٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابو الحسن الرضی بغداد میں علویوں کے نقیب تھے یہ بزرگوار مرتضیٰ بن الحسین کے بھائی تھے، یہ مبارز شاعر تھے۔

ان کی کتابوں میں سے کچھ کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب حقائق التنزیل۔ کتاب مجاز القرآن۔ کتاب خصائص الائمۃ علیہم السلام۔

کتاب نہج البلاغہ۔ کتاب الزیادات فی شعر ابی تمام۔ کتاب تعلیق خلاف الفقہاء۔

کتاب مجازات الآثار النبویہ۔ کتاب تعلیقہ فی الایضاح لابی علی۔ کتاب الجید من شعر ابن الحجاج۔

کتاب الزیادات فی شعر ابن الحجاج۔ کتاب مختار شعر ابی اسحاق الصابی۔
کتاب ما دار بینہ و بین ابی اسحاق من الرسائل شعر
ان کا انتقال ۶ محرم ۴۰۶ھ میں ہوا تھا۔

﴿۱۰۶۵﴾

جناب محمد بن علی بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن علی بن یعقوب بن اسحاق بن ابی قُرّہ ابوالفرج القُنّائیُ الکاتب ثقہ راوی ہیں، انہوں نے کثرت کے ساتھ حدیث کا سماع کیا تھا اور بہت زیادہ کتابیں لکھی تھیں، یہ ہمارے اصحاب کو کاغذ فراہم کرتے تھے، مجالس میں ہمارے ساتھ رہتے تھے۔

ان کی کتابوں میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں:
عمل یوم الجمعہ، کتاب عمل الشھور، کتاب معجم رجال ابوالمفضل، کتاب التہجد
انہوں نے مجھے اپنی کتابوں کے بارے میں بتلایا اور اپنی تمام کتابوں کی اجازت دی۔

﴿۱۰۶۶﴾

جناب محمد بن محمد بن النعمان رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن محمد بن نعمان بن عبدالسلام بن جابر بن نعمان بن سعید بن جُبیر بن وَہیب بن ہلال بن اوس بن سعید بن سِنان بن عبدالدار بن ریّان بن قطر بن زیاد بن الحارث بن مالک بن ربیعہ بن کعب بن حارث بن کعب بن عَلَّہ بن خلد بن مالک بن اُدد بن زید بن یشجب بن عَریب بن زید بن کہلان بن سبا بن یشجب بن یَعرُب بن قحطان، ہمارے شیخ اور استادؒ ہیں۔

ان کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں جنہیں احاطہ تحریر و تقریر میں نہیں لایا جا سکتا، آپ فقہ، کلام اور حدیث کے استاد تھے، علم روایت اور حدیث میں ثقہ ہیں۔

ان کی تصنیفات کے نام یہ ہیں:
الرسالۃ المقنعہ، الارکان فی دعائم الدین۔ کتاب الایضاح فی الامامت۔ کتاب الافصاح فی الامامت۔
کتاب الارشاد۔ کتاب العیون والمحاسن۔ کتاب الفصول من العیون والمحاسن۔ کتاب الرد علی الجاحظ العثمانیہ۔

کتاب نقض المروانیہ۔ کتاب نقض فضیلت المعتزلہ۔ کتاب المسائل الصاغانیۃ۔
کتاب مسائل النظم۔ کتاب المسألۃ الکافیۃ فی ابطال توبہ الخاطئہ۔
کتاب النقض علی ابن عبّاد فی الامامت۔ کتاب النقض علی علی بن عیسیٰ الرمّانی۔
کتاب النقض علی ابی عبداللہ البصری کتابہ فی المتعہ۔ کتاب الموجز فیہا۔ کتاب مختصر المتعہ۔
کتاب مناسک الحج۔ کتاب مناسک الحج المختصر۔ کتاب مسائل العشرہ فی الغیبت۔
کتاب مختصر فی الغیبت۔ کتاب مسألۃ فی المسح علی الرجلین، کتاب مسألۃ فی نکاح الکتابیات، کتاب جمل الفرائض،
کتاب مسألۃ فی الارادۃ، کتاب مسألۃ فی الاصلح۔ کتاب اصول الفقہ۔ کتاب الموضح فی الوعید۔
کتاب کشف الالباس۔ کتاب کشف السرائر۔ کتاب المجمل۔ کتاب لمح البرہان۔ کتاب مصابیح النور۔
کتاب الاشراف۔ کتاب الفرائض الشرعیۃ۔ کتاب النکت فی مقدمات الاصول۔
کتاب ایمان ابی طالب۔ کتاب مسائل اہل الخلاف۔ کتاب احکام النساء۔ کتاب عدد الصوم والصلوٰۃ۔
کتاب الرسالۃ الی اہل التقلید۔ کتاب التمہید۔ کتاب الانتصار۔ کتاب الکلام فی وجوہ اعجاز القرآن۔
کتاب الکلام فی المعدوم۔ کتاب الرسالۃ العلویہ۔ کتاب اوائل المقالات۔ کتاب بیان وجوہ الاحکام۔
کتاب المزار الصغیر۔ کتاب الاعلام۔ کتاب جواب المسائل فی اختلاف الاخبار۔
کتاب العویص فی الاحکام۔ رسالۃ الجنیدی الی اہل مصر۔ کتاب النصرۃ فی فضل القرآن۔
کتاب جوابات اہل الدینور (دینور)۔ کتاب جوابات ابی جعفر القمی۔
کتاب جوابات علی بن نصر العبدجانی (اَلْعَبْدِ جانِی)۔ کتاب جوابات الامیر ابی عبداللہ۔
کتاب جوابات الفارقیین فی الغیبت۔ کتاب نقض الخمس شعرۃ مسألۃ علی البلخی۔
کتاب نقض الامامت علی جعفر بن حرب۔ کتاب جوابات ابن نُباتہ۔
کتاب جوابات الفیلسوف فی الاتحاد۔ کتاب جوابات ابی الحسن سبط المعافی بن زکریا فی اعجاز القرآن۔
کتاب جوابات ابی اللیث الاوانی الکلام علی الجبائی فی المعدوم۔
کتاب جوابات النضر بن بشیر فی الصیام، النقض علی الوسطی۔ کتاب الاقناع فی وجوب الدعوت۔
کتاب الخز3 رین عن معانی الاخبار۔ کتاب جوابات ابی الحسن نیشاپوری۔ کتاب البیان فی تالیف القرآن۔
کتاب جوابات الترقفیٔ فی فروع الفقہ، الرد علی ابن کلّاب فی الصفات۔ کتاب النقض علی الطلحی فی الغیبت۔
کتاب فی امامت امیر المومنین علیہ السلام من القرآن۔

کتاب فی تاویل قولہ تعالٰی، فاسالوا اہل الذکر، المسالۃ الموضحۃ عن اسباب نکاح امیر المومنین علیہ السلام۔

کتاب جوابات الرسالۃ المقنعۃ فی وفاق البغدادیین من المعتزلۃ لما روی عن الائمۃ علیہم السلام۔

کتاب جوابات مقاتل عبدالرحمن عما استخرجہ من کتب الجاحظ۔

کتاب جوابات بنی عرقل (عرقان)، المسالۃ علی الزیدیۃ، المجالس المحفوظۃ فی فنون الکلام۔

کتاب الامالی المتفرقات۔ کتاب نقض۔ کتاب الاصم فی الامامت۔ کتاب جوابات مسائل اللطیف من الکلام۔

کتاب الرد علی الخالدی فی الامامت۔ کتاب الاستبصار فیما جمعہ الشافعی۔

کتاب الکلام فی الخبر المختلق بغیر اثر۔ کتاب الرد علی العتیقی فی الشورٰی۔ کتاب اقسام مولٰی فی اللسان۔

کتاب جوابات ابی الحسن الحصیبی، مسائل الزیدیۃ۔

کتاب (جوابات) المسالۃ فی اقصی الصحابہ، مسالۃ فی تحریم ذبائح اہل الکتاب۔

کتاب مسالۃ فی البلوغ۔ کتاب مسالۃ فی العترت۔ کتاب الزاہر فی المعجزات۔

کتاب جوابات ابی جعفر محمد بن الحسین اللیثی، النقض علی غلام البحرانی فی الامامت۔

کتاب النقض علی النصیبی فی الامامت۔ کتاب مسالۃ فی النص الجلی۔

کتاب الکلام فی حدث (حدوث) القران۔ کتاب جوابات الشرقیین فی فروع الدین۔

کتاب مقابس الانوار فی الرد علی اہل اخبار، الرد علی الکرابیسی فی الامامت۔ کتاب الکامل فی الدین۔

کتاب الافتخار، الرد علی الختعمی فی الحکایت والمحکی۔ کتاب الرد علی الجبائی فی التفسیر۔

کتاب الجوابات فی خروج الامام المہدی علیہ السلام۔ کتاب الرد علی اصحاب الحلاج۔ کتاب تاریخ الشریعۃ۔

کتاب تفضیل الائمۃ علیہم السلام علی الملائکہ۔ کتاب المسالۃ الجنبلائیۃ۔ کتاب قضیۃ العقل علی الافعال،

مسالۃ محمد بن الخضر الفارسی۔ کتاب جوابات اہل طبرستان۔ کتاب فی الرد علی الشعبی۔

کتاب جوابات اہل الموصل فی العدد والرؤیۃ۔ کتاب مسالۃ فی تخصیص الایام۔

کتاب مسالۃ فی معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابی کالنجوم۔ کتاب مسالۃ فیما روتہ (رواہ) العامۃ۔

کتاب مسالۃ فی القیاس مختصر۔ کتاب مسالۃ الموضحۃ فی تزویج عثمان۔ کتاب الرد علی ابن عون فی المخلوق۔

کتاب مسالۃ فی معنی قولہ (ع) انی مخلف فیکم الثقلین۔ کتاب مسالۃ فی خبر ماریۃ۔

کتاب فی معنی قولہ (ص) انت منی بمنزلۃ ہارون من موسٰی۔ کتاب جوابات ابن الحمامی۔

کتاب فی الغیبت۔ کتاب فی تفضیل امیر المومنین علیہ السلام علی سائر اصحاب۔ کتاب مسالۃ فی قولہ المطلقات۔

کتاب جوابات (جواب) الکافر وثی فی المسائل۔ کتاب جوابات (جوابات) ابن واقد السنی۔

کتاب الردعلی ابن رُشید فی الامامت۔ کتاب الردعلی ابن الاخشید فی الامامت۔ کتاب مسألۃ فی الاجماع۔

کتاب مسألۃ فی میراث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، الاجوابۃ عن المسائل الخوارزمیہ۔

کتاب الرسالۃ الی امیر ابی عبداللہ، ابی طاہر بن ناصر الدولہ فی مجلس جری فی الامامت۔

کتاب مسألۃ فی معرفت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالکتابۃ، مسألۃ فی وجوب الجنۃ لمن حنسب ولادۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

کتاب الکلام فی دلائل القران، جواب الکرمانی فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی سائر الانبیاء۔

کتاب العمد فی الامامت، مسألۃ فی انشقاق القمر وتکلیم الذراع۔

کتاب مسألۃ فی المعراج، مسألۃ رجوع الشمس، المسألۃ المقنعۃ فی امامت امیر المومنین علیہ السلام۔

کتاب الرسالۃ الکافیہ فی الفقہ، المسألۃ المسائل الحرانیہ، الرسالۃ العزیۃ۔

کتاب النصرت لسید العترت، مسألۃ فی المواریث۔ کتاب البیان عن غلط قطرب فی القران، مسألۃ فی الوکالت۔ کتاب فی القیاس، شرح کتاب الاعلام، النقض علی ابن جنید فی اجتہاد الرای۔

کتاب جواب ابی الفرج بن اسحاق عما یفسد الصلاۃ، تبیع البیان عن سبل الایمان۔

کتاب المسائل الواردۃ عن ابی عبداللہ محمد بن عبدالرحمن الفارسی المقیم بالمشہد بالنوبندجان۔ کتاب مناسک الحج، عمدۃ مختصرہ علی المعتزلۃ فی الوعید۔

کتاب جواب اہل جرجان فی تحریم الفقاع، الردعلی ابی عبداللہ البصری فی تفضیل الملائکۃ۔

کتاب الکلام فی ان المکان لایخلو من متمکن، جواب اہل الرقۃ فی الاہلۃ والعدد۔

کتاب جواب ابی محمد الحسن بن الحسین النوبندجانی المقیم بمشہد عثمان۔

کتاب جواب (جوابات) ابی الفتح محمد بن علی بن عثمان، النقض علی الجاحظ فضیلۃ المعتزلۃ۔

ان بزرگوار کا انتقال شب جمعہ ۳ رمضان المبارک ۴۱۳ھ کو ہوا تھا، ان کی ولادت ۱۱ ذیقعد ۳۳۶ھ میں ہوئی تھی، ان کی نماز جنازہ الشریف مرتضیٰ ابوالقاسم علی بن الحسین نے میدان اُشنان میں پڑھی تھی، یہ جگہ بہت وسیع تھی لیکن لوگوں کا ہجوم اس کثرت کے ساتھ تھا کہ جگہ تنگ پڑ گئی تھی۔

کچھ عرصہ تک اپنے گھر میں مدفون رہے پھر آپ کی جسد خاکی کو مقابر قریش میں حضرت ابوجعفر علیہ السلام کے قریب دفن کیا گیا تھا۔

ایک قول کے مطابق آپ کی ولادت کی تاریخ ۳۳۸ھ ہے۔

﴿۱۰۶۷﴾

جناب محمد بن حسن بن علی الطوسی رحمۃ اللہ علیہ

ابو جعفر ہمارے اصحاب میں جلیل القدر عالم تھے۔ یہ بزرگوار ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے تھے، ہمارے استاد ابو عبد اللہ ان کے تلامذہ میں سے تھے۔

ان بزرگوار کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب تہذیب الاحکام "یہ کتاب بہت بڑی کتاب ہے" اور کتاب الاستبصار۔ کتاب النہایہ۔

کتاب المفصح فی الامامت۔ کتاب مالایسع المکلف الاخلال بہ۔ کتاب العدۃ فی اصول الفقہ۔

کتاب الرجال من روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعن الائمہ علیہم السلام۔

کتاب فہرست کتب الشیعہ واسماء المصنفین۔ کتاب المبسوط فی الفقہ، ومقدمہ فی المدخل الی علم الکلام۔ کتاب الایجاد فی الفرائض، ومسالہ فی العمل بخبر الواحد۔ کتاب ما النقض ما یعلل وما لا یعلل۔

کتاب الجمل والعقود۔ کتاب تلخیص الشافی فی الامامت، مسالۃ فی الاحوال۔

کتاب التبیان فی تفسیر القرآن، شرح المقدمہ وحور یاضۃ العقول۔ کتاب تمہید الاصول۔

یہ علم وعمل کے جملوں کی تشریح ہے۔ مسالۃ۔۔

﴿۱۰۶۸﴾

جناب محمد بن عبد المالک رحمۃ اللہ علیہ

جناب محمد بن عبد الملک بن محمد بن التبان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ابتداء میں معتزلی تھے، پھر اعزال سے دوری اختیار کر لی تھی لیکن ثابت قدم نہ رہے، ان کا اس لئے ذکر کر رہے ہیں کیونکہ ہم نے اس امر کا عہد کیا ہے کہ اس طائفہ کے ہر مصنف کا ذکر کرنا ہے، چاہے وہ جیسا بھی ہے۔ ان کی ایک کتاب اس موضوع پر ہے کہ اللہ کے علم میں ہے کہ کون اس کے انکار پر منکشف ہے، ان کی دوسری کتاب "کتاب فی العدوم" ہے، ان کی تاریخ وفات تین ذی القعدہ ۴۱۹ھ ہے۔

﴿۱۰۶۹﴾

جناب محمد بن الحسن بن حمزہ الجعفری رحمۃ اللہ علیہ

ابویعلی الشیخ ابوعبداللہ بن النعمان کے خلیفہ اوران کے مسندنشین تھے، یہ بزرگوار متکلم، فقیہ اوران سب معاملات میں مستحکم تھے، ثقہ علی الاقوی راوی ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

جواب المسألۃ الواردہ من صید۔ جواب مسألۃ اہل الموصل۔ المسألۃ فی مولد صاحب الزمان علیہ السلام۔

المسألۃ فی الرد علی الغلاۃ۔ المسألۃ فی اوقات الصلوٰۃ۔ کتاب التکملہ موقوف علی التمام۔

الموجز فی التوحید موقوف علی التمام۔ مسألۃ فی ایمان آباء النبی علیہ السلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ مساءلۃ فی المسح علی الرجلین۔ مسألۃ فی العقیقہ۔ جواب المسائل الواردۃ من طرابلس۔ جواب المسائل ایضاً من ھناک، المسألۃ فی ان افعال غیر ھذہ الجملۃ۔ جواب المسائل الواردۃ من الحائر علی صاحبہ السلام۔ اجوبہ مسائل شتی فی فنون من العلم

ان کا انتقال بروز ہفتہ ۱۶ رمضان المبارک ۴۶۳ھ میں ہوا تھا، انہیں کے ان گھر میں دفن کیا گیا تھا۔

﴿۱۰۷۰﴾

جناب محمد بن یحییٰ المُعینی (المغیثی) رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے، علامہ سعد نے "طبقات الشیعہ" میں ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا: زیاد نے ان سے روایت کی ہے اوران کی ایک کتاب ہے۔

باب موسیٰ

﴿۱۰۷۱﴾

جناب موسیٰ بن سعدان الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ضعیف ہیں کوفہ کے رہنے والے تھے، ان کی کتابیں کثرت کے ساتھ ہیں، ان میں سے ایک کتاب "الطرائف" ہے۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے ابوغالب احمد بن محمد سے سنا، انہوں نے کہا: مجھ سے بیان کیا میرے دادا محمد بن سلیمان نے، انہوں نے محمد بن الحسین بن ابوالخطاب سے موسیٰ بن سعد کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۲﴾

جناب موسیٰ بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن القاسم بن معاویہ بن وہب البجلی ابوعبداللہ کا لقب المجلی تھا، یہ ثقہ ثقہ ہیں صاحب جلالت ومنزلت تھے، واضح الحدیث ہیں اور ان کا سلسلہ حسن ہے۔

انکی کتابوں میں بعض کے اسماء یہ ہیں:

کتاب الوضوء۔ کتاب الصلاۃ۔ کتاب الزکوۃ۔ کتاب الصیام۔ کتاب الحج۔ کتاب النکاح۔

کتاب الطلاق۔ کتاب الحدود۔ کتاب الدیات۔ کتاب الشہادات۔ کتاب الایمان والنذور۔

کتاب اخلاق المومن۔ کتاب الجامع۔ کتاب الادب۔

ہمیں ان کتابوں کی خبر ابوالحسین علی بن احمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن الولید نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا موسیٰ بن القاسم نے اپنی کتابوں کے بارے میں۔

ان کی اور تصنیف "مسائل الرجال" ہے، اس میں ۱۸ رجال کے مسائل ہیں، اس کی خبر ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے سنا احمد بن ادریس سے، انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ سے، اور انہوں نے موسیٰ بن قاسم سے سنا۔

﴿۱۰۷۳﴾

جناب موسیٰ بن طلحہ القمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار حدیث میں قریب الامر ہیں، یعنی قابل اعتماد ہیں، حسن ہیں۔

ابوالعباس نے ان کا ذکر کیا ہے ان کی کتاب "نوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے سنا البرقی احمد بن محمد سے، اور انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۴﴾

جناب موسیٰ بن عمر بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن عمر بن یزید بن ذبیان الصیقل بنی نہد کے حلیف تھے ان کی کنیت ابوعلی ہے، ان کے ایک فرزند کا نام علی تھا جس کی وجہ سے یہ ابوعلی مشہور تھے۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

"کتاب طرائف النوادر" "کتاب النوادر"

ہمیں اس کی خبر الحسین بن عبیداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے سنا سعد سے، اور انہوں نے موسیٰ بن عمر سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۵﴾

جناب موسیٰ بن جعفر بن وہب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن ان کی کتاب نوادر ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن علی القزوینی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ابی قتادہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن جعفر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔ اور حسین بن عبیداللہ نے کہا: ہمیں احمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمران بن موسیٰ نے، اور انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۶﴾

جناب موسیٰ بن جعفر الکُمیدانی رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوعلی قم کے مضافات کے رہنے والے تھے، غالی تھے، حدیث میں ضعیف ہیں، ان کی کتاب "النوادر" ہے، ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی انہوں نے احمد بن محمد بن یحییٰ سے سنا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے ،اور انہوں نے موسیٰ بن جعفر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۷﴾

جناب موسیٰ بن الحسن بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن الحسن بن عامر بن عمران بن عبداللہ بن سعد الاشعری القمی ابوالحسن ثقہ اور ہو بہو نقل کرنے والے راوی ہیں۔ علم حدیث میں جلیل القدر تھے۔

انہوں نے تیس کتابیں تصنیف کی تھیں ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

کتاب الطلاق　کتاب الوصایا　کتاب الفرائض　کتاب الفضائل　کتاب الحج

کتاب الرحمت "یہ وضو کی کتاب ہے"　کتاب الصلاۃ　کتاب الزکوۃ　کتاب الصیام

کتاب یوم ولیلہ　کتاب الطب

ہمیں ان کتابوں کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحمیری نے ،انہوں نے سنا اپنے والد سے ،اور انہوں نے موسیٰ بن الحسن سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۷۸﴾

جناب موسیٰ بن محمد الاشعری القمی رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن محمد اشعری قُمی مؤدِّب کا مسکن شیراز تھا، سعد بن عبداللہ کے نواسے تھے۔ ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں ان کی کتاب کا نام "الکمال فی ابواب الشریعت" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابوالفرج محمد بن علی الکاتب نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ نے ،انہوں نے کہا ہمیں موسیٰ نے شیراز میں اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۷۹﴾

جناب موسیٰ بن حسن بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن حسن بن محمد بن عباس بن اسماعیل بن ابو سہل بن نوبخت ابوالحسن المعروف ابن کبریا، یہ بزرگوار علم کلام میں کمال کی معرفت رکھتے تھے۔ علم نجوم میں انہوں نے بہت کام کیا ہے یہ زیادہ کھاتے اور زیادہ بولتے تھے، بہت بڑے عالم تھے، باوجود ان باتوں کے مُتدیّن تھے اور حسن الاعتقاد کے حامل تھے۔ ان کی تصنیفات علم نجوم میں ہیں، ابوالحسن بن کبریا علم نجوم میں حسن معرفت رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں حسن العبادت کے حامل اور دین دار تھے، ان کی کتاب "الکافی" ہے جوزمانوں کی گوناگونی پر مشتمل ہے۔ ایک قول ہے کہ ابوسہل بن نوبخت کا نام طیمادث تھا۔

﴿۱۰۸۰﴾

جناب موسیٰ بن بکر الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

جناب موسیٰ بن بکر الواسطی نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، علاوہ ازیں راویوں سے بھی حدیث سنی تھی۔ ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں اس کی علی بن احمد نے خبر دی۔ انہوں نے سنا محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے علی بن حکم سے، اور انہوں نے موسیٰ بن بکرؒ سے سنا۔

﴿۱۰۸۱﴾

جناب موسیٰ بن ابراہیم المروزی رحمۃ اللہ علیہ

ابوعمران نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ان کے بارے میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اس نے حدیث امامؑ سے اس وقت سنی تھی جب سندی بن شاہک کے ہاں قید تھے اور جناب موسیٰ سندی بن شاہک کے بیٹوں کے اتالیق تھے۔ ہمیں اس کی حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن یحییٰ بن احمد العبسی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن ابی اسہل الحربی الحسین، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن خلف بن عبدالسلام ابوعبداللہ نے جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ۶ محرم ۲۷۸ھ جامع المدینہ میں بتایا، اور انہوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن ابراہیم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۸۲﴾

جناب موسیٰ بن ابی حبیب کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے ایک چھوٹی کتاب تصنیف کی تھی، ہمیں اس کی خبر حسین بن عبداللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے ،اور انہوں نے موسیٰ بن ابی حبیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۸۳﴾

جناب موسیٰ بن بُرید کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ قاسم بن بُرید کے بھائی تھے، ان کی ایک کتاب ہے۔ ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفوان نے، اور انہوں نے موسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۸۴﴾

جناب موسیٰ بن سابق کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے جس کی خبر ہمیں حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی اللُّؤلُؤی نے، اور انہوں نے موسیٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۸۵﴾

جناب موسیٰ بن اُکَیل النُّمیری کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر الحسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں

نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے سنا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے ابن رباط سے، اور انہوں نے موسیٰ بن اُکیل النمیری سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۸۶﴾

جناب موسیٰ بن عُمیر الہذلی رحمۃ اللہ علیہ

عامہ سے تعلق تھا انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور راویان حدیث سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین محمد بن الفضل بن تمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن قاسم بن زکریا نے، انہوں نے عباد سے، اور انہوں نے موسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۸۷﴾

جناب موسیٰ بن رنجویہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوعمران الارمنی ضعیف راوی ہیں، ان کی کتاب ہے، انہوں نے زیادہ حدیث عبداللہ بن الحکم سے سنی، ہمیں اس کی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عمران بن موسیٰ نے، انہوں نے سنا محمد حسان سے، اور انہوں نے موسیٰ بن رنجویہ سے سنا۔

﴿۱۰۸۸﴾

جناب موسیٰ بن عمر بن بزیع رحمۃ اللہ علیہ

منصور کے حلیف تھے، ثقہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوغالب احمد بن محمد الزراری نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر رزّاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں موسیٰ بن عمر بن بزیع نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۰۸۹﴾

جناب موسیٰ بن سَلَمہ رحمۃ اللہ علیہ

کوفہ کے رہنے والے تھے ان کی کتاب ہے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمن نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا موسیٰ بن سَلمہ نے کہ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے احادیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۱۰۹۰﴾

جناب موسیٰ بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کا نام "جوامع التفسیر" ہے۔ جناب موسیٰ نے وضو کے احکام پر مشتمل کتاب بھی تصنیف کی تھی۔

ان کتابوں کی روایت محمد بن اشعث نے کی ہے۔

﴿۱۰۹۱﴾

جناب موسیٰ بن حَمّاد الطیالسی رحمۃ اللہ علیہ

ان کا ذکر ابن نوح نے کیا ہے۔ انہوں نے کہا: ان کا ذکر محمد بن حسین بن ابی خطّاب نے واقفہ میں کیا ہے اور کہا وہ موسیٰ بن حمّاد الزّراع (الوزّاع) ہیں۔

maablib.org

باب معاویہ

﴿۱۰۹۲﴾

جناب معاویہ بن میسرہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب معاویہ بن میسرہ بن شریح بن حارث الکندی قاضی تھے، عبید اللہ بن محمد بن عبید اللہ بن معاویہ بن میسرہ ان کی اولاد میں سے تھے جن کی کنیت ابو محمد ہے، ان سے ابن ابی الکرام نے روایت کی ہے، جناب معاویہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے احمد بن جعفر سے سنا انہوں نے احمد بن ادریس سے سنا انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سنا، انہوں نے ابن ابی عُمیر سے سنا اور انہوں نے معاویہ بن میسرہ سے سنا۔

اور ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن الحسن القطوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر سراج نے، انہوں نے جناب معاویہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۹۳﴾

جناب معاویہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

ان صاحب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے مسائل پوچھے تھے۔

ہمیں اس کی خبر علی بن احمد اشعری نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن ولید نے، انہوں نے سنا محمد بن حسن صفّار سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن الحسین بن ابی خطّاب نے، انہوں نے معاویہ بن سعید سے اور انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۱۰۹۴﴾

جناب معاویہ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار کی کتاب کی روایت ایوب بن نوح نے کی ہے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے سنا اور انہوں نے

معاویہ بن عثمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۹۵﴾

معاویہ بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

جناب معاویہ بن عمار بن ابی معاویہ خباب بن عبداللہ الدُّھنی، قبیلہ دُہن کے حلیف تھے یہ قبیلہ بنی بجیلہ کی شاخ ہے یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ہمارے اہم اصحاب میں سے ہیں ثقہ ہیں انہیں علماء اور محدثین میں ارفع واعلیٰ مقام حاصل تھا۔ ان کے والد عامہ کے نزدیک ثقہ اور منزلت کے حامل تھے، جن کی کنیت ابومعاویہ، ابوالقاسم اور ابوحکیم ہے کیونکہ ان کی اولاد میں سے قاسم، حکیم اور محمد تھے۔ جناب معاویہ نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتابوں میں کچھ کے نام یہ ہیں: "کتاب الحج"

ہمارے اصحاب میں سے بہت سے احباب نے ان سے اس کتاب کی روایت کی ہے، اب ہم ان میں سے بعض سلسلوں کا ذکر کرتے ہیں۔

ہمیں محمد بن جعفر المؤدب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ المحمدی نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے معاویہ سے سنا کہ ان کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الصلاۃ۔ کتاب یوم ولیلۃ۔ کتاب الدعا۔ کتاب الطلاق۔ کتاب المزارامیر المومنینؑ۔

ہمیں محمد بن جعفر المؤدب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہمیں حسن بن عتبہ بن عبدالرحمن الکندی نے ۲۶۳ھ میں انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن سکین نے کہا: ہم سے بیان کیا معاویہ بن عمار نے جناب معاویہ بن عمار کا انتقال ۱۷۵ھ میں ہوا تھا۔

﴿۱۰۹۶﴾

جناب معاویہ بن وھب البجلی رحمۃ اللہ علیہ

ان محدث کی کنیت ابوالحسن ہے حقیقی عرب تھے۔ ثقہ ہیں اور راویوں کے سلسلہ حسن سے متعلق ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "فضائل الحج" ہے۔
ہمیں اس کی خبر محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا الحمیری، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یزید نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے معاویہ بن وہب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۹۷﴾
جناب معاویہ بن حُکَیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب معاویہ بن حُکَیم بن معاویہ بن عمار الدہنی ثقہ اور صاحب جلالت راوی ہیں۔
یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے ابو عبد اللہ الحسین بن عبید اللہ نے کہا: میں نے اپنے اساتذہ سے سنا، انہوں نے کہا: معاویہ بن حُکَیم نے ۲۴ اصل کی روایت کی ہے، اسکے علاوہ انہوں نے کوئی اور روایت نہیں کی۔
ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الطلاق	کتاب الحیض	کتاب الفرائض
کتاب النکاح	کتاب الحدود	کتاب الدیات

ان کی کتاب نوادر بھی ہے۔ ہمیں ان کتابوں کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسن بن فضّال نے، اور انہوں نے معاویہ بن حکیم سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب منصور

﴿۱۰۹۸﴾

جناب منصور بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب منصور بن محمد بن عبداللہ الخزاعی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے بھائی کا نام سلمہ بن محمد ہے یہ دونوں بھائی ثقہ ہیں۔ ان دونوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے کہ جس سے ایک جماعت نے روایت کی ہے اس کی ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا بزوفری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن المُفضّل نے، اور انہوں نے منصور سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۰۹۹﴾

جناب منصور بن یونس بُزرج رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابویحییٰ ہے ایک قول کے مطابق ابوسعید ہے، کوفہ کے رہنے والے تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن سماعہ نے، انہوں نے سنا عیس سے، اور انہوں نے منصور بن یونس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۰۰﴾

جناب منصور بن حازم رحمۃ اللہ علیہ

ابوایوب البجلی کوفی ثقہ راوی ہیں ہو بہو نقل حدیث کرنے والے اور صدوق ہیں۔ ہمارے اصحاب اور فقہا میں بلند وبالا مقام ومنزلت کے مالک تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

"اصول الشرائع" یہ ایک لطیف کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن عبدالواحد نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن ابی زید الانباری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن جمہور نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یونس بن عبدالرحمن نے، اور انہوں نے منصور سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی ایک اور کتاب "کتاب الحج" ہے ہمیں اسکی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن جعفر الصولی نے، انہوں نے سنا محمد بن حسین طائی سے، اور انہوں نے منصور بن حازم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۰۱﴾

جناب منصور بن العباس رحمۃ اللہ علیہ

جناب منصور بن عباس ابوالحسین رازی کا مسکن بغداد میں تھا وہیں ان کا انتقال ہوا، یہ حدیث میں مُضطرب تھے۔

ان کی کتاب "النوادر کبیر" ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن موسیٰ جُندی نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن مابنداذ نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں منصور بن عباس نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۰۲﴾

جناب منصور بن ابی الاسود اللیثی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب نے اِن کی کتاب کے بارے میں، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن علی الازدی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا منصور بن ابی الاسود نے، اور انہوں نے حدیث کا سماع حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کیا تھا۔

باب مُثَنّٰی

﴿۱۱۰۳﴾

جناب مُثَنّٰی بن الخضرمی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کے بارے میں حسن بن حمزہ نے بتایا انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطّہ نے انہوں نے صفّار سے سنا، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے سنا اور انہوں نے ابن ابی عُمیر سے سنا۔

﴿۱۱۰۴﴾

جناب مُثَنّٰی بن راشد رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، اور انہوں نے مُثَنّٰی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۰۵﴾

جناب مُثَنّٰی بن ولید الحناط رحمۃ اللہ علیہ

غلام تھے کوفہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن یوسف بن بقّاح نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں مُثَنّٰی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۰۶﴾

جناب مُثَنّٰی بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے، اور انہوں نے مُثَنّٰی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب مَسعدہ

﴿۱۱۰۷﴾

جناب مَسعدہ بن صَدقہ العبدی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابومحمد ہے ابن فضال نے یہی کہا ہے، ایک قول ہے کہ ان کی کنیت ابوبشر ہے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "خطب امیرالمومنین علیہ السلام" ہے۔ ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا عبداللہ بن جعفر سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن مسلم نے، اور انہوں نے مَسعدہ بن صدقہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۰۸﴾

جناب مَسعدہ بن زیاد الربعی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ اور ہو بہو حدیث نقل کرنے والے ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی کتاب حلال وحرام کے ابواب پر مشتمل ہے۔ ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد الزراری نے، اور انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ہارون بن مسلم نے، اور انہوں نے مَسعدہ بن زیاد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۰۹﴾

جناب مَسعدہ بن الیسع رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن جندی نے دی، انہوں نے اس بارے میں ابن ہمام سے سنا، انہوں نے الحمیری سے سنا، انہوں نے ہارون بن مسلم سے، اور انہوں نے مَسعدہ بن یسع سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۱۰﴾

جناب مَسعدہ بن الفرج الربعی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر ابن جُندی نے دی، انہوں نے ابن ہمّام سے سنا، انہوں نے الحمیری سے سنا، انہوں نے ہارون بن مسلم سے اور انہوں نے مَسعدہ بن فرج سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب مُفَضَّل

﴿۱۱۱۱﴾

جناب مُفَضَّل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور ایک قول کے مطابق کہ ابومحمد ہے، جُعفی تھے۔ ان کا مسکن کوفہ تھا یہ فاسد المذہب اور مضطرب الروایت تھے قابل اعتماد نہیں تھے۔ ایک قول ہے یہ خَطَّابی تھے، ان کی تصنیفات کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔ ہم نے ان کا ذکر اپنے عہد کے مطابق کیا ہے جس کا ابتداء میں حوالہ دیا ہے۔

ان کی ایک کتاب کا نام ہے "ما افتراض اللہ علی الجوارح من الایمان" یہ کتاب ایمان اور اسلام کے بارے میں ہے، اسکے راویان بھی وہ ہیں جن کی روایت مضطرب ہے۔ ہمیں اسکی خبر ابوعبداللہ بن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعمر احمد بن علی القائدی نے، انہوں نے سنا حسین بن عبیداللہ بن سہل السعدی سے، انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے بکر بن صالح سے، انہوں نے قاسم بن بُرید بن معاویہ سے، انہوں نے ابوعمرو الزبیری سے، اور انہوں نے مُفَضَّل بن عمر سے سنا۔

کتاب یوم ولیلہ اور کتاب فِکر" یہ کتاب ابتدائے تخلیق اور بھروسہ دلانے والی ہے۔

"کتاب عِلَل الشرائع"۔ ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے عمران بن موسیٰ سے، انہوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، اور انہوں نے مُفَضَّل بن عمر سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۱۲﴾

جناب مُفضل بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

جناب مُفضل بن سعید بن صدقہ، حنفی ابومُحَمّاد کوفی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کے پاس نسخہ حدیث تھا جسے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید نے جمع کیا تھا۔

ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے اپنے راویان حدیث سے اور انہوں نے ابومُحَمّاد مُفضل بن سعید سے سنا۔

باب المُعلَّیٰ

﴿۱۱۱۳﴾

جناب مُعَلَّیٰ بن خُنَیس رحمۃ اللہ علیہ

ابو عبداللہ یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے اس سے قبل بنی اَسد کے حلیف تھے، کپڑے کے تاجر تھے، روایت میں بہت زیادہ ضعیف ہیں، ان پر بھروسا نہیں کیا جاسکتا۔

ان کی کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے سعد نے کہا: یہ قبیلۂ غنی سے تھے ان کے بھتیجے (بھانجے) عبدالحمید بن ابی الدیلم تھے۔ ہمیں ابو عبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو عثمان مُعَلَّیٰ بن زید اَحول سے، اور انہوں نے مُعَلَّیٰ بن خنیس سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۱۴﴾

جناب مُعَلَّیٰ بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ

ابو عثمان ان کے بارے میں ایک قول ہے کہ یہ زید احول کے بیٹے تھے، کوفی تھے۔ روایت میں ثقہ ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف بن یعقوب جُعفی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا بکر بن جناح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زیاد نے، اور انہوں نے مُعَلَّیٰ سے سنا۔

maablib.org

﴿۱۱۱۵﴾

جناب مَعَلَّیٰ بن موسیٰ الکندی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار ثقہ اور حدیث کو ہو بہو نقل کرنے والے ہیں، یہ الحسن بن محمد بن سماعہ کے دادا تھے ابراہیم بن موسیٰ ان کے

بھائی تھے، انہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن ابوزیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اورانہوں نے مُعلّٰی بن موسیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۱۶﴾

جناب معلی بن محمد البصری رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسن، حدیث اور مذہب میں مضطرب ہیں۔ اور ان کی کتابیں بھی ایسی ہی ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

- ☆ کتاب الایمان ودرجاتہ وزیادتہ ونقصانہ
- ☆ کتاب الدلائل
- ☆ کتاب الکفر ووجوہہٗ
- ☆ کتاب شرح المودۃ فی الدین
- ☆ کتاب التفسیر
- ☆ کتاب الامامت
- ☆ کتاب فضائل امیرالمومنینؑ
- ☆ کتاب قضایاہ امیرالمومنینؑ۔
- ☆ کتاب الحُر وۃ (الحُر دۃ)۔ کتاب سیرت القائم علیہ السلام

ہمیں اس بارے میں محمد بن محمد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن محمد بن عامر نے، اورانہوں نے مُعلّٰی بن محمد سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

باب مُنذر

﴿۱۱۱۷﴾

جناب مُنذر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب مُنذر بن محمد بن مُنذر بن سعید بن ابی الجہم القابوسی ابوالقاسم، قابوس بن نعمان بن المُنذر کی اولاد میں سے تھے، کوفہ منتقل ہوئے ان کا گھر علمی اعتبار سے ایک معروف اور عظیم گھر تھا۔

یہ بزرگوار ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب وفود العرب الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ☆ کتاب جامع الفقہ ☆ کتاب الجمل
☆ کتاب صفین ☆ کتاب النہروان ☆ کتاب الغارات

ہمیں اس بارے میں محمد بن جعفر اور احمد بن محمد نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہمیں مُنذر بن محمد القابوسی نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۱۸﴾

جناب منذر بن جُفَیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب منذر بن جُفیر بن حُکیم العبدی خالص عرب تھے ان کے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس بارے میں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا اسماعیل بن مہران نے،
اور انہوں نے مُنذر بن جُفیر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب مروان

﴿۱۱۱۹﴾

جناب مروان بن مسلم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ روایت میں ثقہ ہیں، ان کی کتاب ہے، جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسین بن احمد بن عبداللہ بن وہب المالکی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن ہلال نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن یعقوب الہاشمی نے، انہوں نے کہا:
ہمیں مروان بن مسلم نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۲۰﴾

جناب مروان بن قیس الدینوری القرشی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن الحسن القطوانی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن یعقوب بن حسین الہاشمی نے، اور انہوں نے مروان القرشی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

maablib.org

باب المیم

﴿۱۱۲۱﴾

جناب مُصعب بن یزید الانصاری رحمۃ اللہ علیہ

ابو العباس نے ان کے بارے میں کہا ہے:

"لَیْسَ بِذَاکَ"
یعنی ثقہ نہیں ہیں۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد القلانسی نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن الطویل نے ،اور انہوں نے مُصعب بن یزید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۲۲﴾

جناب مُصعب بن سلام رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ (دیگر تفصیلات حاصل نہیں ہوسکیں)

﴿۱۱۲۳﴾

جناب مِسمَع بن عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ

جناب مِسمَع بن عبد الملک بن مِسمَع بن مالک بن مِسمَع بن شیبان بن شہاب بن قلّع بن عمرو بن عبّاد بن جحدر، وہ ربیعہ ہیں۔ بن سعد بن مالک بن ضُبیعہ بن قیس بن ثعلبہ بن عُکابہ بن صَعب بن علی بن بکر بن وائل کی اولاد میں سے ہیں، ان کی کنیت ابو سیار ہے، ان کا لقب کردین تھا، بصرہ کے قبیلہ بکر بن وائل کے بزرگ، اہم فرد اور دادرسی کرنے والوں کے سردار تھے یہ اپنے بھائی عامر بن عبد الملک اور اپنے والد سے زیادہ اہمیت کے حامل تھے، بصرہ میں ان کی اولاد تھی ان میں سے جناب مِسمَع نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث کا سماع بہت زیادہ کیا تھا، یہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے خواص میں سے تھے امامؑ نے ان سے فرمایا تھا:

إِنِّي لَأُعِدُّكَ لِأَمْرٍ الْعَظِيمِ يَا أَبَا السَّيَّارِ

اے ابو سیار! "میں تجھے ایک امر عظیم کے لئے تیار کر رہا ہوں"

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی نوادر کثیرہ ہیں، انہوں نے ایام البئوس کی روایت کی ہے۔

﴿۱۱۲۴﴾

جناب مُشْمَعِل بن سعد اسدی ناشری رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ ہیں، ہمارے اصحاب میں سے ہیں، ان سے صرف عُمیس بن ہشام نے روایت کی ہے، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا نیز ابو بصیر سے۔ ان کی کتاب کا نام "الدیات" ہے، ان کے بھائی خُلَم اس کتاب کی تصنیف میں ان کے شریک کار رہے تھے۔

ہمیں اس بارے میں محمد بن جعفر المؤدب نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عباس بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن حسن المیثمی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُمیس نے، اور انہوں نے خُلَم اور مُشمعل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۲۵﴾

جناب مُصَبَّح بن الھِلقام رحمۃ اللہ علیہ

جناب مصبح بن الھِلقام بن علوان عجلی کی کنیت ابو محمد ہے۔ یہ معصومؑ کے قول کو حتی الامکان انہی کے الفاظ میں ادا کرتے ہیں، یہ اخباری تھے انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کچھ کتابوں کے نام یہ ہیں: کتاب السنن، کتاب الجمل

ہمیں ان کی احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ المحمدی نے، اور انہوں نے کہا:

ہمیں مصبح بن ھلقام نے اپنی کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۲۶﴾

جناب مُثَنّیٰ بن جمیل اسدی بَیّاعُ الجواری رحمۃ اللہ علیہ [1]

یہ ضعیف راوی ہیں روایت میں فاسد ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی تصنیف "کتاب التفسیر" ہے ہمیں اس کی حسین بن عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے سنا محمد بن سنان سے اور انہوں نے مُثَنّیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۲۷﴾

جناب مُعَمَّر بن خَلّاد رحمۃ اللہ علیہ

جناب مُعَمَّر بن خلّاد بن ابی خلّاد کی کنیت ابوالخلّاد ہے ان کا مسکن بغداد تھا۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب کا نام "الزہد" ہے ہمیں اس کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد الزراری نے، انہوں نے سنا محمد بن جعفر رزّاز سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے نانا محمد بن عیسیٰ بن زیاد نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں مُعَمَّر بن خلاد نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۲۸﴾

جناب مُنَبِّہ بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

ابوالجوزا التمیمی صحیح الحدیث ہیں، ان کی کتاب النوادر ہے۔ ہمیں اس کی ابوالحسین بن ابی جید نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، اور انہوں نے محمد بن حسن سے سنا۔

---

[1] کنیزوں کی خرید وفروخت کا کام کرتے ہیں۔

maablib.org

﴿۱۱۲۹﴾

جناب مظفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب مظفر بن محمد بن احمد ابوالجیش البلخی متکلم تھے، بیانِ حدیث میں شہرت رکھتے ہیں، انہوں نے حدیث کا سماع بہت زیادہ کیا تھا۔

ان کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:
کتاب قد فعلت فلا تلم۔ کتاب نقض العثمانیہ علی الجاحظ۔ کتاب مجالسہ مع المخالفین فی معانٍ مختلفہ۔
کتاب فدک۔ کتاب الرد علی من جوّز علی القدیم البطلان۔ کتاب النکت والاغراض فی الامامت۔
کتاب الارزاق والآجال۔ کتاب الانسان۔

یہ تمام کتاب صرف اپنے عنوان پر مشتمل نہیں ہے ہمیں ان کی تمام کتابوں کی خبر ہمارے استاد ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان نے دی۔ جناب ابوالجیش کا انتقال ۳۶۷ھ میں ہوا تھا، انہوں نے ابوسہل نوبختی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پڑھا تھا۔

﴿۱۱۳۰﴾

جناب مَندَل بن علی العنزی رحمۃ اللہ علیہ

ان کا نام عمرو ہے ان کے بھائی کا نام حیّان تھا۔

دونوں بھائی ثقہ ہیں، دونوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ہے جس کی ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا منذر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن (حسین) بن محمد بن علی ازدی نے، انہوں نے کہا: ہمیں مَندَل نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۳۱﴾

جناب مالک بن عطیہ الاحمسیُ البجلَی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالحسین ہے، ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے ہمیں احمد بن محمد بن عمران نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ہمام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا قاسم بن اسماعیل نے

،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عیس بن ہشام نے، اور انہوں نے مالک سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۲﴾

جناب مُخَسّن بن احمد القیسی رحمۃ اللہ علیہ

قبیلہ قیس عیلان کے حلیف تھے انہوں نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد الزُراری نے، انہوں نے سنا علی بن حسین سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، اور انہوں نے مُخَسّن بن احمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۳﴾

جناب مَرزُبان بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب مَرزُبان بن عمران بن عبداللہ بن سعد اشعری قمی نے حضرت امام رضاؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا ان کی کتاب ہے۔

محمد بن جعفر بن بُطّہ نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے بتایا، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے صفوان سے، اور انہوں نے مرزبان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۴﴾

جناب مہران بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب مہران بن محمد بن ابی نصر سکونی کی ایک کتاب ہے، ابن بُطّہ نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے محمد بن ابی عُمیر سے، انہوں نے مہران بن محمد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۵﴾

جناب مُطَّلِب بن زیاد الزُہری القرشی المدنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفرؑ سے نسخہ حدیث سنا تھا۔

ہمیں احمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے مُطلِب سے ان کے نسخہ حدیث کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۶﴾

جناب محفوظ بن نصر الھمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اور انہوں نے محفوظ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۷﴾

جناب مُرازم بن حکیم الازدی المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

موالیوں میں سے تھے، ثقہ راوی ہیں ان کے بھائی محمد بن حکیم اور حدید بن حکیم تھے، مُرازم کی کنیت ابو محمد ہے۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کا انتقال حضرت امام رضا علیہ السلام کے دورِ امامت میں ہوا تھا، ہارون رشید کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا ہوئے تھے، اس نے مرازم، ان کے بھائی اور عبدالحمید بن عواض کو اپنے پاس بلایا تھا، ہارون رشید نے عبدالحمید کو قتل کر دیا تھا لیکن یہ دونوں بھائی قتل ہونے سے بچ گئے تھے، ان کے ساتھ جو گذری اس کے بیان کا یہ موقع نہیں ہے۔

ان کی ایک کتاب ہے ایک جماعت نے ان کی روایت کی ہے۔ ابو عبداللہ بن عیاش نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن مصقلہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد بن عبداللہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا علی بن حدید سے، اور انہوں نے مُرازم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۸﴾

جناب مُقاتل بن مقاتل البلخی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی کتاب ہے، ہمیں الحسین بن عبید اللہ اور احمد بن

علی نے خبر دی، ان دونوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم بن ابی رافع نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا علی بن یعقوب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن بن فضّال نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن یوسف نے، اور انہوں نے مقاتل سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۳۹﴾

جناب مَیّاح المدائنی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بہت ضعیف راوی ہیں، ان کی ایک کتاب ہے جو "رسالہ مَیّاح" کے نام سے معروف ہے۔ اس کا سلسلہ راویان حد درجہ ضعیف ہے اور اس کے ایک راوی محمد بن سنان ہیں۔

ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو غالب احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا قاسم بن ربیع صحاف نے انہوں نے سنا محمد بن سنان سے اور انہوں نے مَیّاح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۰﴾

جناب مُعَمّر بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب مُعَمّر بن یحییٰ بن سالم عجلی کوفی اصل عرب تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔ متقدم تھے یعنی اپنی زندگی کے آغاز سے امامی تھے اور صاحبِ منزلت تھے۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے جس کی روایت ثعلبہ بن میمون نے کی ہے، ہمیں اس کے بارے میں حسین نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن عبد الجبار سے، انہوں نے حسن بن علی بن فضّال سے انہوں نے ثعلبہ سے، اور انہوں نے مُعَمّر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۱﴾

جناب مَرْوَک بن عُبَید رحمۃ اللہ علیہ

جناب مروک بن عُبید بن سالم بن ابی حفصہ، بنی عجل کے حلیف تھے۔ ہمارے بعض اصحاب نے کہا:
یہ عمار بن المبارک العجلی کے حلیف تھے، مروک کا اصل نام صالح ہے اور ابو حفصہ کا نام زیاد ہے۔

maablib.org

ہمارے قمی اصحاب نے کہا ان کی اصل نوادر ہے، ہمیں اس کی محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین سعد آبادی نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے مُرزوک سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۲﴾

جناب مَعْن بن عبد السّلام رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کا نام "الزہد" ہے۔
ہمیں اس کی ابو الحسن بن الجُندِی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو علی بن ہمام نے، انہوں نے کہا:
ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزّار نے، انہوں نے سنا محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے مُعَمّر بن خلّاد سے، اور انہوں نے مَعْن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۳﴾

جناب متوکل بن عُمیر رحمۃ اللہ علیہ

جناب متوکل بن عُمیر بن المتوکل نے یحییٰ بن زید سے روایت کی یعنی دعاء صحیفہ کی روایت کی۔
ہمیں اس کی حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے سنا طاہر کے بھتیجے سے، انہوں نے محمد بن مُطہر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے عُمیر بن متوکل سے، انہوں نے اپنے والد متوکل سے، اور انہوں نے یحییٰ بن زید سے دعا صحیفہ سنی۔

﴿۱۱۴۴﴾

جناب مسکین بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ

ابو الحکم بن مسکین کوفی، ثقہ راوی ہیں۔
سعد نے ان کی میں ایک کتاب کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

﴿۱۱۴۵﴾

جناب نصر بن قابوس اللخمی القابوسی رحمۃ اللہ علیہ

جناب نصر بن قابوس نے حضرت امام جعفر صادق، حضرت ابوابراہیم اور حضرت ابوالحسن رضا علیہم السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ جناب نصر کو ان ائمہ کی بارگاہ میں ایک خاص مقام حاصل تھا۔ ان کی کتاب ہے اس بارے میں ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی۔

انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن مُفَضَّل بن ابراہیم بن مُفَضَّل بن قیس بن رُمانہ الاشعری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہمیں نصر بن قابوس نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔ جناب نصر کے فرزند حسن نے اپنے والد سے روایت کی ہے، محمد بن علی بن نصر نے بھی اپنے والد سے اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا۔

﴿۱۱۴۶﴾

جناب نصر بن سُوید الصیر فی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، صحیح الحدیث ہیں، یہ کوفہ سے بغداد کی طرف منتقل ہو گئے تھے۔ ان کی ایک کتاب "نوادر" ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن شاذان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا (ابن) الحمیری نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن عُبید سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے نصر بن سُوید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۷﴾

جناب نصر بن مزاحم المنقری العطّار رحمۃ اللہ علیہ

ابوالمُفَضَّل کوفہ کے رہنے والے تھے،

ان کے سلسلہ میں کوئی کجی نہیں اور بیان میں شائستہ ہیں مگر یہ کہ روایات ضعفا سے نقل کی ہیں۔

ان کی تصنیفات عمدہ ہیں ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

"کتاب الجمل" ہمیں اس کی محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: میں نے اس کتاب کو ابو العباس احمد بن محمد بن سعید کے سامنے پڑھا تھا، اس کتاب کی روایت یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے کی، انہوں نے اس کتاب کے بارے میں نصر بن مزاحم سے سنا۔

"کتاب صفین" ہمیں اس کی احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن سعید احمسی نے، انہوں نے کہا: نصر بن مزاحم نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

مذکورہ طریق کے ساتھ ان کی کتابیں:

"نہروان۔ کتاب الغارات۔ کتاب المناقب۔ کتاب مقتل الحسینؑ اور کتاب اخبار محمد بن ابراہیم اور ابو السرایا" ہیں۔ رہا ہمارا طریق از راہ اہل قم وہ یہ ہے: ہمیں علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن ابی علی ابرقی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو سُمینہ نے، اور انہوں نے نصر بن مزاحم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۴۸﴾

جناب نصر بن صَبَّاح رحمۃ اللہ علیہ

ابو القاسم بلخی غالی المذہب تھے، الکشی نے ان سے روایت کی ہے۔

ان کی کتابیں ہیں ان میں سے دو کے نام یہ ہیں:

"کتاب معرفت الناقلین۔ کتاب فرق الشیعہ"

ہمیں حسین بن احمد بن ہدیہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عمر بن عبد العزیز الکشی نے، اور انہوں نے نصر بن صَباح سے سنا۔

maablib.org

﴿۱۱۴۹﴾

جناب نصر بن عامر رحمۃ اللہ علیہ

جناب نصر بن عامر بن وہب ابوالحسن السنجاری، ہمارے ثقہ اصحاب میں سے ہیں۔

ان کی کتابوں میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب المؤدۃ فی القرابی   کتاب فضائل امیر المومنین علیہ السلام   کتاب ماروی فی یوم النوروز

کتاب فضائل شہر رمضان   کتاب ردّ الشمس

ہمیں ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: میں نے ان میں سے اکثر کتابیں ان کے سامنے پڑھی تھیں انہوں نے مجھے اپنی باقی کتابوں کی بھی اجازت دی تھی۔

﴿۱۱۵۰﴾

جناب نجیح بن قباء الغافقی رحمۃ اللہ علیہ

ابن عیّاش نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوالحسین صالح بن حسین نوفلی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا نجیح بن قباء نے، اور انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور رجال سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۱۱۵۱﴾

جناب نوح بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ

ابوالیقظان کوفی ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عمر بن محمد زیات نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ھمام نے، اور ہمیں خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عمران الجُندی نے دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوعلی بن ہمام نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن احمد بن خاقان نہدی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوسُمینہ نے، انہوں نے سنا نوح سے ان کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۱۵۲﴾

جناب نشیط بن صالح رحمۃ اللہ علیہ

جناب نشیط بن صالح بن لفافہ، بنی عجل کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے زُراری سے سنا انہوں نے سعد آبادی سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے نشیط سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۵۳﴾

جناب ناصح البقال رحمۃ اللہ علیہ

(سبزی فروش)

کوفی تھے، موالیوں میں سے تھے، روایت میں ثقہ ہیں، حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی خبر احمد بن محمد بن عمران نے دی، انہوں نے سنا ابن ہمام سے، انہوں نے حُمید بن زیاد سے، انہوں نے قاسم بن اسماعیل سے انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن بشیر نے، انہوں نے ناصح سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

باب الواو

﴿۱۱۵۴﴾

جناب وہب بن وہب رحمۃ اللہ علیہ

جناب وہب بن وہب بن عبداللہ بن زمعہ بن اسود بن مُطّلب بن اسد بن عبدالعزّیٰ ابوالبختری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ یہ کذّاب تھے، ہارون رشید کے ساتھ ان کے کذب کی بہت سی داستانیں مشہور ہیں۔ سعد نے لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ان کی ماں کے ساتھ عقد ازدواج کیا تھا۔ ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں عباس بن عمر الکلوذانی نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن الحسین بن بابویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر الحمیری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سلوی بن محمد نے، اور انہوں نے البختری سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کی دوسری کتابوں کے نام ہیں:

☆ کتاب الالویہ والرایات ☆ کتاب مولد امیر المومنین علیہ السلام ☆ کتاب صفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿۱۱۵۵﴾

جناب وہب بن عبدربّہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب وہب بن عبدربّہ بن ابی میمونہ بن یسار اسدی، بنی نصر بن قُعَین کے حلیف تھے، شہاب بن عبدربہ اور عبدالخالق کے بھائی تھے، جناب وہب ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت ایک جماعت نے کی ہے ہمیں حسین نے خبردی انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے وہب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۵۶﴾

جناب وہب بن محمد بزاز رحمۃ اللہ علیہ

ابونصر قمی ثقہ اور ہو بہو حدیث نقل کرنے والے ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ہمیں حسین نے خبردی، انہوں

نے سنا: احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن علی بن محبوب سے، اور انہوں نے وہب سے سنا۔

﴿۱۱۵۷﴾

جناب وہیب بن خالد البصری رحمۃ اللہ علیہ

- ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نسخہ حدیث کا سماع کیا تھا۔

ہمیں اس کی ابوالحسین بن محمد بن ابی سعید نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن عبید اللہ نے مصر میں کہ انہوں نے یہ نسخہ حدیث پڑھا تھا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوحاتم محمد بن ادریس حنظلی رازی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل السودکی المقری (التبوذکی المنقری) نے، انہوں نے کہا: ہمیں وہیب نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۵۸﴾

جناب وہیب بن حفص رحمۃ اللہ علیہ

جناب وہیب بن حفص ابوعلی الجریری، بنی اسد کے حلیف تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ واقفی تھے، روایت میں ثقہ ہیں۔

انہوں نے یہ کتابیں تصنیف کی تھیں:

"کتاب تفسیر القرآن اور کتاب الشرائع" یہ کتاب ابواب کی صورت میں ہے، ہمیں حسین نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے حُمید سے سنا، انہوں نے حسن بن سماعہ سے سنا، اور انہوں نے وہیب سے سنا۔

﴿۱۱۵۹﴾

جناب وہیب بن حفص بن نخّاس رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب کا سعد نے ذکر کیا ہے۔

﴿۱۱۶۰﴾

جناب ولید بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ

ابو العباس کوفی ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ہمیں اس کی ابن نعمان نے خبر دی، انہوں نے حسن بن حمزہ سے سنا انہوں نے ابن بطہ سے سنا، انہوں نے صفار سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے عباس بن ولید سے، اور انہوں نے اپنے والد سے سنا۔

﴿۱۱۶۱﴾

جناب ولید بن العلاء وصافی کوفی عجلی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا صفار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے سنا ابن ابی عمیر اور حسن بن محبوب سے اور انہوں نے ولید بن علاء سے سنا۔

﴿۱۱۶۲﴾

جناب وُرَیزَہ بن محمد الغسانی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کتاب ہے، اس کی احادیث کا انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سماع کیا تھا۔

ہمیں احمد بن محمد بن عمران نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد القمی (القمی) نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا وزیرہ بن محمد نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

ہمارے استاد ابو الحسن بن الجندی نے کہا: ہم سے بیان کیا وزیرہ بن محمد بن وزیرہ نے بصرہ میں ۳۲۵ھ میں۔

ان کی عمر ۸۰ سال تھی، انہوں نے کہا: میں ۲۴۵ھ میں پیدا ہوا تھا، انہوں نے کہا: مجھے (ہمیں) میرے دادا نے بتایا، انہوں نے کہا: ہم سے حضرت امام رضا علیہ السلام نے ۱۹۰ھ میں ارشاد کیا تھا۔

باب الهاء

﴿۱۱۶۴﴾

جناب ہشام بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ

ابو محمد بنی کندہ کے حلیف تھے، کوفہ میں بنی شیبان کے ہاں رہائش پذیر تھے، ۱۹۹ھ میں بغداد کی طرف چلے آئے تھے، کہا گیا ہے کہ ان کا انتقال اسی سال میں ہوا تھا۔

ان کی ایک کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے، ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ثابت نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، انہوں نے ہشام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی باقی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب علل التحریم۔ کتاب الفرائض۔ کتاب الامامت۔ کتاب الدلالت علی حدث الاجسام۔

کتاب الرد علی الزنادقہ۔ کتاب الرد علی اصحاب الاثنین۔ کتاب التوحید۔ کتاب الرد علی ہشام الجوالیقی۔

کتاب الرد علی اصحاب الطبائع۔ کتاب الشیخ والغلام فی التوحید۔

کتاب التدبیر فی الامامت "اس کتاب کو علی بن منصور نے ان کی گفتگو کو سن کر جمع کیا تھا"

کتاب المیزان۔ کتاب فی امامت المفضول۔ کتاب الوصیت والرد علی منکریھا کتاب المیدان۔

کتاب اختلاف الناس فی الامامت۔ کتاب الجبر والقدر۔ کتاب الحکمین۔ کتاب الرد علی المعتزلۃ وطلحہ والزبیر۔

کتاب القدر۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب الاستطاعت۔ کتاب المعرفت۔ کتاب الثمانیہ ابواب۔

کتاب علی شیطان طاق۔ کتاب الاخبار۔ کتاب الرد علی المعتزلۃ۔

کتاب الرد علی ارسطالیس (ارسطاطالیس) فی التوحید۔ کتاب المجالس فی التوحید۔

کتاب المجالس فی الامامت"۔

ان کی جائے ولادت کے بارے میں ہم نے کہا ہے کہ وہ کوفہ ہے، ان کی نشوونما واسط میں ہوئی تھی ان کا تجارتی کاروبار بغداد میں تھا۔ پھر آپ بغداد چلے آئے تھے آخر عمر تک یہاں رہ گئے تھے، قصر وضاح کو اپنا مسکن بنایا تھا۔

جناب ہشام نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ آپ روایات

میں ثقہ ہیں، امر حدیث میں حُسن التحقیق تھے۔

﴿۱۱۶۴﴾

جناب ہشام بن سالم الجوالیقی رحمۃ اللہ علیہ

بشر بن مروان کے آزاد کردہ غلام تھے، ان کی کنیت ابوالحکم ہے۔ ثقہ ثقہ ہیں، یہ جوزجان کے قیدیوں میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے، اور انہوں نے ہشام سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

ان کی تین اور کتابیں ہیں جن کے نام یہ ہیں:

کتاب الحج کتاب التفسیر کتاب المعراج

﴿۱۱۶۵﴾

جناب ہشام بن محمد بن السائب رحمۃ اللہ علیہ

ہشام بن محمد بن السائب بن بشر بن زید بن عمرو بن حارث بن عبدالحارث بن عبدالعزیٰ بن امرؤ القیس بن عامر بن نعمان بن عامر بن عبدِ ود بن عوف بن کنانہ بن عوف بن عُذرہ بن زید اللات بن رُفیدہ بن ثور بن کلب بن وَبرۃ کی کنیت ابوالمنذر ہے۔ یہ بزرگوار ماہر انساب اور عربوں کی معرکہ آرائیوں کے واقف تھے، علم وفضل میں بلند وبالا مقام رکھتے تھے۔

ہمارے مذہب کے ساتھ خاص لگاؤ رکھتے تھے۔ ان کی مشہور و معروف بات ہے، انہوں نے ایک دفعہ کہا تھا:

"میں ایک بہت خطرناک مرض میں مبتلا ہو گیا تھا، نسیان کی وجہ سے مرا علم ختم ہو کر رہ گیا تھا، میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس میں آیا اور آپؑ کے سامنے بیٹھا تو آپؑ نے مجھے علم کا وہ جام پلایا کہ میرا سارا علم میرے پاس واپس آ گیا"۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام بھی انہیں اپنے قریب بٹھاتے تھے اور ان کا بہت زیادہ اکرام کرتے تھے۔

جناب ہشام کی بہت زیادہ کتابیں ہیں، ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب المنذئل الکبیر فی النسب" یہ کتاب الجمہرۃ سے دگنی ضخامت کی کتاب ہے۔

کتاب الجمہرۃ۔ کتاب حروب الاوس والخزرج۔ کتاب المشاتمات بین الاشراف۔
کتاب القداح والمیسر۔ کتاب اسواق العرب۔ کتاب اخبار ربیعہ۔ والبسوس وحروب تغلب وبکر۔
کتاب انساب الامم۔ کتاب المعمّرین۔ کتاب الاوائل۔ کتاب اخبار قریش۔ کتاب اخبار جُرھم۔
کتاب اخبار القمان بن عاد۔ کتاب اخبار بنی تغلب وایامھم وانسابھم۔ کتاب اخبار بنی عجل وانسابھم۔
کتاب بنی حنیفہ۔ کتاب کلب۔ کتاب اخبار تنوخ وانسابھا۔ کتاب مثالب ثقیف۔ کتاب مثالب بنی اُمیہ۔
کتاب الطاعون فی العرب۔ کتاب الاصنام۔ کتاب فتوح العراق۔ کتاب فتوح الشام۔ کتاب الردۃ۔
کتاب فتوح خراسان۔ کتاب فتوح فارس۔ کتاب مقتل عثمان۔ کتاب الجمل۔ کتاب صفین۔ کتاب النہروان۔
کتاب الغارات۔ کتاب مقتل امیرالمومنینؑ۔ کتاب مقتل حُجر بن عدی۔ کتاب مقتل رُشید ومیثم وجُویریہ بن مُسہر۔
کتاب عین والوردۃ۔ کتاب الحکمین۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام۔ کتاب قیام الحسن علیہ السلام۔ کتاب اخبار محمد بن حنفیہ۔
کتاب التباشیر بالاولاد۔ کتاب الموؤدات۔ کتاب من نُسب الیٰ اُمّہ من قبائل العرب۔ کتاب الطائف۔
کتاب رموز العرب۔ کتاب غرائب قریش وبنی ہاشم فی سائر العرب۔ کتاب اجزاء الخیل۔ کتاب الردّاد۔
کتاب الجیران۔ کتاب الخطب۔

ہمیں ان کتابوں کے بارے میں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن کامل نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن موسیٰ بن حمّاد نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں ہشام بن محمد نے بتایا۔

﴿۱۱۶۶﴾

جناب ہاشم بن المثنیٰ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ثقہ ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے سنا ابن ابی عُمیر سے، اور انہوں نے ہاشم سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۶۷﴾

جناب ہاشم بن ابراہیم العباسی رحمۃ اللہ علیہ

ہیں جنہیں المشرقی کہا جاتا ہے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی روایت ایک جماعت نے کی ہے۔

ہمیں حسین نے خبر دی، انہوں نے سنا علی بن محمد سے، انہوں نے حمزہ سے، انہوں نے سعد سے، انہوں نے محمد بن الحسین سے، انہوں نے صفوان سے، انہوں نے یونس سے، اور انہوں نے ہاشم سے، انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے نسخہ حدیث سماعت کیا۔

﴿۱۱۶۸﴾

جناب ہاشم بن حیّان رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوسعید المکاری نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حبشی بن قونی نے، اور انہوں نے کہا: ہمیں القاسم بن اسماعیل نے بتایا۔

﴿۱۱۶۹﴾

جناب ہیثم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابوکہمس کوفی اور عرب تھے۔

ان کی کتاب کا ذکر سعد بن عبداللہ نے "الطبقات" میں کیا ہے۔

﴿۱۱۷۰﴾

جناب ہیثم بن واقد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ان بزرگوار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کی روایت محمد بن سنان نے کی ہے، ہمیں اس بارے میں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی القاسم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوسُمینہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سنان نے، اور انہوں نے ہیثم بن واقد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۱﴾

جناب ہیثم بن عبداللہ الرُمّانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

یہ صاحب کتاب ہیں۔

﴿۱۱۷۲﴾

جناب ہیثم بن محمد الشمالی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ اور صاحب کتاب ہیں۔

ہمیں حسین نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمید سے، انہوں نے ابراہیم بن سلیمان سے، انہوں نے ہیثم بن محمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۳﴾

جناب ہیثم بن عُروہ التمیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے سنا احمد بن محمد سے، انہوں نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انہوں نے صفوان سے، اور انہوں نے ہیثم بن عُروہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۴﴾

جناب ہیثم بن ابی مَسرُوق رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو محمد ہے ان کے والد کا نام عبداللہ نہدی ہے، یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔

حدیث میں قریب الامر ہیں یعنی قابل اعتماد ہیں، ان کی کتاب "نوادر" ہے۔ ابن بُطّہ نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن محبوب نے، اور انہوں نے ہیثم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۵﴾

جناب ہارون بن خارجہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں ان کے بھائی کا نام مراد ہے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
انہوں نے بہت سی کتابیں تصنیف کی تھیں لیکن ان کتابوں کے راوی مختلف ہیں۔
ہمیں ابوعبداللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبدالجبار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن اسماعیل بن بزیع نے، انہوں نے سنا علی بن نعمان سے، اور انہوں نے ہارون سے سنا۔

﴿۱۱۷۶﴾

جناب ہارون بن حمزہ الغنوی الصیرفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ثقہ اور ہو بہو حدیث کو نقل کرنے والے تھے۔ انہوں نے حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
ان کی ایک کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے، ہمیں اس بارے میں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن تسنیم نے، انہوں نے سنا یزید بن اسحاق شَعَر سے، اور انہوں نے ہارون بن حمزہ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۷﴾

جناب ہارون بن الجہم رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہارون بن الجہم بن ثویر بن ابی فاختہ سعید بن جہمان، حضرت ام ہانیؑ بنت ابی طالب علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام تھے، جناب ہارون نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔
آپ کوفہ کے رہنے والے تھے ثقہ راوی ہیں، ہمیں احمد بن علی بن نوح نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن احمد الصفوانی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن ابراہیم بن ہاشم نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں

نے محمد بن خالد برقی سے، اور انہوں نے ہارون سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۷۸﴾

جناب ہارون بن عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطّہ نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ان کی کتاب کے بارے میں محمد بن احمد (احمد بن محمد) نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، انہوں نے علی بن وہبان سے، انہوں نے اپنے چچا سے اور انہوں نے کہا: ابن عیسیٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

﴿۱۱۷۹﴾

جناب ہارون بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہارون بن مسلم بن سعدان، سر من رائے میں کاتب تھے یہ وہاں آئے تھے، ان کا اصل مسکن انبار تھا ان کی کنیت ابو القاسم ہے، ثقہ اور اہمیت کے حامل تھے، الجبر والتشبیہ مکتب کے پیروکار تھے۔ انہوں نے حضرت امام علی نقی اور امام حسن عسکری علیہم السلام سے ملاقات کی تھی۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب التوحید۔ کتاب الفضائل۔ کتاب الخطب۔ کتاب المغازی۔ کتاب الدعا۔

انہوں نے حضرت امام ابوالحسن ثالث علیہ السلام سے مسائل پوچھے تھے۔ اس بارے میں ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، اور انہوں نے ہارون سے اُن کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۸۰﴾

جناب ہارون بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہارون بن الحسن بن محبوب بن وہب بن جعفر بن وہب البجلی، جریر بن عبداللہ کے حلیف تھے۔

یہ روایت میں ثقہ اور صدوق ہیں، انہوں نے اپنے والد سے اور دیگر راویان حدیث سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی کتاب نوادر ہے، ہمیں اس کی خبر ابن شاذان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں

نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی زاہر اور محمد بن ابی القاسم نے اور ان سب نے ہارون سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۸۱﴾

جناب ہارون بن عمر رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہارون بن عمر بن عبد العزیز بن محمد، ابو موسیٰ المجاشعی، حضرت امام رضا علیہ السلام کے صحابی تھے۔
ان کی کتابوں میں سے ایک کتاب "ما نزل فی القرآن فی علی علیہ السلام" ہے۔
ابو المفضل نے کہا ہم سے بیان کیا فضل بن محمد بن المسیب الشعرانی ابو محمد نے جرجان میں اور انہوں نے ہارون بن عمر سے سنا تھا۔

﴿۱۱۸۲﴾

جناب ہارون بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو علی اراجنی (الاوارجی) کاتب مصر کے رہنے والے تھے، یہ اپنے دور کے سرکردہ فرد تھے۔ شاعر متنبی نے ان کی مدح کی ہے ان کے بیٹے کا نام علی تھا، انہیں ہمارے مذہب کے ساتھ حسنِ تخصیص کا درجہ حاصل تھا۔ یہ ابو الحسن علی بن الحسین المغربی الکاتب کے جد تھے، یہ ابو الحسن ابو القاسم وزیر کے والد تھے۔ ان کی کتاب کا نام "الرد علی الواقفۃ" ہے۔

﴿۱۱۸۳﴾

جناب ہارون بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہارون بن موسیٰ بن احمد بن سعید بن سعید ابو محمد التلعکبری، قبیلہ بنی شیبان سے تھے۔ یہ ہمارے اصحاب کے اہم افراد میں تھے، روایت میں ثقہ اور معتمد، ان پر طعن نہیں کیا گیا ہے۔
ان کی کتابیں ہیں ان میں سے ایک کتاب، "کتاب الجوامع فی علوم الدین" ہے۔ میں ان کے گھر ان کے بیٹے ابو جعفر کے ساتھ حاضر تھا، لوگ یہ کتاب ان کے سامنے پڑھ رہے تھے۔

﴿۱۱۸۴﴾

جناب ھبۃ اللہ بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب ہبۃ اللہ بن احمد بن محمد الکاتب ابونصر المعروف ابن برنیۃ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ اُم کلثوم بنت ابی جعفر محمد بن عثمان العمری کے فرزند تھے۔ انہوں نے بہت زیادہ حدیث کا سماع کیا تھا، یہ علم کلام میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

یہ ابوالحسین بن الشبیہ العلوی الزیدی المذہب کے پاس حاضر ہوتے تھے انہوں نے ان کے نے اُن کی ایک کتاب پر کام کیا تھا، انہوں نے ۱۱۳ اماموں کی امامت کا ذکر کیا تھا کہ حضرت زید بن علی بھی امام تھے۔

مسلم بن قیس کی کتاب سے ان کے خلاف دلیل قائم کی تھی کہ ۱۲ امام امیر المومنین علی علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

کتاب الامامت۔ کتاب فی اخبار ابی عمرو عمری وابی جعفر العُمر تین۔

میں (نجاشی) نے ابوالعباس بن نوح کو دیکھا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب "اخبار الوکلاء" میں انہیں قابل اعتماد بتایا ہے، یہ صاحب کثیر الزیارت تھے۔ یہ اپنی آخری زیارت میں ۴۰۰ھ میں غدیر کے دن حضرت امام علی علیہ السلام کے روضہ پر یہ ہمارے ساتھ تھے۔

﴿۱۱۸۵﴾

جناب ہلال بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابوالفتح ہے، فربہ اور کاغذ فروخت کرنے والے تھے۔

یہ قابل اعتماد رجل تھے، ثقہ راوی ہیں۔

ان کی کتاب کا نام:

کتاب الردّ علی من ردّ آثار الرسول واعتمد نتائج العقول

maablib.org

باب الیاء

﴿۱۱۸۶﴾

جناب یحییٰ بن القاسم رحمۃ اللہ علیہ

ابوبصیر اسدی، ایک قول ہے کہ ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ ثقہ اور وَجیہ فرد ہیں۔ انہوں نے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ ایک قول ہے کہ انہوں نے یحییٰ بن ابوالقاسم سے روایت کی ہے ابوالقاسم کا نام اسحاق ہے۔ جناب ابوبصیر نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے بھی حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کا نام "کتاب یوم ولیلۃ" ہے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن جعفر نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن علی بن ابی حمزہ نے، اور انہوں نے ابوبصیر سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔ ان کا انتقال ۱۵۰ھ میں ہوا تھا۔

﴿۱۱۸۷﴾

جناب یحییٰ بن علیم الکلبی العلیمی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ اور ہو بہو نقل حدیث کرنے والے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کا نام "الزہد" ہے۔ ہمیں محمد بن عثمان نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد بن نہیک نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے، اور انہوں نے یحییٰ بن عَلیم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۸۸﴾

جناب یحییٰ بن الحسن رحمۃ اللہ علیہ

حضرت یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن حسین بن علی بن حسین علی بن ابی طالب علیہم السلام الحسینی عالم فاضل اور صدوق تھے۔ انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے کافی کتابیں تصنیف کی تھیں ان میں سے دو کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب نسب آل ابی طالبؑ ☆ کتاب المسجد

ہمیں محمد بن عثمان بن الحسن النصیبی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن یحییٰ بن الحسن نے، انہوں نے کہا: ہمیں میرے دادا نے بتایا۔

﴿۱۱۸۹﴾

جناب یحییٰ بن زکریا بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔ بنی کندہ قبیلے کے فرد تھے، گھاس بیچتے تھے۔

یہ الشیخ، الثقہ اور الصدوق تھے انہیں مطعون نہیں کیا گیا، ان کے والد نے حسین بن ابی علاء، محمد بن حمران، کلیب بن معاویہ اور صفوان بن یحییٰ سے حدیث سنی تھی اور ان سے ان کے فرزند یحییٰ نے حدیث سنی۔

جناب یحییٰ کی کتابوں میں سے ایک کتاب "الفضائل" ہے۔ ہمیں اس بارے میں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہمیں یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۱۹۰﴾

جناب یحییٰ مکنّیٰ ابو محمد العلوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی زبارہ میں سے تھے، علوی، سید، متکلم اور فقیہ تھے، ان کا تعلق نیشا پور سے تھا۔

ان کی بہت زیادہ کتابیں ہیں اُن میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب المسح علی الرجلین ☆ کتاب ابطال القیاس ☆ کتاب التوحید

﴿۱۱۹۱﴾

جناب یحییٰ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ

محدث جناب یحییٰ بن ابی بکر بن مہرویہ القزوینی کی کتاب "نوادر" ہے۔

ہمیں اس بارے میں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بطہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن خالد نے، اور انہوں نے یحییٰ سے ان کی نوادر کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۹۲﴾

جناب یحییٰ بن زکریا النرماشیری رحمۃ اللہ علیہ

کنیت ابوالحسین حدیث میں مضطرب تھے۔

ان کی ایک کتاب ہے جس کا نام "مجس الذہب" ہے۔

ہمارے بعض اصحاب نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے ان کی کتابوں میں سے "کتاب منازل الصحابہ فی الطاعۃ والمعصیۃ اور کتاب المتعہ" - کتاب فدک اور کتاب المحنت دیکھی ہیں۔

﴿۱۱۹۳﴾

جناب یحییٰ بن محمد بن احمد رحمۃ اللہ علیہ

جناب یحییٰ بن محمد بن احمد بن محمد بن عبداللہ بن حسن بن علی بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ابو محمد فقیہ، عالم اور متکلم تھے، ان کا مسکن نیشاپور تھا۔

انہوں نے کافی کتابیں تصنیف کی تھیں ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب الاصول ☆ کتاب الامامت ☆ کتاب الفرائض ☆ کتاب الایضاح فی المسح علی الخفین

﴿۱۱۹۴﴾

جناب یحییٰ بن یحییٰ الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں ہمیں اس بارے میں احمد بن عبدالواحد نے خبر دی۔ انہوں نے سنا علی بن محمد سے، انہوں نے علی بن حسن سے، انہوں نے اپنے بھائی سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۹۵﴾

جناب یحییٰ بن سعید القطّان رحمۃ اللہ علیہ

ابوزکریا عامہ سے تعلق رکھتے ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ اس بارے میں ہمیں محمد بن عثمان بن حسن نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن ابراہیم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوحاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بشار نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید القطّان نے کہ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴿۱۱۹۶﴾

جناب یحییٰ بن خلف الوایشی الھمدانی رحمۃ اللہ علیہ

روایت میں ثقہ ہیں، کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس بارے میں احمد بن محمد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن عبداللہ المحمدی نے اور انہوں نے یحییٰ بن خلف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۹۷﴾

جناب یحییٰ بن العلاء البجلی الرازی رحمۃ اللہ علیہ

ابوجعفر ثقہ راوی ہیں اصل میں یہ کوفہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی کتاب ہے، ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔ اس بارے میں ہمیں احمد بن عبدالواحد نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبیداللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن رباح نے انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن زکریا بن یحییٰ نے، اور انہوں نے یحییٰ بن العلاء سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۱۹۸﴾

جناب یحییٰ بن عمران رحمۃ اللہ علیہ

جناب یحییٰ بن عمران بن علی بن ابی شعبہ الحلبی نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔ جناب یحییٰ ثقہ ثقہ اور الحدیث صحیح ہیں، ان کی تصنیف کردہ کتاب کی ایک جماعت نے روایت کی ہے، میں نے ان کی کتاب ابو العباس احمد بن علی کے سامنے پڑھی تھی۔

انہوں نے کہا: تمہیں اس کی حسن بن حمزہ نے خبر دی، انہوں نے سنا علی بن ابراہیم بن ہاشم سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن ابی عُمیر نے اور انہیں یحییٰ بن عمران نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا تھا یہ وہ کتاب ہے جس سے ہمارے اصحاب کی کثیر تعداد نے روایت کی ہے۔

﴿۱۱۹۹﴾

جناب یحییٰ بن عبد الرحمن ازری کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

جناب یحییٰ کی کتاب سے بہت سے ہمارے اصحاب نے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الطاطری نے، انہوں نے سنا علی بن حسن بن رباط سے، اور انہوں نے یحییٰ بن عبد الرحمن سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۰﴾

جناب یحییٰ بن سالم الفراء کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ زیدیہ مکتب سے تعلق رکھتے تھے روایت میں ثقہ ہیں۔ انہوں نے ایک کتاب تصنیف کی تھی، اس کی روایت ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم بن محمد بن قاسم علوی حسنی (الحسینی) نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو جعفر احمد بن محمد بن القاسم الہروی نے کوفہ میں، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن حسین خثعمی نے بتایا۔

﴿۱۲۰۱﴾

جناب یحییٰ اللحام الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ ثقہ راوی ہیں۔

ان کی کتاب کی روایت حسن بن محبوب نے کی ہے، ہمیں اس بارے میں خبر دی احمد بن علی نے، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا حسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن خالد برقی سے، انہوں نے کہا: حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے یحییٰ اللحام سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۲﴾

جناب یحییٰ بن ہاشم کوفی رحمۃ اللہ علیہ

قلیل احادیث ان سے مروی ہیں، روایت میں ثقہ ہیں۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کے بارے میں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سلیمان نے، اور انہوں نے یحییٰ بن ہاشم سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۳﴾

جناب یحییٰ بن الحجاج الکرخی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

یہ اور ان کے بھائی خالد بن حَجاج ثقہ ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کے بارے میں احمد بن علی نے خبر دی کہ ہم سے بیان کیا ابوالقاسم حسن بن عثمان بن علی بن حسن بن محمد البغدادی السّماک اور ابوبکر محمد بن احمد بن محمد بن ادریس بغدادی الخازن نے، دونوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا عمرو بن سعید بن بُزُد بن ایوب فزاری نے بغداد میں انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا ابوسعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سلیمان نے، انہوں نے کہا:

ہمیں یحییٰ بن حجاج نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۰۴﴾

جناب یحییٰ بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب یحییٰ بن ابراہیم بن ابی البلاد یحییٰ، بنی عبداللہ بن غلطفان کے حلیف تھے۔ ثقہ راوی ہیں، ان کے والد ابراہیم بھی ثقہ ہیں۔ جناب یحییٰ قرات میں ید طولیٰ رکھتے تھے یہ ہمارے مکتب کے پیروکار تھے۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کے بارے میں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن جعفر الرزاز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا اللؤلؤی نے، اور انہوں نے یحییٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۵﴾

جناب یحییٰ بن عبدالحمید رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں اس بارے میں ہمیں ایک جماعت نے خبر دی، انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے سنا، انہوں نے محمد بن موسیٰ (بن) متوکل سے، انہوں نے موسیٰ بن ابی موسیٰ الکوفی سے، انہوں نے محمد ایوب سے، اور انہوں نے یحییٰ بن عبدالحمید سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۶﴾

جناب یونس بن یعقوب رحمۃ اللہ علیہ

جناب یونس بن یعقوب بن قیس ابو علی الجلاب البجلی الدُّھنی کی والدہ منبّہ بنت عمار بن ابی معاویہ الدُّھنی، معاویہ بن عمار الدھنی، کی بہن تھیں۔ جناب یونس حضرت امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کے خواص میں سے تھے یہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے وکیل بھی تھے۔ ان کا انتقال حضرت امام رضا علیہ السلام کے دور امامت میں مدینہ میں ہوا تھا، ان کی تجہیز و تکفین کے تمام امور امامؑ نے ادا کیے تھے کہ آنجنابؑ کے نزدیک صاحب منزلت تھے۔

یہ ثقہ راوی ہیں، ابتداء میں مکتب فطحیہ کے پیروکار تھے بعد میں ہمارے مکتب کی طرف رجوع کیا۔

ان کی کتاب کا نام "الحج" ہے ہمیں اس بارے میں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن المفضّل بن ابراہیم اشعری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن

فضال نے، اور انہوں نے یونس بن یعقوب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۷﴾

جناب یونس بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ

یہ آل یقطین میں سے علی بن یقطین بن موسیٰ کے حلیف تھے نیز بنی اسد کے حلیف تھے۔ ان کی کنیت ابو محمد ہے یہ ہمارے اصحاب میں سرکردہ متقدم اور صاحب عظیم المنزلت تھے۔ ان کی ولادت ہشام بن عبد الملک کے دور حکومت میں ہوئی تھی ان کی ملاقات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے صفا اور مروہ کے درمیان ہوئی تھی، لیکن انہوں آنجنابؑ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا تھا۔

انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم اور امام علی رضا علیہما السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، حضرت امام رضا علیہ السلام نے ان کے علم اور فتاویٰ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک دفعہ مال کثیر ان کے لئے وقف کیا گیا لیکن انہوں نے مال قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا، حق کو نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے۔ جناب یونس بن عبد الرحمنؒ کی مدح اور ذم میں روایات موجود ہیں۔

ابو العمرو الکشی نے کہا: ہمارے اصحاب میں سے بہت سے لوگوں نے مجھے ان کی مدح وذم کے بارے میں بتایا، انہوں نے جعفر بن محمد سے سنا مجھے علی بن محمد بن قتیبہ نے بتایا، انہوں نے کہا: مجھے بتایا فضل بن شاذان نے، انہوں نے کہا: مجھے عبد العزیز بن المھتدی نے بتایا، یہ اہل قم میں سے تھے، میں نے ان سے ملاقات کی تھی اور یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے وکیل تھے، اور ان کے خواص میں سے تھے۔

انہوں نے کہا: میں ہر وقت آپؑ کے حضور حاضر نہیں ہو سکتا مجھے مسائل پوچھنے ہوتے ہیں اور تو پھر میں دینی معلومات کس سے حاصل کروں؟

امامؑ نے فرمایا: خُذْ عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (یونس بن عبد الرحمن سے پوچھ لیا کرو)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں عظیم منزلت حاصل تھی، ایسی روایت الکشی نے بھی کی ہے، انہوں نے حسن علی بن یقطین سے ایسا ہی سنا تھا۔

ہمارے استاد ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان نے اپنی کتاب "مصابیح النور" میں لکھا ہے: "مجھے الشیخ الصدوق ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہؒ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین بن بابویہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن جعفر الحمیریؒ نے، انہوں نے کہا: ہم سے ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفریؒ نے بیان کیا: ایک دن میں نے حضرت امام ابو محمد صاحب العسکر علیہ السلام کے سامنے جناب یونس کی کتاب "یوم ولیلۃ" پیش کی۔

آنجنابؑ نے فرمایا: تَصْنِيفُ مَنْ هٰذَا؟ (یہ تصنیف کس کی ہے؟)

میں نے عرض کیا: یہ آل یقطین کے حلیف یونس کی تصنیف ہے۔

آنجنابؑ نے فرمایا: أَعْطَاهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ بِكُلِّ حَرْفٍ نُوراً يَوْمَ الْقِيَامَةِ (اللہ رب العزت قیامت کے دن یونس کو ان کی کتاب کے ہر حرف کے عوض نور عطا کرے گا) اور یونس کی بہت زیادہ تعریف کی۔

اس کتاب میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ مزید ان کے احوال کا ذکر کیا جائے، یہاں ہم نے ان کے کچھ احوال کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ اُن کے ہم پر حقوق بنتے ہیں تاکہ کچھ حق ادا ہو جائے۔

جناب یونس کی تصانیف بہت زیادہ ہیں جن میں ہیں:

کتاب السہو۔ کتاب الآداب والدلالت علی الخیر۔ کتاب الزکوۃ۔ کتاب جوامع الاثار۔

کتاب الشرائع۔ کتاب الصلاۃ۔ کتاب العلل الکبیر۔ کتاب اختلاف الحج۔

کتاب الاحتجاج فی الطلاق۔ کتاب علل الحدیث۔ کتاب الفرائض الصغیر۔

کتاب الجامع الکبیر فی الفقہ۔ کتاب التجارات۔ کتاب تفسیر القران۔ کتاب الحدود۔ کتاب الآدب۔

کتاب المثالب۔ کتاب علل النکاح وتحلیل المتعہ۔ کتاب البداء۔ کتاب نوادر البیوع۔

کتاب الرد علی الغلاۃ۔ کتاب ثواب الحج۔ کتاب النکاح۔ کتاب المتعہ۔ کتاب الطلاق۔

کتاب المکاسب۔ کتاب الوضو۔ کتاب البیوع والمزارعات۔ کتاب یوم ولیلۃ۔

کتاب اللؤلؤ فی الزہد۔ کتاب الامامت۔ کتاب فضل القران

ہمیں محمد بن علی ابو عبداللہ بن شاذان قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں احمد بن محمد بن یحییٰ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبداللہ بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہمیں یونس بن عبدالرحمن نے اپنی تمام کتابوں کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۰۸﴾

جناب یونس بن علی القطّان رحمۃ اللہ علیہ

ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے، کوفہ میں طاق جیان میں رہتے تھے، گھوڑوں کے معالج تھے۔ یہ حدیث میں قریب الامر یعنی قابل اعتماد تھے۔

ان کی کتاب "المزار" ہے۔ ہمیں اس بارے میں حسین بن عبیداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد

بن جعفر نے، انہوں نے سنا حُمید سے اور انہوں نے یونس بن علی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۰۹﴾

جناب یونس بن ظبیان رحمۃ اللہ علیہ

موالیوں میں سے تھے، یہ روایت میں بہت ضعیف ہیں ان کی روایات کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، ان کی ہر کتاب تخلیط سے پُر ہے۔

ہمیں محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یعقوب بن یوسف بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ذبیان بن حکیم اُودی نے، اور انہوں نے یونس بن ظبیان سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱۰﴾

جناب یونس بن رِباط البجلی رحمۃ اللہ علیہ

قبیلہ بجیلہ کے حلیف تھے، کوفی تھے حدیث میں ثقہ ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب کی ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن سالم بن عبدالرحمن نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ابی بشر نے، اور انہوں نے یونس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱۱﴾

جناب یعقوب بن سالم الاحمر رحمۃ اللہ علیہ

یہ اسباط بن سالم کے بھائی تھے، ثقہ ہیں اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ان کی کتاب حلال و حرام کے احکام پر مشتمل ہے جو ابواب کی صورت میں ہے۔

ہمیں احمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان

کیا احمد بن یوسف بن یعقوب نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن اسباط نے، اور انہوں نے اپنے چچا سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱۲﴾

جناب یعقوب بن نُعَیم رحمۃ اللہ علیہ

جناب یعقوب بن نُعَیم بن قرقارہ الکاتب ابو یوسف، ہمارے جلیل القدر اصحاب میں سے تھے۔ حدیث میں ثقہ ہیں انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے کتاب "الامامت" تصنیف کی تھی۔

ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عبد اللہ نے، انہوں نے کہا: ہمیں ابو نُعَیم نصر بن عصام بن المُغیرۃ القمری جو محارب بن فہر میں سے تھے نے بیان کیا اور انہوں نے یعقوب بن نُعَیم سے سنا۔

﴿۱۲۱۳﴾

جناب یعقوب بن اسحاق بن السِکّیت رحمۃ اللہ علیہ

جناب یعقوب بن اسحاق السکیت ابو یوسف حضرت امام ابو جعفر الثانی اور حضرت امام علی نقی علیہما السلام کے نزدیک ارفع واعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ انہوں نے حضرت امام ابو جعفر ثانی علیہ السلام سے کچھ احادیث ومسائل سماعت کیے تھے۔ متوکل عباسی نے انہیں ان کے تشیع کی بنا پر شہید کر دیا تھا، یہ واقعہ شہرت کا حامل ہے۔ یہ علوم عربیہ اور لغت میں درجۂ کمال پر تھے، حدیث میں ثقہ مصدق (صدوق) ہیں ان پر کسی نے طعن نہیں کیا۔

ان کی کتابوں میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

کتاب اصلاح المنطق۔ کتاب الالفاظ۔ کتاب ما اتفق لفظہ واختلف معناہ۔ کتاب الاضداد۔

کتاب المذکر والمونث۔ کتاب المقصور والممدود۔ کتاب الطیر۔ کتاب النبات۔ کتاب الوحش۔

کتاب الارضین والجبال والاودیۃ۔ کتاب الاصوات۔

کتاب ما صنعہ من شعر الشعراء، شعر امرؤ القیس، شعر زہیر، شعر النابغۃ، شعر الاعشیٰ، شعر ابی داؤد، شعر بشر بن ابی حازم، شعر اوس بن حجر، شعر علقمۃ الفحل، شعر طرفۃ، شعر عنترہ، شعر عمرو بن کلثوم، شعر الحارث بن حلزۃ الیشکری، شعر الفرزدق،

شعر الاخطل، شعر جریر، شعر عامر بن الطفیل، شر السلیک بن السلکة، شعر جامع مرجیہ (مُرجیۃ)،
شعر عمرو بن احمر، شعر حسّان بن ثابت

ہمیں ابو احمد عبدالسلام بن حسین بن محمد بن عبداللہ البصری نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہمیں ابو القاسم عمر بن محمد خلال (حلال) نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو عبداللہ ابراہیم بن عرفہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ثعلب نے، اور انہوں نے یعقوب بن اسحاق سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

《۱۲۱۴》

جناب یعقوب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ

جناب یعقوب بن یزید بن حمّاد الانباری السلمی، ابو یوسف، المنتصر عباسی کے کاتب تھے۔ انہوں نے حضرت امام جعفر ثانی علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا یہ بغداد منتقل ہو گئے تھے۔ یہ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔

ان کی کتابوں کے نام یہ ہیں:

☆کتاب البداء ☆کتاب المسائل ☆کتاب نوادر الحج ☆کتاب الطعن علی یونس

ہمیں علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا:

ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے یعقوب بن یزید سے ان کی کتابوں کے بارے میں سنا۔

《۱۲۱۵》

جناب یعقوب بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ

جناب یعقوب بن شعیب بن میثم بن یحییٰ التمار بنی اسد کے حلیف تھے ان کی کنیت ابو محمد ہے ثقہ راوی ہیں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ابن سعید اور ابن نوح نے ان کا ذکر کیا ہے ان کی کتاب ہے، ہمارے متعدد اصحاب نے اس سے روایت کی ہے۔

ہمیں محمد بن علی قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی

عُمیر نے، اور انہوں نے یعقوب بن شعیب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱۶﴾

جناب یعقوب السرّاج کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں، ان کی کتاب ہے۔

ہمیں حسین بن حسن بن حمزہ نے خبر دی، انہوں نے ابن بُطّہ سے سنا۔ انہوں نے البرقی سے، انہوں نے حسین بن محبوب سے، اور انہوں نے یعقوب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۱۷﴾

جناب یعقوب بن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے عامہ سے حدیث سنی تھی، انہوں نے مسند امیر المومنین علیہ السلام تصنیف کی تھی۔

انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت کی مسانید سے روایت کی ہے انہوں نے مسند عمار بن یاسر بھی تصنیف کی تھی، میں نے یہ کتاب ابوعمر عبدالواحد بن مہدی کے سامنے پڑھی تھی۔

انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے دادا یعقوب نے اپنی کتاب کے بارے میں۔ ان کی ایک کتاب "الرسالۃ" ہے جو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی احادیث پر مشتمل ہے۔

﴿۱۲۱۸﴾

جناب یوسف بن یعقوب الجُعفی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ضعیف راوی ہیں انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت جابرؓ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عمر بن رباح نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سالم الخزّ ارز نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا زکریا بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یوسف بن یعقوب نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۱۹﴾

جناب یوسف بن حمّاد قیراط کوفی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث میں ضعیف ہیں، یہ صاحب کتاب ہیں۔

﴿۱۲۲۰﴾

جناب یوسف بن عقیل البجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ثقہ راوی ہیں قلیل الحدیث ہیں۔

قمی علماء نے کہا ہے کہ ان کی ایک کتاب ہے میرے پاس ان کی جو کتاب ہے وہ محمد بن قیس کی کتاب ہے۔

ہمیں ابوالحسن بن جُندی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ھمّام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسین ہمدانی نے، انہوں نے کہا: ہمیں محمد بن خالد برقی نے، اور انہوں نے یوسف سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۱﴾

جناب یوسف بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

جناب یوسف بن ثابت بن ابی سعدہ ابواُمیہ کوفی ثقہ راوی ہیں۔ انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے، ثعلبہ بن میمون نے اس کی روایت کی ہے ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے انہوں نے سنا، احمد بن ادریس سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحسن بن علی بن فضّال نے اور انہوں نے ثعلبہ سے اس کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۲﴾

جناب یزید ابو خالد القماط رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی عجل بن لُجیم کے حلیف تھے کوفہ کے رہنے والے تھے، ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، ان کی کتاب ہے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے۔

ہمیں ابو عبد اللہ بن شاذان نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن علی بن حاتم نے، انہوں نے سنا محمد بن احمد بن ثابت سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن بکر بن جناح نے، انہوں نے سنا صفوان سے، اور انہوں نے یزید ابو خالد سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۳﴾

جناب یزید بن خلیفہ الحارثی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ایک جماعت نے اس کی روایت کی ہے ہمیں محمد بن محمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو الحسن بن داؤد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن عقدہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن احمد نے، انہوں نے علی بن حسن سے، انہوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، اور انہوں نے یزید بن خلیفہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۴﴾

جناب یزید بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ

جناب یزید بن اسحاق بن ابی السخف (السحف) الغنوی ابو اسحاق کا لقب شَعَر (شَغَر) تھا۔

ان کی کتاب کے بارے میں ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

ہمیں ابو عبد اللہ قزوینی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حاتم نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن الحمیری نے، انہوں نے سنا اپنے والد سے، اور انہوں نے یزید بن اسحاق سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۵﴾

جناب یزید بن الحسین رحمۃ اللہ علیہ

ابن نوح نے کہا: ہمیں حسین بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: میں نے یزید بن حسین سے اُن کی کتاب "نوادر" کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۶﴾

جناب یاسین نابینا رحمۃ اللہ علیہ

(روغن فروش)

بصرہ کے رہنے والے تھے جب یہ بصرہ میں تھے تو انہوں وقت انہوں نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کی تھی اور آپؑ سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

انہوں نے یہ کتاب جو اُن کی طرف منسوب ہے تصنیف کی تھی ہمیں محمد بن علی نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن یحییٰ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا سعد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ بن عُبید نے، اور انہوں نے یاسین سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۷﴾

جناب یاسر خادم الرضا علیہ السلام

یہ حمزہ بن الیسع کے حلیف تھے ان کے پاس مسائل تھے۔

ہمیں اس کی خبر محمد بن محمد نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا الحسن بن حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابن بُطّہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا البرقی نے، انہوں نے کہا: ہمیں یاسر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

باب الکنیت

﴿۱۲۲۸﴾

جناب ابوبدر کوفی رحمۃ اللہ علیہ

ان کا اسم مذکور نہیں ہے ان کی ایک کتاب ہے، متعدد راویوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

ان میں سے ایک محمد بن سنان ہیں انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حمزہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن عبداللہ بن یحییٰ نے، انہوں نے سنا احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے ابوسُمینہ سے، انہوں نے ابن سنان سے، اور انہوں نے ابوبدر سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۲۹﴾

جناب ابوبلال الاشعری رحمۃ اللہ علیہ

قلیل الحدیث ہیں ان کی کتاب ہے۔

ہمیں اس کی خبر حسین نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابراہیم نے، اور انہوں نے ابوبلال سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۰﴾

جناب ابویحییٰ الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ

الکشی نے کہا ہے یہ اصحاب حدیث میں جلیل و اجل تھے۔

اللہ رب العزت نے انہیں یہ رزق بے پناہ دے رکھا تھا انہوں نے الحشوئیہ کی رد میں بہت سے کتابیں لکھی تھیں،

ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

☆ کتاب خلاف عمر بروایت اہل الحشو

☆ کتاب محنۃ النابتہ۔ اس کتاب میں مذہب اہل الحشو کی تفصیلات اور ان کی برائیاں مذکور ہیں۔

مفاخرۃ البکریہ والعربیہ☆مناظرہ الشیعی والمرجی فی المسح علی الخفین واکل الجری وغیرذٰلک۔

کتاب الغوغا من اصناف الامۃ من المرجئیۃ والقدریۃ والخوارج فی المتعۃ والرجعۃ والمسح علی الخفین وطلاق التقیۃ۔

کتاب التسویہ فیہ خطا ابن جریح (جُریح) فی تزویج العرب من الموالی۔

کتاب الصہاکی، فضائح الحشویہ، التفویض، الاوائل، طلاق المجنون، استنباط الحشویہ، الرد علی الشجری، نکاح السکران، الرد علی الحنبلی"۔

﴿۱۲۳۱﴾

جناب ابوایوب المدنی رحمۃ اللہ علیہ

ان نوح نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن علی بن ہشام نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن محمد ماجیلویہ کہ انہوں نے ابوایوب المدنی کی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۳۲﴾

جناب ابوالربیع الشامی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں ابن نوح نے خبردی انہوں نے سنا حسین بن علی سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسین بن ابی خطاب سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، انہوں نے خالد بن جریر سے ،اورانہوں نے ابوربیع شامی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۳﴾

جناب ابوہارون السلمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بنی امیہ کے حلیف تھے ایک قول ہے کہ ان کا نام ثابت بن توبہ تھا۔ ہمیں ابن نوح نے خبردی انہوں نے سنا محمد بن احمد بن داؤد سے، انہوں نے ابن عُقدہ سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا القاسم بن اسماعیل نے ،انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا عُبیس بن ہشام نے، انہوں نے ابوہارون السلمی حلیف بنی امیہ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۴﴾

جناب ابویحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

(نابینا)

ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبردی، انہوں نے حسین بن علی بن سفیان سے سنا، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: میں نے عمر بن طرخان سے ابویحییٰ مکفوف کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۵﴾

جناب ابویحییٰ حنّاط رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبردی حسین بن عبید اللہ نے، انہوں نے سنا حسین بن علی سے، انہوں نے حُمید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے ابویحییٰ حنّاط کی کتاب کے بارے میں۔

﴿۱۲۳۶﴾

جناب ابوجُنادہ الاعمیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(نابینا)

ابن نوح نے محمد بن علی بن ہشام سے سنا، انہوں نے محمد بن علی ماجیلویہ سے، انہوں نے ابن ابی خطّاب سے، اور انہوں نے ابوجنادہ الاعمیٰ سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۷﴾

جناب ابوعبداللہ الجاموارنی رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطّہ نے البرقی سے سنا، انہوں نے ابوعبداللہ الجاموارنی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۸﴾

جناب ابوعلی الحرّانی رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ نے احمد بن محمد بن خالد سے سنا، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے ابوعلی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۳۹﴾

جناب ابوشُعیب المحاملی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ ثقہ راوی ہیں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے رجال میں سے ہیں۔

علی بن الحکم بن زہیر الانباری کے حلیف تھے ان کی کتاب ہے۔

ہمیں حسین بن عبید اللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسین بن علی بن سفیان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے سنا محمد بن عبد الجبار سے، انہوں نے عباس بن معروف سے، اور انہوں نے ابوشعیب سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۰﴾

جناب ابوطالب بصری رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے ابوطالب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۱﴾

جناب ابوالعباس صاحب عمّار بن مروان رحمۃ اللہ علیہ

ابن بُطہ نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے ابوالعباس سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۲﴾

جناب ابو معشر المدنی رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن کامل نے کہا، ہم سے بیان کیا داؤد بن محمد بن ابی معشر انصاری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا میرے والد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو معشر نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۴۳﴾

جناب ابو عبدالرحمن العرزمی رحمۃ اللہ علیہ

ابن نوح نے ابن حمزہ سے سنا انہوں نے ابن بُطہ سے، انہوں نے برقی سے، اور انہوں نے ابو عبدالرحمن سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۴﴾

جناب ابوالحسن نہدی رحمۃ اللہ علیہ

حسین نے ابن حمزہ سے سنا، انہوں نے ابن بُطہ سے سنا، انہوں نے محمد بن علی بن محبوب سے، اور انہوں نے ابوالحسن نہدی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۵﴾

جناب ابوایوب الانباری رحمۃ اللہ علیہ

یہ انبار سے بغداد منتقل ہوئے تھے ابن نعمان نے ابن حمزہ سے، انہوں نے برقی سے، اور انہوں نے ابوایوب سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۶﴾

جناب ابو مَخلَدْ السَّراج رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں خبردی محمد بن جعفر نے ،انہوں نے سنا احمد بن محمد بن سعید سے ،انہوں نے محمد بن عبداللہ بن غالب سے ،انہوں نے علی بن الحسن الطاطری سے ،انہوں نے ابن ابی عُمیر سے ،انہوں نے ابومخلد السراج سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۷﴾

جناب ابو عثمان الاحول رحمۃ اللہ علیہ

حسین نے ابن حمزہ سے ،انہوں نے ابن بُطہ سے ،انہوں نے برقی سے ،انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ،انہوں نے صفوان سے ،اور انہوں نے ابوعثمان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۸﴾

جناب ابوسلیمان الجبلی رحمۃ اللہ علیہ

ان سے ابن نوح اور دوسرے رجال نے روایت لی ہے۔

انہوں نے سنا حمزہ سے ،انہوں نے ابن بُطہ سے ،انہوں نے برقی سے ،اور انہوں نے ابوسلیمان سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۴۹﴾

جناب ابو حَیُّون رحمۃ اللہ علیہ

اس کے علاوہ ان کے بارے میں مزید معلومات نہیں ہیں، ان کی کتاب کا نام "الملاحم" ہے۔

ہمیں علی بن احمد نے خبردی، انہوں نے سنا محمد بن حسن سے ،انہوں نے سعد سے ،انہوں نے احمد بن ابی عبداللہ برقی سے ،اور انہوں نے ابوحَیُّون سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۵۰﴾

جناب ابوحبیب النباجی رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں ہمیں ابوالحسین علی بن احمد نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن نے، انہوں نے حمیری سے، انہوں نے ایوب بن نوح سے، انہوں نے صفوان سے انہوں نے ابن مُسکان سے، اور انہوں نے ابوحبیب سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۵۱﴾

جناب ابوالجوزاء تمیمی رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب تصنیف ہیں، ان کی کتاب کی روایت محمد بن حسن صفّار نے کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں خبر دی ابن ابی جید نے، انہوں نے سنا محمد بن الحسن ولید سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن حسن صفّار نے، انہوں نے ابوالجوزاء تمیمی سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

نیز ان سے ان کی کتاب کی روایت محمد بن عبدالجبار نے کی ہے، محمد بن عبداللہ الحمیر ی نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عبدالجبار سے، اور انہوں نے ابوالجوزاء سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۵۲﴾

جناب ابوساسان کوفی رحمۃ اللہ علیہ

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

ان کی کتاب ہے ہمیں اس کی خبر محمد بن عثمان نے دی، انہوں نے سنا جعفر بن محمد سے، انہوں نے عبیداللہ بن احمد بن نہیک سے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا علی بن حسن الطاطری نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابن حمزہ نے ، اور انہوں نے ابوساسان سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۵۳﴾

جناب ابو الشذ اخ رحمۃ اللہ علیہ

احمد بن حسینؒ نے ذکر کیا ہے کہ ان کی طرف امامت کے موضوع پر ایک کتاب بھیجی گئی ہے جو ابو الشذ اخ کی کتاب "الامامت" تھی، انہوں کتاب پر ابو الشذ اخ کے دستخط تھے، یہ تقریباً پچاس اوراق پر مشتمل تھی انہوں نے یہ کتاب اپنے والد کو دکھائی لیکن راوی کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکیں۔

﴿۱۲۵۴﴾

جناب ابو طالب الازدی البصری الشعرانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں اس کی کتاب کی روایت ان سے محمد بن خالد البرقی نے کی ہے۔

ہمارے اصحاب نے کہا: اس راوی کو صرف ایک جہت سے جانا گیا ہے، اور کسی اور جہت سے ان کے بارے میں معلومات نہیں ہیں۔

ہمیں ہمارے متعدد اصحاب نے خبر دی ہے، حسن بن حمزہ سے، انہوں نے ابن بُطّہ سے، انہوں نے احمد بن محمد بن خالد سے، انہوں نے اپنے والد سے، اور انہوں نے کہا: ہمیں ابو طالب الازدی نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

﴿۱۲۵۵﴾

جناب ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ

جناب ابو طاہر بن حمزہ بن الیسع، احمد کے بھائی ہیں۔

انہوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا، یہ قمی ہیں، نیز انہوں نے حضرت امام ابو الحسن ثالث علیہ السلام سے احادیث کا سماع کیا تھا ان کے پاس نسخہ حدیث ہے۔

ہمیں اس کی خبر الحسین بن عبید اللہ نے دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن عیسیٰ نے، اور انہوں نے کہا ہمیں ابو طاہر بن حمزہ نے بتایا۔

﴾۱۲۵۶﴿

جناب ابو شبل رحمۃ اللہ علیہ

ریشمی کپڑے کے بیوپاری تھے۔

مجھے محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا یحییٰ بن زکریا بن شیبان نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا ابو شبل نے اپنی کتاب کے بارے میں۔

انہوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث کا سماع کیا تھا۔

﴾۱۲۵۷﴿

جناب ابو عصام رحمۃ اللہ علیہ

حُمید بن زیاد نے ذکر کیا ہے کہ میں نے ابو جعفر محمد بن حسین بن خازم سے سنا کہ ابو عصام کی کتاب "نوادر" ہے، ان کا انتقال آخر رجب ۲۶۱ھ میں ہوا تھا، قاسم بن خازم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی تھی۔

﴾۱۲۵۸﴿

جناب ابو عُیَینہ رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات دستیاب نہیں ہیں۔

﴾۱۲۵۹﴿

جناب ابو سعید المکاری رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب تھے۔

maablib.org

﴾۱۲۶۰﴿

جناب ابو الولاد الحنّاط رحمۃ اللہ علیہ

ان کے حالات دستیاب نہیں ہیں۔

﴿۱۲۶۱﴾

جناب ابوالحسن المیمونی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی روایت میں بہت اضطراب ہے، ان کی "کتاب الحج" ہے۔
یہ کافی عرصہ مکہ معظمہ میں قضاوت سرانجام دیتے رہے، میں نے یہ کتاب ان کے سامنے پڑھی تھی۔

﴿۱۲۶۲﴾

جناب ابومحمد الاسود رحمۃ اللہ علیہ

یہ ابومریم انصاری کے مصاحب تھے، ابن بُطہ نے ان کا ذکر کیا ہے، انہوں نے کہا: ہمیں برقی نے ان کی کتاب کے بارے میں بتایا تھا، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے ابومحمد سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۶۳﴾

جناب ابومحمد الواسطی رحمۃ اللہ علیہ

ہمیں حسین نے خبر دی انہوں نے سنا احمد بن جعفر سے، انہوں نے احمد بن ادریس سے، انہوں نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے حسن بن محبوب سے، اور انہوں نے ابومحمد الواسطی سے ان کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۶۴﴾

جناب ابومالک الجُہنی رحمۃ اللہ علیہ

ان کی ایک کتاب ہے، احمد بن محمد بن عیسیٰ نے اُن سے اس کتاب کی روایت کی ہے۔
انہوں نے ابن ابی عُمیر سے سنا اور انہوں نے ابومالک سے سنا۔

﴿۱۲۶۵﴾

جناب ابو محمد الخزّاز رحمۃ اللہ علیہ

﴿۱۲۶۶﴾

جناب ابو محمد القزّاز رحمۃ اللہ علیہ

میں نے ان دونوں کا یہاں جو ذکر کیا ہے ان کی روایت انہی اسناد کے ساتھ کی گئی ہے۔

﴿۱۲۶۷﴾

جناب ابو ہلال رحمۃ اللہ علیہ

یہ صاحب کتاب ہیں، ان کی کتاب کی روایت ابو المُفَضَّل محمد بن عبداللہ نے کی ہے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حُمید بن زیاد نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا حسن بن محمد بن سماعہ نے، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا محمد بن ابی عُمیر نے، اور انہوں نے ابو ہلال سے اُن کی کتاب کے بارے میں سنا۔

﴿۱۲۶۸﴾

جناب ابو یعقوب الجعفی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگوار کوفہ کے رہنے والے تھے۔

ان کی کتاب ہے، احمد بن میثم نے ان سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حسین بن عبیداللہ نے خبردی، انہوں نے کہا: ہم سے بیان کیا احمد بن جعفر نے، انہوں نے سنا احمد بن میثم سے، اور انہوں نے کہا: ہمیں ابو یعقوب نے اپنی کتاب کے بارے میں بتایا۔

maablib.org

ادارے کی دیگر کتب

مؤلف / مصنف / مترجم	نام کتب	نمبر شمار
آیت اللہ سید صادق روحانی	احکام عاشورا	1
آیت اللہ سید حسن حسینی شیرازی	الخصائص الحسینیہ	2
شیخ عبد العظیم المہتدی البحرانی	لماذا التطبیر	3
سید محمد علی یزدی	[illegible]	4
آیت اللہ شیخ محمد سند	اسرار زیارت اربعین	5
آیت اللہ سید کمال حیدری	علم حقیقت اور اس کی اقسام	6
آیت اللہ سید محمد حسین طباطبائی	فضائل اہل بیت (۱)	7
اصغر طاہر زادہ	شرح حدیث ثقلین	8
اصغر طاہر زادہ	شرح اسماء الحسنیٰ	9
آیت اللہ سید صادق شیرازی	مختصر شرح زیارت جامعہ کبیرہ	10
شیخ جعفر تستری	الامام الحسین	11
ابن شاذان	مائدہ محبت	12
سید محمد علی یزدی	تجلیات ولایت	13
[illegible]	دو دستے حرم	14
محمد علی حسینی زادہ	زیارت دیدگان اہل بیت	15
شہید اول	الزیارۃ الناصرہ	16
آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای	علم رجال کی چار اصلی کتب	17
محمد حسن ربانی	علم درایۃ الحدیث	18
احمد بن علی النجاشی	رجال النجاشی	19
سید عبد الکریم	خصائص الرضویہ	20
شیخ محمد سماوی	ابصار العین فی انصار الحسین	21
آیت اللہ سید عبد اللہ شبر	انوار الساطعہ فی شرح زیارت جامعہ	22
سید سبطین علی نقوی امروہوی	الانوار العلویہ	23
سید حسن عسکری نقوی	راس الحسین	24
آیت اللہ شریف کاشانی	مقدمہ جواہر اللہ شرح زیارت وارث	25
محمد بن محمود دار شیرازی	شرح خطبۃ البیان	26
شیخ نعمانی	کتاب الغیبہ	27
محمد مہدی الشکانی	لوامع الانوار (3 جلدیں)	28
حاکم الحسکانی	شواہد التنزیل (2 جلدیں)	29
[illegible]	مقتل الحسین المقرم	30

یہ تمام کتب مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں

تراب پبلشرز لاہور
+92-345-8512972
افکار بک ڈپو لاہور
+92-321-8406456
ترابی لائبریری جوبلی کراچی
+92-341-2135807
اسلامیہ کتب خانہ حیدرآباد
+92-333-2672110

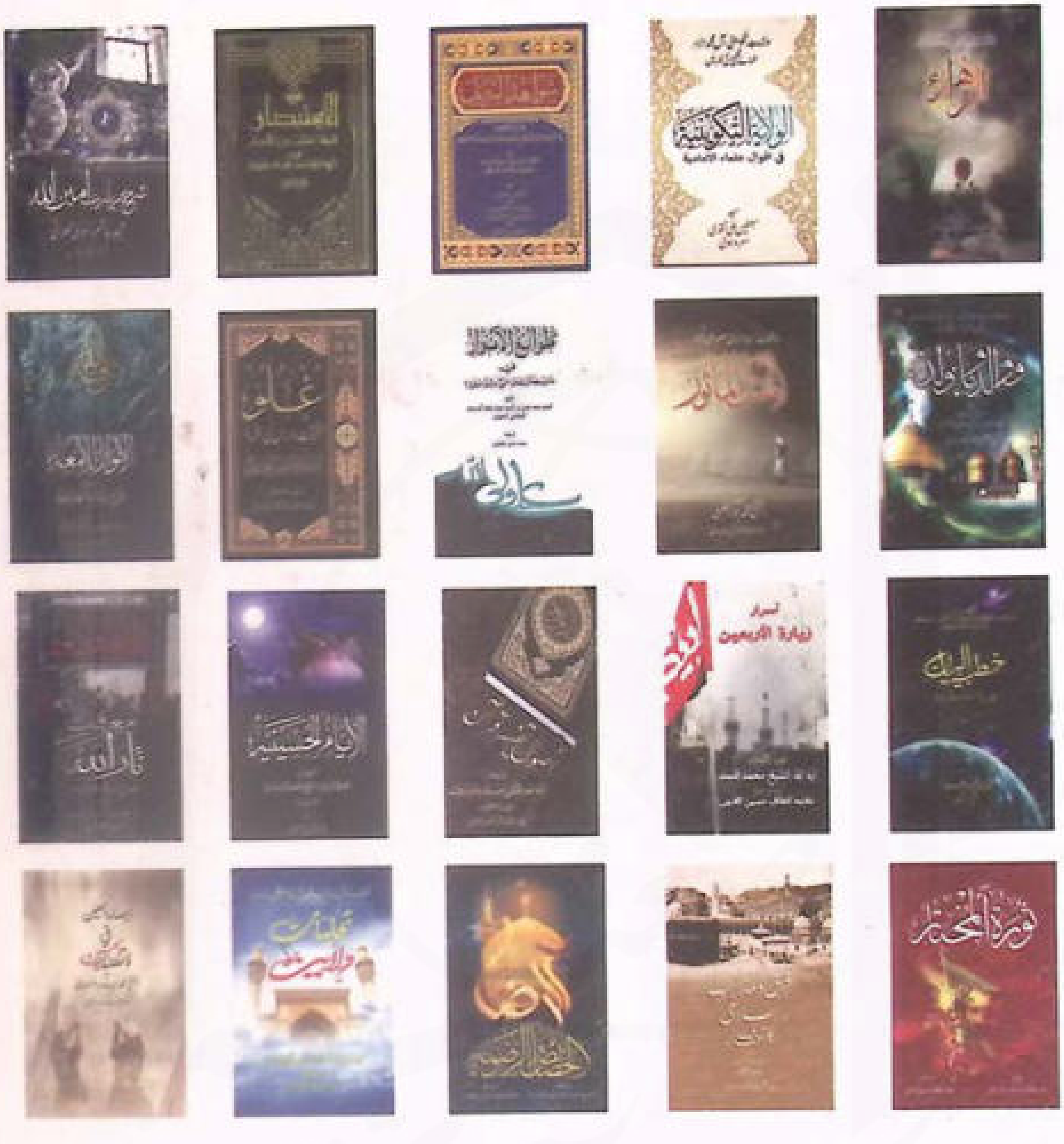

DOT Management Foundation
Sabil-e-Sakina (S.A) Online Islamic Digital Library

W: www.ziaraat.com
P: +92 (0) 333 2000 464 (KHI)
+92 (0) 321 4664 333 (LHR)
@: webmaster@ziaraat.com
f: fb.com/ziaraatdotcom.official
WhatsApp: +92 (0) 348 8640 778

Price: Rs 850/-
ISBN : 978-969-720-035-1